كتاب

المعتقد المنتقد

طبع في المطبع الانصاري الكائن في بلدة
دهلي بادارة المولوي عبد المجيد
الدهلوي سنة ١٣٠٥
الهجرية

كتاب

المعتقد المنتقد

طبع في المطبع الانصاري الكائن في بلدة
دهلي بادارة المولوي عبد المجيد
الدهلوي سنة ١٣٠٥
الهجرية

Marfat.com

135892

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

الحمد لله الذی ارشد قوماً الی الانقطاع من دون الخلق الیه ووفقهم للاعتماد فی کل امر علیه
وصرف آخرین عن کل مکرمة وفضیلة وقیض لهم قرناء قادوهم الی کل ذمیمة من الاخلاق ورذیلة
وطبع علی قلوب آخرین فلا یکادون یفقهون حدیثاً ولا قولا وثبطهم عن سبل الخیرات فما استطاعوا قوة
ولا حولا وصلی الله علی سیدنا محمد عبده ورسوله ونبیه وخلیله سید البشر وافضل من مضی وغبر
الجامع لمحاسن الاخلاق والسیر والمستحق لاسم الکمال علی الاطلاق من البشر وختم به الانبیاء والمرسلین
واعطاه ما لم یعط احداً من العالمین وعلی آله وصحابته والتابعین ومن تبعهم بالاحسان اجمعین

اما بعد یہہ ایک رسالہ ہے بیان مین علم سلف و عقائد اکابر اہل سنت و جماعت اور ذکر بعض اشراک و کلمات
کفر و صور ریا کے اس رسالہ مین مینے ہر فریق اہل سنت اور ہر عالم کبیر طریق جماعت کے عقائد دیانت کو فصول
جداگانہ مین لکہا ہی ہر چند بیان الفاظ مین تفاوت ہے لیکن غالب معانی متحد ہین اور اگرچہ مسائل اعتقادی تکرار ہی مگر
عبارت علحدہ ہے یہہ تکرار مبانی و معانی کی اس جہت سے ہے کہ نفس عقائد اس فرقہ ناجیہ کے متحد المعنے ہین ناچار
شرکت مبانی کی ضروری ہے اس جمع و تالیف سے یہ فائدہ ہی کہ اختلاف علماء سلف و خلف کا بعض عقائد مین واضح
ہوکر تمیز قوی کا ضعیف سے حاصل ہوگا اور جب مومن دیندار بار بار ان کلمات طیبات و عبارات مبارکات

Marfat.com

پر عبور کریگا تو اوسکے دلمین یہ اعتقادات صحیحہ راسخ ہوجائینگی اور تفنن تقریرات وتحریرات اہل علم سے اوسکو ایک طرح کا ملکۂ راسخہ فہم وسعۂ بصیرت آئیگا دلائل ان اعتقادات ومسائل کے کتب مطولۂ علم اصول دین مین مضبوط ومرقوم ہین اسجگہ اونکو بغرض اختصار واقتصار نہین لکہاگیا مجرد نقل اقوال ومبانی اہل علم پر اکتفا ہوا براہین وحجج کا حوالہ کتب فن پر ہے علاوہ اون کتب کے رسائل مختصرہ عقائد مین جو خاص میری تالیف ہین عربی یا اردو یا فارسی کسیقدر ادلہ ونصوص عقائد مذکور کے ہمراہ تصحیح وتنقید کے مرقوم ہین جیسے رسالۂ انتقاد ورسالۂ قطف الثمر ورسالۂ القائد الی العقائد یا رسالۂ بغیۃ الرائد یا رسالۂ فتح الباب وغیر ذلک عقائد ائمہ اربعہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین جو کہ اونکے مقلدین مذاہب نے لکھی ہین وہ متفق ومتحد ہین الا ماشاء اللہ تعالی اسیطرح عقائد صوفیہ رحمہم اللہ تعالی موافق عقائد اہل حدیث و فقہ کے ہین اصول دین مین کچہہ بڑا اختلاف درمیان فقہاء وصوفیہ واہل حدیث وظاہریہ کے نہین ہے دس بارہ مسئلون مین اشعریہ وماتریدیہ باہم مختلف ہین اور دو چار مسئلون مین حنابلہ کو اونسے خلاف ہے اسیطرح صوفیہ کو اینسے اور اہل حدیث کو اصولیین مذاہب سے باقی عقائد مین سارے اہلسنت یکسان ہین وللہ الحمد پہر اس اختلاف کا مرجع اکثر جگہ طرف نزاع لفظی کے ہے اور جس جگہہ نفس مسئلہ مین خلاف ہے وہ مسائل اقل قلیل ہین بعد لکہ کچہہ مؤدی طرف تکفیر وتضلیل کے نہین ہوتے ہین کیونکہ اعتبار اکثر کا ہے اور اکثر کو حکم کل کا ہے ؎

اینجا ز فیض پیر مغان بزم وحدت ست — در پردہ دار وہم کثرت نمائی را

ہمنے جو فصول ذکر عقائد فحول مین اس جگہ منعقد کئے ہین اونمین جس کسی کے عقیدہ کو دوسرے فرقہ کے عقیدہ سے خلاف ہے یا وہ خلاف مخالف ظاہر کتاب وسنت صحیحہ ہے اوسکو ایک فصل علحدہ مین نہایت اختصار کے ساتھہ لکہدیا ہے تاکہ ہر طالب علم حق فرق راجح کا مرجوح سے کرلے اور اپنے اعتقاد کو موافق ظاہر کتاب وواضح سنت کے رکہے مقلد اشعری یا ماتریدی یا حنبلی کا ہو فقہاء مالکیہ وشافعیہ اصول دین مین طریقۂ عقائد ابوالحسن اشعری رح کے مقلد ہین اور حنفیہ طریقۂ ابو منصور ماتریدی کے مقلد ہین اور حنابلہ بجائے خود صاحب اصول دین ہین انکی عقائد ظاہر حدیث کے موافق ہین یہ اور بات ہے کہ کسی جگہ اتفاقا کسی جانب ضعیف کو اختیار کیا ہو رہے اہل حدیث سو وہ جسطرح کہ فروع مین مقلد کسی امام خاص کے نہین ہین اسیطرح اصول مین بہی نہ اشعری ہین نہ ماتریدی نہ حنبلی بلکہ جو کچہہ ادلہ کتاب عزیز مین آیا ہے اور سنت مطہرہ صحیحہ سے ثابت ہوچکا ہے اوسی پر اعتقاد رکہتے ہین خواہ وہ عقیدہ انکا موافق اشاعرہ کے ہو یا مطابق ماتریدیہ کے یا حنابلہ کے یا مخالف اونکے۔ اسیطرح حال فرقہ ظاہریہ کا بہی ہے کہ وہ ظاہر وواضح قرآن وحدیث کے پابند ہین نہ کسی کے اجتہاد ورائے کے مستند یہی طریقہ صوفیہ صافیہ کا بہی ہے کہ

وہ شیوۂ اہل حدیث پر ہین اصول و فروع مین اور کسی مذہب خاص کی تقلید کو عقیدۂ و عمل مین واجب نہین
جانتے ہین بلکہ اتباع سنت کو جملہ طرائق پر مقدم رکھتے ہین انکا اختلاف قلیل ساتھہ اہل حدیث کے براہ بعض کشف
و مکاشفہ کے ہی سوا اکابر صوفیہ نے خود یہ تصریح کی ہے کہ کشف کاشف یا رؤیائے نائم یا الہام ملہم کوئی حجت شرعی نہین ہے
اسلیئے یہہ اصول عقائد مین غالبًا موافق ہین ساتھہ اہل حدیث کے فنعم الوفاق وحبذا الاتفاق کیونکہ صفوۂ امت
و نخبۂ ملت دین اسلام مین یہی دو گروہ ہین ایک اہل حدیث دوسری صوفیہ رہی فقہاء مذاہب سو غالبًا علماء دنیا ہین
نہ علماء آخرت اور مرجع اونکے احکام و فتاوی کا یہی معاملات و امور دنیویہ ہین پس بس الامن رحمہ اللہ تعالی بہرحال
حاصل مقال اس محل مین یہ ہے کہ یہ علم اصول دین اشرف علوم اسلام ہے اس علم کا سیکھنا سکھانا ہر مسلمان پر واجب
ہے قیامت کے دن اسی علم کی وجہ سے نجات حاصل ہوگی یہ علم خود ایک عمل صالح فاضل ہے التوحید راس الطاعات و افضل
الحسنات جس شخص کا عقیدہ درست نہین ہوتا ہے اوسکے سارے عمل برباد ہین گو وہ کتنی ہی عبادت بجالائے اوس
عبادت کا کچہہ نفع اوسکو آخرت مین نہوگا اور جس کسیکا عقیدہ درست ہے اوسکو عمل قلیل بہی نفع دیگا بہتر فرقے اسلام
کے جنکو حدیث مین ناری فرمایا ہے وہ سب اہل قبلہ ہین اور عبادت کرتے ہین نماز روزہ زکوۃ حج بجالاتے ہین مگر
اسی فساد عقیدہ کی وجہ سے دوزخی ٹہیرے اسلیئے یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ عمل سے پہلے عقیدہ کو درست کرے
ورنہ عاملۃ ناصبۃ کا مصداق ہوگا محنت برباد گناہ لازم آئیگا اہل اصول نے بیان عقائد مین بعض ایسے مسائل بہی لکہدیئے
ہین جنکو نفس الامر مین کچہہ زیادہ تعلق علم عقیدہ سے نہین ہے بلکہ وہ بطور تتمات و تکملات ہین اور بحکم الشئ بالشئ یذکر
امور متصلۃ الباب کا ذکر بہی اثنائے کلام مین آجاتا ہے سو وہ کچہہ بیان اصول کے منافی نہین ہے بلکہ ایمان و ایقان
و اذعان کو قوت و طاقت و کمال بخشتا ہے اس رسالہ مین اونہین علماء معتبرین کے اقوال نقل کئے گئے ہین جنکے
علم و فضل و تقوی و طہارت و تحقیق و تنقیح و تنقید پر کابر اعن کابر اعتماد ہے یا اونکے زلات پر امکان انتقاد ہے ورنہ
رسائل و کتب اس علم کے مطولًا و مختصرًا جامع ہر رطب و یابس بہت ہین ناظر غیر مناظر کو نظر کرنے سے ان فصول
و اصول مین یہ بات بہی معلوم ہو جائیگی کہ کس عالم نے کون سی بات بیان مین اپنے عقائد کے زیادہ لکہی ہے اور
کسنے فقط بیان اصول پر قناعت کی ہے یا کسنے مزید کشف کیا ہے اور کسنے اجمال کو منظور رکہا ہے لکن معہذا مرجع
ان سبکے عقائد کا ایک ہے گو سبائی متفرق ہون سے

عباراتنا شتیٰ وحسنک واحدٌ وکلٌ الی ذاک الجمال یشیر

اردو مین بسیار رسالہ جامعہ اب تک تالیف نہوا تہا اللہ کے فضل و کرم سے یہ عجالۂ نافعہ باوجود تشتت حال کے

Marfat.com

مدت قلیل مین انجام کو پہنچا ہے

ما عقائد جمیل نہ گفتیم در دریائے معرفت سفتیم گر تو غواص بحر عرفانی قدر در یگانہ خود دانی

هذا فان کنتُ احسنتُ فیما جمعتُ واصبتُ فی الذی صنعتُ فذلک من عمیم منن اللهِ وجزیل فضلہ و عظیم انعمہ علیّ وجلیل طولہ وان انا اسأتُ فیما فعلتُ واخطأتُ اذ وضعتُ فما اجدر الانسان بالاساءة والعیوب اذ لم یعصمہ ویحفظہ علام الغیوب ع وما أبرّئُ نفسی اننی بشرٌ اسهو واخطی مالم یحمنی قدر ؛ ولا تری عذرا اولی بذی زللٍ ؛ من ان یقول مقرًا اننی بشرٌ والله اسأل ان یحلّی هذا المسطور بالقبول عند الجلة والعلماء کما اعوذ بہ من تطرق ایدی الحساد الیہ والجهلاء لا الٰہ الا ھو ولا معبود سواه وانی اشهد واستودع شهادتی هذه فی کتابی هذا وفی غیره من الکتب التی دفعتها انا ملی ان لا الٰہ الا الله وحده لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیٔ قدیر وان محمدًا صلی الله علیہ وعلی الہ وبارک وسلم عبده ورسولہ وخاتم الانبیاء الکرام وشافع العصاة الموحدین اصحاب الاثام فی یوم القیام لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی الله لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

مقدمہ بیان مین فضل علم سلف کی علم خلف پر

الله تعالی نے قرآن کریم مین کسی جگہ ذکر علم کا مقام مدح مین کیا ہے اور کسی جگہ مقام ذم مین اوّل علم نافع ہے اور ثانی غیر نافع مقام مدح مین فرمایا ہے قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون اور فرمایا ہی شهد الله انہ لا الٰہ الا ھو والملائکة واولوا العلم اور فرمایا ہے قل رب زدنی علما اور فرمایا ہے انما یخشی الله من عباده العلماء اور آدم ابو البشر کو نام اشیاء کے سکہائے تھے اور قصہ اونکے عرض کرنیکا ملائکہ پر ذکر کیا ہے یہہ علم لغت تہا جو اونکو تعلیم کیا تہا ملائکہ نے کہا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم اور قصہ موسٰے اور خضر علیہما السلام مین فرمایا ہے هل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا سو جس علم کا ذکر ان آیتون مین کیا ہے یہ علم نافع ہے اور ایک قوم کی حال سے خبر دی ہی کہ اونکو علم دیا تہا لکن اونکے علم نے کچہہ نفع اونکو نہ بخشا یہ علم بہی فی نفسہ نافع تہا لکن صاحب علم نے اوس سے کچہہ نفع نلیا قال تعالے مثل الذین حملوا التوریة ثم لم یحملوها کمثل الحمار یحمل اسفارا اسجگہ عالم بے عمل کو مثل خر بار بردار کی ٹہیرایا ہی وقال تعالے واتل علیهم نبا الذی اتیناه ایاتنا فانسلخ منها فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین الی قولہ

واتبع هواه وقال تعالے فخلف من بعدهم خلف ورثوا الكتاب ياخذون عرض هذا الادنى الى قوله ودرسوا ما فيه
وقال تعالى واضله الله على علم تاویل اس آیت کی یہ ہی کہ جسکو اللہ نے گمراہ کر دیا اوسکا علم غیر نافع ہے پہر وہ علم جسکا ذکر
بروجہ ذم کیا ہے منجملہ اوسکے ایک علم سحر ہے قال تعالى ويتعلمون ما يضرهم ولا ينفعهم ولقد علموا لمن اشتراه ما له في
الآخرة من خلاق وقال تعالى فلما جاءتهم رسلهم بالبينات فرحوا بما عندهم من العلم وحاق بهم ما كانوا به يستهزءون
وقال تعالى يعلمون ظاهرا من الحياة الدنيا وهم عن الآخرة هم غافلون اسیطرح سنت مطہرہ مین علم کو طرف نافع وغیر نافع کے
تقسیم کیا ہے اور علم غیر نافع سے پناہ مانگی ہی اور علم نافع کا سوال کیا ہی حدیث زید بن ارقم مین فرمایا ہے اللهم انى اعوذ
بك من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا يستجاب لها رواه مسلم وخرجه اهل السنن من وجوه
متعددة رفعا وفى بعضها ومن دعاء لا يسمع وفى بعضها من هؤلاء الاربع اور حدیث جابر مین آیا ہی کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم یون کہتے تھے اللهم انى اسألك علما نافعا واعوذ بك من علم لا ينفع خرجه النسائى وابن ماجة ولفظه ان النبى
صلعم قال سلوا الله علما نافعا وتعوذوا بالله من علم لا ينفع اور حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہی کہ حضرت یون کہتے تہے اللهم
انفعنى بما علمتنى وعلمنى ما ينفعنى وزدنى علما اور رزقنى علما تنفعنى به رواه الترمذى اور حدیث انس مین آیا ہی کہ یون دعا
کرتے تہے اللهم انا نسألك ايمانا دائما فرب ايمان غير دائم واسألك علما نافعا فرب علم غير نافع خرجه ابو نعيم
اور حدیث بریدہ مین رفعا آیا ہے کہ ان من البيان سحرا وان من العلم جهلا خرجه ابى داود صعصعہ بن صوحان نے
کہا ہے وہ علم جو جہل ہے یہ ہے کہ ان يتكلف العالم الى علم ما لا يعلم فيجهله ذلك دوسری تفسیر اوسکی یہ ہی کہ جو علم نہ
ضرر دی نہ نفع کرے وہ جہل ہے اوسکا نجاننا بہتر ہے جاننے سے سو جب جہل سا تہہ اوسکے بہتر ٹہیرا تو وہ علم
جہل سے بھی بدتر ہوا جیسے علم سحر وغیرہ علوم کہ دین یا دنیا مین مضر ہین حضرت سے تفسیر بعض علوم غیر نافع کی مروی
ہے مراسیل ابو داود مین زید بن اسلم سے آیا ہے کہ حضرت سے کہا تہا ما اعلم فلانا یعنی فلان شخص کیا بڑا عالم ہے
فرمایا بم یعنی کس علم کا کہا بانساب الناس فرمایا علم لا ينفع وجهل لا يضر اسکو ابو نعیم نے کتاب ریاضة المتعلمين مین حدیث
ابو ہریرہ سے رفعا روایت کیا ہے اسمین یہ لفظ بہی ہے کہ اونہون نے کہا تہا اعلم الناس بانساب العرب واعلم
الناس بالشعر وبما اختلفت فيه العرب اسکے آخر مین یہ بہی فرمایا ہی العلم ثلاثة ما خلاهن فهو فضل آية محكمة
وسنة قائمة وفريضة عادلة لیکن یہ اسناد صحیح نہین ہے بقیہ نے اسمین غیر ثقہ سے تدلیس کی ہے مگر آخر حدیث کو
ابو داود وابن ماجہ نے ابن عمرو سے رفعا روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ العلم ثلاثة ما سوى ذلك فهو فضل آية
محكمة او سنة قائمة او فريضة عادلة مگر اسکے اسناد مین عبد الرحمن بن زیاد افریقی ہے اوسکا ضعف

مشہور ہے اور تعلم انساب کا حدیث میں امر آیا ہے کیونکہ اوس سے صلہ ارحام کیا جاتا ہے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم خرجہ احمد والترمذی دوسرا لفظ اسکا رفعاً یہ ہے تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم ثم انتہوا وتعلموا من العربیۃ ما تعرفون بہ کتاب اللہ ثم انتہوا وتعلموا من النجوم ما تھتدون بہ فی ظلمات البر والبحر ثم انتہوا اخرجہ ابن زنجویہ اسکے اسناد میں ابن لہیعہ ضعیف ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے تعلموا من النجوم ما تھتدون بہ فی برکم وبحرکم ثم امسکوا وتعلموا من النسبۃ ما تصلون بہ ارحامکم وتعلموا ما یحل لکم من النساء وما یحرم علیکم ثم انتہوا رواہ ابن زنجویہ من طریق نعیم بن ہند دوسرا لفظ عمر کا یہ ہے تعلموا من النجوم ما تعرفون بہ القبلۃ والطریق رواہ مسعر عن محمد بن عبید اللہ نخعی رح تعلم نجوم کو واسطے اہتداء طریق کی لا باس بہ کہتے تہے اور تعلیم منازل قمر میں رخصت دیتے تہے رواہ احمد اسحق بن راہویہ نے اسنا اور زیادہ کیا ہے ویتعلم من اسماء النجوم ما یھتدی بہ لیکن قتادہ رح تعلم منازل قمر کو مکروہ بتاتے تہے اور ابن عیینہ بہی اوسکی رخصت نہیں دیتے رواہ حرب طاؤس نے کہا ہے بہت سے نظر کرنیوالے نجوم میں اور سیکہنے والے حروف اباجاد کے ایسے ہیں جنکیلئے کچہہ نصیب نزدیک اللہ کے نہیں ہے خرجہ حرب و حمید بن زنجویہ من روایۃ طاؤس عن ابن عباس ابن رجب کہتے ہیں یہ محمول ہے تاثیر پر نہ تسییر پر کیونکہ علم تاثیر باطل محرم ہے اوسیکے حق میں یہ حدیث مرفوع آئی ہے من اقتبس شعبۃ من النجوم فقد اقتبس شعبۃ من السحر خرجہ ابوداود من حدیث ابن عباس مرفوعا اور حدیث قبیصہ میں فرمایا ہے العیافۃ والطیرۃ والطرق من الجبت خرجہ ابوداود عیافت کہتے ہیں زجر طیر کو اور طرق کہتے ہیں خط کو زمین میں اس سے ثابت ہوا کہ علم تاثیر باطل محرم ہے اور عمل کرنا اوسکے مقتضا پر مثل تقرب کرنے کے ہے طرف نجوم کے اور تقریب قرابین کی واسطے نجوم کے کفر ہے باقی رہا علم تسییر سو سیکہنا اوسکا بقدر حاجت کے واسطے اہتداء و شناخت قبلہ و طرق کے نزدیک جمہور کے جائز ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ محتاج الیہ نہیں بلکہ شاغل کرنیوالا ہے اوس علم سے جو کہ اوس سے زیادہ اہم ہے اور اکثر تدقیق کرنا اس علم میں مؤدی ہوتا ہے طرف بدگمانی کے بجانب محاریب مسلمین جو اونکے امصار میں بنائی گئے ہیں چنانچہ اکثر اہل علم نجوم سے قدیما و حدیثا یہ بدگمانی واقع ہوئی ہے اور یہ اساءت ظن حق میں نماز صحابہ و تابعین کے بہت سے شہروں و قصبات و دیہات میں طرف اعتقاد خطا کی پہنچاتی ہے اسلیئے یہ امر باطل ہے امام احمد نے استدلال کرنے کو جدی سے مکروہ رکہا ہے اور کہا ہے کہ روایت تو یون آئی ہے کہ ما بین المشرق والمغرب قبلۃ یعنی جدی وغیرہ کا اعتبار نہیں آیا ہے اور ابن مسعود نے کعب پر اس بات کا انکار کیا تہا کہ ان الفلک یدور

اسیطرح امام مالک نے اسکا انکار کیا تھا بعضین نے کہا ہے کہ زوال بلاد مین مختلف ہوتا ہے اسپر امام احمد نے انکار
فرمایا تھا وجہ انکے انکار کی یا کسی اور کے انکار کی ایسے اقوال میں یہی ہے کہ حضرت نے اسمین کچھہ تکلم نہین فرمایا ہے
اگرچہ یہ لوگ اوسپر یقین رکھتے ہین دوسری شتغل ہوتا ساتھہ اسکے مؤدی طرف فساد عریض کے ہوتا ہے بعض
عارفین نے اس علم کی حدیث نزول پر انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ ثلث لیل کا باختلاف بلدان کے مختلف ہوتا ہے
پھر نزول وقت معین پر کسطرح ہوسکتا ہے حالانکہ قبح اس اعتراض کا دین اسلام سے بالضرورۃ معلوم ہے اگر
حضرت صلعم یا اونکے خلفاء راشدین اس اعتراض کو سنتے تو معترض کے ساتھہ مناظرہ نکرتے بلکہ مبادرت طرف
اوسکی عقوبت کی کرتے یا اوسکو زمرۂ منافقین مکذبین مین ملحق فرماتے اسیطرح کچھہ حاجت توسع کی علم انساب
مین نہین ہے عمر وغیرہ نے اس سے منع کیا ہے حالانکہ ایک گروہ صحابہ وتابعین کا عارف ومعتنی تھا ساتھہ علم انساب
کے اسیطرح توسع علم عربیت مین لغۃً ونحواً علم اہم سے باز رکھتا ہے اور وقوف ہمراہ اوسکے علم نافع سے محروم
کردیتا ہے قاسم بن مخیمرہ علم نحو کو مکروہ رکھتے تھے اور کہتے تھے اولہ شغل وآخرہ بغی مراد اونکی توسع تھی اس
علم مین اسیطرح امام احمد توسع کو علم لغت مین اور معرفت عربیت مین مکروہ رکھتے تھے چنانچہ ابوعبید پر اسی بابت
انکار کیا تھا اور کہا تھا ہو یشغل عما ہو اہم منہ اسی جگہ سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ العربیۃ فی الکلام کالملح فی الطعام
یعنی فقط اسقدر نحو حاصل کرے جس سے کہ کلام صحیح صالح کہہ سکے جسطرح کہ ذرا سا نمک کہانے مین بقدر صلاح کے
ڈالتے ہین اور جب نمک زیادہ ہوجاتا ہے تو کہانا بگڑ جاتا ہے اسیطرح علم حساب ہے کہ اوس کو بقدر حاجت
کے حاصل کرے جس سے تقسیم فرائض و وصایا وغیرہ امور کی قسمت درمیان مستحقین کی ہوسکے اور جو اس مقدار
سے زیادہ ہے وہ علم غیر نافع ہے اوس سے کچھہ کام نہین نکلتا مگر مجرد ریاضت اذہان و صیقل گری افہام سوا اسکی
کچھہ حاجت نہین ہے و تو علم اہم سے باز رکھتا ہے مین کہتا ہون مقدار ضروری علوم کا بیان مفصل کتاب
احیاء العلوم سے معلوم کرنا چاہیئے پھر احیاء الاحیاء سے پھر لسان العرفان سے پھر وہ علوم جو بعد صحابہ کے حادث
ہوئے ہین اور اونمین اون علوم والون نے توسع کیا ہے اور اونکا نام علوم رکہا ہے اور یہ گمان کرتے ہین کہ
جو شخص اون علوم کا عالم نہین ہے وہ جاہل یا گمراہ ہے سو وہ سب علوم بدعات ضلالات اور محدثات اور
امور منہی عنہا ہین منجملہ انکے ایک وہ علم بھی ہے جسکو معتزلہ نے احداث و ایجاد کیا تھا یعنی کلام کرنا قدر وضرب امثال
بیچ اسکے مین حالانکہ خوض کرنیسے قدر مین نہی آئی ہے ابن عباس مرفوعا کہتے ہین لا یزال امر ہذہ الامۃ موافیا او مقاربا
مالم یتکلموا فی الولدان والقدر رواہ ابن حبان والحاکم وقد روی موقوفا ورجح بعضہم وقفہ

اور ابن مسعود نے رفعاً کہا ہے اذا ذکر اصحابی فامسکوا واذا ذکر النجوم فامسکوا رواہ البیہقی
وقد روی من وجوہ متعددۃ فی اسانیدھا مقال ابن عباس نے میمون بن مہران سے کہا تہا خبردار جو تونے
کبہی نجوم مین نظر کی کہ یہ نظر طرف کہانت کے بلاتی ہے اور خبردار جو قدر مین گفتگو کی کہ یہ طرف زندقت کے
بلاتی ہے اور خبردار جو تونے کسی ایک صحابی حضرت کو برا کہا کہ اللہ تجکو اوندہی منہہ آگ مین ڈالیگا دخرجہ ابو نعیم
مرفوعاً ولایصح رفعہ نہی خوض کرنے سے قدر مین کئی طرح پر ہوتی ہے ایک یہ کہ بعض کتاب اللہ کو
بعض پر لگا مارے مثبت ایک آیت سے انتزاع اثبات کا کرے اور نافی دوسری آیت سے نفی قدر کی نکالی
پہر باہم مجادلہ چلے یہ صورت عہد حضرت مین واقع ہوئی تہی اور اسپر حضرت نے غصہ فرمایا تہا اور منع کیا تہا یہ شکل
منجملہ اختلاف کے قرآن مین ہے اور جہگڑنا ہے اللہ کی کتاب مقدس مین حالانکہ اس سے نہی آئی ہے دوسری
خوض کرنا ہے قدر مین اثباتاً ونفیاً بقیاسات عقلیہ جسطرح قدریہ کہتے ہین لو قدر وقضی ثم عذب کان ظالما
اور جبریہ نے کہا ہے ان اللہ جبر العباد علی افعالھم ونحو ذلک تیسری خوض کرنا ہے راز قدر مین حالانکہ اس سے
علی مرتضی وغیرہ سلف نے منع کیا ہے کیونکہ بندے اسکی حقیقت پر مطلع نہین ہوسکتے ہین پہر منجملہ محدثات امور
کے جسکو معتزلہ اور ادنکے ہم آوازون نے احداث کیا ہے کلام کرنا ہے اللہ کی ذات وصفات مین بادلہ عقول
حالانکہ اسکا خطر کلام فی القدر سے بھی بڑہ کر ہے کیونکہ کلام کرنا قدر مین کلام تہا اللہ کے افعال مین اور یہ کلام
ہے اوسکی ذات وصفات مین پہر یہ لوگ دو قسم پر ہوگئے ایک قسم وہ ہے جسنے بہت سے صفات الہیہ کی جو کتاب و
سنت مین وارد ہین نفی کی ہے اسلئے کہ اونکے نزدیک وہ صفات مستلزم تشبیہ بالمخلوقین تہی جسطرح کہ
معتزلہ نے کہا ہے لو رؤی لکان جسما لانہ لا یری الا فی جھۃ اور یہ کہا کہ لو کان لہ کلام یسمع لکان جسما
انہین کے موافق وہ قوم ہے جو نفی استواء رحمن علی العرش کی کرتی ہے وجہ اس نفی کی یہی تشبیہ ہے سو یہ
طریق معتزلہ وجہمیہ کا ہے سلف نے انکی تبدیع وتضلیل پر اتفاق کیا ہے بہت سے لوگ منجملہ متبحرین منتسبین الی
الحدیث کے انہین کے رستہ پر بعض امور مین چلتے ہین دوسری قسم وہ ہے جسنے قصد اثبات صفات کا ادلہ
عقول سے کیا جنمین کہ کوئی اثر وارد نہ تھا اور نفی والونپر رد کیا مقاتل بن سلیمان اور اونکی تابعین جیسے نوح بن
ابی مریم وغیرہ کا طریقہ یہی تہا پہر ایک گروہ محدثین قدیم وحدیث کا اونکے تابع ہوگیا یہی مسلک کرامیہ کا بہی تہا
انہین سے بعض نے واسطے اثبات صفات کے جسم ثابت کیا لفظاً یا معنیً اور بعض نے اللہ کے لئے وہ صفات
ثابت کئے جو کتاب وسنت مین نہین آئی ہین جیسے حرکت وغیرہ جو کہ نزدیک انکے لازم صفات ثابتہ ہے سلف نے

ملا علی القاری

مقاتل پر بابت رد کرنے کے جہم پر باولہ عقل انکار کیا تہا اور مقاتل پر طعن کرنیمین مبالغہ فرمایا تہا اور بعض نی
اوسکے قتل کو حلال کر دیا تہا منہم مکی بن ابراہیم شیخ البخاری وغیرہ الغرض ٹہیک بات یہی ہے کہ جسپر سلف صالح تہے کہ
آیات واحادیث صفات کو جسطرح پر کہ وہ آئی ہین بغیر تفسیر وتکییف وتمثیل کے جاری کریں کسی سلف سے خلاف اسکے
البتہ کچہہ صحت کو نہین پہنچا ہی خصوصًا امام احمد رضی اللہ عنہ سے اسطرح خوض کرنا معانی صفات مین ور ضرب
امثال کرنا نچاہیئے اگرچہ بعض لوگون نے جو کہ زمانہ امام احمد سے قریب تہے کچہہ کچہہ ایسا کام باتباع طریقہ مقاتل کیا
ہے لکن اس بارہ مین مقاتل کی پیروی کرنا نچاہیئے بلکہ ائمہ اسلام کی اقتدا کرنا واجب ہے جیسے ابن مبارک
و امام مالک و سفیان ثوری و اوزاعی و امام احمد و اسحق و ابو عبید و نحوہم ان سبکی کلام مین کوئی شی جنس سے کلام
متکلمین کے نہین پائی جاتی پہر کلام فلاسفہ کا کیا ذکر ہے کسی مسلمان نے امام احمد کے کلام مین کوئی جرح
و قدح نہین کی ابو زرعہ رازی کہتے ہین جس شخص کے پاس کچہہ علم ہے اور اوسنے صیانت وحفاظت اپنی علم کی
نکی اور نشر مین اوس علم کی محتاج کسی شی کا علم کلام سے ہوا تو وہ طریقہ سلف پر نہین ہی پہر منجملہ محدثات امور کے وہ
ضوابط رائی و قواعد عقل ہین جو کہ فقہاء اہل رائی نے احداث و ایجاد کئے ہین اور فروع فقہ کو طرف اونکی رد کیا ہے
خواہ وہ مخالف سنن ہون یا موافق سنن ان فروع کو اونہین قواعد مقررہ پر جاری کرتے ہین اگرچہ اصل اونکی
تاویل ہی نصوص کتاب وسنت پر لکن یہ تاویلات ایسی ہین کہ انکا غیر اونمین مخالف انکی ہی سو اسی بات کا انکار
ائمہ اسلام نے کیا ہے فقہاء اہل رائی پر حجاز و عراق مین اور بہت کچہہ مبالغہ اسکی ذم وانکار مین فرمایا ہے رہی
ائمہ وفقہاء اہل حدیث سو وہ تابع حدیث صحیح ہین وہ حدیث کہین سے بہی ہاتہہ آئی جبکہ معمول بہ ہو نزدیک صحابہ
ومن بعدہم کے یا نزدیک ایک گروہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے پہر جس حدیث کی ترک پر سلف نے اتفاق
کیا ہے اوسپر عمل کرنا جائز نہین ہے کیونکہ اونہون نے جو اوسکو چہوڑا ہے تو کچہہ جان ہی کر ترک کیا ہے کہ وہ
لائق عمل کے نہین ہے عمر بن عبد العزیز کہتے تہے خذوا من الرأی ما یوافق من کان قبلکم فانہم کانوا اعلم منکم
رہی وہ حدیث جو کہ خلاف عمل اہل مدینہ ہے سو امام مالک کا یہ طریقہ تہا کہ وہ عمل اہل مدینہ کو اخذ کرتے تہے اور
اکثر سلف آخذ بالحدیث تہے منجملہ اون چیزون کے جنپر سلف نے انکار کیا تہا ایک علم جدال وخصام ومراء ہی مسائل حلال
وحرام مین کیونکہ ائمہ اسلام کا یہ طریقہ نہ تہا یہ جہگڑا تو بعد اونکے زمانہ کے نکلا ہے اسکو فقہاء عراق نے مسائل خلاف
بین الشافعیہ والحنفیہ مین نکالا اور کتب خلاف تالیف کئے اور بحث وجدال کو اون مسائل مین بہت کچہہ وسعت
بخشی ابن رجب کہتے ہین وکل ذلک محدث لا اصل لہ سو یہی فن اونکا علم ٹہیر گیا اور اسنے اونکو علم نافع سے

روکدیا اسلیئے سلف نے اس فن پر انکار کیا ہے اور حدیث مرفوع مین آیا ہے ماضل قوم بعد ھدی الا اوتوا
الجدال ثم قرء ماضربوہ لك الا جدلا بل ھم قوم خصمون رواہ اھل السنن اور بعض سلف نے کہا ہے اللہ جب
ساتھہ کسی بندی کے ارادہ خیر کا کرتا ہی تو اوسکے لئے دروازہ عمل کا کہولدیتا ہے اور دروازہ جدل کا بند کردیتا
ہے اور جب ساتھہ کسی بندی کے ارادہ شر کا کرتا ہے تو باب عمل کو بند کرکے باب جدل کو کہولدیتا ہے امام
مالک نے فرمایا ہے ادرکت ھذہ البلدۃ وانھم لیکرھون ھذا الاکثار الذی فی الناس الیوم مراد اس سے مسائل
خلاف ہین امام کثرت کلام اور فتیا کو عیب جانتے تہے اور کہتے تہے یتکلم احدھم کانہ جمل مغتلم یقول ھو کذا ھو کذا
یھدر فی کلامہ اسیطرح جواب دینا کثرت مسائل مین مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے کہ اللہ تعالی نے کہا ہے ویسئلونک
عن الروح قل الروح من امر ربی دیکہو اسجگہ اونکے سوال کا کچہہ جواب نہین دیا کسی نے امام مالک سے
کہا تہا آدمی عالم سنن ہوتا ہے سنن کیطرف سے جدل کرتا ہے کہا جدل کیون کری سنت کی خبر کردی اگر
سائل یا سامع قبول کرے بہتر ورنہ خاموش رہے اور کہتے تہے کہ جدال ومرا علم مین نور قلب کو لیجاتا
ہے مرا یعنی جھگڑنا علم مین دلکو سخت کردیتا ہے اور باہم دشمنی پیدا کرتا ہے اکثر مسائل مین جو اونسے پوچھے
جاتے تہے کہدیتے کہ مین نہین جانتا ہون امام احمد اس امر مین اونہین کے رستہ پر چلتے تہے حدیث شریف
مین کثرت مسائل و اغلوطات مسائل سے اور مسائل سے قبل وقوع حوادث کی نہی آئی ہے وفی کلام ابطول
ذکرہ تمہید اکلام سلف وائمہ مین جیسے ہر سہ مجتہدین اور اسحق بن راہویہ مین تنبیہہ ہے ماخذ فقہ ومدارک
احکام پر بکلام وجیز مختصر جس سے مقصود کا فہم بغیر طول واسہاب کے ہوتا ہے اور اونکی کلام مین رد
اقوال مخالفہ سنت بالطف اشارہ واحسن عبارہ موجود ہے جو اوسکو فہم کرلیتا ہے وہ اطالت کلام متکلمین
سے اوس باب مین بعد اونکے بے نیاز ہوجاتا ہے بلکہ اکثر یہ دیکہا گیا ہے کہ وہ کلام طویل اونکا اسقدر
صواب پر متضمن نہین ہوتا ہے جو صواب انکی اس کلام مختصر مین موجود ہوتا ہے سلف امت وائمہ ملت مین جس
کسینے کثرت خصام وطول جدال سے سکوت کیا تہا وہ کچہہ بسبب جہل وعجز کے نتہا بلکہ علم وخشیت خدا کی راہ
سے تہا اور جس کسی نے بعد اونکے تکلم وتوسع کیا سو کچہہ اسلیئے نہین کیا کہ وہ مختص تہی ساتھہ اوس علم کی اور
کوئی دوسرا عالم ساتھہ اوسکے نتہا بلکہ وہ کلام وتوسع اونکا محبت کلام وقلت ورع کی راہ سے تہا کما قال
الحسن وسمع قوما یتجادلون ھؤلاء ملوا العبادۃ وخف علیھم القول وقل ورعھم فتکلموا مہدی بن میمون کہتے
ہین ایک مرد نے محمد بن سیرین کے ساتھہ مرا کیا وہ سمجہہ گئے کہا مین جانتا ہون جو تیرا ارادہ ہے یعنی اگر مین

تیرے ساتھہ جھگڑا کر دن تو مین عالم با بواب مرا ٹھیرون دوسری روایت یون ہے انا اعلم بالمراء منک
ولکن لا اماریک ابراہیم نخعی کہتے ہین ماخاصمت قط عبدالکریم جزری نے کہا ہے ماخاصم ذو ورع قط
جعفر بن محمد نے کہا ہے تم بچو خصومات کرنے سے دین مین کہ یہ دلکو مشغول کر دیتے ہین اور نفاق کی مورث
ہوتے ہین عمر بن عبدالعزیز کہتے تھے اذا سمعت المراء فاقصر اور یہ بھی کہتے تھے کہ جو شخص اپنے دین کو نشانہ
خصومات کا بنائیگا وہ کثیر التنقل ہوگا سابقین نے علم کی راہ سے وقوف کیا بصارت کی راہ سے باز رہے
ورنہ وہ تو بحث پر بڑی قوی زور آور تھے اس بارہ مین کلام سلف کا بہت ہے متاخرین فتنہ مین پڑ گئے
اس گمان پر کہ جو شخص مسائل دین مین کثیر الکلام والجدال والخصام ہو وہی بڑا عالم ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے یہ تو
جہل محض ہے اکابر صحابہ و علماء صحابہ کو دیکھو جیسے شیخین و مرتضی و معاذ و ابن مسعود و زید بن ثابت کہ یہ کسطرح کے لوگ
تھے انکا کلام ابن عباس کے کلام سے کمتر تھا حالانکہ یہ ابن عباس سے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تابعین کا
کلام صحابہ سے اکثر ہے حالانکہ صحابہ اونسے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تبع تابعین کا بنسبت کلام تابعین کے اکثر
تہا حالانکہ تابعین علم مین اونسے زیادہ تر تھے غرضکہ علم نہ کثرت روایت کا نام ہے نہ کثرت مقال کا وہ تو ایک نور
ہے جو اندر دل کے پھینکا جاتا ہے بندہ بسبب اوس چمک کے درمیان حق و باطل کے تمیز کرلیتا ہے پھر اوس
سے بعبارات وجیزہ مختصرہ محصلہ مقاصد تعبیر کرتا ہے حضرت صلعم کو جوامع کلم دئے گئے تھے اور کلام مختصر کر گئے
عطا ہوا تھا و لہذا کثرت کلام سے اور توسع کرنے سے قیل و قال مین نہی آئی ہے اور حضرت نے فرمایا ہے ان اللہ
لم یبعث نبیا الا مبلغا و ان تشقیق الکلام من الشیطان مطلب یہ کہ پیغمبر اوتنی ہی بات کرتا ہے
جس سے بلاغ حاصل ہو جائے رہی کثرت قول و تشقیق کلام سو وہ مذموم ہے حضرت کا خطبہ قصد یعنی متوسط
ہوتا تھا اور جب بات کرتے تو اگر کوئی شمار کرنیوالا اون کلمات کو شمار کرنا چاہتا تو گن لیتا اور فرمایا کہ بعض البیان
سحر ہوتا ہے یہ ارشاد بطور ذم کے فرمایا ہے نہ بطور مدح کے جسطرح کہ بعض لوگون نے گمان کیا ہے جو شخص
سیاق الفاظ حدیث مین تامل کریگا وہ اس مطلب پر یقین لائیگا ابن عمر رفعا کہتے ہین ان اللہ یبغض
البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل البقرۃ بلسانہا رواہ الترمذی اس باب مین اور بہت سی
حدیثین مرفوع و موقوف آئی ہین عمر و سعد و ابن مسعود و عائشہ وغیرہم سے تو اب یہ اعتقاد کرنا واجب ہوا کہ
جو شخص کثیر القول اور باسط الکلام ہے علم مین وہ کچھ اعلم تر نہین ہے اوس شخص سے جو کہ کم سخن ہے ابن رجب
کہتے ہین ہم جہلہ مردم کے ساتھہ مبتلا ہو گئے جو حق مین متوسع القول کے متاخرین مین سے یہ اعتقاد رکھتے

ہین کہ وہ افضل تر ہے متقدمین سے پھر انمین کسی کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ شخص ہر متقدم سے افضل ہے کیا صحابہ اور
کیا من بعدہم کیونکہ کثیر البیان والمقال ہے اور کوئی شخص انمین یہ کہتا ہے کہ یہ کثیر المقال فقہار سبعہ مشہورین
متبوعین سے بہی فاضل تر ہے حالانکہ اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ ہر متاخر ساری متقدمین سے بہتر ہو
کیونکہ یہ فقہار سبعہ نسبت اون لوگون کے جو انسے پہلے تہے اکثر القول ہین سو جب وہ لوگ جو بعد ان فقہار کے
آئے ہین بسبب اتساع قول کے ایسے عالم تر ٹہیرے تو یہ لوگ اون لوگون سے جو نسبت انکے اقل القول تھے
جیسے ثوری واوزاعی ولیث وابن مبارک اور انکا طبقہ بالاولی اعلم وافضل ہوئے بلکہ اون لوگون سے بہی
بہتر ہوئے جو انسے پہلے تہے جیسے تابعین وصحابہ کیونکہ وہ نسبت اون لوگون کے جو بعد اونکے آئے ہین اقل الکلام
تھے حالانکہ یہ نقص عظیم ہے واسطے سلف صالح کے اور اساءت ظن ہے ساتھہ اونکے اور اونکا منسوب کرنا ہے
طرف جہل وقصور علم کی ولاحول ولاقوۃ الا باللہ ابن مسعود نے حق مین صحابہ کے بہت سچی بات کہی ہے
انہم ابر الامۃ قلوبا واعمقہا علوما واقلہا تکلفا وروی نحوہ ایضا عن ابن عمر یہ اشارہ ہے طرف
اسکے کہ جو لوگ بعد صحابہ وتابعین کے آئے وہ قلیل العلم کثیر التکلف ہین ابن مسعود نے یہ بھی کہا ہے انکم فی زمان
کثیر علماؤہ قلیل خطباؤہ وسیاتی بعدکم زمان قلیل علماؤہ کثیر خطباؤہ سو جو شخص کثیر العلم قلیل القول ہے وہ
ممدوح ہے اور جو شخص بالعکس اسکے ہے وہ مذموم ہے ابن رجب نے کہا حضرت صلعم نے واسطے اہل یمن کی
شہادت ایمان وفقہ کی دی ہے یہ لوگ سب لوگونمین اقل الکلام اور متوسع فی العلوم ہین انکا علم انکے لوگونمین
علم نافع ہے یہ اپنی زبان مین قدر محتاج الیہ کو علم سے بیان وتعبیر کرتے ہین وھذا ھو الفقہ والعلم النافع
غرضکہ افضل علوم وہ علم ہے جو کہ تفسیر قرآن اور معانی احادیث سید الانام مین ہو اور کلام حلال وحرام مین وہ
ہے جو کہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین سے ماثور ہو کر زمن ائمہ مشہورین اسلام تک پہنچی جنکی دین مین اقتدا
کیجاتی ہے اور جنکے نام ہم اوپر لیکچکے ہین سو ضبط کرنا اوس شے کا جو اونسے مروی ہے اس باب مین افضل علم
ہے ہمراہ تفہم وتعقل وتفقہ کی اور جو توسع کہ بعد انکی زمانے کے حادث ہوا ہے اوسمین اکثر کچہہ خیر نہین ہے مگر یہ
کہ اونکے کلام کی شرح ہو اور جو برخلاف اونکے کلام کے ہے وہ اکثر باطل ہے اوسمین کچہہ منفعت نہین بلکہ
انہین کے کلام مین کفایت وزیادت ہے انکے بعد جو لوگ ہوئے اونکے کلام مین کوئی حق نہین ملتا ہے
لکن وہ حق کلام مین ان ائمہ کے اوجز لفظ واخصر عبارت مین موجود ہے اور جو باطل انکے من بعد کے کلام
مین پایا جاتا ہے اوسکا بطلان انکے کلام مین موجود ہے مگر اوس شخص کے لئے جو فہم وتامل رکہتا ہے پہر اونکی

Marfat.com

کلام مین وہ معانی بدیعہ و مآخذ دقیقہ موجود ہین کہ من بعد ہم کو اوس طرف راہ نہین ملتی اور کوئی اوس تک نہین پہنچا پس جو شخص کہ علم کو انکے کلام سے حاصل نہین کرتا ہے اوس سے یہ خیر کثیر بالکل فوت ہو جاتی ہے اور وہ بہت سے باطل مین جا گرتا ہے بوجہ متابعت متاخرین کے پہر جو شخص کہ ارادہ انکے کلام کے جمع کرنیکا رکہتا ہے وہ محتاج ہوتا ہے معرفت صحیح کا سقیم سے اور یہ بات معرفت جرح و تعدیل و علل سے حاصل ہوتی ہے جسکو اس امر کی شناخت نہین ہے وہ جو کچہہ نقل کرتا ہے اوسپر وثوق نہین ہو سکتا بلکہ خود اوسپر حق و باطل ملتبس رہتا ہے اور وہ اپنے علم پر واثق نہین ہوتا جسطرح کہ قلیل العلم لوگ روایت حدیث پر یا مرویات سلف پر بوجہ جہل کے صحیح کو سقیم سے وثوق نہین کرتے ہین بلکہ وہ بسبب اپنے جہل کے یہ بات تجویز کرتے ہین کہ یہ سب باطل ہے کیونکہ اونکو سرے سے وہ معرفت ہی حاصل نہین ہے جسکے سبب سے صحیح و سقیم کو شناخت کر سکین اوزاعی نے کہا ہے علم وہ ہے جو اصحاب محمد صلعم لائے ہین اسکے سوا جو کچہہ ہے وہ علم نہین ہے یہی قول امام احمد رح کا ہے اور حقین تابعین کے کہا ہے کہ انت مخیر بین کتابتہ و ترکہ چنانچہ زہری کلام تابعین کو لکہہ لیتے تہے اور صالح بن کیسان خلاف انکے کرتے پہر ترک کتابت کلام تابعین پر نادم ہوئے ابن رجب کہتے ہین ہمارے زمانہ مین لکہنا کلام سلف ائمہ اور سلف مقتدی بہم کا تا زمانہ شافعی و احمد و اسحق و ابو عبید متعین تہا آدمی کو چاہیئے کہ اوس علم سے جو بعد سلف کے حادث ہوا ہے پرحذر رہے اسلیئے کہ بعد انکے حوادث کثیرہ حادث ہوئے ہین اور ایسے لوگ پیدا ہوئے جو منسوب ہین طرف متابعت حدیث کے جیسے ظاہریہ و نحو ہم کہ اونکے سخت مخالف ہین بسبب شذوذ کے ائمہ سے اور اپنے فہم مین اونسے منفرد ہو گئے ہین اور جس بات کو ائمہ نے اپنے اگلونسے اخذ نکیا تہا اوسکو یہ اخذ کرتے ہین سعد ازآنکہ داخل ہونا کلام متکلمین و فلاسفہ مین شر محض ہے اور یہ بات بہت کم ہے کہ کوئی شخص ان فنون مین داخل ہوا اور ساتہہ بعض اوضار اہل علوم مذکورہ کے آلودہ و متلطخ نہوا امام احمد نے فرمایا ہے ناظر فی الکلام اس بات سے خالی نہین رہتا کہ جہمیہ نہو اسیطرح باقی ائمہ سلف نے تحذیر کی ہے اہل کلام سے اگرچہ وہ ذب عن السنہ کیون نکرین اور وہ جو محبین کلام محدث اور متبعین متکلمین کے کلام مین مذمت ان لوگون کی پائی جاتی ہے جو خصومات و جدال مین توسع نہین کرتی ہین اور یہ لوگ اونکو منسوب طرف جہل یا حشو یا عدم معرفت یا بسرگی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ عارف اپنے دین کے نہین ہین سو یہ سب باتین اونکی خطوات شیطان ہین نعوذ باللہ منہ منجملہ محدثات علوم کے ایک کلام کرنا ہے علوم باطنہ مین ساتہہ مجرد رائے یا ذوق یا کشف کے جیسے معارف و اعمال قلوب اور اوسکے

توابع مین کہ اسمین خطر عظیم ہے آعیان ائمہ نے اس امر پر انکار فرمایا ہے جیسے امام احمد وغیرہ اور ابوسلیمان کہتے تھے مجہپر کوئی نکتہ نکت قوم سے گزر کرتا ہے مین اوسکو قبول نہین کرتا مگر ہمراہ دو شاہد عدل کے ایک کتاب دوسری سنت اور سید الطائفہ جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے علمنا هذا مقيد في رواية مشيد على الكتاب والسنة فمن لم يقرء القرآن ولم يكتب الحديث لا يقتدى به في علمنا هذا ابن رجب کہتے ہین رخنہ اس باب کا بہت کشادہ ہوگیا ہے اور اقوام کثیرہ اوسمین داخل ہوکر انواع زندقت ونفاق مین پڑگئی اور یہ دعوی کرنے لگے کہ اولیا اللہ افضل ہین انبیاء سے یا وہ مستغنی ہین ان پیغمبرون سے اور جو شرائع اللہ کے رسل لائے تھے اونکا تنقص کرنے لگے اور مدعی حلول و اتحاد کی ہوگئے اور وحدت وجود وغیر ذلک کے قائل ٹہیرے حالانکہ یہ سب اصول ہین کفر وفسق وعصیان کے مثل دعوی اباحت وحل محظورات شرایع پہر اس طریق مین بہت ایسی چیزین داخل کردین جو دین مین سے بالکل نہین بعض نے یہ اعتقاد کیا کہ انسے ترقیق قلوب حاصل ہوتی ہے جیسے غنا ورقص اور کسی نے یہ سمجہا کہ مراد انسے ریاضت نفوس ہے جیسے عشق صور محرمہ کا اور نظر کرنا طرف حسین شکلون کے ؎

زنکہت سحری شوق یار میخیزد جنون زسایہ ابر بہار میخیزد

اور بعض نے یہ زعم کیا کہ انمین کسر نفوس وتواضع ہے جیسے شہرت لباس وغیر ذلک کہ شریعت مین نہین آئی پہر بعض اشیاء انمین ایسی ہین جو اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتی ہین جیسے غنا ونظر محرم یہ لوگ اس امر مین مشابہ اون لوگون کے ہوگئے جنہون نے اپنے دین کو لہو ولعب ٹہیرالیا ہے ؎

وان الغناء فكالحمير تناهقوا والله ما رقصوا لاجل الله

ابن رجب فرماتے ہین علم نافع ان سب علمون مین سے یہی ضبط کرنا نصوص کتاب وسنت کا اور سمجہنا اونکے معانی کا اور متقید ہونا ساتھہ ماثورات صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے معانی قرآن وحدیث مین ہے اور جو کلام انسے دربارہ حلال وحرام وزہد ورقائق ومعارف وغیر ذلک آیا ہے اوسکے ساتھہ متقید ہونا ہے اور تمیز صحیح مین سقیم سے کوشش کرنا پہر جہد کرنا وقوف پر اونکے معانی وتفہم مین وفي ذلك كفاية لمن عقل وشغل بالعلم النافع جو کوئی شخص اسپر وقوف کرکے اخلاص قصد کا اوسمین لوجہ اللہ کرتا ہے اور اللہ سے استعانت چاہتا ہے تو اللہ اوسکی اعانت کرتا ہے اور اوسکو راہ پر لگاکر توفیق و تسدید وفہم والہام عطا فرماتا ہے اسدم علم کا ثمرہ اوسکو حاصل ہوتا ہے وهي خشية الله تعالى كما قال عز وجل انما يخشى الله من عباده العلماء اور ابن مسعود وغیرہ نے

Marfat.com

کہا ہے کفی بخشیۃ اللہ علما وکفی بالاغترار باللہ جہلا اور بعض سلف نے فرمایا ہے لیس العلم بکثرۃ الروایۃ ولکن العلم الخشیۃ اور بعض نے کہا ہے من خشی اللہ فہو عالم ومن عصاہ فہو جاہل سلف صلحار کا کلام اس باب مین بہت ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علم دو امر پر دلالت کیا کرتا ہے ایک اللہ کی معرفت پر کہ اللہ کن اسمار حسنیٰ وصفات علیا وافعال باہرہ کا مستحق ہے یہ شناخت اجلال واعظام وخشیت ومہابت ومحبت ورجائے الٰہی کے مستلزم ہوتی ہے امر دیگر شناخت اس بات کی ہے کہ اللہ تعالےٰ کو اعتقادات واعمال ظاہرہ وباطنہ واقوال مین سے کون سی شئے محبوب وپسندیدہ ہے اور کس چیز سے وہ کراہت وغصہ فرماتا ہے سو جس شخص کو اسبات کا علم حاصل ہو جاتا ہے تو وہ طرف اوس چیز کے شتابی کرتا ہے جسمین کہ اللہ کی محبت وخوشی ورضا ہوتی ہے اور جس چیز کو کہ وہ مکروہ ومسخوط وناخوش رکھتا ہی اوس سے یہ شخص دور بھاگتا ہے پس جبکہ علم نے اپنے صاحب کو یہ ثمرہ عطا کیا تو یہ علم نافع ٹھیرا اور جب نافع ہو کر دلمین اوسنے جگہ ووقار پکڑا تو اب وہ دل اللہ کے لئے خاشع اور شکستہ اور سامنے اوسکی ہیبت واجلال وخشیت ومحبت وتعظیم کے ذلیل وخوار ہو جائیگا اور جب دلمین خشوع وذل وانکسار آگیا تو اب نفس اوسکا ذرا سی حلال پر دنیا سے قانع ہو کر شکم سیر رہیگا یہ قناعت اوسکے لئے موجب زہد کی دنیا مین ہو جائیگی اور وہ سب کو فانی سمجھیگا مال وجاہ وفضول عیش کا کچہہ حظ باقی نہ رہیگا کیونکہ عدم قناعت سے نزدیک اللہ تعالےٰ کے حظ اسکا نعیم آخرت سے گھٹ جاتا ہے اگرچہ یہ شخص نزدیک اللہ کے کریم ہو ابن عمر وغیرہ سلف نے اسطرح کہا ہے اور یہ مرفوعا بھی مروی ہے یہ بات اسکے موجب ہے کہ درمیان بندہ اور درمیان رب کے ایک معرفت خاصہ ہو کہ جب وہ اللہ سے کچہہ مانگے تو اللہ اوسکو دے اور جب کچہہ دعا کرے تو قبول فرماوے جسطرح کہ حدیث الٰہی یعنی قدسی مین آیا ہے لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ الی قولہ فلئن سألنی لاعطینہ ولان استعاذنی لاعیذنہ وفی روایۃ ولئن دعانی لاجیبنہ حضرت نے ابن عباس کو وصیت کی تھی احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ امامک تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ الحاصل شان اسمین ہے کہ درمیان عبد ورب کے ایک معرفت خاصہ دل سے اسطرح پر ہو کہ اللہ کو قریب اپنے پاکر خلوت مین ساتھ اوسکے مستانس ہو اور حلاوت ذکر ودعاء ومناجات ولذت خدمت الٰہی پائے یہ بات اوسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جو اللہ کی اطاعت سر وعلانیہ مین کرتا ہے وہیب بن ورد سے کہا تہا ہل یجد حلاوۃ الطاعۃ من عصی قال لا ولا من ہم پہر جب بندہ اس انس وحلاوت کو پالیتا ہے تو وہ عارف رب ٹھیرتا ہے درمیان اوسکے اور رب کے ایک شناخت خاص ہو جاتی ہے کہ

جب کچھ مانگے تو وہ اوسکو ملے اور جب کچھ چاہے تو دیا جائے جسطرح کہ شعوانہ نے فضیل سے کہا تھا اما بینک وبین ربک اذا دعوتہ اجابک اونکو غش آگیا بندہ ہمیشہ شدائد وکرب مین مدر دنیا و برزخ وموقف کے واقع ہوتا ہے پھر جبکہ درمیان اوسکے اور رب کے ایک خاص شناسائی ہوجاتی ہے تو اللہ ان سب مین کو اوس سے کفایت کرتا ہے وصیت ابن عباس مین اسی کی طرف حضرت نے اشارہ کیا ہے تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ کسی نے معروف رحمہ سے کہا تھا کہ ما الذی ھیجک الی الانقطاع وذکر الموت والقبر والجنۃ والنار کہا یہ سب کچھ اوسکی ہاتھ مین ہے جب درمیان تیرے اور اوسکے جان پہچان ہوگئی تو پھر وہ تجھکو ان سب سے کفایت کریگا معلوم ہوا کہ علم نافع وہ ہے جو درمیان عبد و رب کے شناسائی کرا دی اور اوسکی طرف راہ یاب کری یہانتک کہ وہ نرے رب ہی کو پہچان کر اوسکے ساتھ مانوس ہوجائے اور اوسکی قرب سے شرمندہ رہے گویا وہ اسکو دیکھ رہا ہے ولہذا ایک گروہ صحابہ نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جو علم لوگون سے اٹھ جائیگا خشوع ہے ابن مسعود کہتے ہین کچھ لوگ قرآن پڑہتے ہین اونکے گلون سے نیچے نہین اوترتا ولکن جب دلمین واقع ہوکر راسخ ہوجاتا ہے تو نفع دیتا ہے حسن نے کہا علم دو قسم ہے ایک زبان پر یہ اللہ کی حجت ہے ابن آدم پر دوسرا دل مین یہ علم نافع ہے سلف کہتے تھے علما تین طرح پر ہین ایک عالم باللہ عالم بامر اللہ دوسرے عالم باللہ اور غیر عالم بامر اللہ تیسرے عالم بامر اللہ غیر عالم باللہ ان سب مین اکمل قسم اول ہے وہی لوگ اللہ سے ڈرتے ہین اللہ کے احکام کے عارف ہین ساری شان اسی مین ہے کہ بندہ علم سے اپنے رب پر استدلال کرے اور اوسکو پہچان لے جب رب کو پہچان لیگا تو اوسکو آپ سے قربت پائیگا اللہ اوس سے نزدیک ہوجائیگا اور اوسکی دعا قبول کریگا جسطرح کہ اثر اسرائیلی مین آیا ہے ابن آدم اطلبنی تجدنی فان وجدتنی وجدت کل شئ وان فتک فاتک کل شئ وانا احب الیک من کل شئ ؎

لکل شئ اذا فارقتہ عوض
ولیس للہ ان فارقت من عوض

ذوالنون رحمہ ان ابیات کو وقت شب مکرر پڑھا کرتے تھے ؎

اطلبوا لانفسکم مثل ما وجدت انا
قد وجدت لی ساکنا لیس فی ہواہ عنا
ان بعدت قربنی او قربت منہ دنا

امام احمد نے معروف سے نقل کیا ہے کہ اصل علم اللہ کا ڈر ہے یعنی جڑ علم کی وہ علم ہے جو موجب خشیت و محبت و قرب خدا ہو اور اللہ سے مانوس کرے اور اوسکی طرف شوق دلائے اسکے بعد وہ علم ہے جو اللہ کے احکام کا اور اوس قول یا عمل یا حال یا اعتقاد کا علم ہو جو اللہ کو محبوب ہے اور اللہ اوسکو پسند کرتا ہے

جو شخص ہوتا ہے ان دونوں علموں کے متحقق ہوگا اوسکا علم نافع ہے اوسکو علم نافع و قلب خاشع و نفس قانع و دعا مسموع حاصل ہوئی اور جس شخص سے یہ علم نافع فوت ہوگیا وہ اُن چار چیزوں میں جا گرا جنسے رسول خدا صلعم نے پناہ مانگی تہی اور علم اوسکا اوسپر وبال و حجت ہوگیا اوسنے اپنے علم سے کچہہ نفع نہ پایا کیونکہ نہ اوسکے دل نے اوسکے رب کے لئے خشوع کیا اور نہ اوسکا نفس دنیا سے سیر ہوا بلکہ اوسکی حرص دنیا پر بڑہ گئی اور وہ طالب دنیا ہوگیا اور نہ اوسکے دعا سنی گئی کیونکہ اوسنے نہ تو بجا آوری اوامر رب کی کی اور نہ اجتناب اسر کے مسخوط و مکروہ سے کیا یہ اوسوقت کا حال ہے کہ اوسکا علم اس لایق تہا کہ اوس سے نفع حاصل کرنا ہوسکتا تہا یعنی متلقی تہا کتاب و سنت سے اور اگر تلقی اوسکی غیر قرآن و حدیث سے کی تہی تو پہر وہ فی نفسہ علم غیر نافع تہا اوس سے انتفاع لینا ممکن نہیں ہے بلکہ اوسکا ضرر اوسکے نفع سے اکثر ہے علامت ایسے علم کی جو نافع نہیں ہوتا ہے یہ ہے کہ صاحب اس علم کا زہو و فخر و خیلا کسب کرے طالب علو و رفعت و منافست فی الدنیا ہو مباہات علما و ممارات سفہا کا خواہان رہے لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے حضرت سے مروی ہے کہ جو کوئی علم کو اسلئے طلب کرتا ہے تو پہر آگ ہے آگ ہے یہ بہی ہوتا ہے کہ ایسے علم والے دعوے معرفت خدا و طلب خدا و اعراض عما سواہ کا کیا کرتے ہین حالانکہ اونکی غرض اس سے کچہہ نہیں مگر یہی طلب جسکا ذکر ہوچکا لوگون اور بادشاہون کے دلمین اپنی جاہ کے جاننے والے ہین آپنے لئے اونسے طالب حسن ظن اور کثرت اتباع کے ہین لوگون مین مخدوم مکرم مطاع معظم ہونا چاہتے ہین علامت اسکی اظہار دعوے ولایت ہے جسطرح کہ اہل کتاب اس کا ادعا کرتے تہے یا قرامطہ و باطنیہ وغیرہم نے اسیطرح کا دعوے کیا تہا حالانکہ یہ شیون برخلاف شیوۂ سلف صلحا کے ہے کیونکہ وہ تو اپنے نفوس کو محتقر رکہتے تہے اور ظاہر و باطن مین اوسکو عیب لگاتے تہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص یہ کہے کہ مین عالم ہون تو وہ جاہل ہے اور جو یہ کہے کہ مین مومن ہون تو وہ کافر ہے اور جو یہ کہے کہ مین جنت مین ہون تو وہ آگ مین ہے اسکی علامت یہ ہے کہ ایسا شخص حق کو قبول نہین کرتا ہے اور منقاد امر نہین ہوتا اور جہگڑے پر متکبر بنتا ہے خصوصاً جبکہ وہ قائل حق والون کی آنکہون مین اس سے کم درجہ ہو اور باطل پر اصرار رکہتا ہے اس ڈر سے کہ کہین لوگون کے دل اوس سے جدا و پریشان نہو جائین اسلئے راجع طرف حق کے نہین ہوتا ہے کبہی یہ کرتا ہے کہ اپنے نفس کی مذمت و حقارت علے رؤس الاشہاد کرنے لگتا ہے تاکہ لوگ اوسکو اپنے نفوس مین متواضع اعتقاد کر کے اوسکی ستایش و مدح و ثنا کرین حالانکہ یہ خصلت منجملہ دقایق ریا کے ہے چنانچہ تابعین و من بعدہم من العلماء نے اسپر تنبیہ

علامات علم غیر نافع

Marfat.com

کی ہے ایسا شخص بسبب قبول و استحلاء مدح کے وہ بات ظاہر کرتا ہے جو منافی صدق و اخلاص کے ہوتی
ہے کیونکہ صادق کو اپنی جان پر خوف نفاق کا لگا رہتا ہے اور سوء خاتمہ سے ڈرتا ہے تو وہ قبول و استحسان
مدح سے ایک شغل شاغل مین ہوتا ہے و لہٰذا منجملہ علامات اہل علم نافع کے ایک یہ علامت ہے کہ وہ اپنے نفس
کے لئے کوئی حال و قال نہین دیکھتے اور دل سے تزکیہ و مدح کو مکروہ رکھتے ہین اور کسی شخص پر تکبر نہین کرتے
حسن نے کہا ہے انما الفقیہ الزاھد فی الدنیا والراغب فی الاخرۃ البصیر بدینہ المواظب علی عبادۃ ربہ
دوسری روایت یون ہے الذی لا یحسد من فوقہ ولا یسخر من دونہ ولا یاخذ علی علم علمہ للہ اس کلام
اخیر کے معنے ابن عمر سے بھی یون مروی ہین کہ اونہون نے کہا ہے اھل العلم النافع کلما ازدادوا من ھذا
العلم ازداد واللہ تواضعا و خشیۃ و انکسارا و ذلا بعض سلف نے کہا ہے عالم کو چاہیئے کہ اپنے سر پر خاک ڈالے
اپنے رب کے لئے خاکساری کرے کیونکہ اوسکا علم جتنا بڑہیگا اوتنی ہی اوسکی معرفت ساتھ اپنے رب کے
زیادہ ہوگی اور خشیت و محبت خدا کی افزائش اور اسکا انکسار و ذل روز افزون ہوگا ؎

در خاک بیلقان برسیدم بعابدے ‏ ‏ گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن
گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ ‏ ‏ یا ہر چہ خواندۂ ہمہ در زیر خاک کن

ایک علامت اہل علم نافع کی یہ ہے کہ وہ اپنے صاحب کو دلالت کرتا ہے بہاگنے پر دنیا سے سب سے بڑہکر
دنیا یہی ریاست و شہرت و مدح ہے اس سے دور رہنا اور اس سے بچنے مین کوشش کرنا علامت ہے
علم نافع کی پھر اگر کچھ اسمین سے بغیر قصد و اختیار کے واقع ہو تو صاحب علم کو چاہیئے کہ عاقبۃ الامر سے
خوف شدید مین رہے خیال کرے کہ کہین یہ بات میرے ساتھ مکر و استدراج نہو جسطرح کہ امام احمد کا نام
اور آوازہ جب خلق مین مشہور ہوگیا تو وہ اپنے نفس پر نہایت خائف رہتے تھے ایک علامت علم نافع کی یہ ہے
کہ صاحب اس علم کا مدعی علم کا نہین ہوتا ہے اور نہ کسی شخص پر فخر کرتا ہے اور نہ اپنے غیر کو جاہل بتاتا ہے مگر اوس
شخص کو جو مخالفت سنت و اہل سنت کرتا ہے کہ اسوقت تکلم اوسکا غضباً للہ ہوتا ہے نہ غضباً لنفسہ اور نہ لقصد
رفعت علی احد اور جس شخص کا علم غیر نافع ہے اوسکو کوئی شغل بجز تکبر بنفسہ اور تشخص کرنے کے لوگون پر اور
اظہار کرنے فضیلت کے خلق پر اور اونکو طرف جہل کے منسوب کرنے اور تنقص کرنے مردم کے واسطے اپنی رفعت
کے اونپر نہین ہوتا حالانکہ یہ شغل اقبح و ارذل خصال ہے بلکہ کبھی اون لوگون کو جو اس سے پہلے گزرے
ہین اور علما تھے منسوب بجہل و غفلت و سہو کرتا ہے اس سے محبت اپنے نفس کی اور حسن ظن ساتھ اوسکے

Marfat.com

اور اساءت ظن ساتھہ سلف کے واجب آتی ہے مین کہتا ہون جبکہ ایک معاصر نے اپنے ایک رسالہ
مین ایک قصہ رویت امام مالک کا خواب مین لکھکر یہ ذکر کیا ہے کہ مجکو اونکی کتاب موطا پر چند اعتراضات تھے
لکن مینے اونسے نہین پوچھے تھے حالانکہ موطا ایک کتاب مبارک قدیم العہد ہے جسکے خوشہ چین ہمارے ائمہ
حدیث ہین اور مالک امام دار الہجرۃ تھے لکن زہو و فخر وخیلا ر ایسے خیالات بے ادبانہ پر باعث ہوا کرتا ہی
اللہ تعالے ہمکو اور سب مسلمانون کو توفیق حفظ مراتب و صیانت آداب سلف کی بخشے اور ہمارے دلونکو
طرف سے اہل قرون مشہود لہا بالخیر واہل صدر اول کے صاف وپاک رکھے اللہم آمین ابن رجب کہتے ہین اہل
علم نافع اپنے نفوس کے ساتھہ بدگمانی کیا کرتے ہین اور علماء سلف کے ساتھہ حسن ظن رکھتے ہین اور اپنے دل
اور نفس سے اقرار فضل سلف کا کیا کرتے ہین اور معترف اپنے عجز کے ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اونکے درجے
تک نہین پہنچ سکتے بلکہ اونکے مرتبہ کے لگ بھگ تک بھی ہماری رسائی نہین ہے امام عالیمقام ابو حنیفہ رضی
اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تہا کہ علقمہ افضل ہین یا اسود کیا خوب جواب دیا کہ واللہ ما نحن باھل ان نذکرھم
فکیف نفضل بینھم ابن مبارک جب ذکر سلف کے اخلاق کا کرتے تو یہ شعر پڑہتے ؎

لا تعرضن لذکرنا فی ذکرھم ۔۔۔ لیس الصحیح اذا مشی کالمقعد

اور جس شخص کا علم غیر نافع ہوتا ہے وہ اپنے نفس کو عالم متقدم پر کثرت مقال و تشقیق کلام مین فاضل
جانتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ میرا نفس علم و درجہ مین نزدیک خدا کے اوس سے افضل تر ہے اسلئے کہ یہہ
فضل میرے ساتھہ مختص ہے مجھسے پہلے کسیکو نہ تہا اسلئے عالم متقدم اوسکی نظر مین حقیر معلوم ہوتا ہے اور یہ
اوسپر عیب قلت علم کا لگاتا ہے اس بیچارہ مسکین کو یہ معلوم نہین ہے کہ قلت کلام کی طرف سے سلف کی براہ
ورع و خشیت الٰہی تہی وہ اگر ارادہ طول کلام کا کرتے تو ہرگز عاجز نہوتے جسطرح کہ ابن عباس نے ایک
قوم کو دین مین ممارات کرتے ہوئے دیکھکر کہا تھا اما علمتم ان للہ عبادا اسکتتھم خشیۃ اللہ من غیر
عی ولا بکم وانھم لھم العلماء والفصحاء والطلقاء والنبلاء والعلماء بایام اللہ غیر انھم اذا
تذکروا عظمۃ اللہ طاشت لذلک عقولھم وانکسرت قلوبھم وانقطعت السنتھم حتی اذا استفاقوا
من ذلک تسارعوا الی اللہ بالاعمال یعدون انفسھم مع المفرطین وانھم لاکیاس اقویاء
مع الظالمین الخاطئین وانھم لابرار برآء الا انھم لا یستکثرون لہ الکثیر ولا یرضون لہ
بالقلیل ولا یدلون علیہ بالاعمال ھم حیثما لقیتھم مھتمون مشفقون وجلون خائفون خرجہ ابو نعیم وغیرہ

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق
رواہ احمد والترمذی وحسنہ وخرجہ الحاکم وصححہ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعا یہ ہے البیان من اللہ
والعی من الشیطان رواہ ابن حبان سو بیان کچھ کثرت کلام کو نہین کہتے ہین بلکہ بیان نام ہے قول فصل
کا امر حق مین اور نہ عی قلت کلام کو کہتے ہین بلکہ عی نام ہے سفہ حق کا مراسیل محمد بن کعب قرظی مین حضرت
سے آیا ہے تین چیزین ہین جس سے بندہ یہان گھٹ جاتا ہے اور آخرت مین بسبب ونکے ذکر سے زیادہ تو عزت
پاتا ہے رحم و حیا و عی لسان عون بن عبد اللہ نے کہا ہے کہ حیا و عفاف و عی لسان نہ عی قلب اور نہ عی
عمل ایمان سے ہے یہ وہ چیزین ہین جو آخرت مین زیادہ ہو جاتی ہین اور دنیا مین ناقص ہوتی ہین سو زیادت
آخرت کی ٹربکر ہے اس نقصان دنیا سے یہ روایت ایک وجہ ضعیف سے بطور مرفوع بہی مروی ہے
بعض سلف نے کہا ہے کوئی شخص پاس ایکقوم کے بیٹھتا ہے وہ قوم خیال کرتی ہے کہ یہ بے زبان و عاجز
ہے حالانکہ وہ عی نہین ہوتا ہے بلکہ فقیہ مسلمان ہوتا ہے سو جو شخص کہ عارف قدر سلف ہے وہ جانتا ہے
کہ سکوت اونکا ضروب کلام و کثرت جدال خصام و زیادت فی البیان سے قدر حاجت پر کچھ عی و جہل و
قصور کی راہ سے نہ تہا بلکہ ورع و خشیت اللہ سے تہا وہ لاینفع کو چہوڑکر نفع مین مشغول تھے و من حسن اسلام
المرء ترکہ ما لا یعنیہ خواہ وہ کلام اونکا اصول دین مین تہا یا فروع مین یا تفسیر قرآن حدیث و زہد و رقاق
و حکم و مواعظ و غیر ذلک مین جسمین انہون نے کچھ کلام کیا ہے پس جو کوئی اونکی راہ پر چلیگا وہ راہ یاب ہے
اور جو کوئی کسی غیر کی راہ پر سالک ہوگا اور کثرت سوال و بحث و جدال و قیل و قال مین داخل ہوگا اگر انکی
فضل کا اور اپنے نفس کے نقص کا معترف ہے تو وہ قریب الحال ہے ایاس بن معاویہ نے کہا ہے
جو کوئی اپنے نفس کا عیب نہیں جانتا پہچانتا وہ احمق ہے کسی نے اوس سے کہا بہلا تم مین کیا عیب ہے
کہا یہی کثرت کلام اور اگر واسطے اپنے نفس کے مدعی فضل اور واسطے سلف کے مدعی نقص ہے تو ضلال
مبین و خسران عظیم مین ہے ابن رجب کہتے ہین فی الجملہ ان زمان فاسدہ مین یا تو انسان اپنے نفس کے
لئے اسبات پر راضی ہو کہ نزدیک اللہ کے وہ عالم ٹہیرے یا راضی نہو مگر اسبات پر کہ نزدیک اہل زمان کے
عالم ہو سو اگر پہلی بات پر خوش ہے تو اللہ کے علم پر اپنے بارہ مین کفایت کرے اور جسکے درمیان اور اللہ
کے درمیان جان پہچان ہے اوسکو اللہ ہی کی معرفت پر نسبت اپنی اکتفا کرنا چاہیئے اور جو راضی نہین ہے
مگر اسی بات پر کہ نزدیک لوگون کے عالم ہو تو وہ حضرت کے اس قول مین داخل ہے من طلب العلم لیباھی

به العلماء او يماري به السفهاء او يصرف به وجوه الناس اليه فليتبوء مقعده من النار
وہیب بن ورد نے کہا ہے بہت سے عالم ہین جنکو لوگ عالم کہتے ہین اور وہ اللہ کے نزدیک جاہلون
مین معدود ہین صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے رفعاً آیا ہے ان اول ما یسعر به النار ثلاثة احدهم
من قرء القرآن وتعلم العلم ليقال هو عالم وقارئ ويقال له قد قيل ذلك ثم امر به فسحب على وجهه حتى
القي في النار پھر اگر نفس اسپر قناعت نکرے بلکہ اوس درجہ تک پہنچے کہ لوگون مین حکم کرنے لگے اسلیے کہ
لوگ اس زمانہ مین تعظیم نہین کرتے ہین مگر اوسی شخص کی جو اسطرح کا ہوتا ہے ورنہ اوسکی طرف ملتفت نہین
ہوتے ہین تو پھر اسنے استبدال ادنے کا اوس شے سے کیا جو اوس ادنے سے بہتر تھی اور درجہ علماء سے
منتقل ہوکر طرف درجہ ظلمہ کے آگیا ولہذا بعض سلف کو جب قاضی کرنے لگے تو اونہون نے کہا انما تعلمت
العلم لاحشر به مع الانبياء لا مع الملوك فان العلماء يحشرون مع الانبياء والقضاة يحشرون
مع الملوك مومن کو ضرور ہے کہ تھوڑا سا صبر کرے تاکہ راحت دراز کو پہنچے پھر اگر جزع کرے اور صبر نکرے
تو وہ اوسطرح کا ہے جو کہ ابن مبارک نے کہا ہے من صبر فما اقل ما يصبر ومن جزع فما اقل
ما يتمتع ؎ صبر ست علاج دل بیمار تو واقف ، افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورست
امام شافعی یہ شعر پڑہا کرتے تھے ؎

يا نفس ما هي الا صبر ايام — كأن مدتها اضغاث احلام
يا نفس جوزي عن الدنيا مبادرة — وخل عنها فان العيش قدام

نسأل الله علما نافعا ونعوذ به من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن
دعاء لا يسمع اللهم انا نعوذ بك من هؤلاء الاربع **ف** اس جگہہ تامل کرنا چاہیے کہ اللہ نے اہل کتاب کو
کتاب دی تھی اونہون نے اللہ کی آیات کا مشاہدہ کیا تھا جیسے زندہ ہوجانا قتیل کا ضرب بعض اعضاء
بقرہ سے پھر اونکے دل کسطرح مدام کے لئے سخت ہوگئے اللہ نے اونکو قاسی القلوب کردیا ہمکو اونکے ساتھ
مشابہت پیدا کرنے سے منع کیا فرمایا الم یأن للذین امنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله وما نزل من الحق
الی قوله فاسقون اور بہت مواضع مین سبب اونکے قاسی القلب ہونیکا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے
فبما نقضهم ميثاقهم لعناهم وجعلنا قلوبهم قاسية یعنی یہ قسوت قلوب عقوبت تھی اونکو نقض میثاق
پر وہ عہد شکنی یہ تھی کہ مخالفت امر کی وارتکاب نہی کا کیا حالانکہ پہلے اس سے مواثیق وعہود اللہ سے

135892

کر چکے تہے کہ ہم یہ نقض ہرگز نکرینگے پہر فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا
بہ یعنی سختی دل کیوجہ سے دو خصلتین مذموم اونمین آگئین ایک تحریف کلم کی مواضع کلم سے دوسرے نسیان
حظ کا تذکیر سے مراد یہ ہے کہ اونہون نے اوس حکمت وموعظت حسنہ کو جو اونہین یاد دلائے گئے تہے
ترک کر دیا اور اپنا نصیب وحصہ اوس سے نلیا بلکہ اہمال عمل کیا سو یہ دونون امر اون علماء مین موجود ہین
جو فاسد ہوگئے ہین بسبب مشابہت اہل کتاب کے ایک تحریف کلم ہے کہ جو شخص تفقہ واسطے غیر عمل کے کرتا
ہے اوسکا دل سخت ہو جاتا ہے وہ مشغول عمل مین نہین ہوتا بلکہ کلم کو مواضع کلم سے محرف کرکے الفاظ
کتاب وسنت کو اونکی جگہون سے پہیر دیتا ہے اور انواع حیل لطیفہ کے ساتہہ تلطف کرتا ہے کبہی حمل انکا
مجازات مستبعدۂ لغت ونحو ذلک پر کرتا ہے اور کبہی الفاظ سنن مین طعن سے پیش آتا ہے اسلیئے کہ الفاظ کتاب
مین طعن کرنا ممکن نہین ہے اور جو شخص نصوص کو معانی مفہومہ پر جاری کرتا ہے یہ لوگ اوسکی مذمت کرتی
ہین اور اوسکا نام جاہل رکہتے ہین یا حشوی یہ بات اون لوگون مین موجود ہے جو اصول ودیانات مین کلام کرتی
ہین اور فقہاء رای ہین یا صوفیہ فلاسفہ ومتکلمین ہین دوسرے نسیان ہے علم نافع کا جسکی تذکیر اونکو ہوچکی
ہے اب اونکی دل اوس سے متعظ نہین ہوتے بلکہ جو شخص ایسی بات سیکہتا ہے جس سے رونا آئے یا اوسکا
دل نرم پڑے تو اوسکی مذمت کرتے ہین اور اوسکا نام قاص رکہتے ہین اہل رائے نے اپنی کتابون مین
انہو بعض شیوخ سے نقل کیا ہے ان ثمرات العلوم تدل علی شرفہا فمن اشتغل بالتفسیر فغایتہ
ان یقص علی الناس ویذکرہم ومن اشتغل برایہم وعلمہم فانہ یفتی ویقضی ویحکم ویدرس وہو اعلاہم
نصیب من الذین یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الاخرۃ ہم غافلون انکو حال اسباب پر شدت محبت
وعلو دنیا ہے یہ اگر دنیا مین زاہد آخرت مین راغب اور اپنے نفس اور عباد اللہ کے ناصح ہوتے تو اوس
چیز کے ساتہہ تمسک کرتے جو اللہ نے رسول پر اوتاری ہے اور لوگون کے لئے لازم کی ہے اکثر لوگ
تقوے سے باہر ہونے لگے حالانکہ اونکو نصوص کتاب وسنت کفایت کرسکتی تہی اور ایسے لوگ انمین جو
قرآن وحدیث سے باہر نکلی تہوڑے ہین اسلیئے اللہ اون لوگونمین سے جنکو فہم معانی نصوص کا ہے کچہہ
ایسے لوگ مقرر فرماتا ہے جو خارج عن القرآن والحدیث کو طرف کتاب وسنت کے پہیر لاتے ہین اور وہ
اون فروع باطلہ وحیل محرمہ سے جو سبب فتح ابواب ربا ہین بے نیاز ہوتے ہین اونکو کچہہ پروا محرمات واستحلال
محارم خدا کے ساتہہ اونے حیلون کے نہین ہوتی ہے جسطرح کہ اہل کتاب کی چال ڈہال تہی وہدا ہے

الله الذین آمنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم
تمام ہوا ترجمہ عبارت ابن رجب رحمہ اللہ تعالے کا یہ عبارت مجکو بطور ایک رسالہ مختصر کے ملی تہی اوسمین
بعد حمد و نعت کے یہ کلمات لکھے ہین ہذہ کلمات مختصرات فی معنے العلم وانقسامہ الی علم نافع
وعلم غیر نافع والتنبیہ علی فضل علم السلف علی علم الخلف فنقول واللہ المستعان وعلیہ
التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مینے بیان علم نافع وغیر نافع کا قبل ازین کتاب حیارہ وغیرہ سے مقدمہ
رسالہ ضوء الشمس مین لکھا ہے اور علوم شرعیت کی گنتی رسالہ نصب الذریعہ مین ضبط کی ہے
لکن جو کہ یہ تحریر ابن رجب کی نہایت پاکیزہ و مختصر پاتہ لگی اسلئے اس عبارت کو مقدمہ اس رسالہ کا
مقرر کیا گیا وللہ الحمد

فصل بیان مین مذاہب اہل اصفیا کی

بعد زمانہ حضرت مسیح عیسے بن مریم علیہما السلام کے سارے عرب وعجم اہل شرک اور بت پرست عابد غیر اللہ
تھے مگر بقایائے اہل کتاب اللہ تعالے نے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف ساری جہان
اور کافہ مردم کے رسول بنا کر بہیجا جب قریش نے اونکی بات نہ سنی اور وہ ہجرت کر کے مدینہ مین آئے
تو ہر وقت لوگ اونکو گہیرے رہتے تہے حالانکہ وہ لوگ نہایت تہیدست تنگ عیش مفلس تھے کوئی بازاروں
مین حرفہ کرتا تہا کوئی کہجور کے باغ رکہتا تہا کسی کو طلب قوت سے بہت ہی کم فرصت ملتی تہی اسلئے جو
شخص جسوقت حضرت کی خدمت مین حاضر ہوتا وہ آپکے ارشادات سنکر یاد رکہتا اور جو اوسوقت حاضر
نہوتا اوسکو اون ارشادات کا علم نہوتا جو اوسکی غیبت مین صادر ہوتے تہے اسلئے بعضی بات کسیکو اور
کوئی بات کسیکو معلوم ہوتی اور کسیکو معلوم نہوتی بلکہ جو بات بعض اعراب کو معلوم ہوتی وہ بعض اکابر صحابہ
پر مخفی رہتی حضرت کے زمانہ مین خلفاء اربعہ وغیرہم فتوے دیتے تہے بعد انتقال نبوی کے جب ابو بکر رضی
اللہ عنہ خلیفہ ہوے تو اکثر صحابہ مدینہ سے واسطے قتال اہل ردت واہل شام وعراق کے نکل گئے تہوڑے سے
مدینہ مین باقی رہے وقت پیش آنے مسئلہ کے خلیفہ اول کتاب یا سنت سے جواب دیتے اگر قرآن یا حدیث
مین وہ مسئلہ نملتا صحابہ حاضرین سے دریافت کرتے اگر اونکے پاس بہی علم اوسکا نہوتا تو خود اجتہاد کرتے

یہی طرز فتوے زمانہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ مین رہا اسوقت مین اور بھی رہے سہے صحابہ متفرق ہوگئے کبھی یہ ہوتا کہ ایک مسئلہ مین حدیث موجود ہوتی لکن بسبب تفرق صحابہ اوسکا علم مفتی کو نہوتا وہ چار ناچار اجتہاد کرتا پہر جو صحابی جس شہر مین رہ پڑا اوسجگہ کے لوگون نے اوسیکے علم پر اقتصار کیا ایک شہر کے لوگون کو دوسرے شہر کے علم کی خبر نہوئی کوئی مکہ مین تہا کوئی کوفہ مین کوئی بصرہ مین کوئی شام مین کوئی مصر مین حال اہل اسلام کا امصار مین بابت احکام شریعت اسیطرح پر ایک زمانہ تک جاری رہا جب رحلت کی کثرت ہوئی اور لوگ واسطے جمع حدیث نبوی کے اوٹھہ کہڑے ہوئے اور ہر جگہ سے اس علم کو جمع کرکے ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہنچایا اور جسکو یہ علم پہنچا اوسپر حجت قایم ہوگئی اور صحیح کو سقیم سے جدا کیا گیا بازار اجتہاد کا جس سے مخالفت حضرت کے کلام کی ہوتی تہی سرد پڑ گیا اور عذر ترک عمل بالحدیث کا جاتا رہا کیونکہ سنن پہنچ گئے اور حجت قائم ہوگئی صحابہ اور اکثر تابعین اسی طریق پر تہے ایک حدیث کے لئے سفر مدت دراز و مسافت دراز کا کرتے تہے جب زمانہ ہارون رشید کا آیا اور ابو یوسف رح سنہ مین والی قضا ہوئے تو بلاد عراق و خراسان و شام مین وہی شخص قاضی ہوتا تہا جسکی طرف وہ اشارہ کرتے اسیطرح جب منتصر حاکم اندلس ہوئے تو سنہ مین جسکو یحیی بن یحیے اشارہ کرتے وہی شخص سائر بلاد و اعمال اندلس مین قاضی مقرر ہوتا ابو یوسف حنفی تہے یحیی مالکی تہے افریقیہ مین غلبہ سنن و آثار کا تہا پہر ابو محمد فارسی نے وہان رواج مذہب حنفی کا دیا پہر جب سحنون قاضی ہوئے تو مذہب مالک نے رواج پایا مصر مین مذہب مالک کا عبدالرحیم بن خالد لائے یہ سنہ ۱۶۳ مین تہے ورنہ پہلے مصر مین کوئی مذہب مالک کو پہچانتا بہی نہ تہا یہانتک کہ امام شافعی رح مصر مین آئے تب سے مذہب شافعی نے انتشار پایا ارجون نے سنہ ۲۶۳ مین جہر بالبسملہ سے روکا اہل مصر اسی مذہب مالک و شافعی پر تہے پہر سنہ ۳۵۸ مین قائد جوہر نے مذہب شیعہ کا رواج دیا اصل اس مذہب کی عبداللہ بن سبا یہودی سے ہے سنہ ۵۶۴ مین بزمانہ ملک ناصر صلاح الدین مصر مین مدارس مالکیہ و شافعیہ بنے مذہب شیعہ کا استیصال کلی ہوگیا یہانتک کہ سرزمین مصر مین کسی جگہ بہی باقی نرہا پہر محمود زنگی نے تعصب کرکے مذہب حنفی کو کورائج کیا مصر و شام مین کثرت سے حنفی ہوگئے تب سے اس مذہب نے خوب رواج پایا ہذہ احوال المذاہب من اولہا الی آخرہا **ف** اب عقائد کا حال سنو کہ سلطان صلاح الدین نے تمام لوگون کو عقیدہ شیخ ابو الحسن اشعری پر لگایا اور اوقاف دیار مصر مین اس عقیدہ کو شرط کیا یہ عقائد دیار مصر و شام

وارض حجاز و یمن و بلاد مغرب مین مستمر الحال ہو گئے جو کوئی خلاف اوسکے کہتا اوسکی گردن ماری جاتی
اب تک یہی حال ہے دولت ایوبیہ مین مذہب ابو حنیفہ و امام احمد کا کچھ بہت چرچا نہ تہا پہر آخر دولت
مین ان دولون مذہب کا ذکر نکلا زمانہ ملک ظاہر بیبرس مین چارون مذہب کے قاضی مقرر ہوئے
سنہ ۶۶۵ سے یہ طریقہ چل نکلا یہانتک کہ مجموع امصار اسلام مین کوئی مذہب و عقیدہ باقی نرہا مگر یہی مذاہب
اربعہ و عقیدہ اشعری اَن لوگون کے لئے مدارس و خوانق و زوایا و ربط سائر ممالک اسلام مین بنگئے جو
اس مذہب و عقیدہ پر نہوتا اوسپر انکار کیا جاتا وہ دشمن ٹہیرتا اوسکو عہدہ قضا نملتا نہ اوسکی گواہی قبول
ہوتی نہ اوسکو خطابت امامت تدریس ملتی جب تک کہ وہ مقلد کسی ایک مذہب کا ان مذاہب مین سے نہوتا
مقریزی کہتے ہین و افتی فقہاء هذه الامصار فی طول هذه المدة بوجوب اتباع هذه المذاهب
وتحریم ما عداها والعمل علی هذا الی الیوم انتہے مین کہتا ہون کہ یہ ایجاب و تحریم ٹہیک نہین تہا اسپر کوئی نص
جلی اور دلیل قوی قائم نہین ہے بیشک حق درمیان ان مذاہب اربعہ کے دائر سائر ہے لکن منحصر نہین ہے
اگر اس نظر سے کہ مذہب اہل حدیث و ظاہریہ بھی اندر ان مذاہب کے موجود ہے اگر یہ بات کہین کہ اختیار
کرنا ان مذاہب کا بعد عرض کے کتاب و سنت پر لا باس بہ ہے تو ہو سکتا ہے یہ محل اسکی تفصیل کا نہین ہے
ف جب حال مذاہب کا زمانہ وفات نبوی سے تا استقرار مذاہب اربعہ معلوم ہو چکا تو اب حال فرق
و اختلاف عقائد خلیقہ کا بھی اجمالاً معلوم کرنا ضرور ہے تفصیل اسکی رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ مین
مرقوم ہو چکی ہے جن لوگون نے اصول دیانات مین کلام کیا ہے وہ دو قسم ہین ایک مخالف ملت اسلام
دوسرے مقر اسلام مخالفین ملت اسلام دس گروہ ہین ایک دہریہ دوسرے اصحاب عناصر تیسرے ثنویہ
یعنی مجوس چوتھے طبائعیین پانچوین صابئہ چھٹے یہود ساتوین نصارے آٹھوین اہل ہند نوین زنادقہ انہین
مین قرامطہ بھی داخل ہین دسوین فلاسفہ فلسفت حکمت کو کہتے ہین اور فیلسوف محب حکمت کو انکا علم چار
نوع مین منحصر ہے طبیعی مدنی ریاضی الٰہی دوسری قسم فرق اہل اسلام ہین جو حدیث ستفترق امتی
ثلاثا و سبعین فرقة ثنتان و سبعون هالكة و واحدة ناجية رواه اهل السنن الا النسائی من حدیث ابی هريرة رضی الله عنه
سے مراد ہین دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے افترقت الیهود علی احدی و سبعین
او اثنتین و سبعین فرقة و تفرقت النصاری علی احدی و سبعین او اثنتین و سبعین فرقة و تفترق
امتی علی ثلاث و سبعین فرقة رواه البیهقی و قال حسن صحیح و اخرجه الحاکم و ابن حبان فی صحیحه

Marfat.com

بنحوہ فاخرجہ الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ وقال ہذا حدیث کبیر النفع فی الاصول وقد روی عن سعد بن ابی وقاص وابن
عمرو عوف بن مالک دفعا بمثلہ مسلمانون کے فرقے پانچ ہین ایک اہل سنت دوسرے مرجئہ تیسرے
معتزلہ چوتھے شیعہ پانچوین خوارج آنمین سے ہر فرقہ مین فرق کثیر ہین اور اکثر افتراق اہل سنت کا فقہیا
مین ہے اور تہوڑا سا اعتقادات مین رہے چار فرقے باقی سوا نمین کسیکا ساتہ اہل سنت کے خلاف بعید
ہے اور کسیکا خلاف قریب اقرب فرق مرجیہ وہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایمان نام ہے تصدیق دل وزبان کا
معا فقط اور اعمال فقط فرائض وشرایع ایمان ہین اور ابعد انمین اصحاب جہم بن صفوان ومحمد بن کرام
ہین اسیطرح اقرب فرق معتزلہ اصحاب حسین نجار وبشر بن غیاث مریسی ہین اور ابعد انمین اصحاب ابو ہذیل
بن علاف اسیطرح مذاہب شیعہ مین اقرب اصحاب حسن بن صالح ہین اور ابعد امامیہ رہے غالیہ سو وہ سرے
سے مسلمان ہی نہین ہین بلکہ اہل ردت وشرک ہین اور اقرب فرق خوارج اصحاب عبد اللہ بن یزید
اباضی ہین اور ابعد انمین ازارقہ رہے بطیخیہ وجاحد بعض قرآن یا مفارق اجماع جیسے عجاردہ وغیرہم
سو وہ باجماع امت کفار ہین الغرض فرق ہالکہ دس گروہ مین منحصر ہین ایک معتزلہ یہ نفی صفات آلہیہ
مین غلو کرتے ہین قائل عدل وتوحید کے ہین سارے معارف کو عقلیہ بتاتے ہین حصولاً ووجوباً قبل و
بعد شرع کے اور اکثر یہ کہتے ہین کہ امامت اختیار سے ہوتی ہے یہ بیس فرقے ہین دوسرے مشبہ
انکو اثبات صفات مین غلو ہے یہ ضد معتزلہ ہین اور انکے سات فرقے ہین تیسرے قدریہ انکو ثابت کرنے
مین قدرت عبد کے اور اثبات خلق وایجاد مین غلو ہے کہتے ہین کہ ان امور مین کچھ حاجت معاونت
کی طرف سے اللہ تعالی کے نہین ہے چوتھے مجبرہ انکو غلو ہے نفی استطاعت عبد من قبل وبعد فعل
ومع فعل کے یہ اختیار عبد کی نفی کرتے ہین اور کسب کے بہی نافی ہین یہ دونو فرقے باہم متضاد ہین
مجبرہ مین تین فرقے ہین پانچوین مرجیہ انکو یہ امید ہے کہ اصحاب معاصی کو طرف سے اللہ کے ثواب ملیگا
وکہذا یہ بات کہتے ہین کہ لایضر مع الایمان معصیۃ کما انہ لاینفع مع الکفر طاعۃ یا حکم اصحاب
کبائر کو آخرت تک تاخیر کرتے ہین حقیقت انکی یہ ہے کہ انکو اثبات وعد ورجا ونفی وعید وخوف مین اہل
ایمان سے غلو ہے انکے فرقے تین ہین چھٹے حروریہ انکو اثبات وعید وخوف مین بحق مومنین اور تخلید
فی النار مین باوجود ایمان کے غلو ہے یہ ایک قوم ہے نواصب خوارج کی یہ ضد ہین مرجیہ کے
نفی واثبات ووعد ووعید مین یہ مرتکب کبیرہ کو مشرک بتاتے ہین اور عامۂ خوارج اسکو کافر کہتے ہین نہ

مشرک اور بعض کا قول یہ ہے کہ ایسا شخص منافق ہے درک اسفل نار مین ہوگا انکا اسبات پر اتفاق
ہے کہ ایمان نام ہے اجتناب کا ہر معصیت سے ساتوین نجاریہ اتباع حسن بن نجار تہا یہ منجملہ مجبرہ کے
تہا انکے تین فرقے ہین آٹہوین جہمیہ اتباع جہم بن صفوان یہ مسئلہ قضا وقدر مین باوجود قدرے میل خاطر
کے طرف جبر کے موافق اہل سنت ہین مگر رویت وصفات کی نفی کرتے ہین قائل ہین خلق قرآن کے یہ فرقہ
بہت بڑا گروہ ہے انکا شمار معطلہ مجبرہ مین ہے نوین روافض انکو حب علی مرتضی وبغض شیخین وعثمان و
عائشہ ومعاویہ وغیرہ صحابہ مین غلو ہے زید بن علی علیہما السلام نے انکا نام رافضہ رکہا تہا انکے تین سو فرقے
ہین منجملہ اونکے بیس فرقے مشہور ہین دسوین خوارج انکو نواصب بہی کہتے ہین اور حروریہ بہی اسلیئے کہ موضع
حرورا نام مین انکا جماؤ واسطے قتال علی مرتضی کے ہوا تہا انکو حب ابوبکر وعمر وبغض علی مین غلو ہے سفرینی
نے کہا ہے ولا اجهل منهم فانهم القاسطون المارقون یہ سب بیس فرقے ہین ان فرق
دہ گانہ کے فروع کا بیان مع اونکے اقوال اباطیل کے رسالہ کشف الغمہ مین ہو چکا ہے **ف** حقیقت حال
عقائد اہل اسلام ابتداء ملت اسلامیہ سے تا انتشار مذہب اشعریہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے حضرت صلعم کو طرف
سارے لوگون کے رسول بناکر بہیجا حضرت نے جو وصف رب سبحانہ کا قرآن مین آیا تہا اور جو وحی سے
معلوم کیا تہا وہ بیان کیا کسی شخص نے عرب مین سے خواہ وہ شہری تہا یا دہاتی کسی شے کے معنے آپ
سے نہ پوچہے جسطرح کہ نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ امر ونہی کا سوال آپ سے کرتے تہے یا احوال قیامت
وجنت ونار کو پوچہتے تہے کیونکہ اگر کوئی شخص بہی صفات آلہیہ کا سوال کرتا تو ضرور ہم تک منقول ہوتا
جسطرح پر کہ احادیث احکام حلال وحرام وترغیب وترہیب واحوال قیامت وملاحم وفتن کے منقول ہوئے
ہین اور دواوین احادیث وآثار سلفیہ مین موجود ہین حالانکہ کسی طریق صحیح یا سقیم سے کسی ایک صحابی
سے باوجود اختلاف طبقات وکثرت عدد یہ بات وارد ومروی وماثور نہین ہے کہ اونسے حضرت سے
معنے کسی وصف کے صفات آلہیہ مین سے جو قرآن کریم یا لسان نبی رحیم پر آئی ہین سوال کیا ہو بلکہ
سب صحابہ نے معنے اونکے سمجہہ کر کلام کرنے سے سکوت کیا تہا اور نہ کسی صحابی نے یہ فرق نکالا کہ یہ
صفت ذات ہے اور وہ صفت فعل بلکہ فقط اللہ کے لئے اثبات صفات ازلیہ کا علم وقدرت وحیاۃ و
ارادہ وسمع وبصر وکلام وجلال واکرام وجود وانعام وعز وعظمت سے کیا اور کلام کو ایک ہی طریق
پر ہانکا اسیطرح اون الفاظ کا اثبات کیا ہے جنکو اللہ تعالے نے اپنے نفس کریم پر اطلاق کیا ہے

جیسے وجہ و ید و نحو ذلک مع نفی مماثلت مخلوقین کی غرضکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ اثبات بلا تشبیہ کے کیا ہے
اور تنزیہ بلا تعطیل کے اختیار کی تہی معہذا کسی ایک نے کسی ایک صفت کی تاویل سے تعرض نہین کیا بلکہ
سبنے بالاتفاق یہ عقیدہ رکہا کہ صفات کو جسطرح پر وہ آئی ہین جاری کرین اونمین سے کسی کے پاس کوئی
چیز ایسی نہ تہی جس سے اللہ کی وحدانیت اور حضرت کی اثبات نبوت پر استدلال کرین سوائے کتاب اللہ
کے اور نہ کسی ایک صحابی نے کبہی کوئی شے طرق کلامیہ و مسائل فلسفیہ سے پہچانی عصر صحابہ اسی نہج پر
گزر گیا یہانتک کہ اونکے زمانہ مین قول بالقدر حادث ہوا اور امر کو انف کہا یعنی اللہ نے اپنی خلق پر کسی
شے کو اوس حال سے جسپر خلق ہے مقدر نہین فرمایا **ف** سب سے پہلے جسنے اسلام مین قول بالقدر نکالا
معبد بن خالد جہنی ہے ابن عمر نے اوسکا حال سنکر اوس سے اپنی بیزاری ظاہر کی اور سلف نے قدریہ سے
تحذیر بلیغ فرمائی یہ معبد جلیس حسن بصری تہا حسن نے کہا کذب علی اللہ اسیطرح حدوث مذہب خوارج
کا بہی زمن صحابہ مین ہوا ابن عباس نے اونسے مناظرہ کیا گروہ راجع الی الحق ہوئے علی مرتضی نے
ایک جماعت کو اونمین سے قتل کیا حدوث مذہب تشیع کا بہی زمن صحابہ مین ہوا تہا علی نے غلاۃ شیعہ کو
آگ مین جلا دیا پہر بعد زمن صحابہ کے مذہب جہم بن صفوان نکلا بلاد مشرق مین ایک فتنہ عظیم بسبب اوسکے
برپا ہوا اہل اسلام نے اوسکی بدعت کو اکبر سمجہکر انکار کیا جہمیہ کی تضلیل فرمائی اسی اثنا مین مذہب اعتزال حادث
ہوا بعد دو صد سال ہجری کے ائمہ اسلام نے انکے مذہب سے نہی کی اور علم کلام کی مذمت فرمائی پہر مذہب
تجسیم نکلا یہ مضاد مذہب اعتزال تہا اسکا حدوث بہی بعد دو صد سال ہجرت کے ہوا پہر حدوث مذہب قرامطہ
کا ہوا اسکی ابتدا ٢٦٤ھ سے ہے کوفہ سے نکل کر عراق تک پہنچا بحرین مین آیا موجد اسکا حمدان اشعث معروف
بقرمط تہا قرمط قصیر القامت قصیر الرجلین متقارب الخطوہ کو کہتے ہین وہ اسیطرح کا تہا اس مذہب نے بڑا
شیوع پکڑا **ف** مامون خلیفہ ہفتم بغداد نے کتب قدیمہ بلاد روم سے طلب کر کے عربی مین ترجمہ کرائین کچہ
اوپر ٢٠٠ھ ہجری سے انتشار مذاہب فلاسفہ کا ہوا معتزلہ و قرامطہ و جہمیہ وغیرہ پہیل پڑے مقریزی کہتے ہین
فابحر علی الاسلام واهله من علوم الفلاسفة ما لا يوصف من البلاء والمحنة في الدين وعظم
بالفلسفة ضلال اهل البدع وزادتهم كفرا الى كفرهم ٣٣٤ھ مین جب دولت بنی بویہ قائم ہوئی اور ٤٤٧ھ
تک وہ حکمران رہے مذہب تشیع نے خوب قوت پائی عراق و خراسان و ماوراء النہر مین مذہب اعتزال پہیل
گیا مشاہیر فقہا بہی اوسکی طرف مائل ہو گئے اودہر افریقیہ و بلاد مغرب مین تجاہر مذہب اسمعیلیہ کا ہو گیا ٣٥٠ھ

Marfat.com

مین انکی سعی سے مذہب رفضہ عامۂ بلاد مغرب ومصر وشام ودیار بکر وکوفہ وبصرہ وبغداد وجمیع عراق وبلاد خراسان وماوراء النہر وبلاد حجاز ویمن وبحرین مین شایع ہوگیا درمیان انکی اور اہل سنت کے فتن وحروب ومقاتلات رہے پھر مذاہب قدریہ وجہمیہ ومعتزلہ وکرامیہ وخوارج وروافض وقرامطہ وباطنیہ نے شہرت پکڑی ساری زمین انہین لوگون سے بھر گئی کوئی شہر وقطر نہ بچا جہان یہ مذاہب نہون یہ لوگ فلسفہ مین نظر کرتے تھے ابو الحسن اشعری نے مذہب اعتزال چھوڑ کر طریق سنت اختیار کیا سالک طریق بین النفی والاثبات ہوئے یعنی نفی اعتزال واثبات اہل تجسیم ایک جماعت اہل علم نے انکی رائے پر اعتماد کیا جیسے ابوبکر باقلانی مالکی ابن فورک ابو اسحق اسفرائنی ابراہیم شیرازی امام غزالی ابو الفتح شہرستانی فخر الدین رازی وغیرہم ۳۸۰ھ سے یہ عقیدہ عراق مین پھیلا پھر شام مین آیا پھر مصر مین پھر مغرب مین پھر ایسا انتشار رہا کہ سوا اس عقیدہ کے کوئی عقیدہ باقی نرہا اگلے عقائد فراموش ہوگئے مقریزی کہتے ہین حتی لم یبق الیوم مذہب یخالفہ الا ان یکون مذہب الحنابلۃ اتباع الامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فانہم کانوا علی ما کان علیہ السلف لا یرون تاویل ما ورد من الصفات یہانتک کہ بعد سنہ سات سو ہجری کے دمشق واعمال دمشق مین شہرت تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ حرانی رح کے ہوئی وہ واسطے انتصار مذہب سلف کے متصدی ہوئے اور رد کرنیمین مذہب اشعری پر مبالغہ کیا اور کھلم کھلا انپر اور رافضہ وصوفیہ پر انکار فرمایا لوگ انکے حقمین دو فریق ہوگئے ایک فریق نے انکی اقتدا کی اور انکے اقوال پر اعتماد کیا اور انکی رائے کے عامل ہوئے اور انکو شیخ الاسلام جانا اور اجل حفاظ اہل ملت اسلامیہ پہچانا دوسرے گروہ نے تبدیع وتضلیل کی اور بابت اثبات صفات کے عیب لگایا اور چند مسائل پر انتقاد کیا جنمین انکے لئے سلف موجود تھا اور بعض مین انکو خارق اجماع سمجھا جنمین کہ سلف نہ تھا وکانت لہ ولہم خطوب کثیرۃ وحسابہ وحسابہم علی اللہ الذی لا یخفی علیہ شئی فی الارض ولا فی السماء انکے اتباع ابتک شام مین بہت اور مصر مین کم ہین انتہی کلامہ ف درمیان اشاعرہ وماتریدیہ اتباع ابی منصور محمد بن محمد بن محمود ماتریدی کے جو خلاف بابت عقائد کے ہے وہ بجائے خود مشہور ہے فرقہ ماتریدیہ مقلد امام ابو حنیفہ وامام ابو یوسف وامام محمد ہے مقریزی کہتے ہین تتبع سے یہ مسائل خلافیہ کچھ اوپر دش مسئلے ہوتے ہین اول امر مین بسبب انکے کچھ تباین وتنافر تھا ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے کے عقیدے مین قدح کرتا تھا انجام کو چشم پوشی ہوگئی وللہ الحمد فہذا اعزک اللہ بیان ما کانت علیہ عقائد الامۃ من ابتداء الامر الی وقتنا ہذا فقد وصل ذلک الیک صفوا ولک عفوا بلا تکلف

مشقة ولا ببذل مجهود ولكن الله يمن على من يشاء من عباده ا انتهى حاصله

مین کہتا ہون امام ابوالحسن اسمعیل بن اسحق بن سالم اشعری اولاد ابو موسی اشعری بصری رہ سے ہین سنہ ۲۶۶ یا سنہ مین پیدا ہوئے سنہ ۳۳۴ بلغ بغداد مین وفات پائی **ف** اللہ تعالے نے خلق سے اپنی شناخت چاہی ہے لقولہ تعالی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ابن عباس وغیرہ نے کہا یعبدون بمعنے یعرفون ہے اللہ نے خلق کو پیدا کرکے زبان شرایع پر آپکو پہچنوایا جسکے نصیب مین تہا اوسنے مطابق تعریف خدا کی معرفت خدا کی حاصل کی بعثت انبیاء و انزال شرایع سے پہلے علم خلق کا ساتہہ اللہ تعالے کے اس طریق سے تہا کہ اللہ کی تنزیہ سمات حدوث اور ترکیب و افتقار سے کرتے تہے اور اوسکو باقتدار مطلق وصف کرتی تہے یہی تنزیہ عقلاً مشہور ہے عقل ہرگز اس سے آگے تجاوز نہین کرتی جب اللہ تعالے نے اپنی شریعت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتاری اور اپنے دین کو کامل کیا تو رستہ اللہ کی شناخت کا یہ ٹہیرا کہ عارف باللہ کو دو معرفتون کا جامع ہونا چاہیئے ایک وہ معرفت جسکو ادلہ عقلیہ مقتضی ہین دوسرے وہ معرفت جسکو اخبارات الٰہیہ لائی ہین پہر اس علم کو طرف خدا کے پہیرے اور جو کچہہ شریعت حقہ لائی ہے اوسپر ایمان موافق ارادہ الٰہی کے بغیر تاویل فکر و تحکم رائے کے لائے کیونکہ اللہ نے شرایع اسی لئے اوتارے ہین کہ عقول بشریہ ادراک حقائق اشیاء مین جون کے تون جسطرح کہ اللہ کے علم مین ہین مستقل نہین ہین اور اونکو یہ استقلال کہان ہوسکتا ہے حالانکہ متقید ہین ساتہہ اوس اطلاق کے جو اونکے پاس ہے پس اگر اللہ تعالی اون عقول کو علم مطابق اپنی مراد کے اوضاع شرعیہ سے عطا کرے اور اپنی حکمتون پر اس باب مین اطلاع دے تو یہ اوسکا فضل ہے عارف کو نچاہیئے کہ اس منت کو طرف اپنے فکر کے نسبت کرے کیونکہ وہ تنزیہ جو کہ عارف اپنے فکر سے کرتا ہے واجب ہے کہ وہ مطابق کتاب منزل و سنت مطہرہ کے ہو ورنہ اللہ تعالے تنزیہ عقول بشریہ سے جنکے افکار متقید باوطار ہین منزہ ہے اسیطرح تنزیہ عقول کی مقید ہے ساتہہ موافقت قرآن و حدیث کے کہ بموجب احکام و آثار شرع کے ہو اور جب یہ معرفت ہونے سے خالی ہوتی ہے تو اوسدم اللہ تعالے بصائر سے کشف عطا فرماکر راہ حق دکہاتا ہے اور بصائر کی تنزیہ ساتہہ افکار عادیہ کے تنزیہات عرفیہ سے کرتا ہے **ف** سارے مسلمانون کا قاطبۃً اجماع ہے کہ جو احادیث دربارہ صفات آئی ہین اونکی روایت کرنا اونکا نقل کرنا اونکا پہچاننا جائز ہے اسمین کسیکا خلاف نہین ہے پہر اہل حق نے اجماع کیا ہے اسبات پر کہ یہ احادیث احتمال مشابہت خلق سے مصروف ہین لقول اللہ تعالے لیس کمثلہ شئ وهو السميع البصير

Marfat.com

ولقوله تعالیٰ قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد اس سورت کا نام
سورۂ اخلاص ہے حضرت صلعم نے اسکی تعظیم شان فرمائی ہے اور امت کو اسکی تلاوت مین رغبت دلائی ہے
یہانتک کہ اوسکو ثلث قرآن فرمایا ہے یہ اسلئے کہ یہ سورت گواہ ہے اسکی تنزیہ و عدم تشبیہ و تمثیل پر اسکا نام
سورۂ اخلاص اسی لئے ہوا کہ یہ مشتمل ہے اخلاص توحید الٰہی پر اسمین کوئی شائبہ تشبیہ کا ساتھ خلق کے نہین ہے
ليس كمثله کا کاف زائد ہے حرف کاف وکلمہ مثل کلام عرب مین واسطے تشبیہ کے آتے ہین اللہ تعالےٰ نے
دونون کو جمع فرماکر نفی کی سو جبکہ سارے مسلمانون کا اجماع جواز روایت پر ان حدیثون کے اور جواز نقل
پر ان اخبار کے ہمراہ اجماع کے صرف عن التشبیہ پر ثابت ہے تو اللہ کی تعظیم مین اس سورت کے ذکر کرنے
سے کچھ باقی نرہا مگر نفی تعطیل کیونکہ رسولون کے دشمنون نے اپنے رب کے ایسے نام رکھے ہین جنمین صفات
علیا کی نفی ہوتی ہے چنانچہ ایکقوم کفار نے کہا رب طبیعت ہے دوسرون نے کہا علت ہے اسطرح کا الحاد
اسماء الٰہی مین اونہون نے بہت کیا ہے اوسپر حضرت نے یہ حدیثین جو مشتمل ہین صفات علیا پر ارشاد فرمائین
اور اصحاب ابرار نے اون اخبار کو حضرت سے نقل کیا پھر ائمہ مسلمین نے صحابہ سے اونکو روایت کیا یہانتک
کہ وہ احادیث ہم تک پہنچین اور ہر شخص نے اون حدیثون کو جون کا تون روایت کیا اور کسی شے کی اونمین
سے تاویل نکی حالانکہ ہم جانتے ہین کہ اونکا عقیدہ یہ تھا ان الله ليس كمثله شئ وهو السميع البصير
اس سے ہماری سمجھ مین یہ بات آگئی کہ مراد اللہ تعالےٰ کی ان حدیثون سے جنکے ساتھ حضرت نے نطق
وتکلم وتلفظ کیا ہے اور صحابہ نے اونکو تناول وتداول فرمایا اور امت کو پہنچایا یہ ہے کہ کافرون کے حلق
مین غصہ ہو اور ذکر ان صفات کا ولمین ہر گمراہ معطل مبتدع کی ایک نکایت ہو کیونکہ یہ لوگ اہل طبایع وعناصر
علل وغیرہ مبتدعہ کے آثار کے مقتفی ہین اسی لیے اللہ تعالےٰ نے اپنے نفس کریمہ کا وصف اپنی کتاب مین کیا
اور حضرت نے اللہ کا وصف ارشاد کیا جو کہ احادیث صحیحہ مین ثابت ہے یہ دلیل ہے اثبات پر کہ جب
کسی مومن نے یہ اعتقاد کر لیا کہ ليس كمثله شئ وهو السميع العليم وانه احد صمد لم يلد ولم يولد
ولم يكن له كفوا احد تو ذکر کرنا اوسکا ان حدیثون کو تمکین اثبات ہے اور ایک شجا ہو حلوق مین معطلہ
کے امام شافعی رح نے فرمایا ہے الاثبات امکن اسکو خطابی نے امام موصوف سے نقل کیا
ہے جبکہ یہ بات کسی ایک صحابی یا تابعی یا تبع تابعی سے نہین پہنچی کہ اونہون نے ان حدیثون کی تاویل
کی ہو اللہ تعالےٰ کا اجلال اثبات سے مانع ہے کہ اونکی تاویل کیجائے یا اوسکے لئے کوئی کہاوتہ بیان کر

Marfat.com

اور جب کہ قرآن عظیم ساتھہ کسی ایک صفت کے منجملہ ان صفات علیا کے نازل ہوا جیسے ید اللہ فوق ایدیھم تو اسکے نفس تلاوت سے ہر سامع معنے مراد کو سمجھہ جاتا ہے اسیطرح یہ قول خدا تعالے کا بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء یہود اللہ پاک کیطرف نسبت بخل کی کرتے تھے اوسپر اللہ نے یہ آیت اوتاری تو نفس تلاوت کرنا اس آیت کو معنے مقصود کا مبین ہے ان آیتون کی تاویل محتاج ضرب مثل ہے جیسے کہ قول اونکا نحو قولہ تعالے الرحمن علی العرش استوی ہے مین کہ استوا اسجگہ بمعنے استیلاء ہے حالانکہ اس سے تشبیہ باریتعالے کی ساتھہ بشر کے لازم آتی ہے اور اہل اثبات اللہ تعالے کے جلال کی اس بات سے تنزیہ کرتے ہین کہ اوسکو مشابہ اجسام کہین نہ حقیقۃً نہ مجازاً کیونکہ وہ یہ بات جانتے ہین کہ یہ نطق مشتمل ہے اون کلمات پر جو کہ درمیان خالق و خلق کے متداول ہین اور اس بات کے کہنے سے کہ شرک مین تحرج کرتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالے کا کوئی شریک نہین ہے ولہذا سلف نے کسی حدیث کی منجملہ ان احادیث صفات کے تاویل نہین کی ہے حالانکہ ہمین قطعاً معلوم ہے کہ یہ احادیث نزدیک اونکے مصروف ہین اون ظنون جہال سے جو سبقت کرتے ہین طرف ان حدیثونکی یعنی مشابہت صفات مخلوقین سے ذرا سا تامل کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالے نے جب ذکر اوس مخلوقات کا جو کہ متولد ہے ذکر و انثی سے اس آیت مین کیا خلق لکم من انفسکم ازواجاً و من الانعام ازواجاً یذرؤکم فیہ تو اللہ پاک نے جان لیا تھا کہ خلائق کے دلونمین کیا خطرہ ہوگا اوسپر یہ فرمایا لیس کمثلہ شئ وھو السمیع العلیم **ف** اکثر طوائف جو دیانت اسلام سے خارج ہوئے سبب اسکا یہ ہے کہ فرس کا ملک بہت وسیع تھا اونکا ہاتھہ ساری امم کے اوپر تھا وہ لوگ اپنے نفس مین نہایت درجہ کے جلیل الخطر عظیم القدر تھے اسیلئے آپ کو احرار و ابنا و اور سب لوگون کو اپنا غلام سمجھتے تھے جب انپر محنت زوال دولت کی ہاتھہ پر عرب کے آئی اور وہ عرب کو سب سے زیادہ کم حقیقت جانتے تھے تو یہ امر اونپر نہایت گران گزرا اور ایک سخت مصیبت اونکے سر پر آئی چاہا کہ اسلام کے ساتھہ چال کید و مکر کی چلین اسلئے اوقات مختلفہ مین محاربہ کرتے رہے لیکن ہر جگہ ہر لڑائی مین اللہ نے عرب و حق ہی کو غلبہ دیا انمین سردار فرس کے جو اس کام کے ساتھہ قائم تھے شنقاد و استنیس و مقنع و بابک وغیرہم ہین آنسے پہلے قصد اس کید کا عمار ملقب بخداش و ابو مسلم سروح نے کیا تھا پھر یہ صلاح ٹھیری کہ لڑنے سے کچھہ کام نچلیگا بلکہ مکر و حیلہ سے مدعا نکلیگا اسلئے اکقوم فرس نے اظہار اسلام کا کر کے اہل تشیع کو اپنے ساتھہ

ہموار کیا محبت اہل بیت کا اظہار کرنے لگے اور علی بن ابی طالب کو مظلوم ٹہیراکر استبشاع ظلم کیا پہر طرح طرح کی راہین اور چالین چلکر اونکو راہ ہدایت سے گمراہ کر دیا ایک قوم شیعہ کے گلے مین یہ بات اوتار دی کہ ایک مرد کا انتظار ہے جسکو مہدی کہتے ہین دین کی حقیقت اوسیکے پاس ہے اور کفار سے دین کا اخذ کرنا روا نہین ہے یہ اصحاب رضی اللہ عنہم کو منسوب طرف کفر کی کرتے تہے دوسری قوم کو اسپر لگا دیا کہ وہ مدعی نبوت کے واسطے لوگون کے ہوئے اونکے نام مقرر کر دیئے تیسری قوم کو قائل حلول بنا دیا اور شرایع کو ساقط ٹہیرا دیا چوتہی قوم کے ساتہہ یہ تلاعب کیا کہ ہر دن رات مین پچاس نمازین واجب کین پانچوین قوم کو یہ سکہا دیا کہ سترہ نمازین فرض ہین ہر نماز مین پندرہ رکعت ہین عبد اللہ بن عمرو بن الحارث کندی قبل خارجی صفری ہونے کے اسی کا قائل تہا پہر عبد اللہ بن سبا حمیری یہودی نے اظہار اسلام کا واسطے فریب مین لانے اہل اسلام کے کیا اصل مین بہڑکانیوالا لوگون کا قتل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر یہی شخص تہا علی مرتضی نے چند طوائف کو اوسکے گروہ مین سے آگ مین جلا دیا اسلئے کہ وہ کہلم کہلا اونکی الوہیت کا اعلان کرتے تہے انہین اصول سے حدوث فرقہ اسمعیلیہ و قرامطہ کا ہوا مقریزی کہتے ہین و حق جسمین ذرا شک نہین ہے یہ ہے کہ اللہ کا دین ظاہر ہے اوسمین کوئی باطن نہین ہے اور جوہر ہے اوسکے نیچے کوئی راز نہین ہے یہی دین ہر کسیکو لازم ہے اسمین مسامحت نہین حضرت نے شریعت مین سے کوئی شے نہین چہپائی نہ کوئی کلمہ اور نہ کسی شخص اخص کو زوجہ یا ولد عم سے کسی شے پر شریعت سے اطلاع دی جسکو کسی لال یا کالی چمڑی والے سے چہپایا تہا یا بکری چرانیوالون سے پوشیدہ رکہا تہا اور نہ حضرت کے پاس کوئی ستر یا رمز یا باطن تہا سوا اوسکے جسکی طرف سارے لوگون کو بلاتے تہے اگر وہ کچہہ بہی چہپاتے تو اللہ کے امر کی تبلیغ نہوتی جو شخص اس بات کا قائل ہے کہ اونہون نے کچہ چہپا رکہا وہ باجماع امت کافر ہے **ف** مقریزی کہتے ہین اصل ہر بدعت کی دین مین بُعد ہے کلام سلف سے اور انحراف کرنا ہے اعتقاد صدر اول سے یہانتک کہ قدری نے قدر مین مبالغہ کر کے عبد کو خالق اوسکے افعال کا ٹہیرا دیا اور جبری نے مقابلہ قدری مین بالکل فعل و اختیار عبد کو سلب کر لیا معطل نے تنزیہ مین اتنا مبالغہ کیا کہ اللہ سے اوسکے صفات جلال و نعوت کمال کو مسلوب ٹہیرا دیا مشبہ نے بمقابلہ معطل کے ایسا مبالغہ کیا کہ اللہ پاک کو مثل ایک بشر کے بنا دیا عیاذاً باللہ مرجی نے سلب عقاب کے اندر مبالغہ کیا معتزلی نے تخلید عذاب مین مبالغہ فرمایا ناصبی کا مبالغہ دفع علی مرتضی مین امامت سے ہوا غلاۃ نے علی کو خدا ٹہیرا دیا سنی نے تقدیم ابی بکر مین مبالغہ کیا رافضی کا مبالغہ تاخیر ابو بکر مین یہانتک

Marfat.com

ہوا کہ اونکو معاذ اللہ کافر کہدیا غرضکہ میدان گمان کا بہت کشادہ ہے اور حکم وہم کا غالب ظنون کا تعارض ہوا اوہام کی کثرت ہوئی ہر فریق نے شروعناد وبغی وفساد مین اقصٰی غایت اور ابعد نہایت تک مبالغہ کیا باہم تباغض وتلاعن ہوا اموال کو حلال سمجھ لیا دمار کو مباح ٹھیرالیا دولتون سے انتصار کیا ملوک سے استعانت لی فلو کان احدھم اذا بالغ فی امر نازع الاٰخر فی القریب منه فان الظن لایبعد عن الظن کثیرا ولاینتھی فی المنازعة الی الطرف الاٰخر من طرفی المقابل لکنھم ابوا الاما قدمنا ذکرہ من التدابر والتقاطع ولایزالون مختلفین الامن رحم ربک انتھی کلام المقریزی

فصل بیان مین ان فرقون کے جو راہ حق سے گمراہ ہوگئے ہین

شیخ جیلی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین مین فرمایا ہے کہ اصل اس باب مین حدیث مرفوع عمرو بن عوف ہے لتسلکن سنن من قبلکم حذو النعل بالنعل ولتاخذن مثل اخذھم ان شبرا فشبر وان ذراعا فذراعا وان باعا فباعا حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتم فیه الا ان بنی اسرائیل فترقت علی موسی باحدی وسبعین فرقة کلھا ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتھم ثم انھا افترقت علی عیسی بن مریم باثنتین وسبعین فرقة کلھا ضالة الا واحدة الاسلام وجماعتھم ثم انکم تکونون علی ثلاثة وسبعین فرقة کلھا ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتھم دوسری حدیث عوف بن مالک اشجعی کی ہے رفعاً تفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة اعظمھا فتنة علی امتی الذین یقیسون الامور برأیھم یحرمون الحلال ویحلون الحرام تیسری حدیث ابن عمر کی ہے مرفوعاً ان بنی اسرائیل افترقوا علی احدی وسبعین فرقة کلھا فی النار الا واحدة وستفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة کلھا فی النار الا واحدة

قالوا وما تلک الواحدة قال صلعم من کان علی مثل ما انا علیه واصحابی

ان احادیث سے افتراق امم سابقہ کا اور افتراق اس امت کا ثابت ہے مگر حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے تخریج ان حدیثون کی ذکر نہین فرمائی اصل ان احادیث کی سنن مین ثابت ہے اگرچہ الفاظ کا اختلاف ہے لیکن معانی سبکے متقارب ہین مین کہتا ہون ترمذی نے اس حدیث کو ابن عمر سے رفعاً یون روایت کیا ہے

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلہم فی النار الا ملة واحدة
قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی وفی روایة احمد وابی داؤد عن معاویة ثنتان وسبعون
فی النار وواحدة فی الجنة وھی الجماعة پھر فرمایا ہے کہ یہ افتراق جسکا ذکر حضرت نے کیا ہے
حضرت کے زمانہ مین نہ تہا اور نہ زمانہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی مین رضی اللہ عنہم یہ افتراق تو جب ہوا کہ سالہا
سال زمانہ نبوت کو گزر گئے اور صحابہ وتابعین و فقہاء سبعہ وفقہاء مدینہ وعلماء امصار قرناً بعد قرنٍ فوت
ہوگئے اور اونکے مرنے سے علم مقبوض ہوگیا مگر شرذمہ قلیلہ کہ وہ فرقہ ناجیہ ہے اللہ نے اس گروہ کو سبب
سے دین کو محفوظ رکہا چنانچہ حدیث ابن عمر مین رفعاً آیا ہے ان اللہ لا ینزع العلم من صدور الرجال
بعد ان یعطیہم ولکن یذہب بالعلماء فکلما ذہب عالم ذہب بما معہ من العلم حتی یبقی من
لا یعلم فیضلون ویضلون و دوسرا لفظ اسکا مرفوعاً یہ ہے ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا من الناس
ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا
بغیر علم فضلوا واضلوا مین کہتا ہون کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور حدیث عوف مین رفعاً آیا ہے ان الدین بدء
غریبا وسیعود غریبا فطوبی للغرباء قیل ومن الغرباء قال الذین یصلحون ما افسد الناس
من سنتی من بعدی مین کہتا ہون اس حدیث کو ترمذی نے عمرو بن عوف سے روایت کیا ہے ابن عباس
نے کہا ہے لا یاتی علی الناس زمان الا اماتوا فیہ سنة واحیوا بدعة حدیث عرباض بن
ساریہ مین فرمایا ہے فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا
وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ اصل تہتر فرقون کی
دس فرقے ہین اہل سنت وخوارج وشیعہ ومعتزلہ ومرجئہ ومشبہہ وجہمیہ وضراریہ ونجاریہ وکلابیہ
اہل سنت ایک گروہ ہے اور خوارج پندرہ فرقے اور معتزلہ چہ فرقے اور مرجئہ بارہ فرقے اور شیعہ بتیس ٣٢
فرقے اور جہمیہ ونجاریہ وضراریہ وکلابیہ ایک ایک فرقہ اور مشبہہ تین فرقے یہ سب تہتر فرقے ہوئے بموجب
خبر حدیث انہین فرقہ ناجیہ یہی گروہ اہل سنت وجماعت کا ہے بیان انکے مذہب واعتقاد کا آگے گا اس
فرقہ ناجیہ کا نام قدریہ ومعتزلہ نے مجبرہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ فرقہ اس بات کا قائل ہے کہ ساری مخلوقات
اللہ کی مشیت وقدرت وارادہ وخلق سے ہے اور مرجئہ نے اسکا نام شکاکیہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ ایمان
مین استثنار کرتا ہے اور ہر ایک انمین کا یہ کہتا ہے انا مومن ان شاء اللہ تعالی اور رافضہ نے اسکا

Marfat.com

نام ناصبیہ کہا ہے اسلئے کہ یہ قائل ہے اختیار و نصب امام کا ساتھہ عقد بیعت کے اور جہمیہ و نجاریہ نے اسکا
نام مشبہہ رکہا ہے بسبب اثبات صفات باریتعالے کے جیسے علم و قدرت و حیات وغیرہ صفات اور باطنیہ
نے اسکا نام حشویہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ قائل اخبار اور متعلق بالآثار ہے حالانکہ اسکا کچھہ نام نہین ہے مگر
اصحاب حدیث و اہل سنت اسیطرح خوارج وغیرہم کے متعدد القاب و اسامی ہین حضرت صلعم نے انکو
مارقین من الدین فرمایا ہے یہ لوگ اکثر جزیرہ و عمان و موصل و حضرموت و نواحی عرب مین ہین شیخ رح
نے ہر ایک فرقہ کے عقائد و القاب و اسامی ذکر کئے ہین اس باب مین رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ
کافی ہے پہر منجملہ فرق مرجیہ کے حنفیہ کا نام لیا ہے اور کہا ہے انکا نام مرجیہ اسلئے ہوا کہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ
ان الواحد من المکلفین اذا قال لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و فعل بعد ذلک سائر المعاصی لم یدخل
النار اصلا وان الایمان قول بلا عمل والاعمال الشرائع والایمان قول مجرد والناس لا یتفاضلون
فی الایمان وان ایمانہم و ایمان الملائکۃ والانبیاء واحد لا یزید ولا ینقص ولا یستثنی فیہ
فمن اقر بلسانہ ولم یعمل فہو مؤمن پہر فرمایا ہے واما الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفۃ النعمان
ابن ثابت زعموا ان الایمان ہو المعرفۃ والاقرار باللہ و رسولہ و بما جاء من عندہ جملۃ علی ما
ذکرہ البرہوتی فی کتاب الشجرۃ انتہے الغرض داخل ہونا نار مین بسبب کفر کے ہوتا ہے اور تضاعف عذاب کا اور
قسمت درکات کی اعمال سیئہ و اخلاق سیئہ سے ہوتی ہے اور داخل ہونا جنت مین بسبب ایمان کے
ہوتا ہے اور تضاعف نعیم کا اور قسمت درجات کی بسبب اعمال صالحہ و اخلاق حسنہ کے ہوتی ہے اللہ نے
جنت کو پیدا کر کے بطور ثواب نعیم سے پر کر دیا ہے اور نار کو بنا کر بطور عقاب عذاب سے بہر دیا ہے اور دنیا کو
پیدا کر کے آفات و نعیم سے بطور محنت و آرام کے پر کیا ہے پہر خلق و جنت و نار کو غیب مین پیدا کیا ہے جسکو
اونہون نے نہین دیکہا یہ نعیم و آفات جو دنیا مین ہین نمونہ و ذوق ہے آخرت کا پہر دنیا مین عبید و ملوک
پیدا کئے یہ نمونہ و مثال ہے تدبیر ملک و نفاذ امر کا اور فرمایا تلک الامثال نضربہا للناس وما یعقلہا الا
العالمون ان امثال کو علما ربانیہ اسیسے تفہم کرتے ہین فلیس فی الدنیا نعمۃ ولا شہوۃ الا وہے
انموذج الجنۃ و ذوقہا ولیس فیہا آفۃ ولا نقمۃ الا وہی انموذج النار و ذوقہا مین کہتا ہون اکثر
فرق منجملہ بہتر فرقون کے منقرض ہوگئے مگر خوارج و روافض کہ یہ اب تک دنیا مین موجود ہین واسطے حصول
امتیاز کے حق و باطل مین لیمیز اللہ الخبیث من الطیب مسلمان کو لازم ہے کہ مذہب و اعتقاد فرقہ ناجیہ

Marfat.com

کو بخوبی دریافت کرے اور دین حق پر مستقیم رہے کیونکہ اکثر لوگ بسبب جہل کے بعض عقائد میں موافق فرق ضالہ کے ہو جاتے ہیں اور انکو خبر بھی نہیں ہوتی اور وہ آپکو حق پر گمان کرتے ہیں حالانکہ وہ باطل پر ہیں جب آنکھہ بند ہوگی تب انکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم کس عقیدۂ باطل پر مرے ہیں ؎

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت | کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور

ستعلم لیلی ای دین تدا اینت | وای غریم فی التقاضی غریمها

ف امام علامہ عمر بن محمد اشبیلی اشعری نے کتاب لحن العوام میں لکہا ہے ولیحذر من العمل بمواضع من کتاب الاحیاء للغزالی وفی کتاب النفخ والتسویۃ له وغیر ذلک من توالیفہ فانها اما مدسوسۃ علیه او وضعها اوائل امرہ ثم رجع عنها کما ذکرہ فی کتابه المنقذ من الضلال وکذلک یحذر من مواضع فی کتاب قوت القلوب لابی طالب المکی نحو قوله الله تعالی قوت العالم ومن مواضع فی تفسیر مکی ومن مواضع کثیرۃ فی کلام ابن میسرۃ الحنبلی وقد صنف الناس فی الرد علیه ولیحذر من مطالعۃ کلام منذر بن سعید البلوطی فانه مخلوط بکلام اهل الاعتزال لما عاشرهم حین رحل الی بلاد المشرق ومن مطالعۃ کتب ابن برجان وکذلک مواضع فی تفسیر الزمخشری وبعضها کفر صراح وکذلک یحذر من مطالعۃ کتاب اخوان الصفا وهو مشتمل علی اثنین وخمسین رسالۃ وهو تالیف المجریطی وقد ذکروا انه کان من الملحدین المجانبین لطریق الاسلام وکذلک یحذر من مطالعۃ کلام ابراهیم النظام وابن الراوندی ومعمر بن المثنی ومن مطالعۃ قصیدۃ عبد الکریم الجیلی التی رویها العین المضمومۃ ومن جملتها ؎ قطعت الوری من نفس ذاتک قطعۃ ؛ وما انت مقطوع ولا انت قاطع فانه لفظ لا یجوز اطلاقه علی الله تعالی مطلقا ومن مطالعۃ کتاب خلع النعلین لابن قسی لعلو مراقیه عن الفهم وکذلک تائیۃ سیدی محمد وفا ولیحذر کل الحذر من مطالعۃ کتب محمد بن حزم الظاهری الابعد التضلع من علوم الشریعۃ لاسیما ما فیها مما یتعلق باصول الدین وقواعد العقائد والمعانی والحقائق لانه لم یکن له ید فی هذه العلوم وانما اخذها بالفهم فلم یحسن کلامه فیها وکذلک ینبغی ان یحذر من مطالعۃ کلام المقیل بن رشد لان غالب کلامه فی المعتقد فاسد ولیحذر ایضا من مطالعۃ کتب الشیخ محی الدین بن عربی رضی الله عنه لعلو مراقیها ولما فیها من الکلام المدسوس علی الشیخ لاسیما الفصوص والفتوحات المکیۃ فقد اخبرنی الشیخ ابو الطاهر

عن شیخہ عن الشیخ بدرالدین بن جماعۃ انہ کان یقول جمیع ما فی کتب الشیخ محی الدین
من الامور المخالفۃ لکلام العلماء فہو مدسوس علیہ وکذلک کان یقول الشیخ مجدالدین
صاحب القاموس فی اللغۃ ویحذر ایضا من مطالعۃ کتب عبدالحق بن سبعین لما فیہا
مما یوہم الحلول والاتحاد والتشبیہ واقوال الملحدین ومنع بعضہم من سماع کلام
سیدی عمر بن الفارض فی التائیۃ والجمہور علی جواز ذلک مع التاویل انتہی؛
مین کہتا ہون تحذیر ان کتب سے واسطے صیانت ظاہر شریعت کے ہے یہ کتابین کچہ من اولہا الی آخرہا لائق حذر
کے نہین ہین بلکہ کسی کتاب کے بعض مواضع اور کسی کتاب کے اکثر مواضع لائق احتراز ہین شیخ الاسلام ابن
تیمیہ رح نے فرمایا ہے کہ احیاء العلوم مین چار مادۂ فاسد ہین فلسفت واحادیث موضوعہ ومسائل کلامیہ ونحوہا
لکن شیخ محمد تستری رح نے احیاء کو اون مواد فاسدہ سے پاک کرکے احیاء الاحیاء نام خلاصۂ کتاب ربع حجم مین
بہت خوب لکہی ہے اور محمد بن حزم ظاہری امام علم وعمل تہے نسبت اونکی کتابون کے جو کچہ کہا ہے وہ محتاج نظر
ہے مقلدین مذاہب اکثر اونکو بسبب ترک تقلید وایثار اتباع کے مجروح کرتے ہین حالانکہ نفس الامر مین یہ بات
نہین ہے ولا یضاح ذلک موضع آخر اسکے بعد شعرانی رح فرماتے ہین فہذہ نصائح وتحذیرات
فاعمل یا اخی بہا وعلیک بمطالعۃ کتب الشریعۃ من حدیث وتفسیر وفقہ والاقتداء بائمۃ الدین
من الصحابۃ والتابعین وتبع التابعین ومقلدیہم من الفقہاء والمتکلمین رضی اللہ عنہم
اجمعین وایاک والاجتماع بھؤلاء الجماعۃ الذین تظاہروا بطریق القوم فی النصف الثانی من
القرن العاشر من غیر احکام قواعد الشریعۃ فانہم ضلوا واضلوا بمطالعتہم کتب توحید القوم من غیر
معرفۃ مرادہم وقد دخل علی منہم شخص وانا مریض ولم یکن عندی احد من الناس فقلت لہ من تکون
قال انا اللہ فقلت لہ کذبت فقال انا محمد رسول اللہ فقلت لہ کذبت فقال انا الشیطان وانا
الیہودی فقلت لہ صدقت فواللہ لو کان عندی احد یشہد علیہ لرفعتہ الی العلماء فضربوا عنقہ
فالحمد للہ الذی عافانا واخواننا من مثل ذلک فاللہ تعالی یتوفی
الاخوان ویبقی لاہم انتہی مین کہتا ہون یہ ارشاد شعرانی کا کہ ائمہ دین کی اقتدا کرنا واجب
ہے بہت درست ہے جو کوئی صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے علوم پر واقف ہوگا اور اونکے اعمال کا مقتفی
رہیگا یا جو لوگ اونکی سیرت پر تہے اونکی راہ پر چلیگا وہ انشاء اللہ تعالے ناجی ہوگا مراد فقہاء سے اسجگہ فقہاء اہل

سنت ہین نہ اہل رائے اور مراد متکلمین سے علماء ذاہبین عن الشریعۃ ہین نہ اہل کلام مصطلح اور صوفیہ اہل
اتحاد سے بعد ۹۵ سنہ کے منع کیا ہے یہ بھی صحیح ہے اسلئے کہ یہ بلا وحدت وجود تک اسی سنہ سے زیادہ شائع
ہوئی ہے اور ہر حولاہا آپکو صاحب معراج اعتقاد کرتا ہے پھر من بعد ہم کا تا زمانہ حال کیا ذکرے اسیطرح ہر
ہر مسلمان کو مطالعہ سے اون کتب و رسائل کے احتراز لازم ہے جنکو اہل بدع ہند نے تالیف کیا ہے
اونمین علاوہ قلت علم و فقد فہم و انعدام طریقہ استدلال و کیفیت استنباط کی استعمال سب و شتم کا بحق اکابر
دین کثرت سے ہے اسیطرح اون مولفات سے بچنا چاہیئے جو کرامات اولیاء مین مریدین جاہلین نے بنائی ہین
یا دہریہ ملحدہ نے واسطے ایقاع شکوک و شبہات کے عقائد اسلام مین رواج دیئے ہین یا اہل طبائع نے پیرایہ
اسلام مین ظاہر کئے ہین یا ناصحین ملوک نے واسطے تحصیل دنیا کے تیار کئے ہین اس قسم کے رسائل اردو
فی الحال جابجا اس ملک مین دستمال عوام و خواص ہو رہے ہین وکان ذلک فی الکتب مسطورا اسی انعام
کی ذیل مین شعرانی رحمہ نے ذکر بعض کلمات کفریہ کا بھی کیا ہے جنکو زیادہ تعلق شطحیات صوفیہ سے ہے ہم
اون کلمات کو خاتمہ مین اس رسالہ کے نقل کرینگے تاکہ مومن خوش عقیدہ استعمال سے اون الفاظ و عبارات
کے احتراز کرے اور صیانت اپنے عقائد حقہ کی پیش نہاد خاطر عاطر رکھے واللہ الہادی و علیہ اعتمادی و الیہ استنادی

فصل بیان مین فقہ اکبر کے جو منسوب ہے طرف امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ کے

اصل توحید جس سے اعتقاد ہوتا ہے یہ ہے کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یون کہے کہ مین ایمان لایا اللہ اور ملائکہ
اور کتب و رسل و یوم آخر و بعث بعد الموت اور خیر اور شر قدر پر اور حساب و میزان و جنت و نار حق ہے اللہ تعالیٰ
ایک ہے لیکن نہ بطریق عدد بلکہ اس طرق سے کہ اوسکا کوئی شریک نہین ہے اوسنے نہ کسیکو جنا اور نہ وہ
کسی سے جنا گیا اوسکا ہمسر کوئی نہین ہے وہ کسی شے سے مشابہ نہین ہے اور نہ کوئی شے خلق مین سے
اوسکی مشابہ ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا مع اپنے نامون اور صفتون ذاتیہ و فعلیہ کے صفات ذاتیہ
اوسکی یہ ہین حیاۃ قدرت علم کلام سمع بصر ارادہ صفات فعلیہ یہ ہین تخلیق ترزیق انشار ابداع
صنع وغیر ذلک کوئی صفت اوسکی حادث نہین ہے اور نہ کوئی نام اوسکا نو پیدا ہے وہ ہمیشہ سے عالم ہے
علم ایک صفت ازلی اوسکی ہے ہمیشہ سے قادر ہے قدرت ایک صفت ازلی اوسکی ہے خالق ہے تخلیق ایک

Marfat.com

صفت ازلی ابدی اوسکی ہے فاعل ہے فعل ایک صفت ازلی اوسکی ہے غرضکہ اللہ فاعل ہے اور مخلوق مفعول ہے اللہ کا فعل مخلوق نہین ہے اوسکی صفتین ازل مین نہ محدث ہین نہ مخلوق اور جو کوئی اونکو مخلوق یا محدث کہے یا اونمین توقف وشک کرے وہ کافر باللہ ہے ۲ قرآن اللہ کا کلام ہے مصاحف مین لکہا ہوا ہے دلونمین محفوظ ہے زبانون سے پڑہا جاتا ہے اور حضرت صلعم پر اوترا ہے اور تلفظ ہمارا ساتہہ قرآن کے مخلوق ہے اسیطرح لکہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے اور پڑہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے اور وہ جو قرآن مین اللہ نے موسیٰ وغیرہ انبیاء علیہم السلام اور فرعون وابلیس سے نقل کیا ہے وہ سب اوسیکا کلام ہے ہمکو اوسکی خبر دی ہے اللہ کا کلام مخلوق نہین ہے موسےٰ علیہ السلام وغیرہ کا کلام مخلوق ہے قرآن اللہ کا کلام ہے نہ اون لوگون کا کلام موسےٰ علیہ السلام نے اللہ کا کلام سُنا جسطرح فرمایا ہے وکلم اللہ موسیٰ تکلیما اللہ متکلم تہا اوس حال مین بہی جبتک کہ موسےٰ سے بات نکی تہی اور خالق تہا ازل مین جب تک کہ خلق پیدا نکی تھی پہر جب موسےٰ سے بات کی تو اوسی کلام کے ساتہہ کی جو اوسکی صفت ازلی تہی اللہ کی ساری صفتین برخلاف صفات مخلوقین کے ہین وہ عالم ہے مگر نہ ہماری سے علم کے ساتہہ اور قادر ہے نہ ہماری سی قدرت کے ساتہہ اور دیکہتا ہے نہ ہمارا سا دیکہنا اور بولتا ہے نہ ہمارا سا بولنا اور سُنتا ہے نہ ہمارا سا سُننا ہم بات کرتے ہین آلات وحروف سے وہ بلا آلہ وحرف کلام کرتا ہے حروف مخلوق ہین اور اللہ کا کلام غیر مخلوق اللہ ایک شے ہے لیکن نہ اشیاء کی طرح شے کے یہ معنے ہین کہ وہ موجود ہے مگر بلا جسم وجوہر وعرض اوسکیلیے نہ حد ہے نہ ضد نہ ند نہ مثل اوسکیلیے ہاتھہ منہہ نفس ثابت ہے جسطرح کہ اوسنے قرآن مین ذکر کیا ہے یہ صفات بلا کیف ہین کوئی یہ نجہے کہ مراد ہاتہہ سے قدرت یا نعمت ہے کیونکہ اسمین اوسکی صفت کا باطل کرنا ہے یہ قول اہل قدر واعتزال کا ہے بلکہ ید اوسکی صفت ہے بلا کیف اسیطرح غضب ورضا بہی اوسکی دو صفتین بلا کیف ہین اللہ تعالےٰ نے اشیاء کو پیدا کیا مگر نہ کسی شے سے وہ ازل مین عالم بالاشیاء تہا قبل تکون اشیاء کے اوسی نے ساری اشیاء کو مقدر ومقضی کیا ہے دنیا وآخرت مین کوئی شے نہین ہوتی مگر اوسکی مشیت وعلم وقضا وقدر سے اوسنے ہر شے کو لوح محفوظ مین لکہہ رکہا ہے مگر یہ لکہنا بالوصف ہے نہ بالحکم ۳ قضا وقدر ومشیت اوسکی صفتین ازلی بلا کیف ہین وہ عالم ہے معدوم کا حال عدم مین اور جانتا ہے کہ اگر وہ شے وجود مین آئیگی تو کیسی ہوگی جبکہ اوسکو ایجاد کریگا اسیطرح عالم ہے موجود کا حال وجود مین اور جانتا ہے کہ کیونکر فنا ہوگی اور قایم کو حال قیام مین اور قاعد کو حال قعود مین جانتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکا علم متغیر ہو یا کوئی علم واسطے

اوسکے حادث ہو لکن یہ تغیر و اختلاف مخلوقات مین حادث ہوتا ہے اللہ نے خلق کو کفر و ایمان سے سلیم
پیدا کیا تہا پہر اونکو مخاطب کیا امر کیا نہی کی کافر نے اپنے اختیار و انکار و مکر جانی سے نمانا اللہ نے اوسکو مخذول
کر دیا مومن نے اپنے اختیار و اقرار و تصدیق سے مانا اللہ نے اوسکو توفیق و نصرت بخشی ہم آدم کی ذریت
کو اونکی پشت سے نکالکر عاقل بنایا خطاب امر و نہی کیا اونہون نے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا یہی اونکا
ایمان ہے اسی فطرت پر پیدا ہوتے ہین اور جسنے بعد اسکے انکار کیا اوسنے فطرت کو بدل ڈالا اور جو ایماندار
و مصدق رہا وہ اپنے اقرار پر ثابت رہا اللہ نے کسی شخص کو اپنی خلق مین سے کفر پر مجبور نہین کیا ہے
اور نہ ایمان پر اور نہ اونکو مومن و کافر بنایا ہے ولکن اونکو شخص پیدا کیا یہ ایمان و کفر عباد کا فعل ہے،
اللہ تعالے کافر کو حال کفر مین جانتا ہے اور جب وہ ایمان لے آتا ہے تو پہر اوسکو حال ایمان مین بہی پہچانتا
ہے اور دوست رکہتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکے علم و صفت مین کچہ تغیر آئے ۵ سارے افعال عباد جیسے حرکت
و سکون حقیقت مین کسب عباد ہین اور اللہ تعالی اونکا خالق ہے اور یہ سب افعال اوسکی مشیت و علم و قضا
و قدر سے ہوتے ہین جتنی طاعات ہین تہوڑی ہون یا بہت وہ سب اللہ کے امر اور اوسکی محبت اور رضا
اور مشیت و قدر و قضا سے ہوتی ہین جتنے معاصی ہین وہ سب بہی اوسکی قضا و قدر و مشیت سے ہوتی
ہین نہ اوسکی محبت و رضا سے اور نہ اوسکے حکم سے ۶ سارے انبیا علیہم السلام پاک صاف ہین صغائر و
کفر و قبائح سے ہان اونسے زلات و خطیات ہوتے حضرت محمد صلعم اوسکے حبیب اور بندے اور رسول اور
نبی اور برگزیدہ اور پاک ہین اونہون نے کبہی بت پرستی اور شرک باللہ ایک پلک مارنے تک بہی نہین کیا
اور نہ کبہی مرتکب کسی صغیرہ و کبیرہ کے ہوئے ۷ سب آدمیون سے بہتر بعد حضرت کے ابوبکر صدیق ہین
پہر عمر پہر عثمان پہر علی یہ سب عابد علی الحق اور مع الحق تہے ہم ان سبکو دوست رکہتے ہین اور کسی ایک
کا ذکر اصحاب نبوی مین سے نہین کرتے مگر ساتہہ خیر کے اور کسی مسلمان کو کسی گناہ کے سبب سے کافر نہین کہتے
اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کیون نہو جب کہ وہ اوسکو حلال نہین جانتا ہے اور ہم اوس سے نام ایمان کا دور نہین کرتے
بلکہ اوسکو حقیقۃً مومن کہتے ہین ہو سکتا ہے کہ وہ مومن فاسق ہو نہ کافر ۸ مسح کرنا موزون پر سنت ہے اور
نماز پڑہنا پیچہے ہر نیک و بد مسلمان کی جائز ہے ہم یہ نہین کہتے ہین کہ مومن کو گناہ ضرر نہین کرتا اور نہ یہ کہتے ہین
کہ وہ آگ مین نجائیگا اور نہ یہ کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ آگ مین رہیگا اگرچہ فاسق ہو بعد اسکے کہ وہ دنیا سے
مسلمان اوٹہہ گیا ہے اور نہ یہ کہتے ہین کہ ہماری نیکیان مقبول ہین اور ہمارے گناہ معاف جسطرح مرجیہ

Marfat.com

کہتے ہین بلکہ ہمتو یہ کہتے ہین کہ جو کوئی نیک کام اوسکی ساری شرطون کے ساتھہ خالی عیوب مفسدہ سے
کریگا اور اوسکو باطل نکریگا یہانتک کہ دنیا سے ایمان پر اوٹھہ جائے تو اللہ اوسکی نیکیونکو برباد نکریگا بلکہ قبول
کریگا اور اوسپر ثواب دیگا اور جو گناہ شرک و کفر سے چھوٹا ہوگا اور گنہگار نے اوس سے توبہ نکی ہوگی یہانتک
کہ وہ مشیت خدا مین مومن مرگیا تو اللہ تعالی کو اختیار ہی چاہی اوسکو عذاب کری چاہی اوس سے معاف کردی لکن مدام اوسکو
آگ کا عذاب نکریگا ۹ ریا جب کسی عمل مین آگھستی ہے تو اوسکا اجر باطل کردیتی ہے اسی طرح عجب پیغمبرون
کے معجزے ولیونکی کرامات حق ہے اور جو کام اعدائے خدا سے ہوتے ہین جیسے ابلیس و فرعون و دجال چنانچہ حدیث
مین آیا ہے کہ ایسے کام ہوے اور ہونگے اونکو ہم آیات یعنی معجزات اور کرامات نہین کہتے بلکہ اونکا نام ہم قضاء
حاجات رکھتے ہین اسلیئے کہ اللہ تعالے اپنے دشمنون کی حاجتونکو بھی بطور استدراج یعنی فریب دہی کے اور
بطور عقوبت کے واسطے اونکے آخرت مین پورا کرتا ہے وہ اس فریب مین آکر اور زیادہ طغیان و کفر
کرنے لگتے ہین سو یہ سب ممکن و جائز ہے ۱۰ اللہ تعالے قبل تخلیق و ترزیق کے خالق و رازق تھا آخرت
مین اوسکی رؤیت ہوگی ہمومن اوسکو جنت مین اپنی سر کی آنکھونسے بلا تشبیہ و کیفیت دیکھینگے درمیان
اوسکے اور درمیان خلق کے کوئی مسافت نہوگی ۱۱ ایمان اقرار کرنا ہے اور سچا جاننا ایمان آسمان و زمین
والون کا زیادہ و کم نہین ہوتا ہے سارے ایماندار ایمان و توحید مین برابر ہین اور اعمال مین کم و بیش اسلام
کہتے ہین اللہ کے اوامر ماننے اور بجالانے کو سو لغت کی رہ سے تو درمیان ایمان و اسلام کے فرق ہے
ولیکن ایمان بے اسلام کے نہین ہوتا اور نہ اسلام بے ایمان کے پایا جاتا ہے یہ دونون مثل پشت کے ہمراہ
شکم کے ہین اور دین ایک ایسا نام ہے جو ایمان و اسلام و سارے شرائع پر بولا جاتا ہے ۱۲ ہم اللہ کو جیسا
چاہیئے ویسا پہچانتے ہین جسطرح کہ اوسنے اپنے نفس کو اپنی کتاب مین مع جمیع صفات کے بیان کیا ہے ہان یہ
قدرت کسی شخص کو نہین ہے کہ اوسکی عبادت جیسی کچھہ کہ چاہیئے ویسی کرسکے ولیکن بندہ کو جسطرح حکم دیا ہے و
اوسطرح اوسکی عبادت کرتا ہے سارے مومن معرفت و یقین و توکل و محبت و رضا و خوف و رجا و ایمان
لانے مین ان سب امور پر یکسان ہین اگر فرق ہے تو سوائے ایمان کے ان سب چیزون مین ہے ۱۳ اللہ
اپنے بندون پر مہربان ہے عادل ہے کبھی اتنا ثواب دیتا ہے جو بندے کے حق سے چوگنا ہوتا ہے یہ اوسکی مہربانی ہے
کبھی گناہ پر عقاب کرتا ہے یہ اوسکا انصاف ہے کبھی براہ فضل معاف فرمادیتا ہے ہم شفاعت انبیاء کی حق
ہے اور شفاعت ہمارے حضرت کی واسطے گنہگار مومنون اور اہل کبائر کے جو کہ مستوجب عقاب ہونگے حق ہے

اسیطرح وزن اعمال کا ترازو بین دن قیامت کے حق ہے اور حوض حضرت کا حق ہے اور بدلا جھگڑنے
والونمین نیکیون کے ساتھ دن قیامت کے حق ہے اگر نیکیان ہونگی تو برائیون کا اونپر پڑنا حق ہے اور بہشت
و دوزخ آجکے دن موجود ہین کبھی اونکو فنا ہو گی اور نہ حورعین کو موت آئیگی اور نہ کبھی اللہ کا ثواب وعقاب
فنا ہو گا ۱۵ اللہ جسکو چاہے ہدایت دے براہ فضل اور جسکو چاہے گمراہ کرے براہ عدل اللہ کا گمراہ کرنا یہی ہے
کہ اوسکو مخذول کر دیتا ہے تفسیر خذلان کی یہ ہے کہ بندہ کو توفیق اوس چیز کی نہین دیتا جسمین اوسکی رضا
ہے سو یہ اوسکا عدل ہے ایسے ہی عقوبت کرنا مخذول کو معصیت پر اوسکا عدل ہے ۱۶ یہ نہ کہنا چاہیے
کہ شیطان بندہ مومن سے جبرًا و قہرًا ایمان کو سلب کرلیتا ہے بلکہ اگر کہے تو یون کہے کہ بندہ ایمان کو چھوڑ دیتا
ہے تب شیطان اوس سے ایمان کو سلب کرلیتا ہے ۱۷ سوال منکر نکیر کا حق ہے یہ سوال قبر مین ہونیوالا ہے
اور اعادہ روح کا طرف جسم کے قبر مین حق ہے اسیطرح ضغطہ قبر کا اور عذاب قبر کا حق ہے یہ عذاب سارے
کفار اور بعض مومنین گنہگار کو ہوگا ۱۸ ہر شے جسکو علما نے فارسی مین ذکر کیا ہے منجملہ صفات اللہ عزاسمہ
کے اوسکا بولنا جائز ہے سوائے ید کے فارسی مین اور یہ کہنا جائز ہے بروئے خدا عزوجل بلاتشبیہ وبلاکیفیت
اللہ کا قرب و بعد براہ طول وقصر مسافت کے نہین ہے ولکن کرامت واہانت کے معنے پر ہے مطیع اللہ
سے قریب ہے بلاکیف اور عاصی اوس سے بعید ہے بلاکیف قرب و بعد واقبال کا وقوع مناجات
کرنیوالے پر ہے اسیطرح ہمسائگی اللہ کی جنت مین اور کہڑا ہونا سامنے اوسکے بلاکیف ہے ۱۹ قرآن اللہ
کے رسول پر اوترا ہے مصاحف مین مکتوب ہے سب آیات قرآن کی معنے کلام مین بابت فضیلت وعظمت
کے برابر ہین مگر بعض آیات کے لئے فضیلت ذکر کی اور فضیلت مذکور کی ہے جیسے آیۃ الکرسی کہ اسمین اللہ
کے جلال وعظمت وصفات کا ذکر ہے تو اسمین دو فضیلتین جمع ہوگئین ایک فضیلت ذکر کی دوسری فضیلت
مذکور کی اور بعض آیات کے لئے فقط فضیلت ذکر کی ہے مثل قصہ کفار اونمین مذکور کیلئے کوئی فضیلت
نہین ہے کیونکہ وہ لوگ کافر ہین اسیطرح سارے اسماء وصفات عظم وفضیلت مین یکسان ہین درمیان
اونکے کچھ تفاوت نہین ہے ۲۰ حضرت کے والدین کفر پر مرے اور آپکے چچا ابو طالب کافر مرے اور
قاسم وطاہر وابراہیم حضرت کے فرزند تھے اور فاطمہ ورقیہ وزینب وام کلثوم آپکی بیٹیان تہین ف انسان
پر جب کوئی شے دقائق علم توحید مین سے مشکل ہو تو اوسکو یہ چاہیئے کہ فی الحال وہ اوس بات کو جو کہ
نزدیک اللہ کے صواب ہے اعتقاد کرے یہانتک کہ اوسکو کوئی عالم ملے اور اوس سے پوچھے لیکن اوسکو

Marfat.com

تاخیر طلب کرنا جائز نہین ہے اور نہ وہ توقف کرنےمین معذور ہے بلکہ توقف کرنے سے کافر ہوجاتا ہے ۲۱
خبر معراج کی حق ہے اور رد کرنیوالا اوسکا مبتدع ہے اور نکلنا دجال و یاجوج ماجوج کا اور طلوع آفتاب
کا مغرب سے اور نزول عیسی علیہ السلام کا آسمان سے اور سائر علامات یوم القیامہ کی جسطرح کہ اخبار
صحیحہ مین آئی ہین حق ہین اور ضرور ہونگی واللہ تعالی یھدی من یشاء الی صراط مستقیم تمام ہوا
ترجمہ فقہ اکبر کا اسکے بعد امام اعظم رح نے اپنے اصحاب کی وصیت مین وقت مرض کے یہ لکہا تہا کہ مذہب
اہل سنت و جماعت مین بارہ خصلتین ہین جو کوئی اون خصال پر مستقیم رہیگا وہ مبتدع اور صاحب ہوا
نہوگا سو تم اونپر جمے رہو کہ حضرت دن قیامت کے تمہاری شفاعت کرین ۱ ایک ایمان ہے یہ اقرار
کرنا ہے زبان سے اور تصدیق کرنا ہے دل سے اور نرا اقرار ایمان نہین ہوتا ہے اسلئے کہ اگر یہ ایمان
ہوتا تو سارے منافق مومن ہوتے اسیطرح نری معرفت ایمان نہین ہے اسلئے کہ اگر ایمان ہوتی تو
سارے اہل کتاب مومن ہوتے اللہ تعالے نے حقمین منافقین کے فرمایا ہے واللہ یشھد ان
المنافقین لکاذبون اور حق مین اہل کتاب کے کہا ہے یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ایمان نہ بڑہے
نہ گہٹے کیونکہ زیادت ایمان کی بغیر نقصان کفر کے متصور نہین ہوسکتی ہے اور نہ نقصان ایمان بغیر زیادت
کفر کے متصور ہے پہر کسطرح ہوسکتا ہے کہ ایک شخص ایک حالت مین مومن و کافر ہوگا مومن کے
ایمان مین کچہ شک نہین ہے جسطرح کہ کفر کافر مین کچہ شک نہین ہوتا ہے کقولہ تعالے اولئک ھم
المؤمنون حقا و اولئک ھم الکافرون حقا عاصیان امت حضرت سب سچے مومن ہین کافر نہین ہین
۲ عمل غیر ایمان ہے اور ایمان غیر عمل اس دلیل سے کہ اکثر اوقات عمل مومن سے مرتفع ہوجاتا ہے
اور یہ کہنا جائز نہین ہے کہ ایمان اوس سے مرتفع ہوگیا کیونکہ حائض سے نماز مرتفع ہوجاتی ہے اور
نہین کہہ سکتے کہ اوس سے ایمان اوٹھہ گیا یا اوسکے لئے تاخیر نماز کی گئی بسبب ترک ایمان کے حالانکہ شرع
نے اوس سے یہ کہا ہے دعی الصوم ثم اقضیہ اور یہ کہنا جائز نہین ہے دعی الایمان ثم اقضیہ اور
یہ کہہ سکتے ہین کہ فقیر پر زکوۃ واجب نہین ہے اور یہ نہین کہہ سکتے کہ فقیر پر ایمان لانا واجب نہین ہے اور
اگر کوئی یون کہے کہ تقدیر خیر و شر کی طرف سے غیر خدا کے ہے تو وہ کافر باللہ ہوجائیگا اور اوسکی توحید
باطل ہوجائیگی اگر ہوگی تو ۳ ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اعمال تین طرح پر ہین ایک فریضہ دوسری
فضیلت تیسری معصیت سو فریضہ اللہ کے امر و مشیت و محبت و رضا و قضا و تقدیر و ارادہ و توفیق

Marfat.com

وتخلیق وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہوتا ہے اور فضیلت اگرچہ امر الٰہی سے نہین ہے لیکن اوسکی
مشیت ومحبت ورضا وقضا وتقدیر وتوفیق وتخلیق وارادہ وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہے اور
معصیت بھی اللہ کے امر سے نہین ہے لیکن اوسکی مشیت ومحبت وقضا سے ہے نہ اوسکی رضا سے اور اوسکی
تقدیر سے ہے نہ توفیق سے اور اوسکی خذلان سے ہے اور اوسپر پکڑ دہکر ہوتی ہے اسلئے کہ وہ اللہ کے
علم مین ہے اور لوح محفوظ کے اندر لکھی ہوئی ہے ۴ ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ تعالے عرش پر
مستوی ہے بغیر اسکے کہ اللہ کو کوئی حاجت اور استقرار اوسپر ہو بلکہ خود اللہ حافظ عرش وغیر عرش ہے
اگر محتاج ہوتا تو اوسکو قدرت ایجاد وتدبیر عالم پر مثل مخلوق کے نہوتی اور اگر محتاج جلوس قرار کا ہوتا
تو قبل خلق عرش کے وہ کہان تہا وہ تو اس سے نہایت درجہ منزہ وعالی ہے ۵ ہم اقرار کرتے ہین کہ اللہ
کا کلام اور اوسکی وحی وتنزیل اور اوسکی صفت نہ عین ہے نہ غیر بلکہ ایک صفت ہے علی التحقیق مصاحف
مین لکھی ہوئی ہے زبانون سے پڑہی جاتی ہے دلونمین محفوظ ہے کچھ اونمین حال نہین ہے اور حروف
وسیاہی وکاغذ وکتابت سب مخلوق ہین کیونکہ یہ افعال ہین عباد کے اور اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے اسلئے کہ
یہ کتابت وحروف وکلمات وآیات سب آلات قرآن ہین بسبب حاجت عباد کے اور اللہ کا کلام اوسکی
ذات کے ساتہہ قائم ہے اور معنے اوسکے مفہوم ہین ان سب چیزون سے جو کوئی یہ کہے کہ اللہ کا کلام
مخلوق ہے وہ کافر ہے ساتہہ اللہ عظیم کے اور اللہ تعالے معبود ہے ہمیشہ سے جیسا وہ پہلے سے تہا اوسکا
کلام مقروء ومکتوب ومحفوظ ہے بغیر زوال کے اوسکی ذات سے ۶ ہم اقرار کرتے ہین کہ افضل اس امت کے
بعد حضرت کے ابوبکر پہر عمر پہر عثمان پہر علی ہین لقولہ تعالیٰ والسابقون السابقون اولئك المقربون
فی جنات النعیم سو ہر سابق افضل ہے اونکو ہر مومن تقی دوست رکہتا ہے اور ہر منافق شقی دشمن
رکہتا ہے ۷ ہمکو اقرار ہے اسبات کا کہ بندے مع اپنے اعمال واقرار ومعرفت کے مخلوق ہین سو جب وہ
مع افعال خود مخلوق ٹہیرے تو بالاولی وہ خود بھی مخلوق ہین اونکو کچہ طاقت نہین اسلئے کہ وہ ضعفا عاجزین
ہین اور اللہ تعالے اونکا خالق رازق ہے لقولہ تعالے واللہ خلقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم اور علم کی کمائی
حلال ہے اور جمع کرنا مال حلال کا حلال ہے اور جمع کرنا مال حرام کا حرام ہے خلق تین قسم پر ہے ایک
مومن جو اپنے ایمان مین مخلص ہے دوسرے کافر جو اپنے کفر مین جاحد ہے تیسرے منافق جو اپنے نفاق
مین مداہن ہے اللہ تعالے نے عمل کو مومن پر اور ایمان کو کافر پر اور اخلاص کو منافق پر فرض کیا ہے

Marfat.com

لقولہ تعالےٰ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم اسکے یہ معنے ہوئے کہ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور
اے کافرو ایمان لاؤ اور اے منافقو اخلاص کرو ۸ ہم اسبات کے مقر ہین کہ استطاعت ہمراہ فعل کے
ہوتی ہے نہ قبل فعل کے اور نہ بعد فعل کے اسلئے کہ اگر قبل فعل کے ہوتی تو بندہ اللہ سے وقت فعل
کے مستغنی ہوتا اور یہ خلاف نص ہے لقولہ تعالے واللہ الغنی وانتم الفقراء اور اگر
بعد فعل کے ہوتی تو حصول فعل کا بلا استطاعت کے محال ہوتا ۹ ہمکو قرار ہی اسبات کا کہ مسح کرنا خفین
پر واجب ہے مقیم کے لئے ایک راتدن اور مسافر کیلئے تین راتدن اسلئے کہ حدیث اسیطرح آئی ہے اور اسکے
منکر پر خوف کفر کا ہے کیونکہ یہ خبر متواتر سے ثابت ہے اور قصر و افطار رخصت ہے سفر مین بنص کتاب لقولہ
تعالے واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ اور افطار مین فرمایا
ہے فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر ۱۰ ہم اقرار کرتے ہین اسبات کا کہ اللہ نے قلم کو
حکم کیا کہ لکھہ قلم نے کہا مین کیا لکھون اے میرے رب فرمایا لکھہ جو ہونیوالا ہے قیامت کے دن تک لقولہ
تعالے وکل شیٔ فعلوہ فی الزبر وکل صغیر وکبیر مستطر ۱۱ ہمکو قرار ہے کہ عذاب قبر ضرور ہونیوالا ہے اور سوال
منکر نکیر کا حق ہے اسلئے کہ احادیث مین آچکا ہے جنت و نار حق ہین اور وہ دونون مخلوق و موجود ہین اونکو
فنا نہین لقولہ تعالے اعدت للمتقین واعدت للکافرین پہلی آیت حقمین جنت کے ہے اور
دوسری آیت حق مین جہنم کے اللہ نے بہشت و دوزخ کو واسطے ثواب و عقاب کے پیدا کیا ہے میزان حق ہے
لقولہ تعالیٰ ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ الآیۃ اور پڑہنا عملنامہ کا حق ہے لقولہ تعالیٰ اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا
۱۲ ہمکو قرار ہے کہ اللہ تعالےٰ ان نفوس کو بعد موت کے زندہ کرکے اٹھائیگا وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا واسطے جزاء و ثواب کے اور
ادا رحقوق کے لقولہ تعالے وان اللہ یبعث من فی القبور اور خدا کا دیدار ہونا واسطے اہل
جنت کے بلا کیف و شبہ و جہت اور شفاعت کرنا حضرت کا حق ہے واسطے ہر اوس شخص کے
جو کہ اہل جنت ہوگا اگرچہ صاحب کبیرہ ہو عائشہ سارے جہان کی عورتون سے بعد خدیجہ علیہا السلام
کے افضل اور مادر مومنین اور زنا سے پاک ہین جنتی جنت مین دوزخی دوزخ مین ہمیشہ رہینگے لقولہ
تعالی فی حق المؤمنین اولئک اصحاب الجنۃ ہم فیہا خالدون وفی حق الکفار اولئک
اصحاب النار ہم فیہا خالدون انتہی بعض الفاظ پر ان عقائد کے قدرے بحث باقی ہے کما سیجئی اور
نیز اس امر مین بحث ہے کہ فقہ اکبر تالیف امام اعظم رح ہے یا نہین واللہ اعلم

فصل بیان مین عقیدہ ابو الحسن اشعری رضی اللہ عنہ کی منقول کتاب المواعظ والاعتبار فی ذکر الخطط والآثار للمقریزی

اللہ تعالے عالم بعلم قادر بقدرت حی بحیاۃ مرید بارادہ متکلم بکلام سمیع بسمع بصیر ببصر ہے اوسکی صفات ازلی قائم بذاتہ ہین نہ کہا جاتا ہے کہ عین ہین اور نہ یہ کہ غیر ہین اور نہ یہ کہ وہ عین نہین ہین اور غیر بھی نہین ہین اوسکا علم ایک ہے متعلق ہے ساتھہ ساری معلومات کے اوسکی قدرت ایک ہے متعلق ہے ساتھہ تمام اوس چیز کے جسکا وجود صحیح ہے اوسکا ارادہ ایک ہے متعلق ہے ساتھہ جملہ اوس چیز کے جو قابل اختصاص ہے اوسکا کلام ایک ہے امر ہے نہی ہے خبر ہے استخبار ہے وعد ہے وعید ہے یہ سب جو طرف عبارات کلام خدا کے پھرتی ہین نہ طرف نفس کلام کے اور وہ الفاظ جو زبان ملائکہ پر طرف انبیا علیہم السلام کے نازل ہوئے ہین دلالات ہین کلام ازلی پر سو مدلول یعنی قرآن مقرو وقدیم ازلی ہے اور دلالت یعنی عبارات جسکو قرأت کہتے ہین مخلوق ومحدث ہے قرأت ومقرو مین اور تلاوت ومتلو مین فرق ہے جسطرح کہ درمیان ذکر و مذکور کے فرق ہے کلام ایک معنے قائم بالنفس ہے عبارت دلیل ہے اوسپر جو کہ اندر نفس کے ہے عبارت کو کلام مجازاً کہتے ہین اللہ نے ارادہ ساری کائنات کا کیا خیر ہو یا شر نفع ہو یا ضر انکا میلان خاطر انکے کلام مین طرف جواز تکلیف مالایطاق کے ہے کیونکہ اشعری نے یون کہا ہے کہ استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے اور انسان قبل فعل کے مکلف ہے حالانکہ وہ فعل سے پہلے انکے مذہب پر مستطیع نہین ہے ساری افعال عباد کے مخلوق ہین اللہ نے اونکو ابداع کیا ہے بندہ نے اونکو کسب کیا ہے کسب عبارت ہے فعل قائم بالمحل سے محل سے مراد قدرت عبد ہے خالق حقیقۃً خدا ہی ہے خلق مین کوئی غیر اوسکا شریک نہین ہے اخص وصف خدا قدرت واختراع ہے یہ تفسیر ہے اوسکے نام باری کی ہر موجود کا مرئی ہونا صحیح ہے سو اللہ تعالی موجود ہے اوسکی روئیت بھی صحیح ہے دلیل سمعی سے ثابت ہے کہ مومنین اوسکو دار اخرت مین دیکھین گے یہ دلیل کتاب وسنت مین موجود ہے ہان یہ جائز نہین کہ وہ کسی مکان یا صورت یا مقابلہ واتصال شعاع سے دکھائی دے کہ یہ سب محال ہے ماہیت روئیت مین دو رائین ہین ایک یہ کہ یہ ایک علم مخصوص ہے جسکا تعلق وجود سے ہوتا ہے نہ عدم سے دوسری یہ کہ یہ ایک ادراک ہے ماورا علم کی سمع وبصر دو صفتین ازلی ہین دو ادراک ہین ماورا علم کے یدین دو وجہ صفات خبریہ ہین دلیل سمع ساتھہ انکے

وارد ہے اعتراف کرنا ساتھ اسکے واجب ہے معتزلہ نے وعد و وعید و سمع و عقل مین ہر وجہ سے اختلاف کیا ہے
ایمان کہتے ہین دل کی تصدیق و زبان کے قول کو عمل کرنا ارکان سے فروع ایمان ہے جسنے دل سے تصدیق
کی یعنی وحدانیت الٰہی کا اقرار کیا رسل کا سچے دل سے اعتراف کیا کہ جو کچھ وہ لائے ہین حق ہے تو وہ مومن ہے
صاحب کبیرہ جب دنیا سے بغیر توبہ کے نکل جاتا ہے تو اوسکا حکم طرف اللہ کے ہے چاہے اوسکو اپنی رحمت سے
بخشدے یا رسول خدا صلعم اوسکی شفاعت کرین اور چاہے اوسکو اپنے عدل سے عذاب دے پھر اپنی رحمت
سے جنت مین لیجائے مومن آگ مین مخلد نہوگا ہم یہ نہین کہتے کہ اللہ پر توبہ کا قبول کرنا بحکم عقل واجب ہے
اسلئے کہ موجب تو خود اللہ ہی ہے اوسپر اصلا کوئی شے واجب نہین ہے ہان دلیل سمع آئی ہے کہ اللہ توبہ تائبین
کی قبول کرتا ہے اور دعا مضطرین کو اجابت کرتا ہے وہ اپنی خلق کا مالک ہے جو چاہے سو کرے اور جو چاہے
وہ حکم دے اگر ساری خلق کو باجمعہم آگ مین داخل کرے تو کچھ جور نہوگا اور اگر سبکو جنت مین لیجائے تو کچھ حیف
نہوگا اوس سے ہرگز ظلم متصور نہین ہے اور نہ جور کی نسبت طرف اوسکے ہوسکتی ہے کیونکہ وہ مالک مطلق ہے اور سارے
واجبات سمعی ہین عقل سے کوئی شے واجب نہین ہوسکتی ہے اور عقل اقتضاء تحسین و تقبیح نہین کرتی اللہ کی
شناخت اور منعم کا شکر اور طائع کی اثابت اور عاصی کا عقاب یہ سب بحسب سمع ہے نہ بعقل اللہ پر کوئی شے
واجب نہین ہے نہ صلاح نہ اصلح نہ لطف بلکہ ثواب و صلاح و لطف سب اوسکا تفضل ہے ع بندہ چہ
دعوے کند حکم خداوند راست * اللہ کی طرف کوئی نفع پھرے اور نہ نقصان اسلئے نکسی شاکر کے شکر سے اوسکو
کچھ انتفاع ہو اور نہ کسی کافر کے کفر سے کچھ تضرر بلکہ وہ تو اس سے کہین متعالی و مقدس ہے رسل کا بھیجا جائز
ہے نہ واجب اور نہ محال سو جب اللہ نے رسول بھیجا اور معجزہ خارق عادت سے اوسکی تائید کی اور تحدی
فرمائی اور لوگون کو طرف اوسکے بلایا تو اب اوسکی بات سننا اور اوسکا حکم ماننا اور اوسکی نہی سے باز رہنا واجب
ہوا کرامات اولیا کی حق ہے ایمان لانا سارے قرآن و سنت پر اور اخبار امور غیبیہ پر جیسے لوح و قلم و عرش
و کرسی و جنت و نار حق و صدق ہے اسیطرح وہ اخبار آئین جو آخرت مین واقع ہونگی جیسے سوال قبر
و ثواب و عقاب و حشر و معاد و میزان و صراط و انقسام فرق طرف فریق جنت و فریق نار کے صدق
و حق ہے اونپر ایمان لانا اونکے ساتھ اقرار کرنا واجب ہے امامت اتفاق و اختیار کرنے سے ثابت ہوتی
ہے نہ نص و تعیین واحد معین سے ترتیب ائمہ کی فضل مین مطابق ترتیب امامت کے ہے ہمارا قول حق مین
عائشہ و طلحہ و زبیر کے یہی ہے کہ اونہون نے خطا سے رجوع کیا ہم طلحہ و زبیر کو عشرہ مبشرہ مین سے کہتے ہین

Marfat.com

ہمارا قول یہ ہے کہ معاویہ و عمرو بن عاص نے امام حق علی بن ابی طالب پر بغی کی علی نے انکے ساتھ ویسا
ہی مقاتلہ کیا جیسے اہل بغی کے ساتھ کیا جاتا ہے ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اہل نہروان جنکو شُراۃ کہا جاتا ہے وہ
مارق ہیں دین سے علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے سب احوال میں اور حق ہمراہ علی کے تھا جدھر وہ جائیں
انتھی مقریزی کہتے ہیں کہ یہ ایک جملہ ہے اصول عقیدہ کا جسپر جماہیر اہل امصار اسلامیہ ہیں اور جسنے کلم کہا اختلاف
اس عقیدہ کے کہا اوسکا خون بہایا گیا اشاعرہ کو صفاتیہ بھی کہتے ہیں اسلئے کہ یہ مثبت صفات قدیمہ الٰہیہ کے ہیں
پھر اون الفاظ میں جو کتاب و سنت وارد ہیں جیسے استوا و نزول و اصبع و ید و قدم و صورت و جنب و مجی متفرق
ہیں ایک فرقہ ان سب الفاظ کی تاویل کرتا ہے وجوہ محتملہ لفظ پر اور دوسرا فرقہ متعرض تاویل کا نہیں ہوتا
اور نہ طرف تشبیہ کے جاتا ہے انکو شعریہ اثریہ کہتے ہیں اس بارہ میں مسلمانوں کے پانچ قول ہیں ایک اعتقاد
کرنا اوس چیز کا جو مثل اوسکے لغت سے سمجھا جاتا ہے دوسرے مطلق سکوت کرنا تیسرے سکوت کرنا بعد نفی
ارادہ ظاہر کے چوتھے حمل کرنا مجاز پر پانچویں حمل کرنا اشتراک پر ہر فریق کے دلائل و حجتیں ہیں جنپر کتب اصول
دین متضمن ہیں ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقهم والله یحکم بینهم یوم القیمة فیما کانوا
فیه یختلفون میں کہتا ہوں اشاعرہ و ماتریدیہ و حنابلہ سب سے خوبتر ہیں لیکن صواب و بحت و حق خالص و
صدق صرف اسمیں ہے کہ مومن اپنے اعتقاد کو تابع ظاہر کتاب عزیز و سنت مطہرہ رکھے اور جسکا قول سر مو
اوسکے برخلاف ہو اوسکو اپنا عقیدہ نہ ٹھیرائے

فصل بیان میں عقائد امام احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کے

اس کتاب میں ہر عقیدہ کے لئے ایک تحریر مستقل بذکر دلائل لکھی ہے اسجگہ دلائل کو چھوڑ کر نفس مسائل
اعتقادیہ پر اقتصار کیا جاتا ہے واسطے دریافت دلائل کے طرف ہماری کتاب حضرات التجلی من نفحات
التخلی والتحلی کے مراجعت کرنا چاہیئے واللہ المستعان سب سے پہلے جو بات بندہ پر واجب ہے خدا کا پہچاننا
اور ساتھ اوسکے وجوب وجود کے اقرار کرنا ہے قال تعالیٰ فاعلم انه لا اله الا الله حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے لوگوں سے مقاتلہ اسی قول کے عدم اقرار پر کیا تھا یہ کلمہ جس شخص کا آخر کلام وقت موت کے ہوتا ہے
اوسکیلئے وعدہ دخول جنت کا ہے بلکہ اگر کسی عارض کی وجہ سے مرتے وقت منہ سے بھی یہ کلمہ نہ نکلے مگر

وہ اس کلمہ کو دل سے جانتا اور مانتا ہو تو بھی جنتی ہوتا ہے ولله الحمد ۲ عالم حادث ہے نہ قدیم اور محدث
و مدبر سارے جہان کا الٰہ واحد قدیم لا شریک لہ ہے منکر حدوث عالم اور صانع عالم کا فر ہوتا ہے ۳ اللہ
تعالیٰ کیلئے اسماء علیا و صفات حسنیٰ ثابت ہیں یہ منقسم ہیں طرف صفت ذات اور صفت فعل کے اسماء ذاتی
کو بہ اعتبار فعل پر فضل حاصل ہے صفت ذات وہ ہے جسکا مستحق وہ ازل میں تھا اور ابد تک ساتھ اوسکے استحقاق
رکھتا ہے جیسے یہ کہ وہ موجود و قدیم ہے یہ سارا ملک اوسیکا ہے قدوس جلیل عظیم عزیز متکبر ہے اس قسم میں
اسم و مسمّٰی ایک ہوتا ہے دوسری قسم وہ صفات ہیں جو اوسکی ذات پاک کیساتھ قائم ہیں جیسے حی عالم قادر
مرید سمیع بصیر متکلم باقی اس قسم میں اسم کو نہ عین مسمّٰی کہتے ہیں اور نہ غیر مسمّٰی رہی وہ صفات جو کتاب و سنت
سے واسطے اوسکے بطور سمع ثابت ہیں جیسے وجہ و یدین و عین و نحو ہا سو یہ بھی اوسکی ذات سے قائم ہیں انمیں
بھی اسم کو مسمّٰی یا غیر مسمّٰی نہیں کہسکتے ہیں اسجگہ تکییف تمثیل تشبیہ تعطیل اہمال جائز نہیں ہے بلکہ جسطرح پر یہ صفات
آئی ہیں اوسیطرح پر اونکو اونکے ظاہر پر بلا تاویل اجراء و امرار کرنا چاہیئے اور یہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالیٰ شبہ
مخلوقات سے منزہ ہے اور تشبیہ کا علاج اس کلمہ اجمالیہ سے بخوبی ہوسکتا ہے لیس کمثلہ شیء و لم یکن لہ کفوا
احد سلف امت و ائمہ ملت اسی عقیدہ پر گزرے ہیں خلف نے واسطے فرار کے لزوم تشبیہ سے تاویل اختیار
کی ہے وہ کچھ ٹھیک بات نہیں ہے اسلئے کہ اللہ نے ہمپر تاویل کرنا اونکا واجب نہیں کیا ہے باقی رہی صفات
فعل سو وہ مشتق ہیں اوسکے افعال سے جیسے خالق رازق محیی ممیت منعم مفضل اسجگہ اگر یہ تسمیہ طرف اللہ کے
ہے تو یہ صفت قائم ہے ساتھ اوسکی ذات کے یہاں گنجائش مسمّٰی و غیر مسمّٰی کی نہیں ہے اور اگر یہ تسمیہ طرف
مخلوق کے ہے تو یہ صفت فعل ہے کلام متقدمین اسی پر دلیل ہے ۴ اللہ نے اپنی ذات کے نام آیت قرآن
میں ذکر کئے ہیں اور حدیثوں میں بھی آتے ہیں جیسے علی عظیم کبیر غنی حمید اول آخر ظاہر باطن احد صمد حق مبین
مجید واحد قہار نصیر ملک قدوس سلام مومن مہیمن عزیز جبار متکبر ذو الجلال و الاکرام و نحوہا ان صفات کمال کا
ثابت کرنا واسطے اللہ تعالیٰ کے واجب ہے اور ہر نقصان کو اوسکی ذات سے دور کرے ۵ آیات و احادیث
میں صفات زائدہ بھی آئی ہیں جو اوسکی ذات کیساتھ قائم ہیں جیسے ھو الحی القیوم اس سے ثبوت حیات کا
ہوا اور جیسے قدرت اور علم اور قوت اور ارادہ و مشیت اور سمع و بصر اور کلام اور بقاء ۶ قرآن و حدیث میں
صفت وجہ و یدین و عین و نحوہا کو ثابت کیا ہے یہ صفات قریب چالیس وصف کے ہیں جو رسالہ القائل الی
العقائد اور اوسکے ترجمہ سائق العباد میں لکھے ہیں اور دلیل ہر صفت کی آیت یا حدیث سے کتاب

الجواتش والصلوات مین مذکور ہے یہ سب صفتین ہین اوسکی ذات کی جو بلا تشبیہ کتاب عزیز و سنت مطہرہ سے
ثابت ہین سب پر بلا تکییف و تاویل ایمان لانا فرض ہے منکران صفات کا کافر اور تاویل مخطی ہے ۷ خلق ایک
صفت فعل ہے ۸ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین جو اوسکو مثل معتزلہ کے مخلوق کہے وہ کافر ہے ۹ استوار
رحمٰن کا عرش پر قرآن و حدیث دونون سے بخوبی ثابت ہے آیات و احادیث اثبات صفت استوار کی محکمات ہین
نہ متشابہات ۱۰ رؤیت اللہ عزوجل کی آخرت مین آنکھہ سے ثابت ہے قرآن و حدیث دونون اسپر دلیل شاہد
ہین منکر رؤیت کا کافر ہے حدیث رؤیت کی صحیحین و سنن مین آئی ہے ۱۱ ایمان لانا قدر پر واجب ہے یعنی
جو کچھہ عالم مین اب تک ہوا اور ابد تک ہوگا خیر و شر و نحو ہما سے وہ سب اللہ کی تقدیر سے ہے قدریہ منکرین
قدر کے سلف نے اونکی تکفیر کی ہے ۱۲ سارے افعال عباد و غیرہم کا خالق اللہ تعالےٰ ہے خواہ وہ فعل
خیر ہو یا شر یا اور کچھہ جو کوئی اسکا منکر ہے اوسکو ایمان سے کچھہ حصہ نہین ہے ۱۳ ہادی و مضل عباد کا خالق
عباد ہے جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے ۱۴ بندونکے سارے افعال اللہ
کی مشیت سے واقع ہوتے ہین اچھے ہون یا برے کوئی شخص اپنے نفع و ضر کا مالک نہین ہے اعلام صحابہ
و تابعین و فقہار سلف و صدر اول اسی عقیدہ پر گزرے ہین کہ وقوع اعمال کا اللہ کے ارادہ سے ہوتا ہے
۱۵ اطفال فطرت پر پیدا ہوتے ہین یعنی توحید خالص پر پھر ان باپ یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے
ہین یہ بات کہ وہ آخرت مین جنتی ہین یا دوزخی قطعی طور پر معلوم نہین ہے بعض ادلہ سے نکلتا ہے کہ ذریات
مومن کی ملحق بمومنین ہونگی انشاء اللہ تعالےٰ ۱۶ جسکی اجل جس وقت پر مقدر ہو چکی ہے نہ بڑے نہ گھٹے
اور ہر شخص اپنا رزق پورا کر لیتا ہے حلال و حرام دونون رزق ہین اگرچہ ایک جائز اور دوسرا ناجائز ہوتا ہے
حلال کا حساب حرام پر عذاب شبہ پر عتاب ہوگا ۱۷ ایمان مین کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے قرآن و حدیث
دونون سے یہ بات ثابت ہے ایمان نام ہے تصدیق بجنان اقرار باللسان عمل بالارکان کا یہی قول راجح
و صحیح و قوی ہے انشاء اللہ تعالےٰ کہنا ایمان مین واسطے تبرک کے ہے نہ واسطے شک کے ۱۸
گناہ کبیرہ ہو جانے سے کوئی مومن ایمان سے باہر نہین ہوتا ہے نہ مخلد فی النار اسی عقیدہ پر سارے
صحابہ و تابعین اور اونکے اتباع اور ائمہ مجتہدین اور تمام اہل سنت و جماعت گزرے ہین گناہ کبیرہ توبہ سے
بخشدیا جاتا ہے جبکہ شرائط اوسکے بروجہ کمال ادا ہوئے ہین اور اگر اللہ چاہے تو بے توبہ بھی بطریق خرق
عادت کے کسیکو بخشدے خلود نار خاص ہے ساتھہ شرک و کفر کے حضرت اہل کبائر کی شفاعت کرینگے

Marfat.com

باطن کے کبائر ستاتہہ ہین اور ظاہر کے چار سو ایک اللہم احفظنا عنہا بمنک وکرمک ١٩ شفاعت حضرت کی
واسطے مرتکبین کبائر کے قرآن وحدیث دونون سے ثابت ہے مقام محمود اسی مرتبہ سے عبارت ہے یہ قول
کہ مومنین مخلد فی النار ہونگے باطل محض ہے ہان اگر ہمراہ ایمان کے استعمال شرک کا کیا ہوگا تو خلود بوجہ
اوس شرک کے ہوگا نہ بوجہ کسی گناہ کبیرہ کے قال تعالے وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون ٢٠ ایمان
لانا ملائکہ اور کتب ورسل وبعث بعد الموت وحساب ومیزان وجنت ونار وحوض واشراط ساعت پر قبل قیام
ساعت کے واجب ہے جنت ونار اسدم موجود ومخلوق ہین ٢١ عذاب قبر وعذاب دوزخ حق ہین انپر
ایمان لانا واجب ہے نعیم مقیم جنان وعذاب الیم میزان ونعمت ورحمت برزخ قرآن وحدیث دونون سے
ثابت ہے منکر انکا ایمان سے بے نصیب ہے ٢٢ اعتصام بسنت واجتناب از بدعت فرض ہے شرک
کے نشتر در ہین اور چیونٹی کی چال سے شب تیرہ وتاریک مین سنگ سیاہ پر قعر زمین مین بہی مخفی تر ہین اور بدعت کے
بہتر در ہین سنت کا رستہ ایک ہے قال تعالی ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ تقسیم بدعت کی طرف حسنہ وسیئہ
خلاف ظاہر حدیث صحیح ہے حضرت نے مجالست مکالمت اہل بدع سے منع فرمایا ہے اور قدریہ ومرجیہ کو زبان انبیا علیہم السلام پر ملعون
ٹھیرایا ہے ٢٣ والی پر مراعات امر رعیت کی واجب ہے کبیر کی تعظیم صغیر پر رحم کرے عالم کی توقیر بجا لاوے
ضعیف کا قوی سے انصاف کرے ٢٤ والیان ملک اسلام کی اطاعت کرنا اور جماعت اہل سنت کا لازم
پکڑنا امر منکر پر ہاتہہ یا زبان سے یا دل سے انکار کرنا اور جور سلطان پر صبر کرنا واجب ہے ٢٥ جو فرائض
عبادات کتاب وسنت سے ثابت ہین جیسے نماز پنجگانہ وروزہ رمضان وزکوۃ اموال وحج بیت اللہ ونحوہا اونکا
بجا لانا مطابق کیفیت وآداب وارکان وورود کے فرض ہے تارک اونکا عمدا بلا عذر کافر ہوجاتا ہے یہ سب فرائض
اداو ترک مین باوجود استطاعت کے متساوی الاقدام ہین تفرقہ کرنا درمیان انکے خلاف سنت ہے ٢٦ حضرت
صلعم کی نبوت بظہور معجزات بطریق تواتر ونحوہا ثابت ہے دلائل نبوت کے بہت ہین اس بارہ مین کتب مستقلہ
تالیف ہوچکی ہین بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جو تا قیام قیامت باقی رہیگا اوسکے ساتہہ تحدی کی گئی ثقلین اسکی
معارضہ سے عاجز نکلے کتاب حضرات التجلی مین اس مقام کو بسط کے ساتہہ لکہا ہے منکر حضرت کی
نبوت ورسالت وخاتمیت کا باجماع امت کافر ہے ٢٧ کرامات اولیا کی قرآن وحدیث واقوال علما سے
بخوبی ثابت ہین لیکن صدور اوسکا اختیار مین اولیا کے نہین ہے اللہ کی مشیت وارادہ پر موقوف ہے
بہر اکثر وہ لوگ جنسے کرامت نہین ہوئی یا کم ہوتی جیسے اکثر صحابہ وتابعین وتبع تابعین افضل ہین اون اولیا سے

جنسے صدور کرامات کا ہوا ہے ۲۸ فضائل صحابہ کرام کے کتاب وسنت سے بتواتر صوری و معنوی بخوبی
ثابت ہین حفظ اونکے مرتبہ کا ساری امت پر واجب ہے کیا مہاجرین اور کیا انصار اور کیا سائر صحابہ کبار و
صغار جو اونکو دوست رکھتا ہے وہ اللہ کا دوست ہے جو اونکو دشمن رکھتا ہے اللہ اوسکا دشمن ہے جسکسیکو صحابہ
پر غصہ آتا ہے اوسمین ایک علامت کفر کی ہے قال تعالیٰ لیغیظ بہم الکفار اسیطرح انکے تابعین بالاحسان
اور اتباع تابعین سے محبت رکھنا واجب ہے حضرت نے ان قرون کیلئے شہادت خیر دی ہے بغض انکا ارکو
واجب کر دیتا ہے عیاذا باللہ ولہذا ایک جماعت اہل علم نے تکفیر روافض پر اتفاق کیا ہے ۲۹ اہل بیت رسول
خدا صلعم خواہ ازواج مطہرات ہون یا عترت امجاد سبکی ساتھ محبت رکھنا اور اونکا حق تعظیم وخدمت بجالانا واجب
ہے آیات کتاب وسنت اسپر دلائل واضحہ ہین انکے اعدا کلاب نار ہونگے ولہذا علما نے خوارج کو کفار ٹھیرایا
ہے ۳۰ دس صحابی کیلئے حضرت نے شہادت جنت کی دی ہے خلفاء اربعہ اور طلحہ و زبیر و عبدالرحمن
ابن عوف وسعد بن مالک و سعید بن زید وابو عبیدہ بن الجراح انکو عشرہ مبشرہ کہتے ہین اسلئے کہ ایک ہی
سیاق حدیث مین انکو بلفظ فلان فی الجنۃ ذکر کیا ہو ورنہ انکے سوا بہی ایک جماعت کو بشارت جنت کی
دی ہے جیسے اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان وغیرہم ۳۱ حضرت نے فرمایا تہا کہ خلافت بعد میرے تیس برس
رہیگی پھر ملک ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلافت مرتضی پر وہ تیس ۳۰ برس تمام ہوگئے ابو بکر دو برس چار ماہ
دس رات کم خلیفہ رہے عمر دس برس چھ ۶ ماہ چار دن خلیفہ رہے عثمان بارہ ۱۲ برس بارہ ۱۲ دن کم خلیفہ رہے
علی مرتضی پانچ برس خلیفہ رہے دو یا تین ماہ کم وفات ابو بکر کی بائیس ۲۲ جمادی الآخرہ روز دو شنبہ ۱۳ھ کو
ہوئی شہادت عمر کی دن چہار شنبہ کو چھبیس ۲۶ ذیحجہ ۲۳ھ مین ہوئی عثمان اٹھارہ ۱۸ ذیحجہ ۳۵ھ کو مارے گئے مرتضی کی
شہادت سترہ رمضان روز جمعہ ۴۰ھ کو ہوئی تفضیل خلفاء اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت کے ہے یہی مذہب
ہے امام شافعی و امام احمد و سائر اہل سنت کا کتاب وسنت شاہد ہین ان سبکی صحت خلافت پر باشارۃ النص یا دلالۃ
النص تسلیمین نے ہر ایک کی خلافت پر وقت عقد بیعت کے اجماع واتفاق کیا تہا اوسوقت مہاجرین وانصار سب موجود تہے
وللہ الحمد یہی عقیدہ حق ہے اسکے سوا مین خوض کرنا اور دوسری شاخین نکالنا موجب خرابی ایمان کا ہے امام حسن چھ
ماہ خلیفہ رہکر دست بردار ہوگئے انکی علیحدگی پر تیس ۳۰ برس زمانہ خلافت کے پورے ہوئے بلا کم وکاست ۳۲ جنہے
اہل شام وغیرہم مین سے علی مرتضی پر خروج کیا وہ مصیب نہین ہے بلکہ مخطی ہے لیکن باغی کو حکم کفر کا نہین ہے
تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت انتہی یہ خلاصہ ہے کتاب حضرات التجلی کا جو مختصر

ہے کتاب الاعتقاد والہدایۃ الی سبیل الرشاد سے بیہقی نے اِس کتاب مین کہا ہے ہذا الذی اودعناہ

ہذا الکتاب اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ وافقوا لہم وقد افردنا کل باب منہا بکتاب یشتمل

علی شرحہ مع ایراد الدلائل وبحججہ واقتصرنا فی ہذا الکتاب علی ذکر اصولہ والاشارۃ

الی اطراف ادلتہ ارادۃ انتفاع من نظر فیہ واللہ تعالی یوفقنا لمتابعۃ السنۃ واجتناب البدعۃ انتہی

اگرچہ اس کتاب الاعتقاد مین بھی ادلہ بر قول النصوص کتاب براہین احادیث سے لکھی ہین لکن جس کتاب شرح

کا حوالہ دیا ہے وہ کتاب میری نظر سے نہین گذری اللہ تعالی مجکو مطالعہ اوس کتاب کا بھی قبل ممات کے

نصیب کرے کیونکہ یہ وہ عقائد صحیحہ ہین جنمین کسی مسئلہ پر انتقاد نہین کیا گیا ہے وللہ الحمد

فصل بیان مین عقیدہ امام غزالی رحمہ کی مطابق کتاب احیاء العلوم تالیف امام محمد غزالی رح سے

عقیدہ اہل سنت کا بابت ہر دو کلمہ شہادت یہ ہے کہ کلمہ دل مین اللہ تعالی نے اپنے بندونکو یہ بات بتائی

ہے کہ اللہ سبحانہ واحد ہے کوئی اوسکا شریک نہین فرد ہے کوئی اُسکا مثل نہین صمد ہے کوئی اوسکا ضد

نہین منفرد ہے کوئی اوسکا ند نہین قدیم ہے اوسکے لئے اول نہین ازلی ہے اوسکے لئے نہایت نہین مستمر الوجود

ہے اوسکے لئے آخر نہین ابدی ہے اوسکے لئے نہایت نہین قیوم ہے اوسکے لئے انقطاع نہین دائم ہے

اوسکیلئے انصرام نہین ہمیشہ سے ہمیشہ تک کو موصوف ہے ساتھ نعوت جلال کے اوسپر حکم انقضا و تغیر زوال

کا جاری نہین ہوسکتا ہے وہی اول ہے اور وہی آخر اور وہی ظاہر اور وہی باطن تنزیہ وہ جسم نہین ہے

اور نہ مانند اجسام کے اور نہ جوہر اور نہ عرض اور نہ مانند کسی موجود کے اور نہ کوئی موجود مانند اوسکے ہے

نہ مقدار سے محدود ہوسکے نہ امکنہ وجہات واقطار اوسکو حاوی ہوسکین وہ مستوی ہے عرش پر جسطرح کہ

اوسکو لائق ہے عرش اوسکو نہین اوٹھاتا بلکہ اوسکی قدرت عرش اور حاملان عرش کو اوٹھائے ہوئے ہے وہ فوق

ہر شے ہے بفوقیت مکانت نہ مکانیت اور وہ ہر موجود سے قریب ہے اور ہر شے پر شہید کسی چیز مین

حلول نہین کرتا اور نہ کوئی شے اوسمین حلول کرے وہ تو قبل زمان و مکان کے تھا اور اسدم بھی اوسی حالت

ہے جسپر کہ پہلے تھا وہ جدا ہے اپنی خلق سے ساتھ اپنی صفات کے نہین ہے اوسکی ذات مین سوا اوسکے اور نہ اوسکے

سوا مین ذات اوسکی پیش نہین آتے اوسکو حوادث وہ بے نیاز ہے استکمال اور زیادت فی الکمال سے وہ اپنی

Marfat.com

ذات مین معلوم الوجود ہے ساتھہ عقول کے اور مرئی الذات ہے ساتھہ ابصار کے دار القرار مین قلل دلت
اسحیّ وقادر وجبار و قاہر ہے کسی شے سے عاجز نہین نہ سوتا ہے نہ فنا ہوگا نہ اوسکو موت آئیگی ملک وملکوت
وسلطان وامر وخلق سب کچھہ اوسیکا ہے ساری موجودات اوسکے قبضہ مین مقہور ہے وہ سب کا موجد اور مقدر
ارزاق وآجال ہے اوسکے مقدورات شمار مین نہین آسکتے **علم** وہ عالم ہے جمیع معلومات کا کوئی شے اوسکی
علم سے غائب نہین ہے نہ آسمانون مین نہ زمین مین اوسکو ظواہر اور بواطن پر اطلاع ہے ساتھہ علم قدیم ازلی
کے وہ ازل سے متصف ہے ساتھہ اس علم کے نہ ساتھہ علم متجدد کی جو کہ بواسطہ حلول وانتقال اوسکو حاصل ہوا
ہو **ارادہ** وہ مرید ومدبر ہے ساری کائنات کا کوئی چیز ملک وملکوت مین جاری نہین ہوتی مگر اوسیکی قضاء
قدر وحکم ومشیت سے اوسنے جو چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہیں ہوا اوسکا ارادہ قائم ہے ساتھہ اوسکی ذات کے جملہ صفات
مین وہ ہمیشہ ہے اسیطرح موصوف بالارادہ ہے ازل مین وجود اشیاء کو اوسنے اوقات اشیاء مین مقدر کیا تھا
جسطرح کہ ازل مین موافق اپنے علم کے ارادہ کیا تھا اوسیطرح پر وہ اشیاء پائی گئین وہ سارے امور کا مدبر ہے
لکن نہ ساتھہ فکر وزمان کے اسیلئے کوئی شان اوسکو کسی شان سے مشغول نہین کرتی ہے **سمع وبصر** وہ
سمیع وبصیر ہے کوئی مسموع اوسکی سمع سے غائب نہین ہوتا اگرچہ بعید وخفی ہو اور نہ کوئی مرئی اوسکی رویت سے
مخفی رہتا ہے اگرچہ باریک ہو وہ محتاج سوراخ گوش اور خود گوش کا نہین ہے اور نہ حاجت حدقہ وپلک
کی رکھتا ہے بغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتھہ کے پکڑتا ہے بغیر آلہ کے پیدا کرتا ہے **کلام** اللہ تعالیٰ متکلم
آمر ناہی واعد متوعد ہے ساتھہ کلام ازلی کے جو قائم ہے ساتھہ اوسکی ذات کے نہ ایسی آواز کے ساتھہ جو انسلال ہوا
اور اصطکاک اجرام سے محدث ہوا اور نہ ساتھہ ایسے حرف کے جو ہونٹون کے ملنے اور زبان کے ہلانے سے منقطع
ہو قرآن وتوریت وانجیل وزبور اوسکی کتابین ہین جو اوسنے اوتاری ہین قرآن قدیم ہے اور قائم ہے اوسکی ذات
سے نہ اوس سے جدا ہو نہ دل کے اور ورق کیطرف منتقل ہو معہذا زبان سے مقرو مصحف مین مکتوب دلمین محفوظ
ہے موسیٰ علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر صوت وحرف سنا جسطرح کہ اوسکی ذات بغیر جوہر وعرض کہائی
دیگی **افعال** اللہ کے سوا جو کوئی موجود ہے اوسکو اللہ ہی نے اکمل وجوہ پر ایجاد کیا ہے پہلے وہ کچھہ چیز نہ تھا
اللہ اپنے افعال مین حکیم اپنے قضیہ مین عادل ہے اوس سے ظلم متصور نہین اسلئے کہ غیر کی کچھہ ملک نہین ہے
کہ اوسمین تصرف کرنے سے ظلم ہو جس کسی چیز کو اوسنے ایجاد کیا ہے واسطے اظہار قدرت وتحقیق ارادہ کے
ایجاد کیا ہے نہ اسلئے کہ وہ اوسکی طرف مفتقر تھا اور یہ ایجاد اوسکا تفضل ہے نہ اوسپر واجب فضل واحسان

اوسکے لئے ہے کیونکہ باوجود قدرت کے تعذیب عباد پر عباد کو معذب نکیا اور کرتا تو یہ اوسکا عدل تہا طاعت پر ثواب دیتا ہے اپنے کرم سے نہ بطور لزوم و استحقاق کیونکہ اوسپر کسیکا کچہ حق واجب نہین ہے بلکہ اوسکا حق طاعت مین خلق پر واجب ہے کہ اوسنے زبان انبیا علیہم السلام پر وحی بہیجی کلمہ ثانیہ سے بندون کو اسبات کی خبر دی ہے کہ اوسنے نبی امی قرشی محمد صلعم کو رسالت دیکر طرف کافہ خلق کے مبعوث کیا اونکی شرع سے ساری شرایع منسوخ کردئیے سارے انبیا پر اونکو فضیلت دی سید بشر کیا اور ایمان و توحید کے کمال کو جبتک کہ حضرت پر ایمان نلائے روکدیا اور آپکی تصدیق کو ہر خبر مین بعد موت کے جیسے سوال منکر و نکیر و عذاب قبر و وزن اعمال و صراط ہے واجب ٹہیرایا میزان مین اعمال کا وزن ہوگا پل صراط تلوار سے تیز بال سے زیادہ باریک ہے حوض مورود سے جو کوئی ایکبار پانی پئے گا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا اوسدن بندون کا حساب لیا جائیگا جو موحد آگ مین گئے ہونگے وہ بعد انتقام اور شفاعت انبیا پہر علما پہر شہدا پہر مومنین کے دوزخ سے باہر نکالے جائینگے اور جسکا کوئی شفیع نہوگا وہ اللہ کے فضل سے نجات پائیگا مخلد فی النار نرہیگا اصحاب حضرت کے فضل کا اور اونکی ترتیب کا جسطرح پر کہ آئی ہے معتقد رہے اور اون سبکے ساتہ نیک گمان ہو اور اونپر ثنا کرے فمن اعتقد ھذا کلہ کما ذکرنا فھو من اھل السنۃ **ف** ارشاد مین تدریج کرکے پہلے یاد کرا دینا ان عقائد کا طفل کو واجب ہے پہر اوسکو معنے انکی بڑی عمر مین بتدریج واضح ہوجائینگے سو پہلے حفظ ہے پہر فہم پہر تصدیق پہر اعتقاد یہ بات طفل کو بلا برہان کے بفضل خدا حاصل ہوجاتی ہے جسکا کہ دل واسطے ایمان کے منشرح ہوتا ہے کیونکہ مبادی عقائد اسلام کی واسطے عوام کے تلقین و تعلیم محض ہے ہان کبہی اعتقاد تقلیدی ضعیف ہوتا ہے نقیض سے ازالہ کو قبول کرلیتا ہے جبکہ اوس نقیض کا اوسپر القا کرنے مین اسلئے تقویت اوسکی واجب ہے تاکہ ترشح ہورہے سو طریقہ اس تلقین کا یہ نہین ہے کہ صناعت جدل و کلام کا سیکہے بلکہ تلاوت قرآن و تفسیر و قرات حدیث و معاینہ سنن و وظائف عبادات مین مشغول ہو اس اشتغال سے اوسکا اعتقاد رسوخ مین بڑہتا رہیگا کیونکہ اوسکے کانمین ادلہ قرآن و شواہد حدیث آئین گے اور انوار عبادات سانح ہونگے اور مشاہدہ صالحین سے اونکا حال اسمین سرایت کریگا جدل و کلام سے حراست سمع کرے کہ افساد انکا بنسبت اصلاح کے اکثر ہے عقیدۂ عوام صالحین کو عقیدۂ متکلمین سے قیاس کرے عوام کا اعتقاد ثابت ہوگا کوئی شے اوسکو متغیر نہین کرتی اعتقاد اہل کلام کا وہی ہوگا ادنی شبہ اوسکو زائل کردیگا مگر ہان جو کوئی اونمین مقلد دلیل اعتقاد کا ہے تو وہ قسم اول مین ہے کیونکہ اسمین کچہ فرق

درمیان تلقف دلیل وتقلید دلیل اور درمیان تلقف مدلول وتقلید مدلول کے نہین ہے نتیجا جب اس عقیدہ پر
ناشی ہوا اور پہر وہ مشغول بدنیا ہوگا تو اوسکو سوائے اوس عقیدہ کے اور کچہ منفتح نہوگا اور وہ آخرت مین سلامت
رہیگا کیونکہ شرع عوام سے طالب نہین ہے مگر اسی تصدیق جازم کو ساتہ ان عقائد کے نہ بحث ونظم ادلہ کو پہر
اگر وہ صبی سالک طریق آخرت وملازم تقوی وریاضت ہوکر ہوائے نفس سے مجتنب رہیگا تو ابواب ہدایت اوسکی
لئے کہل جاینگے اور حقایق ان عقائد کے بسبب اجتہاد واستعداد اوسکی نور آلہی سے مکشوف ہونے لگین گے ق
الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا امام شافعی ومالک واحمد وسفیان وسلف محدثین کا مذہب یہی ہے کہ علم
جدل وکلام بدعت وحرام ہے اگر یہ علم امر دین مین سے ہوتا تو حضرت اوسکا امر کرتے لوگون کو سکہا جاتے اس
علم والون پہر ثنا فرماتے جسطرح کہ فقہ کی ثنا کی ہے صحابہ بڑے اعرف بالحقایق تہے اور ترتیب الفاظ مین افصح تہے نسبت پچہ
غیر کے لکن اونسے کسینے اس علم کا سوال نکیا کیونکہ وہ جانتے تہے کہ اس علم سے شر متولد ہوتا ہے اور بعض نے فرض
کفایہ وفرض عین کہا لکن ٹہیک بات یہ ہے کہ ذم وحمد اس علم کی مطلقاً خطا ہے اسجگہ تفصیل کا ہونا ضرور ہے
مگر احوط یہی ہے کہ اوسمین مزید خوض نکرے اور جدل باطل سے بچے مجادلہ احسن پر مکتفی ہو کیونکہ تولد ساری بدع
کا اسی علم سے ہوا ہے یہانتک کہ بہتر فرقے اہل بدعت ہوگئے **ف** جسنے یہ کہا کہ باطن مخالف ظاہر شریعت
ہے تو وہ قریب تر ہے کفر سے بنسبت قرب الی الایمان کے لوگ اس مقام مین تین طرح پر ہین ایک مُفرِط جو ساری
شرعیات وارده بلسان الحال کو تاویل کرتے ہین جیسے قولہ تعالے تکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلھم یا جیسے
خطاب منکر ونکیر ومخاطبت اہل نار وانشالہا کو دوسرے مُفرِّط جو اصلا کسی شے کی تاویل نہین کرتے تاکہ یہ دروازہ
بند رہے اور امر دین ضبط سے خارج نہو جیسے امام احمد بن حنبل انکا زعم یہ ہے کہ خطاب کن فیکون ساتہ حرف وصوت
کے ہے اور یہ تاویل سے منع کرتے ہین مگر تین جگہ ایک الحجر الاسود یمین اللہ فی الارض دوسرے قلب
المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن تیسرے انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن سوا اس زجر
کا کچہ ڈر نہین ہے تیسرے مقتصد کہ جو چیز متعلق باللہ ہے اوسکی تاویل کرتا ہے اور جو چیز کہ متعلق بآخرت ہے اوسکو ترک
کرتا ہے وھم الاشاعرۃ رہے معتزلہ سو اونہون نے رویت وسمع وبصر ومعراج جسمانی وعذاب قبر ومیزان صراط
کی تاویل کی ہے اور حشر اجساد اور وجود جنت کا مع ملاذ محسوسہ جنت اقرار کرتے ہین ومعرفۃ القصد فی امثال
ھذہ الاشیاء دقیق لا یطلع علیہ الا من وفق یدرک الامور بنور الٰہی وھو من علم المکاشفۃ
فلا نخوض فیہ **ف** الحاصل کلمہ شہادتین باوجود اس ایجاز کے متضمن ہے اثبات الہ وصفات وافعال اوسکی

Marfat.com

رسول صلعم کو ایمان کی بنیاد انہین چار رکن پر ہے ایک معرفت ذات اسکا مدار دس اصل پر ہے اصل اول معرفت
وجود واجب الوجود ہے اسپر عقل ونقل دونون دلیل ہین منجملہ نقل کے ایک یہ آیت ہے ان فی خلق السموات والارض
واختلاف اللیل والنہار والفلک التی تجری فی البحر الی قولہ لآیات لقوم یعقلون اور جسکو ذرا سی
بھی عقل ہے وہ جانتا ہے کہ یہ جہان جو کہ اس ترتیب محکم پر واقع ہے اوسکے لئے ضرور کوئی صانع مدبر ہے اسیطرح
عقل دلیل ہے اسپر کہ یہ جہان حادث ہے اور ہر حادث اپنے حدوث مین سبب سے مستغنی نہین ہوتا ہے تو عالم
بھی سبب سے بے نیاز نہین ہے اصل دوم قدم حقتعالی ہے کیونکہ اگر حادث ہوتا تو مفتقر ہوتا طرف کسی محدث کے اور وہ
محدث کسی اور محدث کا محتاج ہوتا تو پھر تسلسل رہتا یا منتہی طرف کسی قدیم کے ہوتا تو وہی قدیم صانع عالم ہے
اصل سوم بقا حقتعالی ہے کیونکہ اگر منعدم ہوتا تو بنفسہ ہوتا یا کسی معدم سے اول باطل ہے اسیطرح ثانی اصل
چہارم یہ ہے کہ اللہ تعالے جوہر متحیز نہین ہے اصل پنجم یہ ہے کہ وہ جسم مولف من الجواہر نہین ہے چھٹی یہ کہ عرض
نہین ہے ساتوین یہ کہ مختص بجہات نہین ہے کیونکہ جہات مخلوق ہین آٹھوین یہ کہ وہ مستوی ہے عرش پر جس معنے
سے کہ مراد اوسکی ہے اور یہ کچھ منافی وصف کبریا کے نہین ہے نوین یہ کہ وہ دن قیامت کو آنکھ سے نظر آئے گا
لقولہ تعالے وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ اجرار رویت کا ظاہر پر مستحیل نہین ہے اسلیئے کہ رویت ایک
کشف اتم ہے علم سے دسوین یہ کہ وہ واحد ہے قال تعالے لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا **ف** اللہ کے
صفات کے دس رکن ہین ایک قدرت ہر شے پر دوسرے علم ساری موجودات کا وھو بکل شیء علیم وقال تعالے الا
یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر تیسرے حیات کیونکہ قادر عالم کا حی ہونا لامحالہ ہے اور جو کوئی اسمین شک
کرے اوسکو چاہیئے کہ وہ حیات سائر حیوانات مین بھی متشکک ہو چوتھی ارادہ کہ جو موجود ہے وہ اوسکے ارادہ سے صادر
ہے پانچوین سمع وبصر کہ کوئی شے اوسکی سمع وبصر سے غائب نہین ہے اگرچہ کیسی ہی باریک کیون نہو چھٹے یہ کہ وہ
متکلم ہے اور کلام ایک صفت ہے جو اوسکی ذات کے ساتھ قائم ہے نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے ساتوین
یہ کہ اوسکا کلام قدیم ہے آٹھوین یہ کہ اوسکا علم قدیم ہے وہ اپنی ذات وصفات اور ساری محدثات کا دائما عالم ہے نوین
یہ کہ اوسکا ارادہ قدیم ہے قدم ہی مین ساتھ ہر حادث کے جسوقت کہ وہ حادث ہوتا ہے متعلق ہو چکا ہے موافق
سبق علم کے دسوین یہ کہ وہ عالم بعلم حی بحیاۃ ہے اسیطرح سارے صفات کا حال ہے **ف** اللہ کے
افعال کے دس رکن ہین ایک یہ کہ ہر حادث اوسیکا فعل واختراع ہے سارے افعال عباد اوسکی مخلوق ہین قال
تعالے واللہ خلقکم وما تعملون اوسکی قدرت تام ہے اوسمین کوئی قصور نہین ہے دوسرے یہ کہ وہ مخترع

Marfat.com

ہے افعال عباد کا اس سے یہ بات خارج نہین ہوتی ہے کہ وہ افعال مقدور بشر باکتساب نہون بلکہ خالق قدرت و مقدور و اختیار و مختار کا وہی اللہ ہے یہ قدرت رب کا وصف اور بندہ کا کسب ہے اور حرکت اللہ کی مخلوق اور بندہ کا وصف و کسب ہے یہ کچہ جبر اوس تفرقہ ضروریہ کا نہین ہے جو کہ درمیان حرکت مقدورہ اور رعدہ ضروریہ کے ہے تیسرے یہ کہ فعل بندہ کا اگرچہ اوسکا کسب ہے لیکن اللہ کے ارادے سے ہے کوئی شے بدون اوسکی قضا و قدر و ارادہ و مشیت کے جاری نہین ہوتی خیر ہو یا شر اسلام ہو یا کفر غوایت ہو یا رشد طاعت ہو یا عصیان اسیطرح سائر متقابلات یضل من یشاء ویھدی من یشاء چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ اس ایجاد تکلیف مین متفضل ہے اوسپر کوئی چیز واجب نہین ہے پانچوین یہ کہ تکلیف مالا یطاق دینا جائز ہے اگر جائز نہوتی تو سوال دفع کا کسلئے کیا جاتا قال تعالیٰ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ چھٹے یہ کہ تعذیب کرنا عباد کو بغیر جرم سابق و ثواب لاحق کے جائز ہے بخلاف معتزلہ کیونکہ یہ تصرف ہے اپنے ملک مین اور ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف کرنے کو ولا ملک لغیرہ اسکے جواز پر وجود اسکا دلیل ہے ذبح بہائم مین ایلام بغیر جرم ہے ساتوین یہ کہ وہ جو چاہے سو اپنے بندون کے ساتہ کرے اوسپر رعایت اصلح للعباد کی کچہ واجب نہین ہے آٹھوین یہ کہ شناخت اللہ کی اور اوسکی طاعت کی شرعاً واجب ہے نہ عقلاً نوین یہ کہ بعثت انبیاء کچہ مستحیل نہین ہے خلافاً للبراہمۃ کیونکہ عقل طرف امور مفیدہ نجات آخرت کے راہ نہین پاتی ہے جسطرح کہ عقل دوائے مفید صحت کو نہین جانتی ہے سو جسطرح لوگ طبیب مصدق بالتجربہ کے محتاج ہوتے ہین اسیطرح طرف نبی مصدق بالمعجزہ کے بھی محتاج ہین دسوین یہ کہ محمد صلعم خاتم النبیین ہین اور اونکی شریعت ناسخ جملہ شرائع متقدمہ ہے اللہ نے اونکی تائید معجزات ظاہرہ سے کی ہے جیسے انشقاق قمر و تسبیح حصے وغیر ذلک اور اگر اونکا کوئی معجزہ نہوتا مگر یہی تنزیل مجید تو کافی تہا کیونکہ اونہون نے اسکے ساتہ تحدی کی اون لوگونسے جو کہ منابع فصاحت و بلاغت تھے اور وہ سب اوسکے معارضہ سے عاجز نکلے معہذا اوسمین اخبار غیوب و تواریخ اولین ہے حالانکہ وہ خود اُمّی غیر ممارس کتب تہے اور معجزہ کا صدق صاحب معجزہ پر دلیل ہونا واضح ہے محتاج بیان کثیر کا نہین ہے

ف حضرت نے جو امور آخرت کی خبر دی ہے وہ سب حق ہین اور اوسکی دس اصلین ہین ایک حشر و نشر یعنی اعادہ بعد فنا کے اور یہ عقلاً بہی ممکن ہے اور اللہ کے مقدور مین ہے جیسے کہ ابتداء انشا اوسکے مقدور مین تہی اذ الاعادۃ ابتداء ثانٍ فیمکن کالابتداء الاول قال تعالےٰ بل یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ دوسرے سوال منکر نکیر کا یہ بہی ممکن ہے اسلئے کہ اسی اعادہ حیات کو کسی جزء مین اجزاء سے مستدعی ہے

اور یہ ممکن ہے اور موقوف علی الممکن ممکن ہوتا ہے اور ہمارا نہ سننا اوسکو اور سکون اجزا رمیت کا اسکو دفع نہین
کرسکتا ہے نائم ظاہر مین ساکن ہوتا ہے اور باطن مین ادراک آلام ولذات کرتا ہے حضرت جبریل علیہ السلام
کو دیکھتے اور انکی بات سنتے تھے ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء تیسرے عذاب قبر ہے حضرت سے
اور سلف سے مشتہر ہے کہ اونہون نے عذاب گور سے استعاذہ کیا ہے اور یہ ممکن ہے تفرق اجزا رمیت کچھہ اسکا
دافع نہین ہے کیونکہ مدرک اس عذاب کا ایک جزو یا اجزاء مخصوصہ ہوتے ہین اور اللہ تعالی اعادہ ادراک پر قادر ہے
چوتھے میزان اسکا ذکر تنزیل مین آیا ہے اللہ تعالے نے صحائف اعمال مین بحسب درجات اعمال احداث وزن واسطے
اظہار عدل کے عقاب مین اور واسطے اظہار فضل کے عفو وتضعیف ثواب مین کریگا پانچوین صراط اسکا ذکر بھی تنزیل
مین وارد ہے اور یہ ممکن ہے جسکو یہ قدرت ہے کہ پرندہ کو ہوا مین اوڑاتا ہے اوسکو یہ قدرت بھی ہے کہ انسانکو
ایسی چیز پر چلائے جو بال سے زیادہ باریک ہے اور تلوار سے زیادہ تیز چھٹے جنت ونار یہ دونون پیدا ہوچکی ہین
لقولہ تعالی اعدت للمتقین واعدت للکافرین یہ کہنا کہ قبل یوم الجزاء کے پیدا کرنے مین ان دونون کے کیا فائدہ
ہے بیفائدہ ہے اسلئے کہ لا یسئل عما یفعل ساتوین یہ کہ امام حق بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر ہین پھر عمر پھر عثمان
پھر علی حضرت نے کسی امام پر نص نہین فرمائی ورنہ ہم تک منقول ہوکر آتی اور اگر غیر ابی بکر پر نص فرماتے تو سارے
صحابہ کو مخالفت رسول خدا صلعم لازم آتی اسکو کوئی منصف بسبب جائز نہین رکھیگا اور معاویہ نے علی مرتضی سے بمقدمہ
امامت نزاع نہین کیا بلکہ اونکی بات کی بنیاد اجتہاد پر تھی علی نے یہ گمان کیا کہ قاتلان عثمان کے سپرد کرنیکا انجام
اضطراب امر امامت ہوگا کیونکہ اونکے عشائر وقبائل اور اونکا اختلاط ساتھ لشکر کے بہت تھا اور معاویہ نے یہ گمان کیا
کہ تاخیر کرنا اونکے امر مین باوجود عظم جنایت کے موجب جرأت امت ومار ائمہ پر ہوگا وکل مجتہد مصیب وان کان
المصیب واحدا فہو علی بالاجماع آٹھوین یہ کہ فضل صحابہ کا بحسب ترتیب خلافت ہے اسلئے کہ مشاہدین
وحی نے اونکے فضل کو معلوم کرکے یہ ترتیب رکھی ہے نوین یہ کہ شرائط امامت کے بعد اسلام وتکلیف کے پانچ
امر ہین ذکورت ورع علم کفایہ نسب قریش اور اگر ان اوصاف کے لوگ متعدد ہون تو جس سے اکثر لوگ
بیعت کرین وہی امام ہے اور مخالف اونکا باغی ہے دسوین یہ کہ اگر امام متصف ساتھ ان صفات کے نہو اور اوسکے
صرف مین اثارت فتنہ لا یطاق ہو تو امامت اوسکی واسطے دفع ضرر فتنہ کے منعقد ہوجاتی ہے فہذہ ہی الارکان
الاربعۃ والاصول الاربعون فمن اعتقدہا کان من اہل السنۃ ومن لم فمن رہط البدعۃ
عصمنا اللہ منہا انتہی ماصدہ مین کہتا ہون ان اصول کے بعض الفاظ مین بحث باقی ہے بیان اوسکا علیحدہ

Marfat.com

اِس رسالہ مین آئیگا **ف** ایمان و اسلام مین تین مسئلے ہین ایک یہ کہ اسلام ایمان ہے یا اور کچھ اسمین اہل علم کا
اختلاف ہے بعض نے کہا ایک شے ہے بعض نے کہا متغایر متلازم ہین بعض نے کہا متباین ہین امام نے کہا الفلح حق
اسجگہ تین بحث سے ہے ایک یہ کہ ایمان لغت مین بمعنے تصدیق ہے اور اسلام بمعنے تسلیم و اذعان و انقیاد و ترک
تمرد و اباء سو تصدیق مخصوص ہے ساتھ دل کے اور زبان ترجمان دل ہے اور تسلیم عام ہے دل اور زبان اور
جوارح سے پس ہر تصدیق قلبی تسلیم و ترک اباء وجود ہے اور ہر تسلیم تصدیق نہین ہے سو اسلام اعم ہے اور ایمان اشرف
اجزاء اسلام ہے دوسرے یہ کہ شرع مین دونون مترادف و مختلف و متداخل آئے ہین ہر ایک قول پر دلیل
حدیث سے موجود ہے سلف نے جو عمل کو ایمان مین گنا ہے سو اسلئے کہ ایمان مکمل و متمم اسلام ہے تیسرے یہ کہ
ایمان بڑہتا گھٹتا ہے یا نہین سو سلف کا قول یہ ہے کہ طاعت سے بڑہتا معصیت سے گھٹتا ہے **ف** سلف
یون کہتے تھے انا مؤمنون ان شاء الله تعالی یہ استثناء صحیح ہے تین وجہ سے ایک اسلئے کہ تزکیہ نفس کا خوف
ہے قال تعالی فلا تزکوا انفسکم ایک حکیم سے پوچھا تھا صدق قبیح کیا ہے کہا اپنی ثنا آپ کرنا دوسرے یہ کہ تادب
ہے ساتھ ذکر خدا کے ہر حال مین اور حوالہ کرنا سارے امور کا طرف مشیت خدا کے قال تعالی ولا تقولن لشیء انی
فاعل ذلک غدا الا ان یشاء الله حضرت جب مقابر مین جاتے کہتے وانا ان شاء الله بکم لاحقون
اگرچہ اونکو اس لحوق مین کچھ شک نہ تھا اور عرف مین استعمال اسکا بمعنے اظہار رغبت و تمنی آتا ہے جسطرح کوئی
کہتا ہے کہ فلان مریگا یا آئیگا تو کہتے ہین انشاء اللہ تعالے تیسرے یہ کہ مراد یہ ہے انا مؤمن حقا انشاء الله تعالے
قال تعالی اولٰئک هم المؤمنون حقا تو صورت مین شک کمال ایمان مین ہے نہ اصل ایمان مین اور یہ کچھ کفر نہین ہے بلکہ حق ہے دو وجہ ایک
یہ کہ ایمان اعمال طاعات سے کامل ہوتا ہے لیکن وجود اسکا علی الکمال معلوم نہین ہوتا دوسرے یہ کہ نفاق مزیل
کمال ایمان ہے اور وہ ایک امر خفی ہے اور اس سے برأت کا ہونا متحقق نہین ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے اکثر
منافقی هذه الامة قراؤها اور فرمایا ہے الشرک اخفی من دبیب النمل تیسرے یہ کہ خوف خاتمہ کا
لگا ہوا ہے معلوم نہین کہ ایمان وقت موت کے سلامت رہیگا یا نہین اگر خاتمہ کفر پر ہوا ایمان سابق حبط ہوجائیگا
کیونکہ وہ سلامت آخرت پر موقوف ہے والله اعلم تمام ہوا کلام احیاء الاحیاء کا ولله الحمد **ف** شیخ ابن الہمام
نے مسایرہ مین عقائد رسالہ قدسیہ امام غزالی رح کو ہمراہ زیادت بیان و ایضاح کلام کے جمع کیا ہے اور اسی ترتیب
کو ملحوظ رکھا ہے اور ایک خاتمہ بڑہا کر ایمان و اسلام و ما یتصل بہما کی بحث کی ہے اور دیباجہ مین کہا ہے ان بعض
الفقراء من الاخوان کان قد شرع فی قراءة الرسالة القدسیة للامام الحجة ابی حامد الغزالی رح فلما توسطها

Marfat.com

احب ان اختصرها واحببت ذلك فشرعت علی هذا القصد فلم استمر علیه الا نحو ورقتین ویعرض للخاطر
استحسان زیادات ارانی اللّٰه یریخی ان ذکرها اهم وانه تتمیم لطالب الغرض فلم یزل یزداد حتی خرج
عن القصد الاول فلم یبق الا کتابا مستقلا غیرانه یسایرها فی تراجمه وزدت علیها خاتمة ومقدمة الی قوله
وبالغت فی توضیحه وتسهیله اذلم اصنعه الا لیسهل علی الاوساط والمبتدئین وسمیته کتاب المسایرة فی
العقائد المنجیة فی الاخرة انتہی شارح سائرہ کہتے ہین المسایرة فی الاصل مفاعلة من السیر وهی ان یسیر
الراکبان متحاذیین اطلق هنا مجازا علی محاذاة کتابه لکتاب الامام الغزالی فی تراجمه انتہی یہ متن وشرح
نزدیک میرے موجود ہے اسمین ایک مقدمہ چار رکن ایک خاتمہ ہے امام غزالی رح شافعی تھے ابن ہمام حنفی
ہین انہون نے بیان عقائد کا طریقہ ماتریدیہ پر کیا ہے جو کہ روایات عقائد حنفیہ کی چند کتب علماء حنفیہ سے خصوصاً
فقہ اکبر امام اعظم رح سے اسجگہ نقل کی گئی ہین اسلئے کچھ ضرورت ترجمہ سائرہ کی اسجگہ معلوم نہین ہوئی

فصل بیان مین اعتقاد امام ابو عثمان اسمعیل بن عبدالرحمن صابونی رح کے

علماء حدیث اسبات کی گواہی دیتے ہین کہ اللہ تعالے ایک ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور حضرت محمد صلعم اوسکے
رسول ہین یہ لوگ اللہ کو اون صفات سے پہچانتے ہین جو قرآن مین اللہ نے خود فرمائی ہین یا صحیح حدیثون
مین حضرت سے آئی ہین اور معتبر لوگون نے اونکو نقل کیا ہے یہ اونکو ثابت کرتے ہین اور مانند صفات مخلوقین کے
نہین کہتے بلکہ اسکے قائل ہین کہ اللہ نے آدم کو اپنی ہاتھ سے بنایا ہے کما فی القرآن خلقت بیدی اور کیفیت و
تشبیہ وتحریف وتعطیل وتمثیل سے بچتے ہین اور کہتے ہین لیس کمثله شئ وهو السمیع العلیم قائل ہین سمع
وبصر وعین ووجہ وعلم وقوت وقدرت وعزت وعظمت وارادہ ومشیت وکلام ورضا وغضب اور دوستی ودشمنی
وخوشی وضحک وغیرہ صفات کے بلا تشبیہ وتاویل اور کہتے ہین کہ اسکی تاویل کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے
۲ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب منزل ووحی ہے مخلوق نہین یہ کلام اوسکی صفت ہے قائل خلق
قرآن کا کافر ہے جبریل اوسکو حضرت کے پاس لائے عربی زبان مین بشیر ونذیر ہے سینون مین محفوظ زبانون
پر مقرو مصاحف مین مکتوب ہے جو اوسکو مخلوق کہے اوسکی گواہی نادرست اوسکی عیادت بیماری مین ناجائز
ہے اگر مرجائے نماز جنازہ اوسپر نہ پڑھین مسلمانون کے مقابر مین اوسکو دفن نکرین اگر توبہ کرے بہتر ورنہ گردن

مارین ابن خزیمہ وشیخ ابو بکر اسمعیل کا قول یہی ہے ابن مہدی بھی اسیطرف گئے ہین یہ مصاحب تہے ابو الحسن اشعری کے
تلفظ قرآن کو بھی مخلوق کہنا کفر ہے یہی قول ہے ابو عمرو مستملی اور ابن جریر طبری و امام احمد کا ** اللہ ساتون
آسمانون کے اوپر عرش پر ہے جسطرح اوسنے قرآن مین فرمایا ہے کیفیت اسکی حوالہ علم الٰہی ہے ام سلمہ نے کہا
استوار معلوم ہے کیفیت اوسکی عقل مین نہین آتی اقرار استوار کا ایمان ہے انکار اوسکا کفر ہے امام مالک نے
اتنا اور کہا کہ سوال کرنا کیفیت سے بدعت ہے حسین بن فضل و ابن مبارک کا بہی قول یہی ہے ابن خزیمہ بھی
اسیطرف گئے ہین ۴ اللہ تعالےٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے بلا تشبیہ وتکییف وتعطیل وتاویل ۵
مرکر قبرون سے اوٹھنا اہوال حشر ونشر کا ہونا نامہ اعمال کا ہاتون مین ملنا پل صراط سے گزر کرنا اعمال کا ترازو
مین تلنا حق ہے ۶ حضرت کا موحدین کے لئے شفاعت کرنا جنسے گناہ کبیرہ ہوئے ہونگے حق ہے ۷ حوض
کوثر وحساب وکتاب کا ہونا اور ایک جماعت مسلمین کا بحساب جنت مین جانا اور عصاۃ کا نار مین داخل ہونا
حق ہے مگر عصاۃ مخلد فی النار نہونگے ۸ اللہ پاک کو مومنین کا دیکھنا مثل ماہ نیم ماہ کے حق ہے انہین آنکھونسے
اوسکو دیکھین گے ۹ جنت و دوزخ پیدا ہوچکی ہین وہ باقی رہینگی اونکو فنا نہوگی موت ذبح کر دی جائےگی
جنتی جنت مین دوزخی دوزخ مین ہمیشہ کے لئے باقی رہینگی ۱۰ ایمان زبان سے اقرار کرنا دل سے یقین
لانا ہے اور بڑہتا گہٹتا ہے عبادت سے زیادہ گناہ سے ناقص ہوجاتا ہے اعمال داخل ہین ایمان مین ۱۱ مومن
سے کتنی ہی گناہ ہون کبیرہ یا صغیرہ وہ کافر نہین ہوتا اور اگر بے توبہ کے توحید واخلاص پر مرگیا تو اللہ تعالیٰ کو
اختیار ہے معاف کرکے جنت مین لیجائے بدون کسی آفت کے چاہے عذاب دے بقدر گناہ کے پہر بخشے سہل
بن محمد رح کہتے ہین گنہگار مومن کو اگرچہ عذاب ہوگا لیکن کافرون کیطرح نار مین ڈالا نجائیگا نہ کفار کیطرح اوسمین
رہیگا اور نہ اونکی سی سختی و بدبختی اوسکو ہوگی ۱۲ مسلمان فرض نماز کے عمداً ترک کرنیسے نزدیک امام احمد اور
ایک جماعت سلف کے کافر ہوجاتا ہے اور اسلام سے باہر ہوجاتا ہے اور نزدیک امام شافعی اور ایک جماعت سلف
کے کافر نہین ہوتا اگر نماز کو فرض جانتا ہے اور آپکو عاصی پہچانتا ہے لیکن مثل مرتد کے لایق قتل ہے ۱۳
افعال عباد کے مخلوق خدا ہین منکر اسکا گمراہ ہے ہادی ومضل اللہ ہے اور عادل ہے ایک فریق جنت مین
جائے گا اور ایک جہنم مین سعادت وشقاوت ماں کے پیٹ مین لکھدی جاتی ہے پہر دنیا مین وہ قسمت کا لکھا
پورا ہوتا ہے ۱۴ بہلا برا نفع نقصان سب اسکی تقدیر سے ہے نافع وضار وہی ہے نہ اور کوئی مگر اللہ
کیطرف نسبت برائی کی کرنی نچاہیئے والشر لیس الیک ۱۵ بندون کے سب کام اللہ کے ارادہ

مشیت سے ہوتے ہین کوئی ایمان نہین لایا اور نہ کافر ہوا اگر اوسکے ارادہ سے وہ چاہتا تو سب لوگون کو ایک
مذہب پر کر دیتا اور اگر یہ چاہتا کہ کوئی گناہ نکرے تو شیطان کو پیدا نکرتا مومن کا ایمان کافر کا کفر اوسیکی قضا و قدر
سے ہے ۱۶ بندون کا خاتمہ کسیکو معلوم نہین ہے کوئی نہین جانتا کہ خاتمہ اچھا ہوگا یا برا نہ کسی شخص معین کو جہنمی کہہ
سکتے ہین ہان یہہ کہین گے کہ جسکی موت دین پر ہوگی اوسکا انجام جنت ہے اور عصاۃ چند روز جہنم مین رہکر
اور گناہون کی سزا پاکر جنت مین جاوینگے ہمیشہ اوسمین نرہینگے مگر جن صحابہ کے لئے حضرت نے گواہی جنت کی
دی ہے اونکو ہم بہی جنتی کہتے ہین جیسے عشرہ مبشرہ اور ثابت بن قیس وغیرہ ۱۷ اللہ نے جو بات غیب کی
چاہی وہ پیغمبر کو بتلا دے ورنہ پیغمبر کو علم غیب نہین ہوتا ہے پہر کسی اور کا کیا ذکر ہے ولی اللہ ہو یا عالم با عمل
۱۸ اصحاب مین سب سے افضل خلفاء اربعہ ہین بترتیب خلافت خلافت بعد حضرت کے تیس برس رہی پہر سلطنت کا
زمانہ آگیا ابوہریرہ نے قسم کہا کر کہا کہ اگر ابوبکر نہوتے تو اللہ کی عبادت موقوف ہو جاتی یعنی دین اسلام
مٹ جاتا اور شرک شایع ہو جاتا عمر رض کی خلافت مین روم ایران اور بڑے بڑے ملک فتح ہوئے دس ہزار
مسجدین بنین سارے صحابہ واجب التعظیم والمحبۃ ہین حدیث مین فرمایا ہے من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم
فببغضی ابغضہم ۱۹ نماز پیچہے ہر حاکم نیک و بد کے پڑہنا اور اوسکے ساتھہ ہو کر جہاد کرنا اور ائمہ کے لئے دعا
کرنا حق ہے اور بغاوت کرنا نادرست اور باغی سے لڑنا یہانتک کہ رجوع کرے جائز ۲۰ صحابہ مین جو جھگڑے
ہوئے اونسے اپنی زبان کو روکے رکہے اور کوئی بات ایسی نکہے جسمین اونکا عیب نکلے اور سبکے لئے مع ازواج
مطہرات طالب رحمت ہو اور سبکی عظمت و حرمت نگاہ رکہے اور اونکے لئے دعا کرے وہ بی بیان سارے مسلمانون
کی مان تہین ۲۱ جنت کو کسی شخص کے لئے واجب نکہے اگرچہ اوسکے اعمال نیک ہون جبتک کہ اللہ اوسکو اپنے
فضل و رحمت سے جنت مین داخل نکرے ۲۲ اللہ نے ہر ایک مخلوق کی ایک اجل مقرر کر دی ہے جبتک وہ
وقت نہین آتا کوئی مر نہین سکتا پہر جب وقت آجاتا ہے تو ایک دم کم زیادہ نہین ہوتا اور جو شخص مر گیا یا مارا
گیا اوسکی اجل پوری ہو چکی تہی اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ ۲۳ اللہ نے شیطانون
کو پیدا کیا ہے وہ لوگون کو بہکاتے ہین اور اونکو سیدہی راہ پر چلنے سے مانع ہوتے ہین مگر اللہ کے خاص بندون
پر اوسکا زور نہین چلتا اوسکا زور تو اوسکے دوستون پر اور جو اللہ کے ساتھہ شرک کرتے ہین چلتا ہے ۲۴ دنیا
مین جادو اور جادوگر ہین لیکن وہ کسیکو کچہہ نقصان نہین پہنچا سکتے بغیر حکم خدا کے جو اوسکو نافع یا ضار سمجہے وہ کافر باللہ
ہے ساحر سے توبہ کرائی جائے اگر نہ کرے گردن مارا جائے قائل حلت سحر واجب القتل ہوجاتا ہے ۲۵ ہر شراب

جو نشہ کرے تر انگور کی ہو یا خشک انگور کی یا کھجور کی یا شہد کی یا جوار کی یا کسی اور چیز کی تہوڑی ہو یا بہت پاک ہو یا نجس حرام ہے اوسکے پینے سے حد آتی ہے ٢٦ نماز کا اول وقت مین پڑہنا افضل ہے دیر کرنے سے اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑہنا ضرور ہے اور رکوع وسجدے کا پورا پورا ادا کرنا ضرور ہے اسکو اطمینان واعتدال کہتے ہین یہ نماز مین واجب ہے علماء حدیث نصیحت کرتے ہین تہجد کے بعد سونے کی اور صلہ رحم وافشاء سلام اور اطعام طعام اور ضیافت مسافرین کی اور ترحم وشفقت کرنے کی فقراء ومساکین ویتامی پر اور مسلمانونکا کام نکالدینے پر اور کہانے وپینے وجماع ولباس مین حرام سے بچنے کی اور نیک کامونمین کوشش کرنے کی اور نیک بات کا حکم دینے کی اور بُری بات سے منع کرنے کی اور نیکی کیطرف جلدی کرنے کی اور یہ لوگ محبت رکہتے ہین دین کے لئے اور دشمنی رکہتے ہین دین کے لئے اور اللہ کی ذات وصفات مین جھگڑنے سے پرہیز کرتے ہین اور اہل بدع وضلال سے جدا رہتے ہین اور بد مذہبون اور جاہلون کو دشمن رکہتے ہین اور دین مین سلف صالحین کی پیروی کرتے ہین ٢٧ اہل بدع کی علامتین کُھلی ہوئی ہین اونمین ایک یہ ہے کہ وہ اہل حدیث سے دشمنی رکہتے ہین اور اونکو حقیر جانتے ہین اور اونکا نام کبھی حشویہ رکہتے اور کبھی جہلہ اور کبھی مشبہ وہ سمجھتے ہین کہ حضرت کی حدیثین علم سے کچہ علاقہ نہین رکہتی ہین اور علم وہ ہے جو شیطان نے اونکو سمجہا دیا ہے یا اونکے خیالات جاہلانہ اور وساوس کا ذبہ مین آیسے ہی لوگون پر اللہ نے لعنت کی ہے اور اونکو بہرا اور اندہا کر دیا اور جس کو اللہ ذلیل کرے اسکو کون عزت دے ابن قطان کہتے تھے دنیا مین کوئی بدعتی ایسا نہین ہے جو اہل حدیث سے دشمنی نرکہتا ہو پہر جو شخص بدعت نکالتا ہے اوسکے دلسے مزہ حدیث کا جاتا رہتا ہے ابو نصر بن سلام فقیہ کہتے تھے بدعتیون پر کوئی بات اس سے زیادہ بہاری نہین ہے کہ وہ حدیث کو سُنین اور اوسکو روایت کرین احمد بن اسحاق فقیہ حدیث بیان کرتے تھے ایک شخص نے کہا تم کب تک حدثنا کہوگے شیخ نے کہا اوٹہ جا اے کافر میرے سامنے سے اور پہر کبھی میرے گہر مین نہ آنا انتہی حاصلہ مین کہتا ہون شیخ امام اسمعیل صابونی جنکی کتاب کا یہ خلاصہ ہے سنہ ٣٧٣ مین پیدا ہوئے تھے انکو بیہقی نے امام المسلمین اور شیخ الاسلام کہا ہے امام الحرمین نے کہا ہے مجکو عقائد ومذہب مین شک رہتا تہا مینے رسول خدا صلعم کو خواب مین دیکہا فرمایا تو عقائد صابونی کا اتباع کر انتہی ذہبی کہتے ہین یہ صابونی فقیہ ومحدث وحافظ وصوفی وشیخ نیشاپور اور مقیم سنت وقامع بدعت تھے اللہ تعالی اونسے راضی ہو انکا انتقال سنہ ٤٥٩ ہجری مین ہوا چہارم محرم روز جمعہ کو قرآن شریف کی چند آیتین سنکر ایسی تاثیر ہوئی کہ سات روز تک مضطرب رہکر انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون جو بیان عقائد کا انہون نے کیا ہے وہ میزان

کتاب وسنت مین موزون ہوچکا ہے ایک کتاب حافل اُنکی علاوہ ان عقائد کے بیان اصول دین مین مع ادلہ اور ہے لکن وہ مجکو میسر نہین آئی اِس رسالہ مین بھی اونہون نے ذکر بعض دلائل کا اور حوالہ ائمہ وسلف کا کیا ہے مگر اسجگہ اختصار کے لیئے وہ ادلہ حذف کر دیئے گئے ہین اردو ترجمہ عقائد صابونی کا علیحدہ طبع ہوچکا ہے جزاہم اللہ تعالے عنا خیرا

فصل بیان مین عقائد کے

اہل حق نے کہا ہے کہ حقائق اشیاء کی ثابت ہین اور علم ساتھ اون حقائق کے متحقق ہے بخلاف سوفسطائیہ اور اسباب علم کو واسطے خلق کے تین ہین ایک حواس سلیمہ دوسرے خبر صادق تیسرے عقل سو حواس پانچ ہین ایک سننا دوسرے دیکھنا تیسرے سونگھنا چوتھے چکھنا پانچوین چھونا خبر صادق دو طرح پر ہے ایک خبر متواتر جو ایسی قوم کی زبان سے ثابت ہوئی جنکا اتفاق کرنا دروغ پر غیر متصور ہے اس خبر سے علم ضروری حاصل ہوتا ہے جیسے علم پادشاہان گذشتہ کا زمانہائے گذشتہ مین اور علم دور کے شہرون کا دوسری خبر رسول مؤید بمعجزہ ہے اس سے علم استدلال حاصل ہوتا ہے اور جو علم کہ اس سے ثابت ہوتا ہے وہ مانند اوس علم کے ہے جو بالضرورۃ ثابت ہے حصول یقین وثبات مین یہی علم بمعنے اعتقاد مطابق جازم کے ثابت ہے اگر یہ بات نہو تو پھر ظن یا جہل یا تقلید ٹھہرے گی عقل بھی ایک سبب ہے علم کا اور جو بات اوس سے بالبداہت ثابت ہوتی ہے وہ ضروری ہے جیسے یہ علم کہ کل شے کا اعظم ہوتا ہے اوسکے جزء سے اور جو علم استدلال سے ثابت ہوتا ہے وہ اکتسابی ہے رہا الہام سو وہ کچھ اسباب معرفت صحت شے سے نزدیک اہل حق کے نہین ہے ١ عالَم مع اپنے تمام اجزاء کے محدث ہے کیونکہ عین وعرض ہے عین وہ ہے جو بذات خود قائم ہو پھر اگر مرکب ہے تو جسم ہے اور غیر مرکب ہے تو جوہر ہے اسکو جزء لایتجزی کہتے ہین عرض وہ ہے جو خود قائم نہو بلکہ جسم وجوہر مین پیدا ہو جیسے طرح طرح کے رنگ والوان اور ہر طرح کے اکوان جیسے حرکت وسکون واجتماع وافتراق اور ہر طرح کے مزے اور ہر قسم کی بو سو یہ عالم قابل فنا ہے کل شئ هالك الا وجهه ٢ محدث اس عالم کا اللہ تعالے ہے اوسکی ذات واحد قدیم حی قادر علیم سمیع بصیر شائی مرید ہے نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود نہ متبعض نہ متجزی نہ متركب ان دونون سے نہ متناہی نہ موصوف بماہیت وکیفیت نہ متمکن اندر کسی مکان کے نہ اوسپر

کوئی زمانہ جاری ہو اور نہ کوئی شے اوسکے مشابہ ہو سکے اوسکے علم و قدرت سے کوئی شے باہر نہیں ہے ٣
اللہ کی صفات ازلیہ ساتہ ذات خدا کے قائم ہین نہ عین ہین نہ غیر وہ یہ صفتین ہین علم حیاۃ سمع بصر ارادہ مشیت
فعل و تخلیق و ترزیق و کلام ٤ اللہ کا کلام اللہ کی صفت ازلی ہے حرف و صوت کی جنس سے نہین ہے
یہ صفت منافی ہے سکوت و آفت کو اللہ تعالی متکلم آمر ناہی مخبر ہے قرآن اوسکا کلام غیر مخلوق ہے مصاحف
مین لکہا ہوا ہے دلونمین محفوظ ہے زبان پر پڑہا جاتا ہے کانونسے سنے مین آتا ہے لکن اوسنے ان سب
مین کچہ حلول نہین کیا ہے ٥ تکوین ایک صفت ازلی ہے اللہ کی اللہ تعالی نے اس جہان کو مع اوسکے تمام
اجزا کے پیدا کیا ہے سو تکوین ازل مین تہی اور مکون اپنے وقت پر حادث ہوا یہ تکوین ہمارے نزدیک الگ
چیز ہے اور مکون الگ چیز ہے کیونکہ فعل مغایر مفعول کے ہوا کرتا ہے ٦ ارادہ ایک صفت ازلی ہے خدا کی
اوسکی ذات کیساتہ قائم ہے اللہ پاک کا کوئی مثل شبہ و ضد و ند و نظیر و معین نہین ہے اور نہ اللہ اپنے غیر کے
ساتہ متحد ہوتا ہے اور نہ غیر مین حلول کرتا ہے وہ تو متصف ہے ساتہ جمیع صفات کمال کے اور منزہ ہے سارے
سمات نقص و زوال سے ٧ دیکہنا اللہ کو آنکہہ سے نزدیک عقل کے جائز اور نقل سے واجب ہے دلیل
سمعی نے رویت مومنین کو دار آخرت مین واجب بتلایا ہے سو اللہ تعالی اوسدن نظر آئیگا لکن نہ کسی مکان
اور جہت مین بطور مقابلہ و اتصال شعاع یا ثبوت مسافت درمیان رائی اور درمیان خدا کے مسلمان اللہ
کو دن قیامت کے دیکہین گے ٨ خالق افعال عباد کا اللہ ہی ہے کفر ہو یا ایمان طاعت ہو یا عصیان
یہ سب کچہ اللہ ہی کے ارادہ و مشیت و حکم و قضیت و تقدیر سے ہوتا ہے ٩ بندونکے افعال اختیاری پر اگر
طاعت ہے تو ثواب اور اگر معصیت ہی تو عقاب کیا جاتا ہے عمل خوب اللہ کی رضا سے ہے اور زشت اسکو ناپسند
ہے وہ جسے چاہے ہدایت دے جسے چاہے گمراہ کرے ١٠ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے یہی استطاعت حقیقت ہے
اوس قدرت کی جس سے فعل ہوا کرتا ہے یہ نام سلامت اسباب و آلات و جوارح پر بولا جاتا ہے اور اعتماد صحت
تکلیف کا اسی استطاعت پر ہے جو چیز بندہ کی وسع مین نہین ہے اوسکی تکلیف بندہ کو نہین دیجاتی ہے ١١
مارنے کے بعد جو درد ہوتا ہے اور توڑنے کے بعد جو شکستگی شیشہ مین پائی جاتی ہے یہ سب مخلوق خدا ہی کے
بندہ کو اسکے پیدا کرنے مین کچہ دستکاری نہین ہے ١٢ مقتول اپنی اجل سے مرتا ہے موت جو ساتہ میت کے
قائم ہے یہ بہی اوسکی مخلوق ہے بدلیل خلق الموت و الحیوۃ مرگ و مدت مرگ ایک ہی شے ہے ١٣
حرام رزق ہے اللہ جسکو چاہے ہدایت پر لگائے جسکو چاہے گمراہ کر دے ١٤ اجوبات حقمین بندہ کے اصلح و

یعنی ان نہ عین ہے ٧

مفید تر ہے وہ کچھ اللہ پر واجب نہین ہے اللہ کا فعل کسی غرض سے نہین ہوتا ہے اوسکے سوا کوئی
حاکم نہین ہے عقل کو حسن و قبح اشیاء مین کچھ دخل نہین ۵ عذاب قبر کا واسطے کفار کے اور واسطے بعض
مومنین گنہگار کے اور آرام قبر کا واسطے اہل طاعت کے مطابق علم الٰہی کے ثابت ہے سیطرح سوال منکر
نکیر کا اور اوٹھنا بعد مرنیکے حق ہے اور وزن اعمال کا اور ملنا کتاب اعمال کا اور لیا جانا حسابکا اور ہونا سوال
کا اور وجود حوض و صراط و جنت و نار کا حق ہے یہ دونون سدم مخلوق موجود ہین اور باقی رہینگی انکے
لوگ فنا نہونگے ۶ گناہ کبیرہ مومن کو ایمان سے خارج نہین کرتا ہے اور نہ کفر مین اسکو داخل کرتا ہے اللہ تعالے
شرک کو نہین بخشتا جو شرک سے کم ہے جیسے صغائر کبائر انکو جسکے لئے چاہتا ہے بخشدیتا ہے جائز ہے کہ اللہ
صغیرہ پر عقاب کرے اور کبیرہ کو معاف کردے جبکہ کسی حرام کو حلال نہ ٹھیرایا ہو استحلال کبیرہ کا کفر ہے
۷ شفاعت کرنا رسولون اور نیک لوگونکا حق مین اہل کبائر کے باحادیث مستفیضہ ثابت ہے اہل کبائر
منجملہ مومنین کے مخلد فی النار نہونگے اگرچہ بے توبہ کئے ہوئے مرگئے ہون ۱۸ ایمان یہ ہے کہ جو کچھ پاس سے
اللہ کے آیا ہے اوسکو سچ جانے یعنی دلسے اور زبانسے اوسکا اقرار کرے رہے اعمال سو وہ بڑھتے رہتے
ہین اور ایمان نہ بڑھتا نہ گھٹتا ہے ایمان و اسلام ایک چیز ہے بندہ سے جب تصدیق و اقرار پایا گیا تو اب یون کہہ سکتا
ہے کہ مین سچ مچ مومن ہون یون کہنا نہ چاہئیے کہ ان شاء اللہ تعالےٰ مین مومن ہون ایمان یاس کیوقت
کا مقبول نہین ہوتا ہے ۱۹ سعید شقی ہوجاتا ہے اور شقی سعید بنجاتا ہے یہ تغیر سعادت و شقاوت پر
واقع ہوتا ہے نہ اسعاد و اشقاء پر کہ یہ دونون اللہ کی صفتین ہین اللہ کی ذات اور صفات پر تغیر نہین آتا ۲۰
ارسال رسل مین حکمت ہے اسیلئے اللہ نے رسول جنس بشر سے طرف بشر کے بشارت و نذارت دیکر بھیجے انہون
نے اون امور دنیا و دین کو جنکی محتاج سارے لوگ تھے بیان کیا پھر ان رسولونکو معجزات ناقضات عادات
سے مؤید فرمایا ۲۱ اول نبی آدم ابو البشر ہین اور آخر انبیاء محمد صلعم بعض احادیث مین پیغمبرونکی گنتی آئی ہے
لکن اولی یہ ہے کہ عدد تسمیہ پر اقتصار نکرے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے منہم من قصصنا علیک ومنہم من
لم نقصص علیک ذکر عدد مین اس بات سے امن حاصل نہین ہے کہ غیر نبی انبیاء مین داخل ہوجاوی یا کوئی
نبی انبیاء مین سے خارج ٹھیر جائے یہ سارے پیغمبر صادق ناصح معصوم غیر معزول ہین ۲۲ افضل
انبیاء محمد صلعم ہین ملائکہ اللہ کے بندے ہین جیسا حکم ہوتا ہے ویسا ہی کام کرتے ہین ذکر مین انثی ۲۳ اللہ
نے پیغمبرون پر اپنی کتابین اوتارین اونمین امر و نہی و وعد و وعید کو بیان کیا اللہ کے نام توقیفی ہین ۲۴

حضرت کی معراج بیداری مین مع بدن کے آسمان پہر جہانتک کہ اللہ نے چاہا جانب علو مین ہوئی آپکی امت بہترین امم ہے اور آپکی شریعت اکمل شرایع اور آپکا دین ناسخ جملہ ادیان اور آپکے اصحاب اخیار امت ہین ۲۵ کرامات اولیا کی حق ہے ظہور اس کرامت کا بطریق نقض عادت کے واسطے ولی کے ہوتا ہے جیسے قطع مسافت دراز مدت قلیل مین اور چلنا پانی پر اور اڑنا ہوا مین اور بات کرنا جماد وعجمار کا اور دفع کرنا بلا ر متوجہ کا اور کفایت کرنا مہم اعدا کو وغیر ذلک من الاشیاء یہ کرامت جو ہاتھہ پر کسی شخص کے امت مین سے ظاہر ہوتی ہے درحقیقت معجزہ ہے رسول خدا صلعم کا کیونکہ اس کرامت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ شخص اللہ کا ولی ہے اور ولی نہین ہوتا مگر وہی شخص جو اپنی دیانت مین محق ہو دیانت یہ ہے کہ حضرت کی رسالت کا مقر ہو ۲۶ افضل بشر بعد نبی صلعم کے ابوبکر صدیق پہر عمر فاروق پہر عثمان ذی النورین پہر علی مرتضی ہین خلافت انکی اسی ترتیب پر ہوئی ہے خلافت کا زمانہ تیس برس رہا پہر ملک و امارت ہے مسلمانون کے لئے ضرور ہے کہ ایک امام ہو جو احکام نافذ کرے حدود قائم رکہے سرحدات کو روکے فوج کو طیار کرے صدقات اخذ کرے متغلبین و رہزنان اور سارقان کو مقہور کرے جمعہ و اعیاد کو قائم کرے جو منازعات درمیان عباد کے واقع ہوتی ہین انکا فیصلہ کرے جو گواہی حقوق پر قائم ہو اوسکو قبول فرمائے صغائر و صغار بے اولیا کو بیاہ دے غنیمت کو تقسیم کرے یہ امام ایسا ہو کہ ظاہر ہو نہ مخفی اور قریش مین سے ہو نہ کسی اور قوم مین سے اگرچہ امامت مختص ساتھ بنی ہاشم یا اولاد علی مرتضی کے نہین ہے امام کا معصوم ہونا کچہ شرط نہین ہے اور نہ یہ شرط ہے کہ وہ اہل زمان سے افضل ہو اور نہ یہ کہ صاحب ولایت کاملہ مطلقہ ہو اتنا کافی ہے کہ سیاست کرنیوالا اور تنفیذ احکام و حفظ حدود اسلام اور انصاف مظلوم پر ظالم سے قادر ہو امام فسق و جور کے سبب سے معزول نہین ہو سکتا ہے ۲۷ نماز پیچھے ہر نیک وبد کے پڑہنا جائز ہے اسیطرح جنازہ پر ہر نیک وبد کے ۲۸ ہم ذکر صحابہ سے باز رہتے ہین مگر ساتھ خیر کے دس شخصونکے لئے گواہی جنت کی دیتے ہین پہر اہل بدر پہر اہل احد پہر اہل بیعت رضوان کے لئے ۲۹ ہم معتقد ہین مسح کے موزہ پر سفر و حضر مین اور نبیذ تمر کو حرام نہین کہتے ۳۰ کوئی ولی درجہ انبیاء کو نہین پہونچا اور نہ کوئی بندہ اس رتبہ کو کہ اوس سے تکلیف امر و نہی کی ساقط ہو جائے ۳۱ نصوص اپنے ظواہر پر محمول ہین جن معانی کا ادعا اہل باطن و الحاد کرتے ہین اوسطرف نجانا چاہئے نصوص کا رد کرنا کفر ہے اور استحلال معصیت کا صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہے اسیطرح استہانت معصیت کی اور استہزاء شریعت پر کفر ہے اور ہزل بالکفر کفر ہے یعنی کلمہ کفر کا بطور ہنسی دل لگی کہنا ہم مست کو کافر نہین کہتے امن مین ہونا اللہ سے اور ناامید ہونا اوس سے دونون کفر ہین اور کاہن کی تصدیق کرنا غیب مین کفر ہے معدوم کوئی شے نہین ہے ۳۲ زندونکی دعا و صدقہ واسطے مردونکے نافع ہے مجیب الدعوات قاضی الحاجات اللہ ہی ہے

ایمان درمیان خوف ورجار کے ہوتا ہے ۳۳ حضرت نے جو خبر اشراط ساعت اور خروج دجال اور دابۃ الارض
اور یاجوج و ماجوج ونزول عیسی علیہ السلام کی آسمان سے زمین پر آور طلوع آفتاب کی جانب مغرب سے دی
ہے وہ سب حق ہے ۳۴ مجتہد سے خطا وصواب دونون ہوتے ہین اصابت پر دو اجر اور خطا پر ایک اجر
ملتا ہے ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے یعنی اگرچہ اونکے بعض کلمات سے کفر لازم آتا ہے ولیکن جب تک کہ وہ اسکا
التزام نکرین یا وہ لزوم غایت ظہور مین نہو تکفیر اونکی نہین کرینگے ۳۵ رسل بشر افضل ہین رسل ملائکہ سے
اور رسل ملائکہ افضل ہین عامہ بشر سے اور عامہ بشر افضل ہین عامہ ملائکہ سے انتہے کلامہ النسفی انہین سے
ہر عقیدہ کی دلیل مسمی کتاب بغیۃ الرائد فی شرح العقائد مین مذکور ہے ان مین بعض عقائد پر انتقاد
بھی کیا گیا ہے فارجع الیہ وعوّل علیہ وباللہ التوفیق

فصل تیسری بیان مین عقائد حنابلہ کی مطابق کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح کے جو تالیف حافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالی کی ہے

اہل حدیث کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان اقرار کرے اللہ اور اوسکے فرشتون اور رسولونکا اور اوس چیز کا جو اللہ
کے پاس سے آئی ہے اور اوس چیز کا جسکو معتبر لوگون نے حضرت سے روایت کیا ہے یہ لوگ اوسمین سے کچھ رد
نہین کرتے اور جانتے ہین کہ بیشک اللہ معبود ایک اکیلا بے نیاز ہے نہ اوسکے بی بی ہے نہ اوسکے اولاد اور
محمد صلعم بیشک اوسکے بندے اور رسول ہین ایمان قول وعمل ہے اور تمسک کرنا ساتھ سنت کے یہ ایمان کم وبیش
ہوتا ہے ایمان مین انشاء اللہ تعالی کہتے ہین لیکن نہ شک کے راہ سے بلکہ یہ ایک طریقہ ہے جو درمیان علماء
کے جاری ہے جب کوئی پوچھے کہ کیا تو مومن ہے تو کہے مین مومن ہون انشاء اللہ تعالی یا یون کہے کہ اللہ کی
امید رکھتا ہون کہ مین مومن ہون مین ایمان لایا اللہ پر اور اوسکے ملائکہ ورسل پر جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان ایک
قول ہے بلا عمل تو وہ مرجی ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان صرف اقرار باللسان ہے اعمال نہ ہے شرایع ہین
تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان کیا کہ میرا ایمان مثل ایمان جبریل وملائکہ کے ہے تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان
کیا کہ معرفت دل مین پڑتی ہے گو منہہ سے نکہے تو وہ بھی مرجی ہے تقدیر کی نیکی بدی اور تھوڑا اور بہت ظاہر
اور باطن اور شیرین وتلخ اور محبوب ورمکروہ اور خوب اور زشت اول وآخر سب طرف سے اللہ کے ہے تمکا
ایک حکم ہے جو سب بندون پر جاری ہے اوسکی ایک قدر ہے جسکو اوسنے مقدر کیا ہے کوئی نفس اوسکی مشیت سے تجاوز

Marfat.com

سے تجاوز نہین کرتا بلکہ سارے لوگ وہی کام کرتے ہین جسکے لئے اوسنے اونکو پیدا کیا ہے جو کچھہ اونکی تقدیر
مین لکھا ہے اوسیمین گرفتار ہوتے ہین یہ اوسکا عدل ہے زنا چوری شراب خواری قتل نفس مال حرام کا کھانا
شرک اور سارے گناہ کرنا اللہ کی قضا و قدر سے ہے اسلئے کہ کسی مخلوق کو اللہ پر کچھہ حجت ہو بلکہ اوسیکی حجت
بالغہ نیر ہے اوس سے کوئی کچھہ نہین پوچھہ سکتا یہی پوچھے جاتے ہین اوسکا علم خلق مین موافق اوسکی مشیت کے
جاری ہے وہ ابلیس وغیرہ کی معصیت کو جب ہی سے جانتا تہا کہ اوسنے وہ معصیت کی ہے اور جب تک قیامت
قائم ہوگی اوسنے عاصیونکو معصیت کیلئے پیدا کیا ہے اور اہل طاعت سے طاعت کو معلوم کر لیا ہے سو ہر
کوئی وہی کام کرتا ہے جس کام کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے وہ اللہ ہی کے حکم کی طرف پہرتا ہے اللہ کی مشیت و تقدیر سے
کوئی تجاوز نہین کرتا اللہ ہی جو چاہے سو کرے جو کوئی یہ گمان کرے کہ اللہ نے تو یہ چاہا تہا کہ عاصی لوگ خیر
وطاعت کرین لیکن بندون نے اپنے لئے شر و معصیت چاہی اور اپنی خواہش کے موافق کام کیا تو وہ
شخص یہہ گمان کہتا ہی کہ بندونکی خواہش اللہ کی خواہش پر گویا غالب ہی اس سے بڑہکر اور کیا افترا اللہ تعالی پر ہوگا جسنے
یہ گمان کیا کہ زنا تقدیر سے نہین ہے اوسکو یہ کہنا چاہیئے کہ بہلا یہ عورت جو زنا سے حامل ہوئی ہے اور اوس نے
بچہ جنا ہے اللہ نے اپنے علم مین اس بچے کا پیدا کرنا چاہا تہا یا نہین اگر کہے کہ نہین تو اوسنے یہ گمان کیا کہ اللہ کے سوا
کوئی اور خالق بہی ہے اور یہ کہلا شرک ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ زنا و چوری و بادہ نوشی اور اکل مال حرام
قضا و قدر سے نہین ہے تو اوسنے یہ گمان کیا کہ آدمی قادر ہی اسبات پر کہ کسی دوسرے کا رزق کہا جائے
سو یہ صاف قول مجوس کا ہی بلکہ اوسنے تو اپنا ہی رزق کہایا ہے جو اللہ نے اوسکیلئے مقدر کیا تہا اور اوسیطرح
کہایا جسطرح کہ اوسکی تقدیر مین تہا جسنے یہ گمان کیا کہ قتل نفس اللہ کی تقدیر سے نہین ہی تو اوسنے یہ گمان کیا کہ
مقتول بے موت کے مرگیا ہی اس سے بڑہکر اور کیا کفر ہوگا بلکہ یہ کام اللہ ہی کے حکم سے ہوا ہے یہ اوسکا عدل ہے
اوسکی خلق پر اوسکی تدبیر ہے اوسکی خلق مین موافق اوسکے علم کے وہ سچا عادل ہی جو کچھہ اوسنے کیا معترف علم خدا کو
لازم ہے کہ مقر ہو اللہ کی قدر و مشیت کا **ف** گواہی نہ دے کوئی آدمی کسی شخص پر اہل قبلہ مین سے کہ وہ
دوزخ مین ہی بسبب کسی گناہ کے جو اوسنے کیا ہے یا بسبب کسی کبیرہ کے جسکا وہ مرتکب ہوا ہی مگر یہ کہ کسی نص
یا حدیث مین آیا ہو اسیطرح گواہی نہ دے واسطے کسی کے بہشت کی بسبب کسی نیک کام کے جو اوسنے کیا ہی یا بسبب کسی
خیر کے جو اوس سے ہوئی ہی مگر یہ کہ کسی حدیث مین آیا ہو **ف** خلافت و سلطنت قریش مین ہے جب تک کہ
دو آدمی بہی اونمین باقی رہین کسی شخص کو نہین پہنچتا کہ جہگڑا کرے قریش سے بادشاہی مین یا خروج

Marfat.com

گرے اونپر یا اقرار کرے خلافت کا واسطے غیر قریش کے ف حکم جہاد کا تا قیام قیامت جاری ہے جہاد قائم
ہے ساتھ ہر امام کے نیک ہو یا بد باطل نہین کرتا اوسکو جور جائر کا اور نہ عدل عادل کا جمعہ ور ہر دو عید و رحج
ہمراہ پادشاہ کے ہوتا ہے اگرچہ نیک و عدل و متقی نہون صدقات خیرات عشر خراج فی غنیمت پادشاہ کو دے
دو اوسمین خواہ عدل کرے یا ظلم جسکو خدا نے والی مرکیا ہے اوسکی اطاعت کرے یا نہ کو اوسکی طاعت سے نہ کھینچے
اوسپر تلوار لیکر خروج نکرے یہانتک کہ اللہ کوئی راہ نکالے سمع و طاعت کرے پادشاہ کی اوسکی بیعت کو نہ توڑے
جو کوئی ایسا نکریگا وہ مبتدع مخالف سنت مفارق جماعت ہے پادشاہ اگر ایسے کام کا حکم دے جسمین خدا کی نافرمانی ہوتی
ہے تو اوسمین اطاعت پادشاہ کی نہین ہے پادشاہ پر خروج کرنا اور اوسکے حق کا روکنا نہین پہنچتا ف
فتنہ مین رک جانا ایک سنت ماضیہ ہے اِس سنت کا لازم پکڑنا واجب ہے پہر اگر مبتلا ہو جائے تو اپنی جان
کو آگے کرے نہ اپنے دین کو فتنہ کی مدد نکرے نہ ہاتہ سے نہ زبان سے ہان اوسکو ہاتہ و زبانسے روکے اللہ مددگار
ہوگا ف اہل قبلہ سے رک جائے اونکو بسبب کسی عمل کے اسلام سے خارج نکرے کافر نکہے مگر یہ کہ حدیث مین
آیا ہو تو اوسکی تصدیق کرے اور حدیث کو مانے جیسے ترک نماز یا بادہ نوشی و نحو ذلک یا ایسی بدعت ہو کہ
فاعل اوسکا منسوب ہو طرف کفر یا خروج عن الاسلام کے تو اوسکو کافر کہے مگر لفظ حدیث سے تجاوز نکرے ف
کانا دجال بیشک نکلنے والا ہے وہ بڑا جھوٹا ہے سب جھوٹون مین قیامت آنیوالی ہے اسمین کچھ شک نہین ہے
اللہ تعالی اموات کو قبور سے اوٹھائیگا عذاب قبر کا حق ہے بندہ کو پوچھا جاتا ہے دین و رب و نبی سے منکر و نکیر حق
ہین یہ دونون دو فتان ہین قبر کے ہم اللہ سے سوال تثبیت کرتے ہین جنت و دوزخ حق ہین حضرت کا
حوض حق ہے آپکی اُمت اوسپر آئے گی اور اوسکا پانی پیئے گی پلصراط حق ہے یہ پل جہنم کی پشت پر رکھا جائیگا
اوسپر سے سب آدمی گزر کرینگے بہشت صراط کے ورے ہوگی ترازو حق ہے اوسمین نیکیان بدیان جسطرح اللہ تعالی
چاہیگا تولی جائینگی صور حق ہے اسرافیل علیہ السلام اوسکو پہونکین گے ساری خلق مرجائیگی پہر دوسری بار
پہونکین گے تو سب لوگ اوٹھ کہڑے ہونگے اور طرف رب العالمین کے آئینگے حساب کا ہونا کتاب کا ملنا ثواب و عقاب
کا ہونا حق ہے افعال بندونکی لوح محفوظ مین لکھے جاتے ہین جسطرح کہ اللہ نے قضا و قدر کیا ہے قلم حق ہے اللہ نے
اوس سے ہر چیز کی تقدیر کو شمار کر کے اپنی یاد مین لکھہ رکھا ہے ف شفاعت کا دن قیامت کو ہونا حق ہے حضرت
صلعم اوسدن شفیع ہونگے ایک قوم اونکی شفاعت سے دوزخ مین نجائیگی ایکقوم ہمیشہ دوزخ مین رہیگی وہ قوم
مشرک کافر منکر مکذب خدا ہوگی موت کو اوسدن درمیان دوزخ و بہشت کے ذبح کرینگے بہشت و دوزخ مع

Marfat.com

بانیہا پیدا ہوچکی ہے اللہ نے اِن دونون گہر ونکے لئے لوگ بنائے ہین جنت ونار کو فنا نہین ہے اور نہ اُن اشیار کو جو
اِن دونون کے اندر ہین اگر کوئی مبتدع مخالف یا کوئی زندیق یہ دلیل لائے کہ کل شیٔ ھالک الا وجھہ
یا مثل اسکے کوئی اور آیت یا حدیث متشابہ پیش کرے تو اُس سے یہ کہا جائیگا کہ بیشک ہر چیز پر اللہ نے ہلاک و فنا کو لکہدیا
ہے وہ ہالک ہے مگر جنت ونار کو اوسنے واسطے بقا کے پیدا کیا ہے نہ واسطے فنا و ہلاک کے یہ دونون منجملہ آخرت کے ہین
نہ منجملہ امور دنیا کے وقت نفخ صور اور قیام قیامت کے حورین نہین مرینگی اور نہ کبھی آور اسلیے کہ اللہ نے اونکو واسطے بقا
کے بنایا ہے نہ واسطے فنا کے اینر اُسنے موت کو نہین لکہا سو جو کوئی خلاف اسکے کہیگا وہ بتدع مخالف ہے راہ مستقیم سے
گمراہ ہے **ف** اللہ تعالے کا ایک تخت ہے تخت کے اُٹہانے والے ہین اللہ اُس تخت کے اوپر ہے اوسکے لئے کوئی
حد نہین ہے اوسکے دو ہاتہ ہین بلا کیف جسطرح فرمایا ہے خلقت بیدی اور فرمایا ہے بل یداہ مبسوطتان پہر یہ دونون ہاتہ
داہنے ہین و کلتا یدیہ یمین اُسکی دو آنکہین ہین بلا کیف جسطرح فرمایا ہے تجری باعیننا اُسکا ایک مُنہ ہے جسطرح
کہا ہے ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام **ف** اللہ کے نامون مین نہ یہ کہین کہ وہ غیر اللہ ہین جسطرح کہ معتزلہ وخوارج
نے کہا ہے نہ یہ کہین کہ عین ہین اللہ عالم ہے سب اشیار کا جسطرح فرمایا انزلہ بعلمہ اور کہا وما تحمل من انثی ولا
تضع الا بعلمہ اسیطرح وہ سمیع و بصیر ہے نہ جسطرح کہ معتزلہ نے ان دونون صفت کی نفی کی ہے اللہ تعالے صاحب قوت
ہے جسطرح فرمایا ھو اشد منھم قوۃ زمین مین کوئی بدی نیکی نہین ہوتی مگر اوسکے ارادہ و مشیت سے سب باتین
اوسیکی خواہش سے ہوتی ہین جسطرح فرمایا وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین مسلمان کہتے ہین کہ اللہ
نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہ ہوا کوئی کچہہ کام کرنے سے پہلے نہین کرسکتا اور نہ اللہ کے علم سے باہر ہوسکتا ہے
جسکو اللہ نے جانا کہ یہ کام وہ نہ کریگا اُسکو کوئی نہین کرسکتا اللہ کے سوا کوئی خالق نہین ہے بندونکے سب کام اللہ کے
پیدا کیے ہوئے ہین بندے کسی چیز کو پیدا نہین کرسکتے اللہ ہی نے مومنونکو توفیق اطاعت کی دی ہے کافرونکو مخذول کیا
ہے ایمان والونپر وہ مہربان ہے انکے طرف نظر رحمت سے دیکہا ہے اُنکو درست کیا اور ہدایت فرمائی کافرونپر مہربان
نہوا انکی اصلاح کی نہ اُنکو راہ دکہائی اگر وہ اُنکو سنوارتا تو وہ سب صلحا ہوجاتے اگر راہ دکہاتا اُنکو تو وہ سب راہ یاب
کامیاب ہوجاتے اللہ تعالے قادر ہے اسبات پر کہ سب کفار کو سنوار دے اُنپر مہربانی کرے یہانتک کہ وہ سب ایماندار
ہوجائین جسطرح فرمایا ولو شاء اللہ لجمعکم اجمعین لکن اُسنے یہی چاہا کہ یہ کافر ہین جسطرح کہ اُسکے علم مین تہا اسلیئے اُنکو مخذول کیا
گمراہ کیا اُنکے دلونپر مہر لگائی **ف** اہل حدیث اسبات پر ایمان لائے ہین کہ لوگ اپنے نفس کے نفع و ضرر کے مالک نہین
ہین مگر جو چاہے اللہ اپنے سب کامونکو اللہ ہی کے حوالہ کرتے ہین ہر وقت اپنی حاجت اللہ کی طرف ثابت کرتے ہین ہر حال

Marfat.com

مین اُسکے ڈر کے فقیر ہین اللہ تعالی سنتا ہے شک نہین کرتا دیکھتا ہے شک نہین کرتا علیم ہے بے جہل کے جواد ہے بے بخل کے حفیظ ہے بے نسیان و سہو کے قریب ہے بے غفلت کے بولتا ہے نظر کرتا ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے دوست رکھتا ہے مکروہ رکھتا ہے دشمن رکھتا ہے راضی ہوتا ہے خفا ہوتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے معاف فرماتا ہے دیتا ہے روکتا ہے اوترتا ہے ہر رات کو طرف آسمان دنیا کے جسطرح چاہتا ہے اوس جیسی کوئی چیز نہین وہ سمیع و بصیر ہے بندونکے دل درمیان اُسکے دو انگلیون کے ہین وہ اُنکو اولٹتا پلٹتا ہے جسطرح چاہتا ہے اُسنے آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا اپنی صورت پر آسمان و زمین دن قیامت کو اُسکی مٹھی مین ہونگی وہ اپنا قدم آگ مین رکھدیگا تب اجزاء آگ آپسمین لپٹ سمٹ جاوینگے ایک قوم کو اپنے ہاتھ سے آگ مین سے نکالیگا بہشت والے اُسکے منہ کیطرف دیکھین گے وہ اُنکی آؤبھگت کریگا اُنکے لئے تجلی فرمائیگا بیشک اللہ آنکھونسے نظر آئیگا جسطرح ماہ نیم ماہ دکھائی دیتا ہے اوسکو سب مومن دیکھین گے نہ کافر کیونکہ اللہ کفار سے اوٹ مین ہوگا کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون بیشک موسے علیہ السلام نے اللہ سے سوال رویت کا کیا تہا دنیا مین اللہ نے پہاڑ پر تجلی کی وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا پہر موسے کو یہ بات جتلائی کہ اللہ دنیا مین دکھائی نہین دیتا ہے بلکہ آخرت مین نظر آئیگا **ف** قیامت کے دن بندے اللہ پر عرض کئے جاوینگے خود اپنی ذات پاک سے متولی اُنکے حساب کا ہوگا کوئی دوسرا محاسب نہوگا قرآن کریم اللہ کا کلام ہے اللہ نے اُسکے ساتہ تکلم کیا ہے مخلوق نہین ہے جسنے گمان کیا کہ وہ مخلوق ہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جسنے کلام کا اقرار کرکے مخلوق نہونے مین توقف کیا وہ اول سے بہی زیادہ اخبث ہے جسنے یہ گمان کیا کہ کلام تو اللہ ہی کا ہے مگر ہماری تلاوت و قرات مخلوق ہے تو وہ جہمی ہے اللہ نے خود موسے علیہ السلام سے باتین کین اور اپنے ہاتہ سے اُنکو توریت دی اور اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے **ف** خواب طرف سے خدا کے بہی وحی ہوتی ہے جبکہ صاحب خواب اپنے خواب غیر پریشان مین کچھہ دیکھے اور عالم سے کہے اور وہ عالم اوسکو سچا سمجھے اوسکی تاویل و تعبیر بیان کرے صحیح طور پر بغیر تحریف کئے ایسے خواب کی تعبیر سچی ہوتی ہے پیغمبرونکے خواب وحی ستہے جو خواب پر طعن کرتا ہے اور اُسکا یہ گمان ہے کہ خواب کچھہ چیز نہین ہے تو اس سے زیادہ اور کون جاہل ہوگا خواب کا ذکر اور اوسکی تاویل خود قرآن مین آئی ہے اور سنت صحیحہ سے ثابت ہے جو منکر خواب کا ہے وہ اسبات کا بہی معتقد نہین ہے کہ احتلام سے غسل کرنا واجب آتا ہے حضرت سے مروی ہے کہ خواب مومن کا ایک کلام ہے جو اُسکے رب نے اپنے بندے سے کیا ہے کیونکہ خواب صادق اللہ ہی کیطرف سے ہوتا ہے **ف** اہل حدیث ایمان رکھتے ہین اسبات پر کہ جو چیز چوک گئی وہ پہونچنے والی نہ تہی اور جو پہونچی وہ چوکنے والی نہ تہی اسلام یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دے اسلام

Marfat.com

نزدیک اہل حدیث کے غیر ایمان ہے اور ایمان غیر احسان جسطرح حدیث جبرئیل علیہ السلام مین آچکا ہے انکو اسبات
کا اقرار ہے کہ اللہ مقلب القلوب ہے حضرت اپنی امت کے اہل کبائر کی شفاعت کرینگے او ٹھنا بعد مرنیکے حق ہے
محاسبہ کا ہونا طرف سے اللہ کے واسطے بندون کے حق ہے کہڑا ہونا سامنے اللہ کے حق ہے یہہ مقر ہین کہ ایمان
نام ہے قول و عمل کا نہین کہتے ہین کہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق ہان یہہ کہتے ہین کہ اسماء الٰہی عین الٰہی ہین کسی
مرتکب کبیرہ کو دوزخی نہین بتاتے نہ کسی موحد کو جنتی یہانتک کہ اللہ تعالے جہان چاہے وہان انکو داخل کرے کہ
اختیار انکا اللہ کو ہے چاہے عذاب کرے چاہے بخشے اسبات پر بہی ایمان رکہتے ہین کہ اللہ تعالی ایکقوم موحدین کو دوزخ
سے باہر نکالیگا جسطرح کہ حضرت سے اس بارہ مین روایات آئی ہین ف اہل حدیث منکر ہین جدل کے دین مین
خصومت کی قدر مین جنہین یہہ اہل جدل مناظرہ کیا کرتے ہین ہان صحیح روایتون کو مانتے ہین اور ان آثار کو جو ثقات
سے آئے ہین اور ایک عدل نے دوسرے عدل سے انکو روایت کیا ہے قبول کرتے ہین یہانتک کہ وہ سلسلہ
روایت کا حضرت تک جا پہنچے کیونکر اور کسلیئے نہین کہتے کیونکہ یہہ کہنا بدعت ہے ہان یہ کہتے ہین کہ اللہ نے بدی کا حکم
نہین دیا ہے بلکہ بدی سے منع کیا ہے اور بہلائی کا حکم دیا ہے اللہ شرک سے راضی نہین ہے اگرچہ اوسکے ارادے سے ہے
جو حدیثین حضرت سے آئی ہین انکی تصدیق کرتے ہین جیسے یہہ حدیث کہ بیشک اللہ ہر رات طرف آسمان دنیا کے آخر
شب مین نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے ہے کوئی استغفار کرنیوالا کہ مین اوسکو بخشدون الحدیث ہر اختلاف و نزاع
مین قرآن حدیث سے متمسک کرتے ہین جسطرح فرمایا ہے فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول
ائمہ دین و سلف صالحین کے اتباع کو مانتے ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ جس چیز کا خدا نے اذن نہین
دیا ہے اوسکا اتباع اپنے دین مین نکرین اللہ کے آنیکا دن قیامت کو اقرار کرتے ہین جسطرح فرمایا وجاء ربک
والملک صفا صفا اللہ اپنی خلق سے جسطرح چاہتا ہے نزدیک ہوتا ہے کما قال ونحن اقرب الیہ من حبل
الورید عید و جمعہ و جماعت کو پیچہے ہر امام نیک و بد کے ثابت کرتے ہین مسح کو موزہ پر سفر حضر مین اور فرضیت
جہاد کو ہمراہ مشرکین کے جب سے کہ حضرت مبعوث ہوئے اور جبتک کہ ایک جماعت مسلمین کی دجال سے لڑیگی
اور بعد اوسکے تا قیام قیامت ف معتقد ہین اسباتکے کہ مسلمانون کے لئے دعاء صلاح کیجائے اور اونپر تلوار
لیکر خروج نکرین اور فتنہ مین نلڑین دجال کا نکلنا سچ جانین عیسے بن مریم علیہ السلام اوسکو آکر قتل کرینگے
معراج کا ہونا اور خواب کا ہونا سوتے مین حق ہے اور جو دعا واسطے اموات مسلمین کے کیجاتی ہے اور جو صدقہ انکی
طرف سے دیا جاتا ہے وہ انکو پہونچتا ہے دنیا مین جادوگرون کا ہونا حق ہے مگر جادوگر کافر ہے جسطرح اللہ نے فرمایا

وما كفر سليمان ولكن الشيٰطين كفروا يعلمون الناس السحر یہہ جادو دنیا مین موجود ہی ہر میت اہل قبلہ پر
مومن ہو یا فاجر نماز جنازہ پڑہنا درست ہے رزق اللہ کیطرف سے ملتا ہے خواہ حلال ہو یا حرام شیطان وسوسہ
ڈالکر انسان کو متشکک ومخبط کر دیتا ہے **ف** یہ امر جائز ہے کہ اللہ تعالی نیک بندون کو ساتہہ اپنی نشانیون کے جو انکو
ظاہر ہوتی ہین خاص کرے قرآن شریف سے حدیث منسوخ نہین ہوتی ہے اختیار اطفال کا اللہ کو ہے چاہے
عذاب کرے چاہے وہ کرے جو چاہے اللہ جانتا ہے جو کچہہ بندے کرتے ہین اوسنے لکہہ رکہا ہے کہ یون ہوگا اور
بندہ یون کریگا معتقد ہین اسبات کے کہ لازم ہے بندہ کو صبر کرنا اللہ کے حکم پر پکڑنا اوسکی حکم کا باز رہنا اوسکی نہی سے
خالص کرنا عمل کا واسطی اللہ کے خیر خواہی کرنا مسلمانون کی عبادت کرنا اللہ کی نہ غیر کی نصیحت کرنا جماعت اسلام کو بچنا
کبائر سے جیسے زنا قول زور فخر وکبر وحسد وغیر ذلک لوگون کی عیب جوئی نکرنا عجب وگہمنڈ سے دور رہنا ہر داعی
بدعت سے بہاگنا تلاوت قرآن وکتابت احادیث کرنا فقہ حدیث مین عاجزی کی ساتہہ نظر کرنا نیکی کو صرف کرنا ایذا دہی
سے رکنا غیبت وچغل خوری وسعایت وجستجوئی عیوب کا ترک کرنا کسب معاش کرنا حقوق سلف کا پہچاننا جیسے صحابہ
وتابعین وتبع تابعین اونکے فضائل کا پکڑنا اونکی لڑائی بہڑائی کی باتون سے جو اونکی آپسمین ہوئی تہین باز رہنا بڑی
بات ہو یا چہوٹی اونکی خوبیون کا بیان کرنا اونکے برائیون کے ذکر سے رکنا جو کوئی سب صحابہ یا بعض کو اونمین سے
گالی دیگا یا تنقیص کریگا یا اونپر طاعن ہوگا یا کوئی عیب اونکو لگائیگا تو وہ مبتدع رافضی خبیث مخالف سنت ہے
اللہ ایسے شخص کی عبادت فرض ونفل کچہہ نہین قبول کرتا بلکہ سنت یہ ہے کہ صحابہ سے محبت رکہے اونکے لئے
دعا کرے کہ یہہ قربت ہے اونکی اقتدا کرے کہ یہ ایک وسیلہ ہے اونکے آثار کے ساتہہ متمسک کرنا فضیلت ہے **ف** بہترین
امت بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی اور بعض نے عثمان پر توقف کیا یہ سب خلفاء راشدین
مہدیین تہے پہر بقیہ اصحاب بعد انکے افاضل امت ہین کسی کو یہ جائز نہین ہے کہ اونکو برائی کے ساتہہ یاد کرے
یا اونپر طعن کرے یا کوئی عیب ونقصان لگائے پہر جو کوئی ایسا کرے تو بادشاہ پر واجب ہے کہ اوسکی تادیب و
عقوبت کرے اور عفو نکرے بلکہ سزا دے اور توبہ چاہے اگر توبہ کرے بہتر ورنہ قید کرے یہانتک کہ رجوع لائے
یا مرجائے اور عرب کا فضل وسابقہ پہچانے اور اونکو دوست رکہے اسلئے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ حب عرب ایمان
ہے اور بغض عرب نفاق اور جو بات رذیل موالی یا شعوبیہ کہتے ہین وہ نکہے جو لوگ عرب کو دوست نہین
رکہتے ہین اور اونکی بزرگی کا اقرار نہین کرتے وہ اہل بدعت ہین مین کہتا ہون مراد عرب سے وہ لوگ ہین جنکا
نسب عرب مین جاکر ملتا ہے گو کسی شہر عجم مین رہتے ہون نہ وہ لوگ عجم کے جو کہ فقط ملک عرب مین جاکر بس گئے ہین۔

اور اصل مین عربی نہین ہین **ف** جس شخص نے کسب یا تجارت یا مال پاک کو جو کہ وجہ حلال سے حاصل ہوا ہے حرام کہا اُسنے جہل و خطا کی کیونکہ سارے مکاسب اپنے طور پر حلال ہین اللہ و رسول نے آدمی کو یہ بات درست کر دی ہے کہ وہ اپنی جان اور اپنے عیال کے لئے سعی کرے اور اللہ کے فضل کی جستجو مین رہے جو کوئی تارک کسب ہے اسلئے کہ حلت کسب کا معتقد نہین ہے تو وہ مخالف سنت ہے **ف** دین نہین ہے مگر یہی خدا کی کتاب یا آثار سنن اور روایات صحیحہ جو کہ معتمد لوگونسے مروی ہین اور صحت و قوت اُنکی معروف و ثابت ہے اور سند مرفوع اُنکی حضرت تک پہونچتی ہے اور آپکے اصحاب و تابعین و تبع تابعین تک متصل ہوتی ہے یا اون ائمہ معتقد اتک جو کہ متمسک بسنت متعلق بآثار تہے اور ساتہ کسی بدعت یا طعن کے مشہور نہین ہین اور نہ بدنام بدروغگوئی تہے یہ ہین مذاہب اہل سنت وجماعت کے جو کہ اصحاب روایت واثر اور حامل سنت وخبر گزری ہین انہین عقائد کے ساتہ تمسک کرنا اور انکا سیکہنا سکہانا چاہیے انتہی کلامہ رح اسکے بعد حافظ ابن القیم نے کہا ہے کہ یہ مذہب ہے اُن اشخاص کا جو کہ مستحق ہین بشارت جنت کے قولاً و عملاً و اعتقاداً و باللہ التوفیق

فصل بیان مین عقائد ارباب مذہب مذکور کتاب التعرف التصوف کے

اسجگہہ نفس مسائل عقائد صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالے کا ذکر باستقرار الفاظ کیا جاتا ہے عبارت زائد ہر عقیدہ کو چہوڑ دیا گیا ہے اسکے مولف شیخ امام ابوبکر بن اسحق بن محمد کلاباذی بخاری رحمہ اللہ تعالی ہین سنہ تین سو اسّی یا چوراسی یا پچاسی ہجری مین انتقال کیا بعض مشایخ نے کہا ہے لولا التعرف لما عرفنا التصوف ۱ صوفیہ اسبات پر مجتمع ہین کہ اللہ تعالی واحد احد فرد صمد قدیم عالم قادر حی سمیع بصیر عزیز عظیم جلیل کبیر جواد رؤف متکبر جبار باقی اول آخر الٰہ سید مالک رب رحمن رحیم مرید حلیم خالق رازق متکلم ہے جن صفات سے اوسنے اپنے نفس کا وصف کیا ہے اور جو نام اپنے نفس کے اُسنے رکہے ہین اُن سب صفات کے ساتہ متصف اور اُن سب نامونکے ساتہ مسمے ہے وہ ازل سے مع اپنے اسماء و صفات کے قدیم ہے کسی وجہ سے مشابہ خلق کا نہین ہے نہ اُسکی ذات مشابہ ذوات ہے اور نہ اُسکی صفت مشابہ صفات اُسپر کوئی شے سمات مخلوقین سے جسکو دلالت اُنکی حدوث پر ہے جاری نہین ہوئی ہمیشہ بقا مین ازل سے سابق محدثات سے متقدم ہر شے سے پہلے موجود تہا اُسکے سوا کوئی قدیم نہین ہے اور نہ کوئی سوا اُسکے الٰہ یعنے معبود ہے وہ نہ جسم ہے نہ شبح نہ صورت نہ شخص نہ جوہر نہ عرض اُسکے لئے نہ

اجماع ہے نہ افتراق نہ حرکت نہ سکون نہ نقص نہ زیادت نہ وہ صاحب ابعاض و اجزاء و جوارح و اعضاء ہے نہ صاحب جہات و اماکن
نہ اوسپر جریان اوقات کا ہو نہ اوسمین آفات حلول کرین نہ اوسکو اونگھ و نیند آئے نہ وہ تداول اوقات مین آئے اور
نہ اشارات اُسکو معین کرین اور نہ کوئی مکان اُسکا حاوی ہو اور نہ زمان اُسپر جاری نہ مماست اُسپر جائز ہے اور نہ
عزلت نہ وہ اماکن مین حلول کرے اور نہ افکار اوسکو احاطہ کرسکین اور نہ اُستار اوسکو حجاب مین لے سکین اور
نہ ابصار اُسکو پاسکین بعض کبرا نے کہا ہے قبل اُسکو سابق نہین ہوا اور نہ بعد اوسکو قطع کرے اور نہ مِن
اوسکو مصادر ہو اور نہ عن موافق اور نہ الیٰ اوسکو ملاصق بنے اور نہ فی اوسمین حلول کرے اور نہ اذا اوسکی
توقیت کرے اور نہ ان اوسکو موامر ہو نہ فوق اُسپر سایہ گستر ہو اور نہ تحت اوسکو اوٹھائے نہ خذار اُسکو مقابل ہو
اور نہ عند اوسکو مزاحم نہ خلف اُسکو پکڑے نہ امام اوسکو محدود کرے نہ قبل اُسکو ظاہر کرے اور نہ بعد اُسکو فنا کرے اور نہ کل اُسکو
فراہم کرے اور نہ کان اوسکا موجد ہو اور نہ لیس اوسکا فاقد نہ خفا اُسکو مستور رکھے اوسکا قدم حدث پر متقدم ہے
اُسکا وجود عدم سے پیشتر ہے اگر تو متی کہے تو اُسکا ہونا وقت پر سابق ہو چکا ہے اور اگر تو قبل کہے تو قبل اُسکے بعد ہے
اور اگر تو ہو کہے تو ہا و واو اُسکی مخلوق ہے اور اگر کیف کہے تو اوسکی ذات وصف سے حجاب مین ہے اور اگر
این کہے تو وجود اوسکا مکان پر متقدم ہے اور اگر ما ہو کہے تو اوسکی ماہیت ساری اشیاء سے بائن ہے اجتماع
دو صفت کا ایک وقت مین اوسکے غیر کے لئے نہین ہے اور نہ ہوگا بطریق تضاد اسلیئے وہ اپنے ظہور مین باطن
اور اپنے استتار مین ظاہر ہے غرضکہ ظاہر باطن قریب بعید ہے یہ اسلئے کہ یہ بات ممتنع ہے کہ وہ خلق سے مشابہ
ہو فعل اوسکا بغیر مباشرت کے ہوتا ہے اور تفہیم اوسکا بغیر ملاقات کے اور ہدایت اوسکی بغیر ایما کے نہ ہمتین اُس
سے منازعت کرین اور نہ افکار اوسکو مخالط ہون نہ اُسکی ذات کے لئے تکییف ہے اور نہ اوسکے فعل کے لئے تکلیف
اسپر اجماع ہے کہ آنکھین اوسکا ادراک نہین کرسکتی ہین اور نہ ظنون اُسپر ہجوم لاسکتے ہین اور نہ اوسکی صفات
متغیر ہون اور نہ اوسکے اسماء متبدل وہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہے اور ایسا ہی رہیگا هو الاول والآخر والظاهر
والباطن وهو بكل شئ عليم ليس كمثله شئ وهو السميع البصير یہ بیان توحید کا تہا ۲ اسپر اجماع
ہے کہ اللہ کی صفتین سچ مچ ہین وہ اُنکے ساتہ موصوف ہے جیسے علم و قدرت و قوت و عزو حلم و حکمت و کبریا و جبروت
و حیات و قدم و ارادہ و مشیت و کلام یہ صفات نہ اجسام ہین نہ اعراض و جواہر جسطرح کہ اُسکی ذات بہی جسم و
عرض و جوہر نہین ہے وہ سچ مچ سمع و بصر و جہ و ید رکہتا ہے لکن وہ مثل اسماع و ابصار و ایدی و وجوہ کے
نہین ہین یہ سب اللہ کی صفتین ہین نہ جوارح و اعضاء و اجزاء آور یہ ساری صفات نہ عین ذات ہین اور نہ غیر ذات

اثبات صفات کے کچہ یہ معنی نہین ہین کہ وہ انکا محتاج ہی یا اشیا کو انکے ذریعہ سے کرتا ہے ولکن معنی اسکے یہ
ہین کہ ان صفات کے اضداد اوس سے منفی ہین اور یہ صفات فی نفسہا ثابت ہین اور اوسکی ذات کے ساتھ قائم
ہین تو معنی علم کے کچہ فقط نفی جہل کے نہین ہین اور نہ معنی قوت کے فقط نفی عجز کے بلکہ اثبات علم و قدرت کے ہین اور
اگر نفی جہل سے عالم اور نفی عجز سے قوی ہوتا تو جمادات بسبب نفی جہل و عجز کے عالم و قادر ہوتے یہی حال باقی
صفات کا ہے ہمارا وصف کرنا اللہ کو ساتھ ان صفات کے کچہ اللہ کا وصف نہین ہے بلکہ یہ وصف ہمارا خود ہماری
صفت ہی اور ایک حکایت ہی اوس صفت کی جو اوسکی ذات کیساتھ قائم ہے اور جو شخص اپنی وصف کرنیکو اللہ کی صفت
ٹہیراتا ہے بغیر اسکے کہ سچ مچ اللہ کیلئے کوئی صفت ثابت کرے تو وہ اللہ پر درحقیقت جہوٹ باندہتا ہی اور اللہ
کا ذکر بغیر اوسکے وصف کے کرتا ہے اللہ کی صفتون مین تغایر نہین ہوتا ہے سو اوسکا علم نہ قدرت ہی اور نہ غیر قدرت
یہی حال سارے صفات سمع و بصر و وجہ و ید کا ہے کہ نہ اوسکی سمع بصر ہے اور نہ غیر بصر جسطرح کہ یہ سارے صفات
نہ عین ذات ہین اور نہ غیر ذات اتیان و مجی و نزول مین اختلاف ہی جمہور صوفیہ نے کہا ہے کہ یہ اوسکی صفتین ہین
جسطرح پر کہ لائق اوسکے ہین اور انسے تعبیر زیادہ اس سی نہین کرتے کہ تلاوت و روایت انکی کرین اور انپر ایمان لائین
انسے بحث کرنا کچہ واجب نہین ہی محمد بن موسی واسطی کہتے ہین کہ جسطرح ذات اللہ کی معلول نہین ہی اسیطرح
اوسکی صفتین بہی معلول نہین ہین اظہار صمدیت کا ناامیدی ہے مطالعہ سے حقائق صفات یا لطائف ذات کے
اور بعض نے انکی تاویل کی ہی مثلاً اتیان کے معنی مراد کو پہنچانا اور نزول کے معنی متوجہ ہونا اور قرب کے
معنے کرامت اور بعد کے معنے اہانت ہین یہی حال سارے صفات متشابہ کا ہے اللہ تعالی ازل مین خالق باری
مصور غفور رحیم شکور تہا یہی حکم سارے اون صفات کا ہے جنکے ساتہہ اوسنے اپنے نفس کو وصف کیا ہے یہ لوگ
صفت فعل اور غیر فعل مین تفرقہ نہین کرتے ہین اور فعل کو غیر مفعول بتاتے ہین اسمار مین اختلاف ہی کہ عین اللہ ہین یا غیر اللہ
بعض نے کہا کہ عین ہین ہم قرآن کو علی الحقیقۃ بالاجماع اللہ کا کلام کہتے ہین اور مخلوق و محدث و حدث نہین جانتے
زبان پر متلو اور مصحف مین مکتوب اور صدور مین محفوظ ہے حال نہین جسطرح کہ اللہ ہمارے دلون مین معلوم ہمارے
زبانون پر مذکور ہمارے مسجدون مین معبود ہے اور انمین حال نہین ہے ہم اسپر بہی اجماع ہے کہ اللہ نہ جسم
ہے نہ جوہر نہ عرض اکثر کا یہ قول ہے کہ کلام اللہ کی صفت ذاتی ہے وہ ازل سی متکلم ہے اوسکا کلام مشابہ کلام
مخلوقین کی نہین ہے کسیطرح پر بہی اوسکی کوئی ماہیت نہین جسطرح کہ اوسکی ذات کی ماہیت نہین ہے مگر اسی جہت
اثبات سے بعض نے کہا ہے اللہ کا کلام امر و نہی و خبر و وعد و وعید ہے وہ ہمیشہ سے آمر ناہی مخبر واعد موعد حامد

ذام ہے تم جب پیدا ہوا اور ایک زمانہ تمپر گزر جائے اور تم بالغ عاقل ہو تو تم کذا و کذا کرو اور تم اپنے معاصی پر
مذموم اور اپنے طاعات پر مثاب ہو جبکہ تم پیدا ہو گے لقولہ تعالی لانذرکم ومن بلغ جسطرح کہ ہم مامور ومخاطب
ہین ساتھ قرآن منزل علی الرسول کے حالانکہ ہم ہنوز مخلوق نہین ہوے اور نہ ہم موجود تھے جمہور صوفیہ کا اسپر
بہی اجماع ہے کہ اللہ کا کلام حرف وصوت وہجا نہین ہے بلکہ حروف واصوات آلات مین کلام پر اور یہ آلات ہین
جوارح لہوات وشفاہ والسنہ کے اور اللہ تعالی نہ صاحب جارحہ ہے نہ محتاج کسی آلہ کا اسلئے اوسکا کلام حرف
وصوت نہین ہے اور ایک گروہ صوفیہ کا اسبات کا قائل ہے کہ اللہ کا کلام حرف وصوت ہے اور اونکا یہ اعتقاد
ہے کہ شناخت کلام کی اسیطرح پر ہوتی ہے حالانکہ وہ اسکے مقر ہین کہ کلام اللہ کی ایک صفت ذاتی ہے اور غیر مخلوق
ہے وھذا قول حارث المحاسبی ومن المتاخرین ابن سالم ۴ اسپر اجماع ہے کہ اللہ تعالے
آخرت مین ابصار سے مرئی ہوگا مومن وسکو دیکھین گے نہ کافر یہ اللہ کیطرف سے کرامت ہے لقولہ تعالی لِلَّذِینَ
اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ اس رویت کو عقلا جائز اور سمعا واجب کہتے ہین اس بارہ مین اخبار مشہور ومتواتر آئی ہین اسلئے
اسکا قائل ہونا اور اوسپر ایمان لانا اور اوسکی تصدیق کرنا واجب ہے ۵ اسپر بہی اجماع ہے کہ اللہ تعالی دنیا
مین ان ابصار اور قلوب سے مرئی نہین ہوتا ہے مگر ایقان کی راہ سے اسلئے کہ آخرت غایت کرامت وافضل نعم ہے اب جائز
نہین کہ وہ مرئی ہو مگر افضل مکان مین ورنہ پہر دنیائے فانی اور آخرت باقی مین کیا فرق رہیگا اللہ تعالی نے
یہ خبر دی ہے کہ رویت آخرت مین ہوگی اور یہ خبر نہین دی کہ دنیا مین ہوگی اسلئے جتنی اوسنے خبر دی ہے
اوسی تک منتہی ہونا چاہئیے رہی یہ بات کہ حضرت نے اللہ پاک کو شب اسرا مین دیکھا یا نہین جمہور اور کبار صوفیہ
کہتے ہین کہ اس آنکہ سے نہین دیکھا جنید ونوری وابوسعید خراز کا یہی قول ہے اور بعض نے کہا دیکھا اور کسینے کہا
کہ دل سے دیکھا جن صوفیہ نے یہ کہا کہ ہمنے اوسکو دنیا مین دیکھا جملہ مشائخ نے اونکی تضلیل کی اور اونکے دعوے
کی تکذیب فرمائی خراز نے ایک کتاب اسکے انکار مین اور جنید نے چند رسالہ اسکی تکذیب مین لکہے ۶ سارے صوفیہ
کا اجماع ہے کہ اللہ عزوجل خالق افعال عباد ہے بندے جو کچہہ خیر وشر کرتے ہین وہ سب اسکی قضا وقدر ومشیت ارادہ
سے ہوتا ہے اگر یہ نہو تو پہر وہ بندے کسب ہونگے اور مربوب مخلوق کسطرح ٹہیرین گے ۷ استطاعت کے بارہ
مین قول صوفیہ کا یہ ہے کہ بندہ کوئی سانس نہین لیتا اور نہ کوئی پلک مارتا ہے اور نہ کوئی حرکت کرتا ہے مگر ساتہہ
قوت کے جسکو اللہ اوسمین حادث کرتا ہے اور ساتہ استطاعت کے جسکو اللہ اونکے لئے پیدا کر دیتا ہے مع
اونکے افعال کے نہ متقدم ہون نہ متاخر اور فعل اسی استطاعت سے پایا جاتا ہے اگر یہ بات نہو تو وہ اللہ کی

Marfat.com

صفت پر ہون کہ جو چاہین سو کرین اور جو چاہین حکم دین اور اللہ قوی عزیز قدیر ہنو نسبت عبد حقیر ضعیف فقیر کے
لقولہ تعالی یفعل ما یشاء ۸ اسپر بہی اونکا اجماع ہے کہ بندون کے لئے افعال اکتساب ہے سچ مچ جسپر وہ مثاب یا
معاقب ہوتے ہین اسیوجہ سے اونپر امر و نہی آئی اور وعدو عید وارد ہوئی اکتساب کے یہی معنی ہین کہ فعل کو قوت
محدثہ سے کرتے ہین یا فعل اونکا واسطے جر منفعت یا دفع مضرت کے ہوتا ہے لقولہ تعالی لھا ما کسبت وعلیہا
ما اکتسبت ۹ بندے اپنے اکتساب مین مختار و مرید ہین نہ محمول و مجبور و مکرہ مومن نے ایمان کو اختیار کیا دوست
رکہا اچہا جانا اپنے ارادہ سے اوسکو کفر پر اختیار کیا کفر کو مکروہ و مستقبح جانا اوسکو اختیار کیا کما قال تعالی حبب الیکم
الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اور کافر نے کفر کو اختیار کیا اور دوست رکہا
اور اچہا جانا اور اوسکو ایمان پر اختیار کیا ایمان کو دشمن و قبیح رکہا قال تعالی کذلک زینا لکل امۃ عملہم اسپر صوفیہ کا اجماع ہے ۱۰ اقول
صوفیہ کا دربارہ اصلح اجماع یہ ہے کہ اللہ تعالی جو چاہتا ہے وہ اپنے بندون کے ساتھ کرتا ہے اور اپنے ارادہ کے
موافق اونہین حکم دیتا ہے خواہ یہ اونکیلئے اصلح ہو یا نہو کیونکہ اوسیکی خلق ہے اوسیکا امر ہے اگر یہ بات نہوتی تو درمیان
رب و عبد کے کچہہ فرق نہوتا اللہ نے جو کچہہ احسان و صحت و سلامت و ہدایت و لطف ساتہ بندون کے کیا ہے یہ
اوسکا تفضل ہے اگر یہ نکرتا تو بہی جائز تہا اللہ پر کوئی چیز واجب نہین ہے اگر ایسا نہوتا تو وہ مستحق حمد و شکر کا نہ ٹہرتا
یہ بہی مجمع علیہ ہے اسیطرح اسپر بہی اجماع ہے کہ ثواب عقاب کچہہ استحقاق کی راہ سے نہین ہے بلکہ مشیت و فضل و
عدل کی راہ سے ہے کیونکہ وہ جرائم منقطعہ پر نہ مستحق عقاب دائم ہین اور نہ افعال معدودہ پر مستحق ثواب دائم غیر معدود
بلکہ اگر وہ سارے آسمان زمین والونکو عذاب کرے تب بہی ظالم نہین ہے اور اگر سارے کفار کو جنت مین لیجائے
تب بہی یہ کچہہ محال نہین ہے لان الخلق خلقہ والامر امرہ ولکن اوسنے یہ خبر دی ہے کہ وہ مومنین کو
آرام دیگا اور کفار کو عذاب کریگا سو وہ اپنی باتین سچا ہے اور اوسکی خبر سچی ہے اسلئے واجب ہے کہ وہ اونکے
ساتہ یہی کام کرے اسکے سوا جائز نہین کیونکہ اللہ تعالی جہوٹ نہین بولتا ہے ۱۱ اسپر اجماع ہے کہ وہ فاعل اشیاء
ہے بلا علت اگر کوئی علت ہوتی تو اوس علت کے لئے بہی کوئی اور علت درکار ہوتی الی غیر النہایۃ اور یہ باطل ہے
اللہ کا کوئی کام نہ ظلم ہے نہ جور نہ کوئی شے اوس سے قبیح ہے قبح و حسن اشیاء کا اوسیکی طرف سے ہے ۱۲ اونکا اجماع
ہے اسپر کہ وعید مطلق حقمین کفار کے ہے اور وعدہ مطلق حقمین محسنین کے بعض نے کہا غفران صغائر بصورت
اجتناب کے کبائر سے واجب ہے اور بعض نے کہا صغائر جواز عقوبت مین مثل کبائر کے ہین اور غفران کبائر
کو مشیت و شفاعت پر رکہا ہے اور اہل صلوۃ کا خروج نار سے واجب بتاتے ہین کہتے ہین معنی اس آیت کے

Marfat.com

ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ الآیۃ یہ مین کہ کفر و شرک سے بچے اسکی انواع بہت ہین اور اطلاق اسم جمع کا اونپر جائز
ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ خطاب جمع کو آیا ہے کبیرہ ہر جمیع واحد کا اونمین سے علی الجمع کبائر ہین کریمہ ان اللہ لا
یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء مین مشیت کو ما دون شرک مین شرط کیا ہے قول اجمالی انکا یہ ہے
کہ مومن درمیان خوف و رجا کے ہے غفران کبائر کی امید رکہتا ہے اللہ کے فضل سے اور عقوبت صغائر مین
اللہ کے عدل سے ڈرتا ہے کیونکہ مغفرت مضمون مشیت ہے اور ہمراہ مشیت کے شرط صغیرہ و کبیرہ کی نہین
آئی ہے اور جتنے شرائط توبہ و ارتکاب صغائر مین تشدید و تغلیظ کی ہے سو کچہہ ایجاب وعید کی راہ سے نہین کی
ہے بلکہ وجوب حق الٰہی مین بابت باز رہنے کے نہی سے گناہ کو عظیم سمجہا ہے اور گناہ مین کسی گناہ کو صغیرہ نہین
ٹہیرایا مگر بطور نسبت و اضافت انکا ڈر اتنا زیادہ ہوا کہ گویا وعید انہین کے حق مین آئی ہے اور وعدہ انکے غیر کیلیے
ف وعید اللہ کا حق ہے بندون پر اور وعدہ بندون کا حق ہے اللہ پر جسکو اوسنے اپنی جان پر واجب کیا ہے
سو اگر اوسنے استیفا اپنے حق کا اور اونکا حق وفا نفرمائے تو یہ بات لائق اوسکے فضل کے نہین ہے حالانکہ وہ اونسے
غنی ہے اور یہ اوسکے محتاج ہین بلکہ لائق فضل یہ ہے کہ اونکے حقوق پورے دیکر اپنے فضل سے اور کچہہ زیادہ انکو
دے ع یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے اور اودہر سے دیکہیے کیا ملے ۔ بلکہ اپنے حق کو ہبہ کر دے چنانچہ اسی بات
کی خبر اپنی طرف سے دی ہے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضاعفہا و یؤت من لدنہ اجرا عظیما
لفظ من لدنہ دلیل ہے اسپر کہ یہ اسکا تفضل ہے نہ جزا ۱۳ اسپر اجماع ہے کہ جو کچہہ اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر
کیا ہے اور جو کچہہ روایات مین حضرت سے آیا ہے دربارہ شفاعت وغیرہ اوس سب کا اقرار کرنا حق ہے پل صراط
ایک پل ہے جو پشت جہنم پر ہوگا اعمال بندون کے ترازو مین تولے جاینگے اگرچہ کیفیت اوسکی معلوم نہین ہے حضرت
کی مراد پر ایمان لانا چاہیے جسکے دلمین برابر ایک ذرہ کے ایمان ہوگا وہ بموجب حدیث آگ سے باہر نکلیگا جنت و نار
ابدی اور موجود ہین ابد الآباد تک باقی رہینگی اونکو فنا نہین ہے اہل جنت و نار یہی خالد و مخلد و متنعم و معذب رہینگے
نہ نعیم ختم ہو نہ عذاب منقطع عامہ مومنین اپنے ظاہر امور مین ایمان رکہتے ہین سرائر اونکے اللہ کے سپرد ہین ۱۴
دار و مدار ایمان و اسلام ہے اہل دار مومن و مسلمان ہین اہل کبائر بہی مسلمان ہین کیونکہ ایمان و اسلام رکہتے ہین اگرچہ
بسبب فسق کے فاسق ہین اہل قبلہ پر نماز جنازہ پڑہنا چاہیے اور نماز پیچہے ہر نیک و بد کے پڑہنا جائز ہے اور
جمعہ و جماعات و اعیاد واجب ہین ہر مسلمان بے عذر پر ہمراہ ہر امام نیک و بد کے اسیطرح جہاد و حج ہمراہ اوسکے
خلافت حق ہے اور یہ قریش مین چاہیے خلفاء اربعہ متقدم ہین سب پر اور صحابہ و سلف صالح کی اقتدا کرنا چاہیے

Marfat.com

اور اونکی مشاجرات مین سکوت بہتر ہے یہ تشاجر کچھہ اونکے سبق حسنی مین قادح نہین ہے جنکے لئے حضرت نے
گواہی جنت کی دی ہے وہ جنت مین جائیگا اوسکو عذاب نار نہوگا ولاۃ اگرچہ ظالم ہون اونپر تلوار لیکر نکلنا نچاہئے
امر و نہی واجب ہے جس سے ہوسکے مگر ہمراہ شفقت رافت رفق ولطف رحمت قول لین کے عذاب قبر و سوال منکر
ونکیر حق ہے حضرت کا معراج مین آسمان ہفتم تک جانا پھر الی ماشاء اللہ تعالی رفقت شب کے حالت بیداری مین
ساتھ بدن کے حق ہے رویا حق ہے مومنین کیلئے بشارت و انذار و توفیق ہوتی ہے جو کوئی مرا یا مارا گیا وہ اپنی
اجل سے فنا ہوا یہ بات نہین ہے کہ آجال نے اوسکا اخترام کیا ہو جسطرح کہ معتزلہ کہتے ہین اطفال مومنین ہمراہ
اپنے آباء کے جنت مین ہونگے اطفال مشرکین مین اختلاف ہے مسح کرنا خفین پر حق ہے حرام رزق ہے
جدال و مراء دین مین اور خصومت قدر مین اور تنازع کرنا اوسمین درست نہین ہے مالہم وما علیہم مین مشغول ہونا
اولی تر ہے خصومات فی الدین سے علم کا طلب کرنا افضل اعمال ہے مراد علم وقت ہے جو ظاہراً و باطناً اوسپر واجب
ہوتا ہے یہ لوگ اللہ کی خلق پر فصیح ہون یا اعجم سب سے زیادہ مہربان وشفیق ہوتے ہین اور بڑے باذل مال و
زاہد و معرض دنیا سے اور بہت زیادہ طلب کرنیوالے سنت و آثار کے اور بڑے حریص اتباع سنن پر انکا اجماع
ہے اسپر کہ جو کچھہ اللہ و رسول نے کتاب و سنت مین فرض کیا ہے وہ فرض واجب و حتم لازم ہے حقمین عقلاء بالغین
کے اوس سے تخلف کرنا جائز نہین نہ کسیطرح اوسمین تفریط کرنیکی گنجایش ہے کسی شخص کو بہی دوست ہو یا دشمن یا
عارف اگرچہ وہ اقصی مراتب و اعلی درجات و اشرف مقامات و ارفع منازل کو کیون نہ پہنچ گیا ہو بندہ کیلئے ایسا
کوئی مقام نہین ہے کہ اوسمین آداب شریعت اوس سے ساقط ہوجائین محظور کو مباح حرام کو حلال کر بیٹھے
یا کسی حلال کو حرام یا کسی فرض کو بغیر عذر و علت کے ساقط سمجھے عذر و علت وہی ہے جسپر مسلمین نے اجماع
کیا ہے اور احکام شریعت ساتھ اوسکے آئے ہین اور جو شخص اصفی سر و اعلی رتبہ اشرف مقام ہوتا ہے وہی
اجتہاد مین شدید تر اور عمل مین مخلص تر اور کثیر التوقی ہوا کرتا ہے 15 اسپر اجماع ہے کہ افعال نہ سبب
سعادت ہین نہ سبب شقاوت سعادت و شقاوت اونکی بمشیت الٰہی سابق ہوچکی ہے اور پہلے سے لکھہ گئی ہے
جسطرح کہ حدیث ابن عمر مین آیا ہے هذا كتاب رب العالمين فيه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل
على اخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم ابدا اسیطرح حقمین اہل نار کے فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے
السعيد من سعد فی بطن امه والشقی من شقی فی بطن امه یہ اعمال کچھہ من حیث الاستحقاق موجب ثواب
وعقاب کے نہین ہین بلکہ عدل کی راہ سے مراد اللہ کا فضل ایجاب کی راہ سے ہے 16 النعیم جنت اوسکیلئے

ہے جسکے لئے اللہ کیطرف سے جنت بغیر علت کے سابق ہو چکی ہے اور عذاب نار اوسکے لئے ہے جسکے لئے
اللہ کیطرف سے شقاوت بغیر علت کے سبقت کر چکی ہے کما قال هؤلاء فی الجنة ولا ابالی هؤلاء فی النار
ولا ابالی اعمال عباد علامات و امارات ہین اوس سابق پر کما قال صلعم اعملوا فكل ميسر لما خلق له ۱۶ کل صوفیہ
مجمع ہین اسبات پر کہ اللہ تعالی اعمال پر ثواب دیتا اور عقاب کرتا ہے کیونکہ اوسنے عمل صالح پر وعدہ اور عمل سیئی پر وعید
فرمائی ہے وعدہ کو پورا کرتا ہے اور وعید کو محقق لانہ صادق وخبرہ صدق ۱۷ اونکا اجماع ہے اسبات پر کہ دلیل
اللہ پر خود اکیلا اللہ ہے رہی عقل سو وہ ایسی بات ہے کہ عاقل اپنی حاجت مین طرف دلیل کے راہ نکالتا ہے کیونکہ
وہ محدث ہے اور محدث دلیل نہین ہوتا مگر اپنی مثل پر ابن عطا نے کہا ہے عامہ نے اللہ کو اوسکی خلق سے پہچانا
افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت خاصہ نے اوسکو اوسکے کلام و صفات سے پہچانا افلا یتدبرون القرآن
وللہ الاسماء الحسنی فادعوہ بہا انبیاء نے خود اوسکو اوسکی ذات سے پہچانا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا
ہان اللہ کو نہین پہچانتا ہے مگر عقل والا اسلئے کہ عقل ایک آلہ ہے واسطے بندے کے جس سے وہ شناخت اشیاء کی
کیا کرتا ہے رہی یہ بات کہ معرفت کیا چیز ہے سو جنید رح نے کہا ہے هي وجود جهلك عن قيام علمه معلوم
ہوا کہ معرفت و علم مین فرق ہے ۱۸ جنید رح فرماتے ہین کہ روح ایک ایسی شے ہے جسکے علم کے ساتھ اللہ تعالی
مختص ہے اوسنے کسی شخص کو اپنی خلق مین سے اوسپر آگاہ نہین کیا اور یجوز اسلئے کہ اوسکو موجود کہین اور کوئی
عبارت بولنا جائز نہین ہے لقولہ تعالی قل الروح من امر ربی صحیح یہی ہے کہ روح مثل جسد کے مخلوق ہے
ابن عطا کہتے ہین اللہ نے ارواح کو قبل اجساد کے بنایا بدلیل قولہ تعالی خلقناکم یعنی الارواح ثم صورناکم یعنی
الاجساد ۱۹ جمہور صوفیہ تفضیل رسل سے ملائکہ پر اور تفضیل ملائکہ سے رسل پر ساکت ہین کہتے ہین
فضل اوسکو ہے جسکو اللہ نے فضیلت دی ہے یہ کچھ جوہر و عمل سے نہین ہے عقل و خبر کی راہ سے احد الامرین کو
واجب نہین جانتے اور بعض نے رسل کو اور بعض نے ملائکہ کو فضیلت دی اور محمد بن فضل نے کہا کہ سارے
ملائکہ افضل ہین سارے مومنین سے اور مومنین مین ایسے بھی ہین جو ملائکہ سے افضل ہین یعنی انبیاء علیہم
السلام ۲۰ اسپر اونکا اجماع ہے کہ درمیان رسل کے تفاضل ہے لقولہ تعالے ولقد فضلنا بعض النبیین
علی بعض لکن فاضل و مفضول متعین نہین ہین لقولہ صلعم لا تخیروا بین الانبیاء لکن حضرت کا افضل ہونا
بموجب حدیث انا سید ولد آدم ولا فخر واجب کہتے ہین ۲۱ انبیاء باجماع جمیع صوفیہ افضل بشر ہین دو
بشر مین کوئی ایسا نہین ہے جو کہ فضل مین برابر انبیاء کے ہو نہ صدیق نہ ولی نہ اور کوئی گو کتنا ہی

Marfat.com

جلیل القدر عظیم الخطر کیون نہو انبیا سے زلات کا ہونا ثابت ہے خواہ وہ بطریق تاویل وخطا ہون یا سہو وغفلت لیکن
وہ صغائر مقرون بتوبہ ہوتے ہین نہ کبائر کہ وہ سب کبائر سے معصوم ہین ۲۱ اولیاء سے کرامات ہوتی ہین بات
قرآن حدیث دونون سے ثابت ہے حضرت کے عہد مین اور بعد آپکے عہد کے بھی ظہور اوسکا ہوا اولیاء سے جب
کوئی کرامت صادر ہوتی ہے تو اونکا تذلل وخضوع وخشیت واستکانت بڑھ جاتا ہے وہ اللہ کا شکر بجالاتے ہین اللہ اونکا
اجر زیادہ کرتا ہے غرضکہ انبیاء کیلئے معجزات ہوتے ہین اولیاء کے لئے کرامات عداؤکیلئے مخادعات اولیاء کو علم اپنی کرامت
کا نہین ہوتا ہے انبیاء کو معجزہ کا علم پہلے سے ہوتا ہے کیونکہ اولیاء غیر معصوم ہین اور انبیاء معصوم ہین بعض نے کہا ولی
کو اپنا ولی ہونا معلوم نہین ہوسکتا ہے اور بعض نے کہا جائز ہے کہ وہ اس امر کا شناسا ہو اعلام ولایت کا کچھہ
طرف سے حلیہ ظاہر اور خروج من العادۃ سے نہین ہوتا ہے ولکن یہ اعلام سرائر مین ہوتا ہے جو اللہ کو معلوم ہے
۲۲ ایمان نزدیک جمہور صوفیہ کے قول وعمل ونیت ہے ثبت کے معنی تصدیق ہین اصل ایمان یہی اقرار زبان ہمراہ
تصدیق قلب کے ہے اور فرع اوسکی عمل بالارکان ہے ایمان ظاہر و باطن مین ایک شئے ہے اور وہ دل ہے اور ظاہر
مین اشیاء مختلفہ ہین اسپر اجماع ہے کہ وجوب ایمان کا ظاہر اشل اسکے وجوب کے باطنا ہے اور وہ اقرار ہے کہتے
ہین کہ ایمان بڑہتا گھٹتا ہے جنید وسہل نے کہا کہ تصدیق بڑہتی ہے گھٹتی نہین ہے اگر گھٹی تو پھر بندہ ایمان سے نکل
جائیگا کیونکہ وہ تصدیق ہے اللہ کے اخبار و مواعید کی اوسمین ادنی شک کفر ہوتا ہے اور زیادتی ایمان کی طرف سے
ف قوت ویقین کے ہوتی ہے ہان زبان کا اقرار نہ بڑہتی نہ گھٹتی اور عمل بالارکان زائد وناقص ہوتا ہے
بعض نے کہا جس مومن نے اقرار کیا تصدیق کی فرائض بجالایا منہیات سے باز رہا وہ اللہ کے عذاب سے امن میں
ہے اور جسنے یہ کچھہ نکیا وہ مخلد فی النار رہیگا اور جسنے باوجود اقرار وتصدیق کے اعمال مین تقصیر کی جائز ہے کہ وہ
معذب غیر مخلد ہو سو وہ خلو سے تو امن مین ہے لیکن عذاب سے مامون نہین ہے تو اوسکا امن ناقص غیر کامل ہوا اور جو شخص تینون سب بجالایا
اوسکا امن تام غیر ناقص ہے اسلئے یہ بات ٹھہری کہ نقصان امن کا سبب نقصان ایمانکے ہوا اور تمام امن سبب تمام ایمانکے ہو حضرت
نے حق مین قاصر فی الواجب کے کہا ہے کہ وہ ضعیف الایمان ہے چنانچہ دربارہ انکار منکر بالقلب کے فرمایا ہے کہ
ذلک اضعف الایمان معلوم ہوا کہ ایمان باطن کا بدون ایمان ظاہر کے ضعیف ہوتا ہے اور کسی جگہ ایمان کو
کامل ٹھیرایا ہے جیسے اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا اخلاق ظاہر و باطن دونون مین ہوتے ہین سو جوسکو عام
ہے اوسکو وصف بالکمال کیا ہے اور جسکو عام نہین ہے اوسکو وصف بالضعف کیا ہے اور بعض نے کہا کم وبیشی
ایمان کی کچھہ طرف سے عین کے نہین ہے بلکہ جہت کی طرف سے ہے جودت وحسن وقوت سے زیادت ہوتی ہے اور

انکی کمی سے نقصان ہوتا ہے حضرت نے فرمایا مردون مین بہت کامل ہوئے اور عورتون مین فقط چار ہی عورتین کامل
ہوئین سو کچھ ساری عورتین اعیان کی راہ سے ناقص نہین ہین بلکہ صفت کی طرف سے حضرت نے نسا رکو ناقص العقل
والدین فرمایا ہے بعض کبرا نے کہا ہے ایمان طرف سے اللہ کے ہے نہ زیادہ ہو نہ کم اور طرف سے انبیار کے زیادہ ہوتا ہے
نہ کم اور طرف سے غیر انبیار کے زیادہ اور کم دونون ہوتا ہے ۲۳ ارکان ایمان کے چار ہین توحید بلا حد اور ذکر
بلا بت یعنی قطع اور حال بلا نعت اور وجد بلا وقت حال بلا نعت کے یہ معنی ہین کہ جس حال رفیع کو بیان کرے اوسکے
ساتھ موصوف ہو اور وجد بلا وقت کے یہ معنی ہین کہ ہر وقت مین مشاہدہ حق کرے نہ یہ کہ ایک وقت مین مشاہد ہو اور
دوسرے وقت مین مشاہد نہو ۲۴ اسلام عام ہے اور ایمان خاص اور بعض نے کہا دونون ایک ہین کسی نے کہا اسلام
ظاہر ہے ایمان باطن ہے بعض نے کہا اسلام تحقیق ایمان ہے اور ایمان تصدیق اسلام بعض نے کہا ایمان تحقیق و تصدیق
ہے اور اسلام خضوع و انقیاد انتہی مین کہتا ہون حدیث صحیح مین وصف اسلام و ایمان و احسان کا جدا جدا آیا ہے
وہی ٹھیک ہے جس بات کا تفرقہ و فیصلہ خود شارع نے کر دیا ہے ہمکو اوسمین خوض زائد کرنا کچھ ضرور نہین ہے ۲۵
قول صوفیہ رحمہم اللہ تعالے کا دربارہ مذاہب شریعت یہ ہے کہ اپنے لئے احوط و اوثق کو امر مختلف فیہ فقہار مین
اخذ کرتے ہین اور رہما امکن اجماع فریقین پر چلتے ہین اور اختلاف فقہار کو صواب جانتے ہین اور کوئی انمین سے دوسرے پر
اعتراض نہین کرتا انکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے اور جس شخص نے ایک مذہب کا شرع مین اعتقاد کیا ہے اور وہ مذہب
نزدیک اوسکے صحیح ہوا اس طور پر کہ مثل اوسکا بدلالت کتاب و سنت صحیح ہوتا ہے اور وہ شخص اہل استنباط بھی ہے تو
تو وہ اعتقاد مذکور مین مصیب ہے اور جو شخص کہ اہل اجتہاد سے نہین ہے تو وہ قول مفتی کا اخذ کرے جس کسی فقیہ
کو اوسکا دل علم جانتا ہو تو یہ قول مفتی کا اوسکے لئے حجت ہے انتہی مگر اسمین تامل ہے ۲۶ انکا اجماع ہے اس
بات پر کہ تعجیل نماز کی ہمراہ یقین کے وقت پر افضل ہے اور جمیع مفروضات کو وقت جو بے عجالۃً ادا کرے تقصیر و
تاخیر و تفریط و انکہی مگر عذر سے اور سفر مین نماز کو قصر کرے اور جو شخص ہمیشہ سفر مین رہے اور اوسکا کوئی
مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑھا کرے اور افطار کرنا روزہ کا سفر مین اور روزہ رکھنا دونون جائز ہین اور استطاعت
حج کی نزدیک انکے امکان ہے کسی وجہ سے کیون نہو یہ لوگ فقط زاد و راحلہ کو شرط نہین کرتے ابن عطا نے
کہا ہے استطاعت دو طرح پر ہے حال و مال فمن لم یکن لہ حال تقلہ فمال یبلغہ ۲۷ اباحت مکاسب پر
حرفت و تجارات و حرث وغیر ذلک سے جسکو شریعت نے مباح کیا ہے انکا اجماع ہے لکن ساتھ تیقظ و تثبت و تحرز
کے شبہات سے اور یہ حرفہ اسلئے کرے کہ عمل پر مدد ملے طمع کا مادہ قطع ہو اور غیر کو فائدہ پہنچے ہمسایہ پر

مہربانی کرے یہ پیشہ کرنا نزدیک انکے اوس شخص کیلئے واجب ہے جسکا فرض نفقہ اسکے ساتھ لگا ہوا ہے جنید کہتے
ہین کسب ایک عمل متقبل الی اللہ ہے سو جتنا نوافل مین مشغول ہونا مندوب ہے اوتنا ہی اسمین شغل کرے یہ جانکے
کہ جلب رزق و جر منفعت اسی مین ہے پس کسب آور مفرد آدمی کیلئے کسب کرنا مباح ہے کچھ اسپر واجب نہین
ہے آور نہ قادح توکل اور جارح ہے دین مین مگر اشتغال ساتھ وظائف حق کے اولی و احق ہے اور اعراض
اوس سے وقت صحت توکل و ثقت باللہ کے اوجب ہے سہل نے کہا توکل والے محض اتباع سنت کیلئے کسب
کرتے ہین اور غیر متوکل واسطے تعاون کے صاحب تعرف فرماتے ہین هذا ما تحققناه وصح عندنا من
مذاهب القوم من اقاویلهم فی کتبهم وما سمعناه من الثقات ممن عرف اصول هم و تحقق فی
مذاهبهم ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم انتهی حاصله

فصل بیان مین عقیدہ شیخ محی الدین ابن عربی رح کی مطابق کتاب الیواقیت والجواہر شیخ عبد الوہاب شعرانی

ہر مومن کو لائق ہے کہ اپنے عقیدہ کی تصریح کرے اور سبکے سامنے پکار کر کہدے کہ میرا اعتقاد یہ ہے اگر وہ اعتقاد
صحیح ہوگا تو وہ لوگ پاس اللہ کے اوس اعتقاد کی گواہی واسطے اسکے دینگے اور اگر یہ اعتقاد اور طرح پر ہوگا تو اسکا
فساد ظاہر کردینگے تاکہ وہ اوس سے توبہ کرے دیکھو ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اپنا گواہ مقرر کیا تہا حالانکہ
وہ لوگ مشرک تھے انکو اپنی جان پر اپنی برائت کا شرک باللہ سے اور اپنے اقرار بالوحدانیۃ کا گواہ ٹہیرایا تہا اسلئے
کہ انکو یہ بات معلوم تہی کہ اللہ تعالے جہان والون کو اپنے سامنے کہڑا کرکے اوس موقف عظیم ہولناک مین انسے
سوال کریگا اور ہر گواہ کو اپنی گواہی ادا کرنا پڑیگا اور ہر امین اپنی امانت ادا کریگا اور موذن کیلئے ہر سامع اذان
گواہی دیگا یہانتک کہ کفار بہی گواہی دینگے لہذا شیطان وقت سماع اذان کے پشت پہیر کر گوز کرتا ہوا بہاگتا ہے
تاکہ اذان موذن کو نہ سنے اور اوسکے لئے گواہی دینا نہ پڑے اور منجملہ اون لوگون کے نہ ٹہیرے جو ساعی اوسکی
سعادت مین ہین یہ شیطان لعنۃ اللہ ہمارا خالص دشمن اور عدو محض ہے وہ کب ہماری بہلائی و بہتری چاہتا
ہے سو جب دشمن کو چارہ اس بات سے نہین ہے کہ جس بات پر لوٹے اوسکو گواہ ٹہیرایا ہے وہ اوسکی گواہی
دے کیونکہ اوس مشہد حق مین یہ بات سچ سچ ہوگی تو پہر گواہی دینا تیرے یار و دوست کا جو تیرا ہم مذہب اور
ایسا آدمی ہے تمکو چاہئے کہ تو اوسکو اس دار دنیا مین اپنے نفس پر وحدانیت و ایمان کا گواہ کرلے سوائے

Marfat.com

میرے اخوان و احباب مین تمکو گواہ کرتا ہون اسبات پر کہ مینے اللہ تعالے اور ملائکہ اور انبیاء کو اور ان حاضرین
کو جو اسدم حاضر ہین یا جو کوئی اسوقت میری بات کو سنتا ہے گواہ کیا ہے اسبات پر کہ مین بطور جزم اپنے
دل سے یہ کہتا ہون کہ اللہ تعالی واحد ہے کوئی اوسکا ثانی نہین ہے وہ منزہ ہے صاحبہ و ولد سے مالک
ہے کوئی اوسکا شریک نہین ہے ملک ہے کوئی اوسکا وزیر نہین ہے صانع ہے کوئی مدبر اوسکے ہمراہ
نہین ہے اپنی ذات سے موجود ہے کسی موجد کا جو اوسکو ایجاد کرے محتاج نہین ہے بلکہ ہر موجود جو اوسکے
سوا ہے وہ اپنے وجود مین اوسکا محتاج ہے غرضکہ سارا جہان اللہ کے سبب سے موجود ہے اور اللہ تعالی اپنی
ذات سے موجود ہے اللہ کے وجود کا نہ آغاز ہے نہ اوسکی بقا کا انجام بلکہ اوسکی ہستی استمراری دائمی مطلق ہے
وہ اپنے نفس سے قائم ہے نہ جوہر متحیز ہے کہ اوسکے لئے اندازہ مکان کا کیا جائے نہ عرض ہے کہ بقا اوسپر
محال ٹہیرے نہ جسم ہے کہ اوسکے لئے جہت اور تلقاء ہو وہ تو مقدس ہے جہات و اقطار سے مرئی ہے
دلون اور ابصار سے یعنی دنیا و آخرت مین عرش پر مستوی ہے جسطرح کہ اوسنے فرمایا ہے اور جس معنی
کا اوسنے ارادہ کیا ہے جسطرح کہ عرش اور جسکو وہ حاوی ہے ساتہ اوسکے مستوی ہے آخرت و اولی اوسکے
لئے ہے اوسکے لئے نہ مثل معقول ہے اور نہ عقول اوسپر دلیل ہین زمانہ اوسکو محدود نہین کر سکتا اور نہ
مکان اوسکو اپنے اندر لے سکتا ہے بلکہ وہ تہا اور مکان نتہا وھو الان علی ما علیہ کان یعنی اب بہی وہ
جون کا تون ہے اوسی نے تمکن و مکان پیدا کیا زمان کو بنایا اور کہا مین وہ واحد حی ہون جسکو حفظ مخلوقات
نہین تہکاتا اور نہ اوسکیطرف کوئی ایسی صفت مخلوقات جسپر وہ نہ تہا رجوع کرتی ہے وہ اس سے برتر ہے
کہ حوادث اوسمین حلول کرین یا وہ حوادث مین حال ہو یا حوادث اوس سے پہلے ہون یا وہ بعد حوادث کے
ہو بلکہ وہ تہا اور کوئی شے نتہی کیونکہ قبل و بعد صیغے ہین زمان کے جسکو اوسنے ابداع کیا ہے وہ ایسا قیوم ہے
کہ سوتا نہین ہے اور ایسا قہار ہے کہ اوسکا کوئی کچہہ نہین کر سکتا لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر
عرش کو پیدا کر کے استواء کی ایک حد ٹہیرائی اور کرسی بنا کر اوسکو آسمان و زمین کی سعت دی لوح محفوظ و
قلم اعلی کو اختراع کیا اور اوسکو جاری کر کے مطابق اپنے علم کے حقمین خلق کے فصل و قضا کے دن تک کاتب
بنایا سارے جہان کو بغیر مثال سابق کے اختراع کیا خلق کو پیدا کیا اوسکو خلیفہ ٹہیرایا روحونکو اندر بدنون
کے اوتارا امانت دار کیا پہر اون بدنون کو جنمین روحین اوتاری گئی ہین زمین کا خلیفہ مقرر کیا اور جو کچہہ
آسمانون اور زمین مین ہے اوس سب کو مسخر اون خلفاء کا ٹہیرایا یہ سب اوسیکی طرف سے ہے وہ قائم

Marfat.com

ہے ایک ذرہ حرکت نہین کرسکتا مگر اوسکے حکم سے کل خلق کو بنایا بغیر اسکے کہ اوسکو کچھہ حاجت خلق کی ہو
یا کسی نے اوسکا پیدا کرنا اللہ پر واجب کیا ہو لیکن اوسکا علم سابق تھا تو اوس معلوم کو پیدا کرنا ضرور
ٹھیرا فھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو علی کل شیٔ قدیر اوسکا علم ہر شے کو محیط ہے اور ہر عدد
کا مُحصی ہے وہ عالم ہے ہر راز اور امر پوشیدہ تر کا آنکھہ کے اشارہ کو اور جی کے اندر کی بات کو جانتا ہے
اور کیونکر وہ اوس شے کو جسے اوسنے پیدا کیا ہے نجانیگا الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر اشیاء
نہ تھی مگر اوسکو علم اون کا حاصل تھا پھر اوسی علم کے بموجب ونکو ایجاد کیا غرضکہ وہ ہمیشہ سے عالم اشیاء رہا
کچھہ اشیاء کے موجود ہونے پر کوئی علم جدید اوسکو نہین لگا ساری اشیاء کا اتقان واحکام اور اونپر حکمرانی
کرنا اوسکے علم سے ہے جسکو چاہا اوسکو اونپر حاکم کیا جسطرح کہ وہ عالم کلیات علی الاطلاق ہے اسیطرح وہ
عالم جزئیات بھی ہے باجماع اہل نظر صحیح وہی عالم غیب وشہادت ہے فتعالی اللہ عما یشرکون فعال لما
یرید ارادہ کرنیوالا کائنات کا عالم غیب وشہادت مین وہی ہے اوسکی قدرت کسی شے کے ایجاد سے متعلق
نہین ہوئی جب تک کہ اوسنے ارادہ نہین کیا جسطرح کہ اوسنے ارادہ نہین کیا جبتک کہ اوسکو جان نہین لیا کیونکہ
عقل مین یہ بات محال ہے کہ جس چیز کو نجانے اوسکا ارادہ کرے یا مختار ترک فعل ہو مرید نہو غیر مراد کا
فاعل ہو جسطرح کہ یہ بات محال ہے کہ یہ حقائق بغیر حی قیوم کے پائی جائین یا یہ صفات بغیر ایک ذات کے جو
موصوف بالمذکور ہے قائم رہ سکین وجود مین کوئی طاعت یا معصیت رنج یا نقصان عبد یا حُر برد یا حر
حیات یا موت حصول یا فوت نہار یا لیل اعتدال یا میل بَر یا بحر نفع یا ضر شفع یا وتر جوہر یا عرض صحت
یا مرض فرح یا ترح روح یا شبح ظلام یا ضیا ارض یا سما ترکیب یا تحلیل کثیر یا قلیل غداۃ یا اصیل بیاض
یا سواد سہار یا رقاد ظاہر یا باطن متحرک یا ساکن یابس یا رطب قشر یا لب نہین ہے اسیطرح نہ کوئی شے
متضاد یا مختلف یا متماثل ہے لیکن وہ مراد حق تعالے ہے اور کیونکر وہ اوسکی مراد نہو حالانکہ اوسی نے
اوسکو ایجاد کیا ہے کہین یہ ہوسکتا ہے کہ جو مراد نہو وہ مختار پایا جائے لا راد لامرہ ولا معقب لحکمہ یؤتی
الملک من یشاء وینزع الملک ممن یشاء ویعز من یشاء ویذل من یشاء ویھدی من یشاء
ویضل من یشاء ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن اگر ساری خلائق مجتمع ہو کہ کسی شے کا ارادہ کرے جو
مراد خدا نہین ہے تو نہین کرسکتے یا کوئی ایسی شے کرے کہ جسکے ایجاد کا اللہ نے ارادہ نہین کیا ہے یا خلاف
مراد خدا کے کچھہ کرنا چاہے تو ہرگز نہین کرسکتے اونکو یہ استطاعت نہین ہے اور نہ اللہ نے اونکو اس

امر کی قدرت اوسی ہے کفر وایمان وطاعت وعصیان سب اوسکی مشیت وحکم وارادہ سے ہے اللہ تعالے
ہمیشہ سے موصوف ہے ساتھ اس ارادہ کے اور عالم تھا معدوم کا پھر اوسنے عالم کو بلا تفکر وتدبر ایجاد کیا
وہ جاہل نہ تھا کہ تدبر وتفکر سے اوسکو علم مجہول حاصل ہوتا جل وعلا عن ذلک بلکہ اوسنے اوسی علم سابق
کی بنیاد اور تعیین ارادہ منزہ ازلیہ پر عالم کو مع زمان ومکان واکوان والوان کے ایجاد کیا سو علی الحقیقت وجود
مین کوئی موجد بجز اوس ذات پاک کے موجود نہین ہے کیونکہ قائل اس قول کا وما تشاؤن الا ان یشاء
اللہ وہی ہے اللہ نے جسطرح جانا حکم کیا جو ارادہ کیا خاص کیا مقدر کر کے ایجاد کیا وہ سنتا دیکھتا ہے
ہر متحرک وساکن وناطق کو جو کہ عالم اسفل سے لیکر تا عالم اعلی ہے نہ بُعد اوسکی سمع کو حاجب ہو کیونکہ وہ قریب ہے
اور نہ قرب اوسکی بصر کو محجوب کرے کیونکہ وہ بعید ہے جی کی بات جی ہی کے اندر سنتا ہے اور وقت لمس
کے صوت مماست خفیہ کو سماعت کرتا ہے سیاہی کو اندھیرے مین پانی کے اندر دیکھتا ہے نہ امتزاج
اوسکو حاجب ہو اور نہ ظلمات اور نہ انوار مانع وہی ہے سنتا دیکھتا اوسنے تکلم کیا لکن نہ خاموشی متقدم
ہے اور نہ سکوت متوہم ہے یہ کلام اوسکا قدیم ازلی ہے مثل سائر صفات علم وارادہ وقدرت کے موسی
علیہ السلام وغیرہم سے بات کی اوسکا نام تنزیل زبور وتوریت انجیل فرقان رکھا بغیر کسی تشبیہ وتکییف کے
اوسکا کلام بغیر لہات ولسان ہے جسطرح کہ اوسکا سمع بغیر اصمخہ آذان ہے یا جسطرح کہ بصر اوسکی بغیر حدقہ وجفان
ہے یا جیسے کہ ارادہ اوسکا بغیر قلب وجنان ہے یا جیسے کہ علم اوسکا بغیر اضطرار ونظر کرنے کے برہان مین ہے
یا جیسے حیات اوسکی بغیر بخار تجویف قلب کے ہے جو کہ امتزاج ارکان سے حادث ہوتا ہے اوسکی ذات نہ
زیادت کو قبول کرے نہ نقصان کو وہ پاک ذات عظیم السلطان عمیم الاحسان جسیم الامتنان ہے جو کچھ وسکے
سوا ہے وہ اوسکے وجود سے فائض ہوا ہے اوسکا فضل وعدل باسط وقابض ہے جب جہان کو ایجاد
واختراع کیا تو اوسکی صنع کو کامل وبدیع بنایا اوسکا کوئی شریک اوسکے ملک مین یا مدبر اوسکے امر مین نہین
ہے اگر انعام کرے اور نعمت دے تو یہ اوسکا فضل ہے اور اگر نہ مانے اور عذاب کرے تو یہ اوسکا عدل ہے
اوسکے ملک مین کسی غیر کا کچھ تصرف نہین ہے کہ اوسکو طرف جور وحیف کے منسوب کرین نہ سوا اوسکے کسی اور
کا اوسپر حکم چلتا ہے کہ وہ متصف بجزع وخوف ٹھہرے جو کچھ اوسکے سوا ہے وہ زیر سلطان قہر خدا ہے اسکی
ارادہ وامر سے متصرف ہے نفوس مکلفین مین الہام تقوی وفجور کا کرنیوالا وہی ہے پھر جسکی سیئات سے
چاہے درگزر فرمائے اور جسکو چاہے پکڑ لے خواہ یہان خواہ دن نشور کے اوسکا عدل نہ اوسکے فضل مین

Marfat.com

حکم کرے اور نہ اوسکا فضل اوسکے عدل مین حکمران ہو عالم کو دو قبضے مین نکالا اور اونکیلئے دو مرتبے رکھے
فرمایا هؤلاء للجنة ولا ابالی وهؤلاء للنار ولا ابالی کسی معترض نے دم وہان کچھ اعتراض نہ کیا کیونکہ
اوسوقت وہان کوئی موجود نہ تھا وہی خود موجود تھا سو سب نتیجے تصرف اسمار الٰہی کے ہین ایک قبضہ زیر جمال
ہے دوسرا قبضہ زیر اسمار جلال ہے اللہ پاک اگر چاہتا کہ سارا جہان سعادتمند ہو تو ایسا ہی ہوتا اور اگر چاہتا
کہ تمام عالم بدبخت ہو تو ویسا ہی ہوتا یہ سب اوسکی شان تھی لیکن اوسنے اسطرح پر نچاہا بلکہ اوسطرح پر چاہا جو کہ
اوسنے چاہا کہ کوئی شقی ہے اور کوئی سعید یہان اور سعادمین اب کوئی رستہ طرف بدلنے اوسکے حکم کے
نہین ہے چنانچہ فرمایا کہ یہ پانچ نمازین برابر پچاس نمازون کے ہین ما یبدل القول لدی وما انا بظلام
للعبید کیونکہ ملک مین میرا ہی تصرف ہے اور میری ہی مشیت جاری ہے اسکی حقیقت سے آنکھین
سر اور دل کی اندھی ہین افکار و ضمائر کا اوسپر گزر نہین ہوتا مگر بطور وہب الٰہی اور وجود رحمانی کے
جس بندہ پر اوسکی عنایت ہوتی ہے اور حضرت شہادت مین اوسکے لئے یہ امر سابق ہوچکا ہے اوسکو
یہ موہبت ملتی ہے جسوقت الوہیت نے یہ تقسیم کی تھی اوسکو معلوم تھا کہ یہ دقائق قدیم ہین اوسکے سوا
کوئی فاعل نہین ہے اور نہ کوئی موجود بذات خود ہے مگر وہی ایک اللہ ہی نے تمکو اور تمہارے اعمال کو
پیدا کیا اوس سے سوال اوسکے فعل کا نہین کیا جاتا بلکہ مسئول یہی خلق ہے حجت بالغہ اوسیکے لئے ہے
وہ چاہے تو تم سب کو راہ پر لگادے **ف** مینے جسطرح اللہ اور ملائکہ اور اوسکی ساری خلق کو اور تمکو اپنے
نفس پر اپنی توحید کا گواہ ٹھیرایا ہے اسیطرح مین اللہ اور ملائکہ اور ساری خلق کو اور تمکو اپنے نفس پر اپنی
توحید اور ایمان لانیکا اللہ کے مصطفے و مختار و مجتبی پر گواہ کرتا ہون وہ ہمارے سید و مولی محمد صلعم ہین
جنکو اللہ نے سب لوگون کیطرف بشیر و نذیر اور داعی الی اللہ اپنے اذن سے اور سراج منیر ٹھیرا کر بھیجا ہے
حضرت پر جو کچھ اللہ کیطرف سے اترا تھا وہ اونہون نے پہنچا دیا امانت ادا کر دی امت کی خیرخواہی کی
حجۃ الوداع مین کھڑے ہو کر سارے اتباع حاضرین کو خطبہ سنایا تذکیر فرمائی تحذیر کی وعدہ وعید پہنچائے
اسطامہ وارعاد کیا آپ نے تذکیر کے ساتھ کسیکو خاص نہین کیا یہ تذکیر باذن احد صمد تھی پھر کہا الا ھل بلغت
سب نے کہا ہان فرمایا اللهم اشهد مین ایمان لایا اوسپر جو حضرت لائے ہین خواہ مجھے وہ معلوم ہے یا نہین منجملہ
اوسکے جو حضرت لائے ایک یہ بات ہے کہ موت ایک اجل مسمی ہے نزدیک خدا کے جب آتی ہے تو دیر نہین
کرتی سو مجکو میرا ایمان ہے اسمین کچھ شک و شبہ نہین ہے جسطرح کہ مین اسبات پر بھی ایمان لایا ہون

Marfat.com

اور مینے اقرار کیا ہے کہ سوال فتانان قبر کا حق ہے اور عذاب قبر حق ہے اور بعث اجساد کا قبور سے حق
ہے اور عرض ہونا اللہ پر حق ہے اور جنت حق ہے اور نار حق ہے اور میزان حق ہے اور حوض حق ہے
اور اوڑنا صحائف اعمال کا حق ہے اور صراط حق ہے اور ایک فریق کا جنت مین اور ایک فریق کا دوزخ مین
جانا حق ہے اور کرب و شدت کا ایک گروہ پر حق ہے اور ایک گروہ کو حزن مین نڈالنا فزع اکبر کا حق ہے
اور شفاعت ملائکہ و انبیاء و مومنین و شفاعت ارحم الراحمین کی حق ہے ایک جماعت مومنین کی اہل کبائر سے
جہنم مین جائیگی پہر شفاعت سے باہر آئیگی یہ سب حق ہے اور ہمیشہ رہنا مومنون کا نعیم مقیم مین اور ابدی
کفار کی اور اہل نفاق کی عذاب الیم مین حق ہے اور جو کچہہ کتب مین آیا ہے اور رسل لائے ہین علم ہو یا جہل
وہ حق ہے یہ شہادت میری میرے نفس پر امانت ہے پاس ہر اوس شخص کے جسکے پاس یہ پہنچی ہی
وہ اس امانت کو وقت سوال کے ادا کرے جہان کہین ہو اللہ تعالی ہمکو اور انکو اس ایمان سے نفع دے
اور ہمکو اوسپر وقت انتقال کے طرف دار حیوان کے ثابت رکہے اور کرامت و رضوان کے گہر مین ہمکو داخل
کرے اور درمیان ہمارے اور اوس گہر کے حائل ہو جن گہر والون کے سر ابیل قطران ہون گے
اور ہمکو اوس عصابہ مین کرے جسنے کتب آلہیہ کو ایمان کے ساتہہ لیا ہے اور وہ حوض سے سیراب ہو کر
پہرا ہے اور اوسکی ترازو بہاری ہوگئی ہے اور اوسکے پاؤن صراط پر جمے رہے وہی ہے منعم محسان انتہی
اسکے بعد شعرانی رح نے ہر جملہ عقیدہ دلائل سمعیہ شرعیہ سے ساتہہ بسط لایق و تقریر فائق کے ثابت
کیا ہے اور علما و اولیاء کے اقوال اوسکی تائید مین نقل کئے ہین اور ان عقائد مین وہ مسائل اتحاد وغیرہ جنپر نقاد
کیا گیا ہے مذکور نہین ہوے اسلئے کہ شعرانی رح نے انکو کتاب فتوحات مین طرف سے حسّاد شیخ کے
مدسوس بتایا ہے بنیاد تکفیر کی انہین مسائل پر ہے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت شیخ امام ولی اللہ نہی
کسی مسلمان کو انکی تکفیر کرنا نہین پہنچتا اور جس کسی عالم باللہ نے انکی تکفیر کی ہے وہ تکفیر در حقیقت
انکی نہین ہے بلکہ مرجع اوسکا وہ کلمات ہین جو کہ بظاہر شرع سے مخالفت رکہتے ہین سو تفوہ و تکلم کرنا شیخ
کا ساتہہ اون کلمات کے سخت مستبعد ہے اگرچہ حالت سکر ہی مین کیون نہو یا وہ عبارات ماؤل ہین اور ہر
شخص کو قدرت تاویل کی حاصل نہین ہوتی ہے ہمارے شیخ امام محمد بن علی شوکانی رح پہلے حق مین شیخ
کے منکر تہے پہر چالیس برس کے بعد رجوع کیا اور کہا کہ انکے بعض الفاظ محتمل و ماؤل ہین اور تکفیر کو موقوف
رکہا و للہ الحمد **ف** شیخ نے فتوحات مکیہ مین لکہا ہے اجماع المحققین علی ان من شرط الکامل

Marfat.com

ان لایکون عنده شطح عن ظاهر الشریعة ابدا بل یری ان من الواجب علیه ان یحق الحق و یبطل
الباطل ویعمل علی الخروج من خلاف العلماء ما امکن انتهی بلفظه شعرانی رح نے متن کبری مین بعد نقل عبارت کے لکھا ہے
ومن ناقد وفهمه عرف ان جمیع المواضع التی فیها شطح فی کتبه مدسوسة علیه لاسیما کتاب
الفتوحات المکیة فانه وضعه فی حال کماله بیقین وقد فرغ منه قبل موته بنحو ثلث سنین وبقرینة
ما قاله فی الفتوحات المکیة فی مواضع کثیرة من ان الشطح کله رعونة نفس لایصدر قط من محقق
وبقرینة قوله ایضا فی مواضع من اراد ان لایضل فلا یرم میزان الشریعة من یده طرفة عین
بل یستصحبها لیلا ونهارا عند کل قول وفعل واعتقاد انتهی مین کہتا ہون مجدد الف ثانی شیخ احمد
سرہندی رح نے مکتوب اعتقاد مین کئی جگہ شیخ ابن عربی پر انتقاد کیا ہے کما سیاتی معلوم ہوتا ہے کہ
شیخ مجدد کو اطلاع کلام شعرانی رح پر نہین ہوئی ورنہ وہ ان عقائد کو جنپر انتقاد کیا ہے مدسوس
سمجھ لیتے واللہ اعلم اسکے بعد شعرانی فرماتے ہین وبالجملة فلا یحل مطالعة کتب التوحید
الخاص الا لعالم کامل ومن سلک طریق القوم واما من لم یکن واحدا من هذین الرجلین فلا ینبغی
له مطالعة شئ من ذلک خوفا علیه من ادخال الشبه التی لا یکاد الفطن یخرج منها فضلا عن غیر الفطن ولکن
من شان النفس کثرة الفضول ومحبة الخوض فیما لا یعنیها وقد اجمع اهل الحق علی وجوب تاویل احادیث
الصفات کحدیث ینزل ربنا الی سماء الدنیا وخالف فی ذلک الکرامیة المجسمة والحشویة المشبهة
فمنعوا تاویلها وحملوها علی الوجه المستحیل فی حقه تعالی من التشبیه والتکییف حتی ان
بعضهم کان علی المنبر فنزل درجا منه وقال ینزل ربکم عن کرسیه الی سماء الدنیا کنزولی من منبری هذا
وهذا جهل لیس فوقه جهل کل هؤلاء محجوجون بالکتاب والسنة ودلائل العقول واذا تعددت وجوه
الحمل لآیات الصفات وجب الاخذ بالوجه الراجح عند الشیخ ابی الحسن الاشعری لقوله تعالی فاعتبروا یا اولی
الابصار ولقوله تعالی فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه وذهب سفیان الثوری
والاوزاعی وغیرهما الی انه یطرح التشبیه والتکییف ونقف عن تعیین وجه من وجوه التاویل انتهی
مین کہتا ہون کہ مراد شعرانی رح کی وجوب تاویل سے نفی تشبیہ وتکییف ہے نہ اور کچھ چنانچہ قول کرامیہ
وحشویہ کا ذکر کرنا قرینہ صحیحہ ہے اس مراد پر اور مذہب سلف دربارہ صفات وہی ہے جو سفیان وغیرہ سے
اسجگہ نقل کیا ہے سارے اہل حدیث اسی طریق پر گزرے ہین اور قول اشعری مرجوح ہے اور اہل بدع جو کبھی

اہل سنت کو حشویہ کہدیتے ہین یہ اونکی استطالت ہے اہل حق پر پہر شعرانی رح نے فرمایا ہے
قلت وقد اختصرت الفتوحات المکیۃ وحذفت منہا کل ما یخالف ظاہر الشریعۃ فلما اخبرت
بانہم دسوا فی کتب الشیخ ما یوہم الحلول والاتحاد ورد علی الشیخ شمس الدین المدنی بنسخۃ
فی الفتوحات التی قابلہا علی خط الشیخ بقونیۃ فلم اجد فیہا شیئا من ذلک
الذی حذفتہ ففرحت بذلک غایۃ الفرح فالحمد للہ علی ذلک
انتہی مین کہتا ہون مینے مطالعہ کتاب فتوحات مکیہ کا کیا مواضع بسیار مین تحریض اتباع سنت و ترک تقلید
پر پائی اور اعتقاد مین مطابقت اہل حدیث کی معلوم پائی یہ دلیل واضح اسبات پر ہے کہ مسائل اتحاد و حلول
ونحو ہما مدسوس ہین کتاب مذکور مین ورنہ پہر حث علی الاتباع کیون ہے -

فصل بیان مین مذہب و عقائد اہل سنت کے مطابق کتاب غنیۃ الطالبین

معرفت صانع عزوجل کی مطابق آیات و دلالات کے بروجہ اختصار یہ ہے کہ انسان یہ بات جانے اور یقین
کرے کہ صانع عالم واحد احد فرد صمد ہے لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد لیس کمثلہ
شیء وہو السمیع البصیر ٥ نہ کوئی اوسکا شبیہ و نظیر ہے اور نہ کوئی عون و شریک ہے اور نہ کوئی
ظہیر و وزیر ہے اور نہ کوئی ند و مشیر وہ نہ جسم مسوس ہے اور نہ جوہر محسوس اور نہ عرض اور نہ ذی ترکیب اور نہ
ذی آلہ و تالیف و ماہیت و تحدید وہی رافع سما اور واضع ارض ہے نہ کوئی طبیعت ہے طبائع مین سے
اور نہ کوئی طالع ہے طوالع مین سے نہ ظلمت ہے کہ ظاہر ہو نہ نور ہے کہ باہر ہو حاضر اشیاء ہے علم سے
اور شاہد کائنات ہے بغیر ماست کے عزیز قاہر حاکم راحم غافر ساتر معز ناصر رؤف خالق فاطر اول آخر ظاہر
باطن فرد معبود حی لا یموت ازلی لا یفوت ابدی لملکوت سرمدی لجبروت ہے قیوم ہے سوتا نہین عزیز
ہے اوسپر کوئی جور نہین کرتا منیع ہے اوسکا کوئی قصد نہین کرسکتا اوسکے لئے اسماء عظام مواہب کرام
مین اوسنے ساری خلق پر حکم فنا کا کیا ہے اور فرمایا ہے کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال
والاکرام وہ جہت علو مین مستوی ہے عرش پر محتوی ہے ملک پر اوسکا علم محیط اشیاء ہے کلم طیب و
عمل صالح طرف اوسکے صاعد و مرفوع ہوتے ہین تدبیر ہر کام کی آسمان کے اوپر سے زمین کیطرف

کرتا ہے پہر وہ کام اوسیکی طرف چڑہ جاتا ہے ایسے دنمین جسکا مقدار برابر ہزار سال کے ہے ہماری گنتی
سے اوسینے خلائق اور افعال خلق کو پیدا کیا ہے اونکی روزی اور اجل مقرر کی ہے کوئی مقدم واسطے موخر
کے اور موخر واسطے مقدم کے نہین ہے عالم اور جو کچہہ اہل عالم کرتے ہین اوسیکا ارادہ ہے اگر وہ اونکی
عصمت کرتا تو ہرگز خلاف اوسکے نکرتے اور اگر یہ چاہتا کہ سب اوسکی اطاعت کرین تو سب کے سب اوسکے
مطیع ہوتے وہ عالم سر و اخفی اور علیم ذات الصدور ہے الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر محرک سکن
سب ہی ہے نہ اوہام اوسکو تصور کر سکتے ہین اور نہ اذہان تقدیر اوسکا قیاس لوگون پر نہین ہو سکتا وہ جلیل
تر ہے اس سے کہ کسی مصنوع سے مشابہ ہو سکی یا طرف کسی اختراع و ابتداع کے مضاف ہو انفاس کا محصی ہے
ہر نفس پر مع اوسکے کسب کے قائم ہے لقد احصٰھم وعدھم عدا وکلھم اٰتیہ یوم القیٰمۃ فردا لیجزی کل
نفس بما سعی لیجزی الذین اساؤا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنٰی خلق سے غنی ہے بریت کا
رازق ہے کہلاتا ہے کہاتا نہین دیتا ہے لیتا نہین مجیر ہے مجار علیہ نہین ساری خلق اوسکی محتاج ہے اوسنے خلق کو
کچہہ واسطے جلب نفع یا دفع ضر کے نہین پیدا کیا ہے اور نہ کسی داعی کی دعوت سے بنایا ہے اور نہ کسی خاطر
وفکر سے جو اوسکو حادث ہوئی ہو خلق کیا ہے بلکہ یہ امر اوسکا ارادہ ہے اور وہ اصدق قائلین ہے اور صاحب
عرش مجید اور فاعل لما یرید متفرد ہے ساتہہ قدرت کے اختراع اعیان و کشف ضر و بلوی و تقلیب اعیان
و تغییر احوال ہر کل یوم ھو فی شان جو بات مقدر جسوقت کی ہے اوسکو اوسیوقت پر کرتا ہے وہ زندہ جاوید
ہے ساتہ حیات کے عالم ہے ساتہ علم کے قادر ہے ساتہ قدرت کے مرید ہے ساتہ ارادہ کے سمیع ہے ساتہ
سمع کے بصیر ہے ساتہ بصر کے مدرک ہے ساتہ ادراک کے متکلم ہے ساتہ کلام کے آمر ہے ساتہ امر کے ناہی
ہے ساتہ نہی کے مخبر ہے ساتہ خبر کے اپنے حکم و قضا مین عادل ہے اپنے عطا و انعام مین محسن متفضل ہے مبدی
معید محیی ممیت محدث موجد مثیب معاقب ہے جواد ہے بخل نہین کرتا حلیم ہے عجلت نہین فرماتا حفیظ ہے
بہولتا نہین بیدار ہے سہو نہین کرتا جاگتا ہے غافل نہین ہوتا قابض ہے باسط ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے
محبوب مکروہ رکہتا ہے ناخوش اور راضی ہوتا ہے غضب و سخط فرماتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے دیتا ہے
منع کرتا ہے اوسکے دو ہاتہ ہین دونون دست راست ہین قال جل وعلا والسمٰوٰت مطویٰت بیمینہ ابن
عباس نے کہا وہ زمینون اور آسمانون کو اپنی مٹہی مین لے لیگا کوئی طرف انکی اوسکے قبضہ سے باہر نظر
نا آئیگی اور حضرت نے فرمایا ہے کلتا یدیہ یمین اوسنے آدم ابو البشر کو اپنے ہاتہ سے بنایا جنت عدن

کو اپنے ہاتھ سے لگایا درخت طوبیٰ کو اپنے ہاتھ سے بویا توریت کو اپنے ہاتھ سے لکھکر دست بدست موسیٰ علیہ السلام
کو دیا اور اونسے بغیر واسطہ و بغیر ترجمان بات چیت کی بندون کے دل درمیان دو انگشت رحمٰن کے ہین
جسطرح چاہتا ہے اونکو اُلٹ پلٹ کرتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ اونکو یاد کرا دیتا ہے سارے آسمان و زمین دن
قیامت کے اوسکے کف دست مین ہونگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے وہ اپنا قدم جہنم مین رکھدیگا جہنم کے بعض
اطراف طرف بعض کے سمٹ جائینگے اور وہ کہے گی بس بس پہر ایک قوم جہنم سے باہر آئے گی جنت والے اسکے
منہہ کو نظر کرینگے اور اوسکو دیکھین گے کچھہ شک و شبہ اوسکی رویت مین نکرینگے جسطرح حدیث مین آیا ہے
یتجلی لھم و یعطیھم ما یتمنون و قال تعالیٰ للذین احسنوا الحسنیٰ و زیادۃ حسنیٰ سے مراد جنت ہے زیادہ سے
مراد نظر ہے طرف اوسکے وجہ کریم کے و قال تعالیٰ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ بندے دن
فصل کے اوسپر عرض کئے جائینگے خود متولی اونکے حساب کا ہوگا کسی غیر کو متولی نکریگا اللہ نے سات آسمان
بنائے ایک کے اوپر ایک اور سات زمینین بنائین ایک کے نیچے ایک زمین علیا سے آسمان دنیا تک پانسو برس
کا رستہ ہے اسیطرح ہر آسمان کے درمیان اوسکے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے پانی آسمان ہفتم
پر ہے رحمٰن کا عرش پانی پر ہے اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اوسکے ستر ہزار پردے نور و ظلمت کے
ہین اور جو کچھہ کہ اوسکو معلوم ہے عرش کے اوٹھانیوالے ہین جو اوسکو اوٹھائے ہوئے ہین قال تعالیٰ الذین
یحملون العرش و من حولہ الآیۃ عرش کی ایک حد ہے جو اللہ ہی کو معلوم ہے و تری الملئکۃ حافین حول
العرش یہ عرش یاقوت سرخ کا ہے اوسکی سعت مثل سعت سمٰوٰت و ارضین کے ہے کرسی پاس عرش
کے ہے جیسے ایک حلقہ کسی زمین بیابان مین پڑا ہو اوسکو علم ہے ہر اوس چیز کا جو درمیان آسمانونکے اور
اونکے نیچے ہے اور جو کچھہ زمینون مین اور اونکے درمیان ہے اور جو کچھہ تحت الثریٰ اور دریاؤن کی تہ مین ہے
اور ہر بال کی جڑ مین ہے و ہر درخت اور ہر زرع نابت کو جانتا ہے اور ہر پتے کے گرنیکو اور اونکی گنتی اور
سنگریزہ و ریت اور وزن پہاڑون کا اور تول دریاؤن کی اور اعمال بندون کے اور اونکی اسرار و انفاس
و کلام کو معلوم رکھتا ہے وہ عالم ہے ہر شے کا اوسپر کوئی شے مخفی نہین ہے وہ پاک ہے مشابہت خلق
سے اوسکے علم سے کوئی جگہ خالی نہین ہے اوسکا وصف اسطرح پر کرنا کہ وہ ہر جگہ ہے جائز نہین ہے بلکہ
یون کہنا چاہیئے کہ وہ آسمان مین بالائے عرش ہے جسطرح خود فرمایا ہے الرحمن علی العرش استویٰ
و قولہ ثم استویٰ علی العرش الرحمن و قولہ الیہ یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعہ اور حضرت نے اوس

کنیز کے مسلمان ہونے کا حکم دیا جس سے کہا تہا کہ اللہ کہان ہے اور اوسنے طرف آسمان کے اشارہ کیا
تہا اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے لما خلق الله الخلق کتب کتابا علی نفسه و هو عنده
فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی تو اب اطلاق لفظ استوار کا بغیر تاویل کے چاہئیے یہ استوار ذات کا
عرش پر ہے نہ بمعنی قعود و مماست جسطرح کہ مجسمہ و کرامیہ کہتے ہین اور نہ بمعنے علو و رفعت جسطرح کہ اشعریہ کہتے
ہین اور نہ بمعنے استیلار و غلبہ جسطرح کہ معتزلہ کہتے ہین کیونکہ یہ معنے شرع مین نہین آئے ہین اور نہ کسی ایک شخص
سے منجملہ صحابہ و تابعین و سلف صالح و اصحاب حدیث کے منقول ہین بلکہ اونسے تو یہی حمل علی الاطلاق
منقول ہے ام سلمہ زوج نبی صلعم نے کہا ہے الاستواء غیر مجهول والاقرار به واجب والجحود به
کفر یہ روایت صحیح مسلم مین آئی ہے اسیطرح حدیث انس بن مالک مین بہی مروی ہے امام احمد رح نے
مرنے سے پہلے کہا تہا اخبار الصفات تمر کما جاءت بلا تشبیه ولا تعطیل دوسرا لفظ اونکا یہ ہے
کہ کہا لست بصاحب کلام ولا اری الکلام فی شیٔ من هذه الاماکن فی کتاب الله عز وجل
او حدیث عن النبی صلعم او عن اصحابه رضی الله عنهم او عن التابعین تیسرا لفظ یہ ہے نحن
نؤمن بان الله عز وجل علی العرش کیف شاء وکما شاء بلا حد ولا صفة یبلغها واصف او یحده حاد
کعب احبار کہتے ہین اللہ تعالی نے توریت مین فرمایا ہے انا الله فوق عبادی وعرشی فوق جمیع خلقی
وانا علی عرشی علیه ادبر عبادی ولا یخفی علی شیٔ من عبادی شیخ جیلی رح فرماتے ہین کہ اللہ عز
وجل کا عرش پر ہونا ہر کتاب آسمانی مین جو کسی نبی مرسل پر اوتری ہے بلا کیف مذکور ہے کیونکہ اللہ تعالی
ہمیشہ سے موصوف ہے ساتھ علو و قدرت و استیلار و غلبہ کے ساری خلق پر کیا عرش اور کیا غیر تو اب
حمل استوار کا اوسپر نچاہیئے یہ استوار اوسکی صفت ذات ہے بعد اسکے کہ اوسنے ہمکو اس امر کی خبر دی اور
نص کی اور سات آیتون مین اوسکو موکد فرمایا اور سنت ماثورہ مین آئی یہ صفت اوسکو لازم و لائق ہے
جیسے وجہ و ید و عین و سمع و بصر و حیات و قدرت یا جیسے یہ کہ وہ خالق رازق محیی ممیت ہے اور
موصوف ہے ساتھ ان صفات کے ہم اسطرح کتاب و سنت سے خروج نہین کر سکتے ہین بلکہ آیت و خبر کو
مقرر رکھ کر اوسپر ایمان لاتے ہین اور کیفیت کو صفات مین سپرد علم الہی کرتے ہین سفیان بن عیینہ نے کہا ہے
کلما وصف الله تعالی نفسه فی کتابه فتفسیره قراءته لا تفسیر له غیرها ولم نتکلف غیر
ذلک فانه غیب لا مجال للعقل فی ادراکه ونسأل الله العفو والعافیة ونعوذ به من ان نقول فیه

ونی صفاتہ ما لم یخبرنا بہ ہوا ور رسولہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالی ہر رات آسمان دنیا پر جیسا اور جسطرح کہ وہ چاہتا ہے نزول فرماتا ہے اور جس مذنب مخطی مجرم عاصی کو اپنے بندونمین سے پسند کرتا ہے اوسکو بخشدیتا ہے یہ نزول معنی نزول رحمت وثواب نہین ہے جسطرح کہ معتزلہ و شیعہ یہ دعوی کرتے بلکہ حدیث عبادہ بن صامت مین آیا ہے فیکون کذلک الی ان یطلع الصبح و یعلو علی کرسیہ یہ حدیث بالفاظ مختلفہ ابو ہریرہ و جابر و علی و ابن مسعود و ابو الدرداء و ابن عباس و عائشہ سے مروی ہے ان سبھون نے اس حدیث کو رسول خدا صلعم سے روایت کیا ہے اسی جگہ سے وہ نماز آخر شب کو نماز اول شب پر تفضیل دیتے تہے اسیطرح شب نصف شعبان مین نزول رحمن کا ہوتا ہے اسحق بن راہویہ سے کہا تہا ما ھذہ الاحادیث التی تحدث بھا ان اللہ تعالی ینزل الی السماء الدنیا والیہ یصعد و یتحرک اونہون نے سائل سے فرمایا تقول ان اللہ یقدر علی ان ینزل و یصعد ولا یتحرک قال نعم کہا فلم تتکلم یحیی بن معین کہتے ہین تجہسے جب کوئی جہمی یہ کہے کہ کیف ینزل تو تو اوس سے یہ کہہ کیف صعد اور فضیل بن عیاض نے کہا کہ جب تجہسے کوئی جہمی یہ کہے کہ انا کافر برب ینزل تو تو یون کہہ انا مؤمن برب یفعل ما یشاء ۲ ہم یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب خطاب وحی ہے جسکو جبرئیل علیہ السلام لیکر حضرت پر آئے تہے یہ لغت رسول مین نازل ہوا ہے اللہ کا کلام یہی قرآن شریف ہے جو کہ مخلوق نہین ہے یہ کسیطرح پڑہا جاے تلاوت کیا جائے لکہا جائے متفرق طور پر اوسکی صفت ذات ہے نہ محدث ہے نہ مبدل نہ مغیر نہ مولف نہ منقوص نہ مصنوع نہ مزاد فیہ اوسکی طرف سے آیا اوسیکیطرف عود کریگا یہ حافظین کے سینون مین اور ناطقین کی زبانون پر اور کاتبین کی کف دست اور ناظرین کے ملاحظہ مین اور اہل اسلام کے مصاحف مین اور جیسا بچے الواح مین ہے جہان کہین مرئی و مسموع ہو جو شخص یہہ اعتقاد کرے کہ یہ کلام خدا مخلوق ہے یا اوسکی عبارت یا تلاوت غیر متلو ہے یا یون کہے کہ میری لفظ ساتہ قرآن کے مخلوق ہے وہ کافر ہے ساتہ خدائے عظیم کے اگر تائب نہو تو واجب القتل ہے امام احمد اسی طرف گئے ہین ۳ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن حروف مفہومہ و اصوات مسموعہ ہین کیونکہ انہین سے گونگا اور خاموش آدمی متکلم و ناطق ہو جاتا ہے اللہ کا کلام حروف و اصوات سے منفک نہین ہوتا جو شخص اسکا انکار کرے وہ کور باطن اور مکابر حس ہے اللہ تعالی نے کہا الم حم طسم تلک آیات الکتاب ان حرفون کو ذکر کر کے کتاب ٹہیرایا اور فرمایا ما نفدت کلمات اللہ اور فرمایا لنفد البحر قبل ان تنفد

کلمات ربی اور حدیث مین آیا ہے لا اقول الم حرف ولکن الف حرف ومیم حرف ولام حرف اور فرمایا انزل القرآن علی سبعة احرف کلہا شاف اور بخاری مین عبد اللہ بن انس سے رفعاً آیا ہے یحشر اللہ سبحانہ العباد فینادیہم بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب انا الملک انا الدیان دوسری روایت مین یون ہے اذا تکلم اللہ بالوحی سمع صوتہ اہل السماء فیخرون سجدا الحدیث ابن عباس کا لفظ یہ ہے صوتا کصوت الحدید اذا وقع علی الصفا فیخرون لہ سجدا محمد بن کعب کہتے ہین بنی اسرائیل نے موسیٰ سے پوچھا کہ جب تم سے تمہارے رب نے بات کی تو تمنے آواز رب کو کس چیز کے مشابہ پایا کہا شبہت صوت ربی بصوت الرعد حین لا یرجع اسکے بعد شیخ حنبلی رح نے فرمایا ہے وہذہ الآیات والاخبار تدل علی ان کلام اللہ صوت لا کصوت الآدمیین الیٰ قولہ وقد نص احمد علی اثبات الصوت فی روایة جماعة من الاصحاب رضی اللہ عنہم بخلاف قول اشعریہ کہ اللہ کا کلام ایک معنی قائم بنفس خدا ہے واللہ حسیب کل مبتدع ضال مضل الغرض اللہ پاک ہمیشہ سے متکلم ہے اوسکا کلام محیط ہے سارے معانی امر ونہی واستخبار کو ابن خزیمہ نے کہا ہے کلام اللہ تعالی متواصل لا سکوت فیہ ولا صمت احمد بن حنبل سے پوچھا تھا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ پر سکوت روا ہے کہا لو ورد الخبر بانہ سکت لقلنا بہ ولکنا نقول انہ متکلم کیف شاء بلا کیف ولا تشبیہ ہم اسیطرح حروف معجم غیر مخلوق ہین خواہ اللہ کے کلام مین ہون یا آدمیونکے کلام مین یہی مذہب ہے اہل سنت کا بلا فرق لقولہ تعالے انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون لفظ کن دو حرف ہین اگر مخلوق ہوتے تو دوسرے کن کے محتاج ہوتے جس سے تخلیق ہوالی ما لا نہایة لہ امام احمد نے نص کی ہے قدم حروف ہجا پر اپنے رسالہ مین جو طرف اہل نیسابور وجرجان کے لکھا تھا اور کہا ہے ومن قال ان حروف التہجی محدثة فہو کافر باللہ ومتی حکم ان ذلک مخلوق فقد جعل القرآن مخلوقا اور امام شافعی نے فرمایا ہے لا تقولوا بحدوث الحروف فان الیہود اول ما ہلکت بہذا ومن قال بحدوث حرف من الحروف فقد قال بحدوث القرآن اور جب یہ بات قرآن مین ثابت ہوئی تو اسیطرح غیر قرآن مین بھی ثابت ہے ٥ ہم معتقد ہین اس بات کے کہ اللہ تعالی کے ننانوے نام ہین جو کوئی اونکو حفظ کر لیگا وہ بہشت مین جا بیگا یہ بات حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آئی ہے نزدیک بخاری وغیرہ کے یہ سارے نام سور قرآن مین متفرق طور پر موجود ہین سفیان بن عیینہ نے اونکو نام بنام ہر ایک سورت سے نکالکر بتایا ہے اور غنیة الطالبین مین مذکور ہین عبد اللہ بن امام احمد نے اسمار زواید کا بھی ان عدد پر ذکر کیا ہے

Marfat.com

ابوبکر نقاش نے کتاب تفسیر الاسماء والصفات مین امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے ان للہ ثلثمائۃ وستین
اسما اور بعض نے کہا ایک سو چودہ نام ہین یہ سب اسمائے صفات پر محمول ہے کہ قرآن پاک مین مکرر آکر
نام پائے اون سبکو اسماء جاننا صحیح قول وہی ہے جو حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے انتہی مین کہتا ہون حدیث
ترمذی مین نود و نہ نام بطریق سرد آئے ہین جو ہی معتبر ہین کتاب الجوائز والصلات مین معانی اسماء و صفات کے
ذکر کئے گئے ہین یہ کتاب لائق مراجعت کے ہے ۶ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ایمان قول باللسان معرفت بالجنان
عمل بالارکان ہے طاعت سے بڑہتا ہے عصیان سے گھٹتا ہے علم سے قوی ہوتا ہے جہل سے ضعیف ہوتا ہے
توفیق سے واقع ہوتا ہے آیات واحادیث دلیل ہین زیادت و نقصان ایمان پر ابن عباس و ابوہریرہ و ابوالدرداء
کہتے ہین کہ الایمان یزید و ینقص اشعریہ منکر ہین اس زیادت و نقصان کے لغت مین ایمان بمعنی تصدیق قلب
ہے متضمن ہے علم کو ساتھ مصدق بہ کے اور شریعت مین اوس تصدیق کو کہتے ہین جسمین علم ہو ساتھ ذات و صفات
الٰہیہ کے مع جمیع طاعات واجبات و نوافل و اجتناب زلات و معاصی کے اور یہ بھی کہنا جائز ہے کہ ایمان نام ہے
دین و شریعت و ملت کا کیونکہ دین عبارت ہے طاعات سے ہمراہ اجتناب کے محظورات و محرمات سے اور یہ صفت ہے
ایمان کی رہا اسلام سو وہ منجملہ ایمان کے ہے ہر ایمان اسلام ہوتا ہے اور ہر اسلام ایمان نہین ہوتا کیونکہ اسلام
بمعنی انقیاد و استسلام ہے ہر مومن مستسلم و منقاد خدا ہوتا ہے اور ہر مسلم مومن باللہ نہین ہوتا اسلئے کہ کبھی
خوف سے تلوار کے اسلام لے آتا ہے ایمان ایک ایسا نام ہے جو متناول ہے مسمیات کثیرہ کو فعلاً و قولاً
اسلئے عام ہے جمیع طاعات کو اور اسلام عبارت ہے شہادتین سے ہمراہ طمانینت قلب اور عبادات خمس کے امام
احمد نے علی الاطلاق کہا ہے کہ ایمان غیر اسلام ہے بموجب حدیث جبریل علیہ السلام کے جو بروایت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ رفعاً مروی ہے اوسمین تعریف اسلام ایمان احسان کی الگ الگ آئی ہے اور آخر حدیث مین فرمایا ہے
فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم وفی لفظ یعلمکم امر دینکم **حکایت** امام احمد سے پوچھا تھا کہ ایمان مخلوق ہے یا
غیر مخلوق فرمایا جسنے ایمان کو مخلوق کہا وہ کافر ہے اسلئے کہ اسمین ایہام و تعریض ہے ساتھ قرآن کے اور جسنے کہا
کہ غیر مخلوق ہے وہ مبتدع ہے کیونکہ اسمین ایہام ہے اس بات کا کہ اماطت اذی راہ سے اور افعال ارکان مخلوق
نہین ہین غرضکہ امام نے دونون طائفہ پر انکار کیا وجہ اس مذہب کی یہ ہے کہ بنیاد طریقہ امام احمد کی اسبات
پر ہے کہ جس چیز کے ساتھ قرآن ناطق نہین ہوا اور نہ وہ چیز سنت مین حضرت سے مروی ہوئی اور عصر صحابہ
منقرض ہو گیا اور کسی ایک سے منجملہ اونکے یہ قول منقول نہ ہوا تو کلام کرنا اوس شے مین بدعت ہے انتہی

Marfat.com

مین کہتا ہون یہ قاعدہ بہت سے آفات عقائد سے امن و عافیت بخشتا ہے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس ضابطہ کو دانتون سے پکڑ کر اون امور مین بحث و کلام و خوض کرنے سے باز رہے جنہین صحابہ و تابعین و تبع تابعین نے خاموشی اختیار کی ہی اللہ تعالی سے امید ہے کہ ایسا شخص ہالک نہوگا اور سلامتی ایمان کے کے ساتھ دنیا سے جائیگا ۷ مومن کو یہ کہنا جائز نہین ہے کہ انا مؤمن حقا بلکہ واجب یہ ہے کہ یون کہے انا مؤمن ان شاء اللہ بخلاف معتزلہ کہ وہ قول اول کو جائز کہتے ہین عمر بن خطاب نے کہا ہے کہ من زعم انہ مؤمن فہو کافر مومن کو چاہیئے کہ خائف راجی مصلح حذر مترقب رہے یہانتک کہ اوسکو موت آئے اور وہ کسی عمل خیر پر ہو ۸ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ افعال عباد اللہ کی مخلوق اور اونکو کسب ہین خیر یا شر حسن یا قبیح طاعت یا معصیت کچھہ ہی ہون لکن نہ اس معنی سے کہ اسنے معصیت کا امر کیا ہے بلکہ اس معنی سے کہ وہ اوسکی قضا و قدر سے بحسب اوسکے قصد کے ہوا ہے اوسی نے قسمت و تقدیر رزق کی ہی کی ہے کوئی شخص اوس سے صاد و مانع نہین ہو سکتا ہے نہ زائد ناقص ہوا اور نہ ناقص زائد اور نہ ناعم خشن اور نہ خشن ناعم کل کا رزق آج کے دن کوئی نہین کہا سکتا اور نہ زید کی قسمت طرف عمرو کی جا سکتی ہے اللہ تعالے نے جسطرح رزق حلال دیتا ہے اسیطرح پر رزق حرام ہی دیتا ہے اسمعنی پر کہ اوسکو بدن کی غذا اور جسم کا قوام کر دیتا ہے نہ یہ کہ اوسنے حرام کو مباح کر دیا ہے اسیطرح قاتل نے اجل مقدر مقتول کو منقطع نہین کیا بلکہ وہ اپنی موت سے مرا یہی حال غریق کا اور اوس شخص کا ہے جو کسی دیوار کے تلے دب کر مر گیا ہو یا کسی اونچی جگہ سے گر کر فوت ہوا ہے یا اوسکو کسی درندہ نے کہا لیا ہے اسیطرح ہدایت مسلمین و مومنین کی اور ضلالت کافرین و منافقین کی اللہ کے اختیار مین ہے یہ سب اللہ کا فعل و صنع ہے کوئی شریک اوسکا اندر ملک کے نہین ہے ہمنے بندہ کو کاسب اسلئے کہا کہ وہ موضع توجہ امر و نہی و خطاب ہے پر استحقاق ثواب و عقاب کا موجب وعد و ضمان کے رکہتا ہے قال تعالی جزاء بما کانوا یعملون وقال بما صبرتم وقال ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وقال ہذہ النار التی کنتم بہا تکذبون وقال ذلک بما قدمت یداک اسکے سوا اور بہت آتیین ہین غرضکہ اللہ سبحانہ نے جزا کو اونکے افعال پر معلق کیا ہے اور اونکے لئے کسب ثابت فرمایا بخلاف جہمیہ کہ وہ واسطے عباد کے کسب نہین بتلاتے بلکہ مثل دروازے کے ٹہیراتے ہین کہ بند کیا کہولا یا جیسے درخت کہ حرکت و اہتزاز کرتا ہے سو یہ لوگ جاحد حق و رادّ کتاب و سنت ہین قدریہ عباد کو خالق افعال بتاتے ہین تبًا لہم یہ مجوس ہین اس امت کے

انہون نے اللہ کے لئے شرکا ٹہیرائے اور اللہ کو منسوب بعجز کیا گویا اوسکے ملک مین وہ کام ہوتے ہین جو
اوسکی قدرت وارادہ مین داخل نہین ہین تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے واللہ
خلقکم وما تعملون اور کہا جزاء بما کنتم تعملون سوجب جزا اونکے اعمال پر واقع ہوئی تو پیدایش بہی
اونکی اعمال پر آئی اور حدیث حذیفہ مین فرمایا ہے ان اللہ خلق کل صانع وصنعتہ حتی خلق الجزار
و جزورہ ۹ ایک عقیدہ ہمارا یہ ہے کہ مومن اگرچہ ذنوب کثیرہ کا کبائر وصغائر سے مرتکب ہو لکن وہ
کافر نہین ہوتا ہے گو دنیا سے بغیر توبہ کے جائے جبکہ موت اوسکی توحید واخلاص پر ہوئی ہے بلکہ امر اوسکا
طرف اللہ کے ردّ ہے چاہے معاف کرے چاہے جنت مین لیجائے چاہے عذاب کرے اور نار مین لیجائے
فلا ندخل بین اللہ وبین خلقہ مالم یخبرنا اللہ بمصیر ۱۰ ہمارا اعتقاد ہے یہ کہ جس شخص کو اللہ بسبب
کسی گناہ کبیرہ کے ہمراہ ایمان کے دوزخ مین داخل کریگا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہے گا بلکہ اللہ اوسکو دوزخ
سے باہر نکالیگا اسلئے کہ نار اوسکے حق مین مثل قید خانہ کے ہے دنیا مین وہ اوسمین استیفاء اپنی جزا کا بقدر
کبیرہ وجریمہ کے کریگا پہر اللہ کی رحمت سے باہر نکلیگا مخلد نرہیگا اور نہ آگ اوسکے منہہ کو جہلسے گی اور نہ اعضاء
سجود آگ مین جلین گے کیونکہ یہ بات آگ پر حرام ہے اور اوسکی طمع اللہ سے کسی حال مین جبتک وہ آگ مین ہے
منقطع نہوگی یہانتک کہ وہ دوزخ سے نکلکر جنت مین جائیگا اور بقدر طاعت جو دنیا مین کرتا تہا درجہ پائیگا بخلاف
قول قدریہ کہ کبیرہ محبط طاعات ہے کچہہ ثواب دس طاعت پر نملیگا وکذلک قول الخوارج نبأ الہم ۱۱ ہم اسبات
پر بہی ایمان لائے ہین کہ خیر وشر وحلو ومر تقدیر سے ہے جو مصیبت آئی وہ حذر کرنے سے چوکنے والی نتہی
اور جو اسباب چوک گئے وہ طلب کرنے سے ملنے والے نہ تہے اور جو کچہہ زمانہ گذشتہ مین ہوا اور جو
کچہہ یوم البعث والنشور تک ہونیوالا ہے وہ سب اللہ کی قضا وقدر سے ہے کسی مخلوق کو اوسکی قدر ومقدور
سے گریز وپناہ نہین ہے قدر پہلے ہی سے لوح محفوظ مین مسطور ہو چکا ہے ساری خلائق اگر اسبات کی کوشش کرے
کہ کسی شخص کو کچہہ نفع پہنچائے جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو ہرگز قدرت نہین رکہتے اور اگر سب ملکے
جہد کرین کہ ضرر پہنچائین جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو یہ بہی نہین کر سکتے جسطرح کہ حدیث ابن عباس
مین آیا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو وان یردک
بخیر فلا رادّ لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہ حدیث ابن مسعود جسمین مذکور خلق انسان کا
بطن مادر مین آیا ہے اور حدیث تحویل عمل جنت وعمل نار اور حدیث کل میسر لما خلق لہ الخ دلیل ہین خیر

Marfat.com

وشر قدر پر ۱۲ ہم ایمان لائے ہین اسپر کہ نبی صلعم نے شب اسرا مین اپنے رب عزوجل کو انہین سر کی
آنکھون سے دیکھاہے نہ دل سے اور نہ خواب مین یہی قول ہے ابن عباس کا عائشہ کا انکار نفی ہے اور
اور یہ اثبات ہے سو اثبات مقدم ہے نفی پر ابو بکر بن سلیمان نے کہا حضرت نے اللہ عزوجل کو گیارہ
بار دیکھا نو بار شب معراج مین جب کہ درمیان موسی اور حق سبحانہ کے تردد کیا اور پینتالیس نمازین کم ہوئین
یہ سنت سے ثابت ہے اور دو بار کا دیکھنا کتاب اللہ سے ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ جابر کہتے ہین آپنے فرمایا
رایت ربی مشافہۃ لاشک فیہ و قولہ تعالے وماجعلنا الرؤیا التی اریناک الافتنۃ للناس ابن عباس نے
کہاہے رویا عین اریہا النبی صلعم لیلۃ الاسراء بہ ۱۳ ہم ایمان رکھتے ہین کہ منکر و نکیر ہر ایک شخص کے
پاس آتے ہین سوائے انبیاء کے اور اوس سے سوال کرتے ہین اوسکا امتحان لیتی ہین عقائد دین مین اور جب
قبر مین آتے ہین تو مردہ مین روح آجاتی ہے وہ اوٹھہ بیٹھتا ہے اوسکی روح بلاالم مسئول ہوتی ہے مردہ
اپنے زائر کو پہچانتا ہے خصوصًا دن جمعہ کے بعد طلوع فجر قبل طلوع شمس اور ایمان لانا عذاب قبر و ضغطہ قبر پر واجب
ہے واسطے اہل معاصی کفر کے اسیطرح نعیم قبر پر واسطے اہل طاعت و ایمان کے بخلاف معتزلہ کہ وہ منکر ہین
مسئلہ منکر و نکیر و عذاب و نعیم قبر کے ۱۴ ایمان لانا بعث و نشر پر قبور سے واجب ہے کیونکہ جسکو انشا خلق پر
قدرت ہے اوسکو اعادہ خلق پر بھی قدرت ہے وقد انکرت المعطلۃ ذلک تبا لہم ۱۵ ایمان
لانا اسبات پر کہ اللہ تعالے شفاعت حضرت کی حق مین اہل کبائر و اوزار کے قبول کریگا واجب ہے یہہ
شفاعت قبل دخول نار کے عمومًا واسطے حساب جمیع امم مومنین کے ہوگی اور بعد دخول نار واسطے امت
خاصہ کے ہوگی آپ کی شفاعت اور مومنین کی شفاعت سے لوگ دوزخ سے نکلین گے یہانتک کہ جسکے دلمین
برابر ذرہ کے ایمان ہوگا اور جسنے تمام عمر مین ایکبار با خلاص اللہ عزوجل لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا وہ دوزخ مین
باقی نرہیگا خلاف ما زعمت القدریۃ من انکار ذلک وفی کتاب اللہ تکذیبہم وکذلک فی السنۃ
۱۶ ایمان لانا صراط جہنم پر واجب ہے یہ پل بال سے زیادہ تر باریک چنگاری سے زیادہ تر گرم تلوار سے زیادہ
تر تیز ہوگا اس کا طول تین سو برس کی راہ ہے سالہائے آخرت سے یا تین ہزار برس کی راہ سنین آخرت
سے ۱۷ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ قیامت مین حضرت کا ایک حوض ہوگا جس سے مومن پانی
پئینگے نہ کافر یہ حوض بعد عبور صراط و قبل دخول جنت کے ملیگا اوسکا عرض ایک ماہہ راہ ہے دودہ سے زیادہ
سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا اوسمین دو پرنالے جنت سے بہتے ہین ایک چاندیکا دوسرا سونیکا

Marfat.com

١٨ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو اپنے ہمراہ دن قیامت کے عرش پر بٹھائیگا نہ
سائر انبیا و رسل کو مقام محمود سے یہی جلوس ہمراہ خود بالائے سریر مراد ہے اور حدیث عائشہ مین فرمایا ہے
وعدنی ربی القعود علی العرش وکذلک عن عمر وعن عبد اللہ بن سلام حجاج کا لفظ یہ ہے
اذا کان یوم القیامۃ نزل الجبار علی عرشہ وقدماہ علی الکرسی ویؤتی بنبیکم فیقعد
بین یدیہ علی الکرسی حمیدی سے کہا جب کرسی پر ہوئی تو ہمراہ ہوئے کہا ہان ١٩ ایک عقیدہ اہل
سنت کا یہ ہے کہ اللہ اوس دن اپنے بندہ مومن کا حساب لیگا اور اوسکو اپنے پاس بلائیگا اور اپنا کنف اوسپر
رکہیگا یہانتک کہ وہ لوگون سے مستور ہو جائیگا پہر اوس سے اقرار اوسکے گناہونکا کرائیگا پہر فرمائیگا عبدلے
ذنوبک ہذہ فانی قد سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم معنی محاسبہ کے یہ ہین کہ
اللہ بندہ کو مقادیر ثواب وعذاب عمال کا عارف بقرارت سیئات وحسنات و مالہ وما علیہ کریگا وقد انکرت
المعطلۃ المحاسبۃ وقد کذبہم اللہ تعالیٰ بقولہ ان الینا ایابہم وان علینا حسابہم ٢٠ ایک اعتقاد اہل سنت کا یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ کی ایک ترازو ہے جسمین دن قیامت کو حسنات و سیئات کا وزن کریگا اوس میزان کے دو
پلے اور ایک زبان ہوگی وقد انکرت المعتزلۃ مع المرجیۃ والخوارج ذلک انکے نزدیک میزان سے
مراد عدل ہے وفی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ تکذیبہم یہ میزان ہاتہ مین رحمٰن کے ہوگی یا ہاتہ مین جبرئیل علیہ
السلام کے بانٹ اس ترازو کی برابر دانہ رائی اور ذرہ کے ہونگے حسنات کا پلہ نور ہوگا سیئات کا پلہ ظلمت
ہوگا علامت ارتفاع کی ثقل ور علامت انحطاط کی خفت ہوگی بخلاف موازین دنیا کے پہر سبب ثقل کا ایمان
اور قول شہادتین ہے اور سبب خفت کا شرک جب پلہ اونچا ہوا جنت مین جائیگا اسلیئے کہ وہ عالی ہے اور
جب خفیف ہوا تو دوزخ مین جائیگا اسلئے کہ وہ اسفل سافلین ہے لوگ اس وزن مین تین طرح پر ہونگے
ایک وہ جنکی حسنات راجح ہونگے سیئات پر اونکو حکم جنت کا ہوگا دوسرے وہ جنکی سیئات راجح ہونگی حسنات پر انکو
حکم جہنم کا ہوگا تیسرے وہ کہ کسیکو رجحان نہو وہ اہل اعراف ہین پہر جب اللہ چاہیگا اپنی رحمت سے انکو
جنت مین داخل کریگا جسکے نانوے سجل ہونگے اوسکا بہی وزن ہوگا یہ بات نقل وسمع سے ثابت ہوئی ہے مقربین
سو وہ بحساب جنت مین جائینگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی بحساب جنت مین جائینگے ہر ایک کیساتہ
ستر ہزار اور ہونگے باقی رہے کفار سو وہ دوزخ مین بغیر حساب جائینگے پہر مومنین مین کسیکا حساب آسان ہوگا اوسکو حکم جنت کا ملیگا
کسی سے مناقشہ کیا جائیگا وہ پہر کی مشیت مین ہے چاہے جنت مین بہیجے چاہے دوزخ مین حدیث علی مرتضیٰ مین آیا ہے یحاسب کل الخلق الا من اشرک باللہ فانہ لا یحاسب

قایم رہیگا الی الآباد ۲۱ ایک عقیدہ اہل سنت کا یہ ہے کہ جنت و نار پیدا ہو چکی ہین یہ دو گہر ہین
ایک کو اللہ نے واسطے اہل طاعت و ایمان کے نعیم و ثواب مقرر کیا ہے دوسرے گہر کو واسطے اہل معاصی
و طغیان کے عقاب و نکال ٹہیرایا ہے اللہ نے جب سے ان دونون گہرونکو بنایا ہے تب سے اب تک
باقی ہین یہ کبہی فنا نہون گی یہ وہی جنت ہے جسمین آدم و حوا اور ابلیس تہے پہر وہانسے نکالے گئے وقد
انکرت المعتزلۃ ذلک سو یہ معتزلہ جنت مین نجائین گے لکن نار مین خالد مخلد رہینگے اسلئے کہ وہ
اسکے منکر ہین اور یہ کہتے ہین کہ مومن موحد جو ستر برس تک اللہ کا مطیع رہا ہے وہ ایک کبیرہ کے سبب
جنت مین نجائیگا و فی کتاب اللہ و سنۃ رسول اللہ تکذیبہم الحاصل جنت و نار اسدم مخلوق و موجود
ہین اور منجملہ نعیم جنت کے ایک حور عین ہین جنکو اللہ نے جنت مین پیدا کیا ہے وہ لقا رکے لئے ہین اونکو کبہی
فنا نہوگی حدیث معاذ بن جبل مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے ایذا نہین دیتی ہے کوئی زن اپنے شوہر
کو دنیا مین مگر کہتی ہے زوجہ اوسکی منجملہ حور علین کے تو ایذا نہ دے اوسکو قتل کرے تجہے اللہ وہ تو تیرے
پاس دخیل ہے قریب ہے کہ وہ تجکو چہوڑکر ہمارے پاس آجائیگا سو جب جنت و نار و ما فیہما کو فنا نہین ہے
تو پہر اللہ کسی کو جنت سے نہ نکالیگا اور نہ اہل جنت پر موت کو مسلط کریگا اور نہ نعیم جنت کو زوال ہوگا بلکہ
ہر دن مزید نعم مین ابد الآباد تک رہیگا اور تمام نعیم یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے موت اوس فصیل پر ذبح کیجائیگی
جو درمیان جنت و نار کے ہے جسطرح کہ حدیث صحیح مین آچکا ہے ۲۲ ایک عتقاد اہل اسلام کا قاطبۃ یہ ہے
کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم صلعم رسول خدا و سید المرسلین و خاتم النبیین ہین اور طرف کافہ مردم
کے اور طرف جن کے عامۃ مبعوث ہین اور حضرت کو وہ معجزات ملے جو اور انبیاء کو ملے تہے بلکہ زیادہ اونسے
چنانچہ بعض اہل علم نے ہزار معجزے گنے ہین منجملہ اونکے ایک قرآن منظوم بر وجہ مخصوص مفارق جمیع اوزان
کلام عرب ہے جسکی نظم و ترتیب و بلاغت و فصاحت ایسی ہے کہ فصاحت ہر فصیح سے اور بلاغت ہر بلیغ
سے متجاوز ہے اور عرب اوسکیطرح کا کلام نلاسکے اور نہ ایک سورت بنا سکے حالانکہ وہ اپنے زمانہ مین سب
سے زیادہ بلاغت و فصاحت مین تہے اسی جگہ سے یہ قرآن آپکے حقمین معجزہ ٹہیرا جیسے عصا معجزہ تہا موسی
علیہ السلام کا یا احیاء موتی و ابراء اکمہ و ابرص معجزہ تہا عیسی علیہ السلام کا کیونکہ بعثت موسی کی زمانہ سحرہ
مین اور بعثت عیسی کی زمانہ حذاق اطبا مین ہوئی تہی ۲۳ ایک عتقاد اہل سنت کا یہ ہے کہ امت محمد
صلعم خیر جملہ امم و افضل اہل قرن ہے آنمین اہل بیعۃ الرضوان افضل اہل قرون ہین یہ ایکہزار چارسو

نفر تھی پھر اہل بدر افضل ہین یہ تین سو تیرہ آدمی تھے بعد اصحاب طالوت پھر انہین چالیس شخص اہل دار
خیزران جو عمر بن خطاب کے ایمان لانے سے پورے ہوئے افضل ہین پھر ان چالیس مین عشرہ مبشرہ افضل
ہین خلفاء اربعہ و طلحہ و زبیر و عبد الرحمن بن عوف و سعد و سعید و ابو عبیدہ بن الجراح اور افضل ان عشرہ مبشرہ
مین خلفاء اربعہ راشدین ہین پھر افضل ان چاریار مین ابوبکر ہین پھر عمر پھر عثمان پھر علی انہین چار نے بعد حضرت
صلعم کے تیس برس تک خلافت کی ابوبکر کچھ اوپر دو برس خلیفہ رہے اور عمر دس برس عثمان بارہ برس
علی چھ برس پھر اونیس برس معاویہ والی رہے اس سے پہلے عمر نے اونکو اہل شام پر بیس برس
تک والی رکھا تھا یہ خلافت ائمہ اربعہ کی باختیار صحابہ و اتفاق و رضاء اصحاب ہوئی تھی انہین ہر ایک اپنے
عصر و زمان مین سائر صحابہ سے افضل تھا کچھ سیف و قہر و غلبہ سے یا افضل سے چھین کر نہین
ہوئے تھے شیخ حلبی فرماتے ہین وقد روی عن امامنا احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان خلافۃ ابی بکر ثبتت
بالنص الجلی والاشارۃ وھو مذھب الحسن البصری وجماعۃ من اصحاب الحدیث رحمہم اللہ تعالی
عمر کو ابوبکر نے خلیفہ کیا تھا جملہ صحابہ نے اس امر مین ونکا انقیاد کیا اور امیر المومنین نام رکھا بعد عمر کے
سب صحابہ نے عثمان پر اتفاق کیا اور پہلے عبد الرحمن بن عوف نے اونسے بیعت کی پھر علی نے پھر سب
لوگون نے بالاتفاق فکان اماما حقا الی ان مات لم یوجد فیما یوجب الطعن فیہ ولا فسقہ ولا
قتلہ خلاف ما قالت الروافض تبا لھم پھر علی خلیفہ ہوئے انکی خلافت بھی باتفاق جماعہ و اجماع صحابہ
ہوئی فکان اماما حقا الی ان قتل خلاف ما قالت الخوارج انہ لم یکن اماما قط تبا لھم
رہا قتال کرنا علی کا ساتھ طلحہ و زبیر و عائشہ و معاویہ کے سو امام احمد نے نص کی ہے ہمبات پر کہ ان
مشاجرات سے جو باعث منازعت و منافرت و خصومت ہوئے امساک کرنا لازم ہے اللہ تعالی دن
قیامت کے اس امر کو اونکے درمیان سے زائل کر دیگا کما قال عز و جل ونزعنا ما فی صدورھم
من غل اخوانا علی سرر متقابلین کیونکہ علی اس قتال مین حق پر تھے اور اونکی امامت صحیح تھی بعد
اتفاق اہل حل و عقد کے اونکی امامت و خلافت پر جسنے اونپر خروج یا نصب کیا وہ باغی خارجی ہے اس سے
قتال کرنا جائز ہے اور جسنے علی سے مقاتلہ کیا جیسے معاویہ و طلحہ و زبیر وہ طالب تھے ثار عثمان کیونکہ وہ
ظلما مارے گئے تھے اور یہ قاتلین عثمان لشکر مرتضوی مین تھے اسلئے ہر کوئی طرف ایک تاویل صحیح کے
گیا فاحسن احوالنا الامساک وردھم الی اللہ عز و جل وھو احکم الحاکمین و خیر الفاصلین

والاشتغال بعیوب انفسنا وتطهیر قلوبنا من امہات الذنوب وظواہرنا من موبقات الامور

رہی خلافت معاویہ سو وہ ثابت وصحیح ہے بعد موت علی اور خلع حسن بن علی کے پس امامت معاویہ بعقد
حسن واجب ہوگئی اوس سال کا نام جماعت ٹہیرا اسلئے کہ سبکے درمیان مین سے خلاف اوٹھہ گیا اور سب
تابع معاویہ کے ہوگئے کوئی منازع ثالث امر خلافت مین باقی نرہا اور خلافت معاویہ کا ذکر اس حدیث مین
ہے تدور رحی الاسلام خمسا وثلاثین اوستا وثلاثین اوسبعا وثلاثین مراد دوران رحی سے
اس حدیث مین قوت دین ہے سو یہ پانچ برس جو تیس برس سے جدا ہین منجملہ خلافت معاویہ کے ہین
اونیس سال ورچند ماہ تک کیونکہ تیس برس کو علی مرتضی نے پورا کیا تہا ۲۴ ہمکو حسن ظن ہے ساتھ
نسا نبی صلعم کے اور ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ وہ مان ہین مومنون کی اور عائشہ افضل نسا عالمین ہین بعد نے
قول ملحدین سے اونکو بری کیا جسکی قرات وتلاوت یوم الدین تک رہیگی اسیطرح فاطمہ افضل نسا عالمین
ہین اونکی موالات ومحبت ویسی ہی واجب ہے جیسے کہ اونکے باپ نبی صلعم کی واجب ہے سو یہی اہل قران
ہین انکا ذکر اسنے کتاب عزیز مین کیا ہے اور انپر ثنا فرمائی ہے یہی مہاجرین انصار ہین جنہون نے دونون
قبلونکیطرف نماز پڑہی ہے آیہ محمد رسول اللہ والذین معہ الخ سے مراد عشرہ مبشرہ ہین اہل سنت کا اتفاق
ہے کہ باز رہنا مشاجرت صحابہ سے اور امساک کرنا اونکے مساوی کا اور اظہار کرنا اونکے فضائل ومحاسن
کا اور سونپنا اونکے معاملہ کا طرف خدا کے واجب ہے جو اختلاف طلحہ وزبیر وعائشہ ومعاویہ مین ہوا
اللہ ہی اوسکو جانتا ہے ہمکو چاہیے کہ ہم ہر صاحب فضل کو اوسکا فضل دین کما قال تعالے والذین
جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا
للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم ۔ قال تعالی تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون
عما کانوا یعملون اور حدیث جابر مین فرمایا ہے لا یدخل النار احد بایع تحت الشجرۃ اور حق مین اہل
بدر کے ارشاد کیا ہے اطلع اللہ علی اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم سفیان بن عیینہ
کہتے ہین من نطق فی اصحاب رسول اللہ صلعم بکلمۃ فھو صاحب ہوئے ۲۵ اہل سنت کا اجماع ہے سمع
وطاعت ائمہ مسلمین اور اونکے اتباع پر اور نماز پڑہنے پر پیچہے ہر نیک وبد عادل وجائر کے جسکو لوگون نے والی
ونائب ومنصوب کیا ہو اور اجماع ہے اسبات پر کہ کسی اہل قبلہ کے لئے قطعا حکم جنت یا نار کا نلگائین مطیع
ہو یا عاصی رشید ہو یا غاوی منقاد ہو یا عاق مگر جبکہ اوسکی کسی بدعت ضلالت پر اطلاع ہو اور اجماع

Marfat.com

ہے اسپر کہ انبیاء کے معجزات اور اولیاء کی کرامات کو تسلیم کریں ور رسبات پر کہ گرانی وارزانی طرف سے
اللہ کے ہے نہ طرف سے کسی شخص کے خلق مین سے سلاطین و ملوک ہون یا کواکب کما زعمت القدریۃ
والمنجمون ۲۶ مومن عاقل دانا ہوشمند کو یہ چاہیئے کہ متبع ہو نہ مبتدع غلو و تعمق و تکلف نکرے کہ کہین
گمراہ ہوجائے اور لغزش آجائے پہر ہلاک ہوجائے ابن مسعود نے کہا ہے اتبعوا ولاتبتدعوا فقد
کفیتم مومن پر اتباع سنت وجماعت کا واجب ہے سنت وہ ہے جسکو حضرت نے مسنون کیا ہے
جماعت وہ ہے جسپر اصحاب حضرت نے خلافت ائمہ اربعہ مین اتفاق کیا ہے اہل بدعت سے مکاثرت و
مداہنت نکرے اور اونکو سلام نکرے اسلئے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رح نے کہا ہے من سلم علی صاحب
بدعۃ فقد احبہ سو نہ اونکے پاس بیٹھے اور نہ اونکو اپنے پاس بٹھائے نہ اعیاد واوقات سرور
مین اونکو مبارکبادی دے نہ اونکے جنازہ پر نماز پڑہے نہ اونپر رحم کرے بلکہ اونسے جدا رہے اور اونکو
دشمن جانے اللہ کے لئے اور اونکے مذہب کے بطلان کا معتقد ہو اور اللہ سے امید ثواب جزیل و
اجر کبیر کے رکہے فضیل بن عیاض نے کہا ہے اذا علم اللہ من رجل انہ مبغض لصاحب بدعۃ رجوت
اللہ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ سفیان بن عیینہ نے کہا ہے من تبع جنازۃ مبتدع لم یزل فی سخط
اللہ حتی یرجع اور حضرت نے مبتدع پر لعنت کی ہے فرمایا ہے من احدث حدثا او اوی محدثا
فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ الصرف والعدل مراد صرف سے فرض
اور عدل سے نافلہ ہے ابوایوب سجستانی کہتے ہین اذا حدثت الرجل بالسنۃ فقال دعنا من
ھذا وحدثنا بما فی القرآن فاعلم انہ ضال مین کہتا ہون نرے قرآن کو حجت سمجھنا اور سنت کا نماننا
بدعت خوارج ہے مراد حضرت شیخ رح کی اہل بدع سے بہتر فرقے گمراہ ہین احادیث ذم بدع کی اونہین پر
محمول ہین اون سبکو حضرت نے حدیث مین ناری فرمایا ہے اور فرقہ اہل سنت و جماعت کو ناجی کہا ہے
پہر اگر کوئی بدعت اونکی بعض افراد فرقہ ناجیہ مین پائی جائے تو اوسکے ساتہ بہی وہی معاملہ کرنا لازم ہے
جو کہ ساتہ اہل بدع کے چاہیئے اسی لئے حضرت شیخ فرماتے ہین کہ اہل بدعت کے لئے علامات ہین جنسے
وہ پہچانے جاتے ہین ایک علامت یہ ہے کہ وہ اہل اثر یعنی اصحاب حدیث کی بدگوئی کرتے ہین علامت
زنادقہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام حشویہ رکہتے ہین مراد اونکی باطل کرنا آثار یعنی احادیث کا ہے علامت
قدریہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام مجبرہ رکہتے ہین علامت جہمیہ کی یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مشبہ کہتے ہین

علامت رافضہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کو ناصبہ کہتے ہین یہ سب عصبیت و غیاظ ہے واسطے اہل سنت کے حالانکہ انکا کوئی نام نہین ہے مگر ایک نام اصحاب الحدیث اور جو نام اہل بدع نے انکے رکہے ہین وہ نہین کوئی نام انپر نہین چپکتا جسطرح کہ حضرت صلعم پر کوئی تسمیہ کفار مکہ کا نہین چپکا ساحر شاعر مجنون مفتون کاہن حالانکہ آپکا کوئی نام نہ تہا نزدیک اللہ و ملائکہ و انس و جن اور سائر خلق کے مگر رسول نبی اور آپ سب عاہات سے بری تہے انظر کیف ضربوا لك الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا اسکے بعد حضرت شیخ نے لکہا ہے هذا آخر ما الّفنا فی باب معرفة الصانع والاعتقاد علی مذهب اهل السنة والجماعة علی الاختصار والقدرة انتهی مین کہتا ہون کہ مینے نقل کرنے مین ان اعتقادات کے ادلہ کو حذف کر دیا ہے الا ما شاء اللہ اگر کسیکو اطلاع دلائل پر ان مذاہب کے منظور نظر ہو تو مراجعت طرف اصل کتاب کے کرنا چاہیئے اسکے بعد شیخ رح نے ایک فصل بیان مین ان امور کے لکہی ہے کہ جنکا اطلاق باریتعالی پر جائز ہے یا اضافت اون صفات کیطرف صانع کی مستحیل ہے جیسے جہل و شک و ظن و غلبہ ظن و سہو و نسیان و سنہ و نوم و غلبہ و غفلت و عجز و موت و خرس و صمم و عمی و شہوت و نفور و میل و حرد و غیظ و حزن و تاسف و کمد و حسرت و لہف و الم و لذت و نفع و مضرت و تمنی و عزم و کذب و غیرہا انتہی اب مومن مخلص کو واجب ہے کہ اگر اپنا فرقہ ناجیہ مین ہونا چاہے تو مطابق ان بیانات صحیحہ کے کلاً و جزاً اپنا اعتقاد درست کرلے اگر کسی عقیدہ مین برخلاف ان عقائد کے ہوگا تو پہر وہ اہل سنت مین سمجہا نجائیگا گو دعوی اپنے سنی ہونے کا کرے

فصل بیان مین عقائد حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح کے بموجب مکتوب ۲۶۶

اللہ تعالی اپنی ذات مقدس سے موجود ہے اشیا اوسکی ایجاد سے موجود ہین وہ یگانہ ہے ذات اور صفات اور افعال مین کسیکو کسی امر مین اوسکے ساتہ فی الحقیقة کوئی شرکت نہین ہے وجود ہو یا اور کچہ مشارکت اسمی و مناسبت لفظی بحث سے خارج ہے صفات و افعال اسکے ہمرنگ اوسکی ذات کے بیچون و بیچگون ہین اور اونکو صفات و افعال ممکنات سے کچہ مناسبت نہین ہے ا مثلاً صفت علم کی ایک صفت قدیم اور ایک بسیط حقیقی ہے کہ ہرگز تعدد و تکثر کو اوسکیطرف راہ نہین ہے اگرچہ باعتبار تعدد و تعلقات کے

کیون نہو کیونکہ وہان ایک انکشاف بسیط ہے جس سے ساری معلومات ازل وابد منکشف ہین اور ساری
اشیار کو مع اونکے احوال متضادہ ومناسبہ وکلیہ وجزئیہ کے اوقات مخصوصہ مین ہر ایک کو آن واحد
بسیط مین جانتا ہے اوسی ایک آن مین وسی زید کو موجود جانتا ہے اور یہی معدوم اور جنین وصبی جوان
و پیر اور زندہ اور مردہ وقائم وقاعد ومستند ومضطجع وخندان وگریان ومتلذذ ومتالم وعزیز وذلیل
سکو جانتا ہے اسیطرح برزخ مین اور حشر مین اور جنت مین اور تلذذ مین جانتا ہے پس تعدد وتعلق کا بہی
اوسجگہ مفقود ہے کیونکہ تعدد وتعلقات کا طالب ہے تعدد آنات وتکثر ازمنہ کو ولیس ثمہ الآن واحد
وبسط من الازل والابد لا تعدد فیہ اصلا اذ لا یجری علیہ تعالی زمان ولا تقدم ولا تاخر
اسجگہ اگرچہ صورت جمع ضدین کی ہے لکن حقیقت مین کچھہ ضد نہین ہے اسلیئے کہ اگرچہ زید کو آن واحد مین موجود
ومعدوم جانتا ہے مگر اوسی آن مین یہ بہی جانتا ہے کہ مثلا وقت وجود زید کا بعد ایکہزار سال ہجری کے ہی
اور وقت اوسکی عدم سابق کا پہلے اوس سال سے معین ہے اور وقت اوسکے عدم لاحق کا بعد ایکہزار
ایک سو سال کے ہوگا فلا تضاد بینہما فی الحقیقۃ لتغایر الزمان وعلی ھذا سائر الاحوال سو اگر ہم اللہ کے
علم مین تعلق ساتہ معلومات کے ثابت کرین تو یہ ایک تعلق ہوگا جو کہ ساری معلومات سے متعلق ہوئے اور
وہ تعلق بہی مجہول الکیفیۃ ہے اور صفت علم کیطرح بیچون وبیچگون ہے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی کا علم
ہرچند ساتہ جزئیات متغیرہ کے تعلق رکہتا ہے لکن تغیر کو اوسکیطرف بالکل راہ نہین ہے اور مظنہ حدوث
کا اوس صفت مین پیدا نہین ہوتا کما زعمت الفلاسفۃ اب کچھہ حاجت اثبات تعلقات متعددہ کی بہی باقی
نرہی کہ تغیر وحدوث کو راجع طرف اون تعلقات کے کہین نہ طرف صفت علم کے کما فعلہ بعض المتکلمین
لدفع شبہ الفلاسفۃ ہان اگر تعدد وتعلقات کا طرف معلومات کے ثابت کرین تو گنجائش ہے ۲ اسیطرح
کلام ایک صفت بسیط ہے کہ اوسی ایک کلام سے ازازل تا ابد گویا ہے اگر امر ہے تو اوسی جگہ سے ناشی ہے
اور اگر نہی ہے تو بہی اوسی جگہ سے ہے اگر اعلام ہے تو وہین سے ہے اور اگر استعلام ہے تو بہی وہین سے
ہے اگر تمنی ہے تو اوسی جگہ سے مستفاد ہے اور اگر ترجی ہے تو بہی اوسیجگہ سے ہے ساری کتب منزلہ و
صحف مرسلہ ایک ورق ہین اوس کلام بسیط کی اگر توریت ہے تو اوسیجگہ سے لکہکر آئی ہے اور اگر انجیل ہے
تو بہی وہین سے اوسنے صورت لفظی پکڑی ہے اور اگر زبور ہے تو بہی اوسی جائے سے مسطور ہوئی ہے
اور اگر فرقان ہے تو وہ بہی وہین سے اترا ہے ۳ اسیطرح اللہ کا فعل ایک ہے ساری مصنوعات اوین

وآخرین وسی ایک فعل سے وجود مین آئی ہین وما امرنا الا واحدۃ کلمح بالبصر ایک رمز ہے اس فعل کی احیا ہو یا اماتت مربوط اوسی فعل سے ہے ایلام ہو یا انعام منوط ہے ساتھ اوسی ایک فعل کے اسیطرح اگر ایجاد ہے یا اعدام ناشی وسی فعل سے ہے سوا اوسکے فعل مین بہی تعدد و تعلقات کا ثابت نہین ہے بلکہ ایک ہی تعلق سے ساری مخلوقات اولین وآخرین مع اوقات مخصوصۃ وجود کے وجود مین آئی ہین یہ تعلق بہی اوسکی فعل کیطرح بیچون و بیچگون ہے کیونکہ چون کو طرف بیچون کے راہ نہین ہے لا یحمل عطایا الملک الا مطایاہ شہری کو حقیقت فعل حق کی اطلاع نہوئی اسلئے اوسنے تکوین کو حادث کہدیا اور اللہ کے افعال کو حادث جان لیا یہ بات نجانی کہ یہ کائنات آثار فعل ازلی حقتعالی ہین نہ اللہ کے افعال اسی قبیل کی وہ بات ہے کہ بعض صوفیہ نے تجلی افعال ثابت کی ہے حالانکہ وہ تجلی حقیقت مین تجلی آثار فعل کی ہے نہ تجلی اوسکی فعل کی کیونکہ اوسکا فعل تو بیچون و بیچگون ہے اور قدیم و قائم بذات الٰہی ہے جسکو تکوین کہتے ہین مرایای محدثات مین کہان گنجایش اسکے مظاہر ممکنات مین کہان ظہور ہے ؎

درتنگنای صورت معنی چگونہ گنجد — در کلبۂ گدایان سلطان چہ کار دارد

تجلی افعال وصفات کی نزدیک فقیر کے بے تجلی ذات کے متصور نہین ہے کیونکہ افعال وصفات کو اوسکی ذات مقدس سے انفکاک نہین ہے کہ اونکی تجلی بے تجلی ذات کے متصور ہو اور جو کچھ اوسکی ذات سے منفک ہے وہ ظلال افعال و ظلال صفات ہین تو یہ تجلی ظلال افعال وصفات کی ٹہیری نہ خود افعال وصفات کی ہم اللہ تعالی کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے مگر اللہ تعالی محیط جملہ اشیا ہے اور ساتھ اشیا کے قرب و معیت رکھتا ہے لکن نہ وہ احاطہ و قرب و معیت کہ لائق ہمارے فہم قاصر کے ہو کہ یہ لائق اوسکی جناب قدس کے نہین ہے جو کچھ کشف وشہود سے معلوم کرین اوس سے بہی منزہ ہے کیونکہ ممکن کو اوسکی ذات وصفات و افعال کی حقیقت سے سوائے جہل و حیرت کے کچھ نصیب نہین ہے ایمان ساتھ غیب کے لانا چاہیے اور جو کچھ مکشوف و مشہود ہو اوسکے نیچے لائے نفی کے رکہے ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چین — کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

ہنوز ایوان استغنا بلند ست — مرا فکر رسیدن ناپسند ست

ہمکو ایمان لانا چاہیے کہ اللہ تعالے محیط اشیا اور قریب باشیا اور با اشیا رہے لکن ہم معنی احاطہ

وقرب ومعیت خدا کے نہین جانتے کہ کیا ہین احاطہ وقرب کو احاطہ وقرب علمی کہنا سمجھ تاویلات متشابہ کے ہے اور ہم قائل تاویل کے نہین ہین ۵ اللہ تعالی کسی چیز کے ساتہ متحد نہین ہوتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے ساتہ متحد ہوتی ہے بعض عبارات صوفیہ سے جو معنی اتحاد کے مفہوم ہوتے ہین وہ خلاف اونکی مراد کے ہین اسلئے کہ مراد اونکی اس کلام سے جو موہم اتحاد ہے جیسے اذا تم الفقر فہو الله یہ ہے کہ جب فقر تمام ہوا اور ہستی محض حاصل ہوئی تو اب سوائے اللہ کے کچہ باقی نرہا نہ یہ معنی کہ فقیر ساتہ خدا کی متحد ہو جاتا ہے کہ یہ کفر و زندقہ ہے تعالی سبحانہ عما یتوہم الظلمون علوا کبیرا ہمارے خواجہ رح نے فرمایا ہے کہ معنی انا الحق کے نہ یہ ہین کہ مین حق ہون بلکہ یہ ہین کہ مین نیست ہون اور موجود حق ہے ۶ تغیر و تبدل کو طرف ذات وصفات و افعال حقتعالی کے راہ نہین ہے فسبحان من لا یتغیر بذاتہ وصفاتہ ولا فی افعالہ بحدوث الاکوان صوفیہ وجودیہ نے جو تنزلات خمسہ ثابت کئے ہین وہ کچہ قبیل تغیر و تبدل سے مرتبہ وجوب مین نہین ہین کہ یہ کفر و ضلالت ہے بلکہ ان تنزلات کو مراتب ظہورات کمال حقتعالے مین اعتبار کیا ہے بغیر اسکے کہ کوئی تغیر و تبدل اوسکی ذات وصفت و فعل مین راہ پائے کیونکہ اللہ تعالے غنی مطلق ہے ذات مین اور یہی صفات و افعال مین اور کسی امر مین کسی شے کا محتاج نہین ہے اور جسطرح کہ وجود مین محتاج نہین ہے اسیطرح ظہور مین بہی محتاج نہین ہے عبارات بعض صوفیہ سے جو یہ بات سمجہی جاتی ہے کہ اللہ تعالی ظہور کمالات اسمائی وصفاتی مین ہمارا محتاج ہے یہ بات مجہپر بہت گران ہے حالانکہ آیہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اے لیعرفون سے ظاہر ہے کہ مقصود خلقت جن وانس سے حصول معرفت کا واسطے اونکے ہے کہ یہ اونکا کمال ہو نہ کوئی اور امر جو طرف جناب حق کے عائد ہو اور حدیث قدسی مین جو آیا ہے کہ خلقت الخلق لاعرف سواس سے بہی مراد انہین کی معرفت ہے نہ اپنا معروف ہونا اور اونکی معرفت کے توسط سے کوئی کمال حاصل کرنا تعالی عن ذلک علوا کبیرا ۷ اللہ تعالے جمیع صفات نقص وسمات حدوث سے منزہ ومبرا ہے نہ جسم وجسمانی ہے نہ مکانی و زمانی ساری صفات کمال اوسکے لئے ثابت ہین منجملہ اونکے آٹہہ صفتین کمال کی موجود ہین جو اوسکے وجود ذات مقدس پر زائد ہین حیات وعلم وقدرت وارادہ وبصر وسمع وکلام وتکوین یہ صفتین خارج مین موجود ہین نہ کہ اوسکے علم مین موجود ہین ساتہ ایسے وجود کے جو زائد ہے وجود ذات سے اور خارج نفس ذات سے تعالی وتقدس جسطرح کہ بعض صوفیہ نے گمان کیا ہے

ازروی تعقل ہمہ غیراند صفات + با ذات تو ازروی تحقق ہمہ عین ++

کہ یہ فی الحقیقت نفی صفات ہے کیونکہ نافیان صفات نے جیسے معتزلہ و فلاسفہ ہین تغایر علمی و اتحاد
خارجی کہا ہے اور تغایر علمی سے منکر نہین ہین یہ نہین کہا کہ مفہوم علم کا عین مفہوم ذات ہے یا عین مفہوم
قدرت و ارادہ ہے اور یہ باعتبار وجود خارجی کے کہا ہے پس جبتک وجود خارجی کا اعتبار نکرینگے
نفی صفات سے باہر نہین ہونگے اور تغایر اعتباری کچھ انکے بکار آمد نہین ہوسکتا ہے ۸ اللہ تعالی
قدیم و ازلی ہے اوسکے غیر کے لئے قدم و ازلیت ثابت نہین ہے سارے اہل ملت کا اسپر اجماع ہے جو
شخص غیر کی قدم و ازلیت کا قائل ہے وہ کافر ہے امام غزالی نے اسی جگہ سے ابن سینا و فارابی وغیرہما کی
تکفیر کی ہے کہ یہ لوگ قائل تقدم عقول و تقدم ہیولی و صورت کے ہین اور سموات و ما بینہما کو قدیم جانتے
ہین ہمارے حضرت خواجہ رح فرماتے تھے کہ شیخ محی الدین بن عربی قائل قدم ارواح کاملین ہین اسکو
ظاہر سے پھیرنا چاہیئے اور محمول تاویل پر کرنا چاہیئے تاکہ یہ قول مخالف اجماع اہل ملل کے نہ ٹہیرے ۹
اللہ تعالی قادر مختار ہے شائبہ ایجاب و مظنہ اضطرار سے منزہ و مبرا ہے فلسفہ بیخرد نے کمال کو ایجاب مین
جانکر نفی اختیار کی کرکے اثبات ایجاب کیا ہے ان احمقون نے واجب تعالی کو معطل و بیکار سمجھ لیا ہے
اور سوائے ایک مصنوع کے کہ وہ بھی ساتھ ایجاب کے ہے خالق ارض و سموات کو نجانکر وجود حوادث کو
طرف عقل فعال کے منسوب کیا ہے کہ وجود اوسکا سوا اسکے کہ انکے توہم مین ہو ثابت نہین ہے انکی
زعم فاسد مین انکو کچھ کام اللہ تعالی سے نہین ہے ناچار وقت اضطراب و اضطرار کے التجا طرف عقل
فعال کے کرتے ہین اور اللہ کیطرف رجوع نہین لاتے کیونکہ اللہ تعالے کا وجود حوادث مین کچھ تعلق
نہین بتاتے کہتے ہین کہ تعلق ایجاد حوادث کا عقل فعال سے ہے بلکہ عقل فعال کی طرف بھی رجوع نہین
رکھتے اسلیئے کہ اوسکو انکے دفع بلیات مین کچھ اختیار نہین ہے یہ بیدولت حق مین حق تعالی کے فرق ضالہ
سے بھی بڑھکر ہین کفار طرف اللہ کے التجا لاتے ہین اور دفع بلا کا اللہ سے چاہتے ہین بخلاف ان
احمقون کے کہ یہ دو امر مین سارے فرق ضلالت و بلاہت سے بڑھے ہوئے ہین ایک تو کفر و انکار
احکام منزلہ و عناد و عداوت اخبار مرسلہ مین دوسرے ترتیب مقدمات فاسدہ و تلبیس دلائل و شواہد
باطلہ مین اثبات مقاصد و مطالب واہیہ مین جتنا خبط انکو ہوا ہے اوتنا کسی احمق کو بھی نہین ہو سموت
و کواکب جو ہر وقت بیقرار و سرگردان ہین یہ مدار ہر کام کا اونکی حرکات و اوضاع پر رکھتے ہین اور

Marfat.com

خالق سموات و موجد کواکب و محرک و مدبر نجوم سے انہون نے آنکہہ بند کرلی ہے اور معاملہ سے دور سمجھہ لیا ہے عجب بیخرد اور بیدولت ہین ایسے زیادہ وہ احمق ہے جو انکو زیرک جانتا ہے اور صاحب فطانت سمجھتا ہے منجملہ انکے علوم متسق و منتظم کے ایک علم ہندسہ ہے جو محض لایعنی اور لاطائل صرف ہے مساوات زوایائے ثلاث کی مثلث ہر دو قائمہ کے کس کام آتی ہے اور شکل عروسی و ماسوائی کہ جانکاہ انکی ہے کس غرض سے مربوط ہے علم طب و علم نجوم و علم تہذیب اخلاق جو عمدہ علم انکے ہین کتب انبیاء متقدمین سے سرقہ کئے ہین اور اوسکے ذریعے سے اپنے اباطیل کو رواج دیا ہے کما صرح بہ الغزالی فی المنقذ من الضلال اہل ملت متابعین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اگر دلائل و براہین مین غلطی کرین کچھہ ڈر نہین ہے کیونکہ مدار کار انکا تقلید انبیاء پر ہے دلائل و براہین اثبات پر اپنے مطالب کے بطریق تبرع لاتے ہین انکو تو وہی تقلید کافی ہے بخلاف ان بیدینون کے کہ انہون نے آپکو تقلید انبیاء سے باہر نکالکر درپے اثبات بدلائل ہوئے ہین ضلوا فاضلوا دعوت نبوت عیسی علیہ السلام کی جب فلاطون کو جو کلان تر ان بیدولتون کا تہا پہنچی تو کہا نحن قوم مهتدون لا حاجة بنا الی من یهدینا یہ شخص عجب بیوقوف لایعنی تہا جو شخص کہ احیاء اموات و ابراء اکمہ و ابرص کرے جو کہ انکے طور حکمت سے خارج ہی اوسکو دیکھنا اور اوسکے احوال کا تفحص کرنا چاہیئے تہا نہ یہ کہ بے دیکھے بہالے کمال عناد و سفاہت سے یہ جواب دیدیا نجانا اللہ سبحانہ عن ظلمات معتقداتہم السوء ان دنون مین میرے فرزند محمد معصوم نے جواہر شرح مواقف کو تمام کیا اثناء سبق مین قباحات ان بے عقلون کے خوب واضح ہوئے اور اُنپر بہت سے فوائد مرتب ہوئے الحمد للہ الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله لقد جاءت رسل ربنا بالحق عبارت شیخ محی الدین بن عربی بہی ناظر طرف ایجاب کے ہے اور معنی قدرت مین موافقت فلسفہ کی رکہتی ہے کہ قادر سے صحت ترک کو تجویز نہین کرتی اور جانب فعل کو لازم جانتے ہین عجائب کاروبار ہے شیخ محی الدین منجملہ مقبولین کے نظر مین آتے ہین اور اکثر علوم اونکے جو مخالف آرائے اہل حق ہین خطا اور ناصواب ظاہر ہوتے ہین خطائے کشفی سے معذور رکہے گئے ہین اور خطائے اجتہادی کی طرح ملامت سے مرفوع ہین یہ خاص میرا اعتقاد ہے حق مین شیخ محی الدین کے کہ مین اونکو منجملہ مقبولین کے جانتا ہون اور اونکے علوم مخالفہ کو خطا و مضر جانتا ہون ایک جماعت شیخ پر طعن و ملامت کرتی ہے اور اونکے علوم کا تخطیہ بہی کرتی ہے دوسری جماعت نے شیخ کی تقلید اختیار کی ہے اور اونکے جمیع علوم کو صواب

Marfat.com

جانتی ہے اور دلائل و شواہد حقیقت سے اون علوم کو ثابت کرتی ہے اسمین شک نہین کہ ان دونون فریق نے راہ افراط و تفریط کی اختیار کی ہے اور توسط حال سے دور جا پڑے ہین شیخ کو کہ اولیاء مقبولین سے ہین خطاء کشفی پر کسطرح رد کیا جائے اور اونکے علوم کو کہ صواب سے دور ہین اور مخالف آرائے اہل حق ہین کسطرح بطور تقلید کے قبول کیا جائے فالحق هو التوسط الذی وفقوا الله سبحانه به لمنه وکرمه ہان مسئلہ وحدت وجود مین ایک جم غفیر اس گروہ کا ساتھ شیخ کے شریک ہے ہر چند شیخ اس مسئلہ مین بھی طرز خاص رکھتے ہین اما اصل سخن مین شرکت ہے سو یہ مسئلہ بھی اگرچہ ظاہر مین مخالف معتقدات اہل حق ہے لکن قابل توجہ کے ہے اور شایان جمع ہے مینے بعنایت آلہی شرح رباعیات مین اس مسئلہ کو ساتھ معتقدات اہل حق کے جمع کیا ہے اور نزاع فریقین کو طرف لفظ کے عائد کیا اور شکوک و شبہات طرفین کو دور کر دیا وہ بھی اس نہج پر کہ محل ریب و اشتباہ باقی نرہا کما لا یخفی علی الناظر ۱۰ سارے ممکنات کیا جواہر کیا اعراض کیا اجسام کیا عقول کیا نفوس کیا افلاک کیا عناصر سب مستند ہین طرف ایجاد قادر مختار کے اوسی نے انکو کتم عدم سے وجود مین نکالا ہے یہ جسطرح اپنے وجود مین اللہ تعالی کے محتاج ہین اسیطرح اپنے بقا مین بھی اوسکی احتیاج رکھتے ہین آسباب و وسائط کے وجود کو روپوش اپنے فعل کا کیا ہے اور حکمت کو آفتاب قدرت کا ٹہیرایا نہین بلکہ اسباب کو اپنے فعل کے ثبوت کا دلیل کیا ہے اور حکمت کو وسیلہ وجود قدرت کا ٹہیرایا ہے ارباب فطانت جنکی بصیرت کحل متابعت انبیاء سے سرمہ کش ہوئی ہے آسبات کو جانتے ہین کہ یہ اسباب و وسائل جو کہ اپنے وجود و بقا مین اللہ تعالی کے محتاج ہین اور اوسی کیطرف سے ثبوت و قیام رکھتے ہین فی الحقیقت جماد محض ہین یہ کسطرح دوسرے مین مثل اونکے ہے تاثیر کر سکتے ہین اور احداث و اختراع عمل مین لا سکتے ہین ایک قادر ہے سوا اونکے جو اونکو ایجاد کرتا ہے اور کمالات لائقہ اونکو عطا فرماتا ہے چنانچہ عقلاً جماد محض سے ایک فعل دیکہکر اسباب کا سراغ پا لیتے ہین کہ کوئی فاعل اور محرک وسکا ہے کیونکہ اونہین یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ یہ فعل لائق حال اس جماد کے نہین ہے کوئی اور فاعل اسکا ماورا اسکے ہے جو اس فعل کو ایجاد کرتا ہے اسیلئے فعل جماد کا روپوش فعل فاعل حقیقی کا نزدیک عقلاء کے نہین ہوتا ہے بلکہ یہ فعل بنظر بجماویت جماد دلیل ہے فاعل حقیقی پر فکذا هذا ہان فہم ابلہ مین فعل جماد کا روپوش فعل فاعل حقیقی ہوتا ہے کیونکہ وہ بکمال غباوت سے جماد محض کو بواسطہ اوس فعل کے صاحب قدرت جانتا ہے اور فاعل حقیقی کا فرو منکر ہے یضل به کثیرا

Marfat.com

ویہدی بہ کثیرا یہ معرفت مقتبس ہے مشکوۃ نبوت سے ہر کسی کا فہم اس جگہ تک نہین پہنچتا ایک جماعت اسی کمال کو دفع اسباب مین جانتی ہے اور ابتدا اشیار کو بتوسط انہین اسباب کے طرف حضرت حق سبحانہ کے منسوب کرتی ہے اور نہین جانتی کہ رفع اسباب مین رفع حکمت کا ہوتا ہے جسکے ضمن مین بہت سے مصالح ہین ربنا ما خلقت ہذا باطلا انبیا علیہم السلام رعایت اسباب کی کرتے ہین معہذا امور کو اللہ کے سپرد فرماتے ہین یعقوب علیہ السلام نے ملاحظہ چشم زخم کا کرکے اپنے فرزندون کو وصیت فرمائی تہی یا بنی لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقۃ باوجود اس مراعات کے امر کو مفوض حق فرمایا تہا اور کہا تہا ما اغنی عنکم من اللہ من شیٔ ان الحکم الا للہ علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون اللہ نے اونکی اس معرفت کی تحسین فرمائی اور اپنی طرف منسوب کیا اور کہا انہ لذو علم لما علمناہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون اور قرآن کریم مین ہمارے حضرت کو بہی اشارہ طرف توسط اسباب کے کیا ہے اور کہا ہے یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین رہی تاثیر اسباب کی سو یہ بات روا ہے کہ اللہ تعالے بعض اوقات مین اندر اسباب کے کوئی تاثیر پیدا کردے اور وہ موثر پڑے اور بعض اوقات مین کوئی تاثیر پیدا نکرے ناچار اوسپر کوئی اثر مترتب نہو چنانچہ ہم اسبابکو اسباب مین دیکھتے ہین کہ وجود مسببات کا کبہی اون اسباب پر مترتب ہوتا ہے اور کبہی کچہہ اثر ظاہر نہین ہوتا انکار کرنا مطلق تاثیر اسباب سے مکابرہ ہے تاثیر کہے لیکن اوس تاثیر کو مثل وجود اوس سبب کے ایجاد حق تعالے سے جانے میری رائے اس مسئلہ مین یون ہی ہے آگے خدا جانے اس بیان سے لائح ہے کہ توسط اسباب کا کچہہ منافی توکل کو نہین ہے جسطرح کہ ناقص عقل لوگ گمان کرتے ہین بلکہ توسط اسباب مین کمال توکل ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے مراعات سبب کو ہمراہ تفویض امر حق تعالی توکل ٹہیرایا تہا فرمایا علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون اللہ مرید وخالق ہر خیر وشر کا اللہ تعالے ہے خیر سے راضی ور شر سے ناراض ہوتا ہے یہ فرق درمیان ارادہ ورضا کے بہت باریک ہے اللہ نے یہ فرق اہل سنت کو سمجہا دیا سائر فرقے بسبب عدم اہتدا کے طرف اس فرق کے ضلالت مین پڑے رہے معتزلہ نے اسی جگہ سے بندہ کو خالق اپنے افعال کا کہا اور ایجاد کفر ومعاصی کو طرف بندہ کے منسوب کیا کلام شیخ محی الدین اور اونکے اتباع سے سمجہا جاتا ہے کہ جسطرح ایمان اور اعمال صالحہ مرضی اسم ہادی ہین اسیطرح کفر ومعاصی مرضی اسم مضل ہین سو

یہ بات بہی مخالف اہل حق ہے اور طرف ایجاب کے مائل ہے جسکا منشا رضا ہوا ہے جیسے یہ کہین کہ شراق
واضارت مرضی آفتاب ہے اور اللہ نے بندون کو قدرت وارادہ دیا ہے کہ اپنے اختیار سے کسب
افعال کرین خلق افعال منسوب ہے طرف اللہ تعالی کے اور کسب منسوب ہے طرف انکے اللہ تعالی کی عادت
یون ہی جاری ہے کہ جب بندہ کسی اپنے فعل کا قصد کرتا ہے تو اللہ کی خلق اوس فعل سے متعلق
ہو جاتی ہے اور جبکہ یہ فعل اوسکے قصد واختیار سے ہوا تو ناچار تعلق مدح وذم وثواب عقاب کا ساتہ
اوسکے ٹہیرا اور یہ بات کہ اختیار بندہ کا ضعیف ہے اگر یہ ضعف باعتبار قوت اختیار حقتعالی کے کہا ہے
تو مسلم ہے اور اگر اس معنی سے کہا ہے کہ ادا ر فعل ما مورین کافی نہین ہے تو صحیح نہین ہے فان اللہ
لا یکلف بما لیس فی وسعہ بل یرید الیسر ولا یرید العسر غایت ما فی الباب یہ ہے
کہ جزا مخلد فعل موقت پر مفوض بتقدیر خدا ہے اللہ کی توفیق سے اتنا تو ہم بہی جانتے ہین کہ کفر کرنا
بنسبت حضرت حق کے جو کہ مولائے نعم ظاہرہ وباطنہ وموجد سموات وارض ہے اور جو بزرگی و
کمال کہ ہے وہ سب اوسیکے لئے ثابت ہے جزا اوس کفر کی ایسی ہونا چاہیئے کہ سب عقوبات
سے سخت تر ہو سو وہ جزا یہی خلود فی العذاب ہے اسیطرح ایمان لانا ساتہ غیب کے اللہ پاک پر جو کہ
منعم بزرگ ہے اور باوجود مزاحمت نفس و شیطان کے اوسکو اسکو جاننا اسکی جزا بہترین جزا
ہونا چاہیئے کہ وہ خلود ہے تنعمات وتلذذات مین بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ دخول بہشت حقیقت
مین مربوط بفضل حق ہے منوط کرنا اوسکا ساتہ ایمان کے اسلیئے ہے کہ جزا اعمال لذیذ تر ہو فقیر
کے نزدیک دخول بہشت کا حقیقت مین مربوط بایمان ہے لکن ایمان اوسکا عطا وفضل ہے اور
دخول نار مربوط بکفر ہے اور کفر ناشی ہے ہوائے نفس امارہ سے ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ
وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک دخول بہشت کا مربوط کرنا ساتہ ایمان کے حقیقت مین
ایمان کی تعظیم کرنا ہے بلکہ تعظیم ہے مومن بہ کی کہ ایسا بڑا اجر اوسپر مترتب ہوا ہے اسیطرح منوط کرنا دخول
نار کا ساتہ کفر کے تحقیر ہے کفر کی کہ اوس سے یہ کفر واقع ہوا ہے جسپر اسطرح کی عقوبت دائمی مترتب
ہوئی بخلاف قول بعض مشائخ کہ وہ اس دقیقہ سے خالی ہے کیونکہ دخول نار حقیقت مین مربوط
بکفر ہے واللہ سبحانہ الملہم لہذا ۱۲ اہل ایمان آخرت مین اللہ پاک کو بہشت مین بے جہت و بے
کیف و بے شبہ و مثال دیکہین گے یہ وہ مسئلہ ہے جسکے جمیع فرق اہل ملت وغیر اہل ملت وغیر اہل سنت

سب کے سب منکر ہین اور رویت بجہت و بے کیف کو تجویز نہین کرتے حتی کہ شیخ محی الدین بہی رویت آخرت کو تجلی صوری پر اوتارتے ہین اور سوا اس تجلی کر کوئی اور تجویز نہین کرتے ہمارے حضرت شیخ رح سے نقل کرتے تہے کہ اگر معتزلہ رویت کو مرتبہ تنزیہ کے ساتہ مقید نکرتے اور تشبیہ کے قائل ہوتے اور رویت کو اسی تجلی کے ساتہ جانتے تو ہرگز رویت سے انکار نکرتے اور محال نجانتے یعنی انکار انکا بجہتی و بے کیفی کی راہ سے ہے کہ مخصوص ہے ساتہ مرتبہ تنزیہ کے بخلاف اس تجلی کے کہ اوسمین جہت و کیف ملحوظ ہے سو رویت آخرت کو تجلی صوری پر اوتارنے مین فی الحقیقت انکار کرنا ہے رویت کا اسلئے کہ وہ تجلی صوری گو تجلیات صوریہ دنیا سے جدا ہو رویت حق نہین ہے ؎

یراه المؤمنون بغیر کیف وادراک وضرب من مثال

۱۳ بعثت انبیاء علیہم السلام کی رحمت ہے اہل عالم پر اگر وجود ان بزرگوارون کا متوسط نہوتا مگر اہون کو طرف معرفت ذات و صفات واجب الوجود تعالیٰ و تقدس کے کون دلالت کرتا اور مرضیات الٰہی کو عدم مرضیات خدا سے کون تمیز بخشتا ہماری عقول ناقصہ بے تائید نور دعوت انبیاء کے اس بات سے معزول ہین اور ہمارے افہام ناتمام بے تقلید ان بزرگوارون کے اس معاملہ مین مخذول ہین ؎

گر نہوتی ذات پاکِ انبیاء حق سے باطل کسطرح ہوتا جدا

ہان عقل ہرچند حجت ہے لکن حجت مین ناتمام ہے اور مرتبہ بلوغ کو نہین پہنچی ہے حجت بالغہ بعثت ہے انبیاء کی جسکے ساتہ عذاب و ثواب خروی دائمی منوط ہے کوئی اگر یہ کہے کہ جب یہ ثواب و عذاب ساتہ بعثت کے منوط ٹہیرا تو آب بعثت کو رحمۃ للعالمین کہنا کس معنی سے ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ بعثت عین رحمت ہے کیونکہ سبب معرفت ذات و صفات واجب الوجود تعالیٰ و تقدس ہے اور یہ معرفت متضمن ہے سعادات دنیو واخرویہ کو اور بدولت اسی بعثت کے وہ بات جو مناسب جناب قدس ہے اور جو مناسب اوسکے نہین ہے معلوم و ممیز ہوئی ہے کیونکہ ہماری عقل لنگ و کور جو امکان حدوث سے داغدار ہے کیا جانے کہ مناسب حضرت وجود کہ قدم اوسکے لوازم سے ہے اوسکے اسماء و صفات و افعال کیا ہین اور نامناسب کیا ہے تاکہ مناسب کا اطلاق اور نامناسب سے اجتناب کیا جائے بلکہ بہت ہے کہ اپنے نقص کیوجہ سے کمال کو نقصان اور نقص کو کمال جان لے یہ تمیز نزدیک فقیر کے فوق جمیع نعم ظاہرہ و باطنہ ہے بڑا بدولت وہ ہے جو امور نامناسب کو طرف جناب قدس اوتعالیٰ کے نسبت دے اور اشیاء ناشائستہ کو طرف

حق سبحانہ کے منتسب کرے یہی بعثت ہے جسنے باطل کو حق سے جدا کیا اور نامستحق عبادت کو مستحق عبادت سے تمیز دیا اسی بعثت کے توسط سے طرف راہ حق جل و علا کے دعوت کرتے ہین اور بندہ کو سعادت قرب و وصول مولیٰ جل سلطانہ تک پہنچاتے ہین اور بوسیلہ اسی بعثت کے مرضیات حق تعالیٰ پر اطلاع میسر ہوتی ہے اور جواز و عدم جواز تصرف کا ملک و تعالیٰ مین تمیز ہوتا ہے اس قسم کے فوائد بعثت مین بہت ہین اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بعثت رحمت ہے اور جو شخص کہ منقاد ہوئے نفس امارہ کا ہے وہ بحکم شیطان انکار بعثت کا کرتا ہے اور مقتضائے بعثت پر عامل نہین ہوتا تو بصورت مین بعثت کا گناہ کیا ہے اور کسیلئے بعثت رحمت نہین ہے کوئی یہ کہے کہ عقل فی حد ذاتہ ہر چند احکام آلہی مین ناقص و ناتمام ہے لکن یہ بات کیون نہین ہوسکتی کہ بعد حصول تصفیہ و تزکیہ کے عقل کو ایک مناسبت و اتصال غیر متکیف ساتھ مرتبہ وجوب حق تعالیٰ کے پیدا ہو جائے اور بسبب اوس مناسبت و اتصال کے احکام وہانسے اخذ کرے اور حاجت معیت کی جو کہ بتوسط فرشتہ ہے نہو سو جواب اسکا یہ ہے کہ عقل ہر چند اوس مناسبت و اتصال کو پیدا کرے لکن وہ تعلق جو اوسکو ساتھ اس پیکر ہیولائی کے ہے بالکل زائل نہوگا اور نہ تجرد تمام اوسکو پیدا ہوگا بلکہ ہمیشہ واہمہ اوسکو دامنگیر رہیگا اور متخیلہ ہرگز اوسکے خیال کو نچھوڑیگا قوت غضبیہ و شہویہ ہمیشہ اوسکی مصاحب رہیگی اور رذیلہ حرص و شرہ ہر وقت ندیم اوسکا ہوگا سہو و نسیان کہ لوازم نوع انسان سے ہے اوس سے منفک نہوگا خطا و غلط کہ خواص سے اس نشاہ فانی کے ہین ہرگز اوس سے جدا نہونگے تو اب عقل لائق اعتماد کے نرہی اور احکام ماخوذہ اوسکے سلطان وہم و تصرف خیال سے مصون نہ ٹھیرے اور شائبہ نسیان و مظنہ خطا سے محفوظ نہوے بخلاف فرشتہ کہ وہ ان اوصاف سے پاک ہے اور ان رذائل سے مبرا اسلئے وہ لائق اعتماد کے ہوا اور احکام ماخوذہ اوسکے شائبہ وہم و خیال و مظنہ نسیان و خطا سے مصون ٹھیرے اور فرشتہ بعض اوقات مین محسوس بھی ہو جاتا ہے اور اون علوم مین جو تلقی روحانی سے اخذ کئے جاتے ہین کبھی اثنا تبلیغ مین ساتھ قوے و حواس کے بعض مقدمات مسلمہ غیر صادقہ کہ راہ وہم و خیال وغیرہ سے حاصل ہوئے ہین بے اختیار اون علوم مین منضم ہو جاتے ہین اسطرح پر کہ اوس وقت کچھہ بھی تمیز نہین ہوسکتا اور ثانی الحال اوس علم کا تمیز دیتے ہین اور کبھی نہین دیتے اسلیئے وہ علوم بسبب خلط اون مقدمات کے ہیئت کاذبہ پیدا کرتے ہین اور اعتماد سے باہر آجاتے ہین یا کیون کہا جائے

Marfat.com

کہ حصول تصفیہ وتزکیہ کا منوط ہے بجا آوری اعمال صالحہ پر کہ وہ مرضیات اللہ تعالیٰ ہین اور یہ بات موقوف ہے بعثت پر جسطرح کہ گزر چکا پس بغیر بعثت کے حصول حقیقت تصفیہ وتزکیہ کا میسر نہوگا اور وہ صفا جو کفار واہل فسق کو حاصل ہوتی ہے وہ صفائی نفس کی ہے نہ صفائی قلب کی صفائی نفس سے سوا ضلالت کے کچہہ فزائش نہین ہوتی اور بجز خسارت کے کوئی دلالت ہاتہ نہین آتی اور کشف بعض امور غیبی کا کہ وقت صفائی نفس کے کفار واہل فسق کو حاصل ہوتا ہے استدراج ہے اور مقصود اوس سے خرابی وخسارت اوس جماعت اہل استدراج کی ہوتی ہے نجانا اللہ سبحانہ عن ہذہ البلیۃ بحرمۃ سید المرسلین اس تحقیق سے یہ بات کہل گئی کہ تکلیف شرعی جو بعثت کی راہ سے ثابت ہوئی ہے یہ بہی رحمت ہے نہ جسطرح کہ منکران تکلیف شرعی جیسے ملاحدہ وزنادقہ گمان کرتے ہین اور تکلیف کو کلفت تصور کرتے ہین اور غیر معقول جانتے ہین اور کہتے ہین یہ کیا مہربانی ہے کہ بندونکو امور شاقہ کی تکلیف دیوین پہر اگر وہ بموجب اوس تکلیف کے عمل کرین تو بہشت مین جائین اور اگر مرتکب اوسکے خلاف کے ہون تو دوزخ مین گرین کس لئے یہ نہین کرتے کہ تکلیف ندین اور چہوڑ دین کہ کہائین پیئین سوئین اور اپنے طور پر رہین سہین ان بیہودہ لتون اور بکہیڑون کو یہ نہین معلوم ہے کہ شکر منعم حقیقی واجب ہے عقلاً اور یہ تکلیفات شرعیہ بیان بجا آوری اوس شکر کا ہے سو یہ تکلیف عقلاً بہی واجب ہے نظام تمام عالم کا اسی تکلیف کے ساتہ منوط ہے اگر ہر ایک کو اوسکے طور پر چہوڑ دین تو اوس سے سوائے شرارت وفساد کے کچہہ ظاہر نہو ہر بوالہوس دوسرے کی جان ومال مین ہاتہ دراز کرے اور ساتہ خبث وفساد کے پیش آئے خود بہی ضائع ہو اور اوسکو بہی ضائع کرے عیاذاً باللہ سبحانہ اگر یہ زواجر وموانع شرعی نہوتے تو خدا جانے کیا ہوتا ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب یا یون کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ مالک علی الاطلاق ہے اور سب بندے اوسکے مملوک ہین تو اب جو حکم وتصرف وہ انمین کریگا وہ عین خیر وصلاح ہے اور شائبہ ظلم وفساد سے منزہ ومبرا ہے لا یسئل عما یفعل

کرا زہرہ آنکہ از بیم او — کشاید زبان جز بتسلیم او

اگر سبکو دوزخ مین بہیجدے اور عذاب ابدی کرے تو کوئی جگہ اعتراض کی نہین ہے کیونکہ ملک غیر مین تصرف کرنے سے شائبہ ستم کا پیدا ہوتا ہے بخلاف اپنے ملک کے کہ اوسمین کچہہ ظلم نہین ہے ساری املاک ہماری حقیقت مین خدا کی ملک ہے سارے تصرفات ہمارے اوسمین عین ستم ہین صاحب

شرع نے بواسطہ بعض مصالح کے اون املاک کو ہماری طرف نسبت کر دیا ہے ورنہ وہ فی الحقیقۃ اللہ کی ملک ہین لہذا ہمارا تصرف اونمین ویسا ہی جائز ہے کہ مالک علی الاطلاق نے اوس تصرف کو تجویز فرمادیا ہے اور مباح کر دیا ہے انبیاء علیہم السلام نے باعلام حق جو کچھ اختیار کیا ہے اور جو احکام بیان کئے ہین وہ سب صادق اور مطابق واقع ہین ان بزرگوارون نے احکام اجتہادیہ مین ہرچند خطا کو تجویز کیا ہے مگر تقریر خطا پر انکے حقمین جائز نہین رکھی ہے اور کہا ہے کہ جلد اوس خطا پر تنبیہ کر دئے جاتے ہین اور تدارک اوس خطا کا صواب سے فرمایا جاتا ہے فلا اعتداد بذلک الخطا ۱۴ عذاب قبر کا واسطے کافرون اور بعض گناہگارون اہل ایمان کے حق ہے مخبر صادق نے اسکی خبر دی ہے اور سوال منکر نکیر کا واسطے مومنون اور کافرون کے قبر مین حق ہے قبر ایک برزخ ہے درمیان دنیا و آخرت کے عذاب قبر کا ایک وجہ سے مناسبت ساتھ عذاب دنیاوی کے رکھتا ہے کہ انقطاع پذیر ہے اور دوسری وجہ سے مناسبت ساتھ عذاب اخروی کے رکھتا ہے کہ حقیقت مین عذاب اخروی ہے کریمہ النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا حقمین عذاب قبر کے اتری ہے اسی طرح راحت قبر کی دو طرح پر ہے سعادتمند وہ شخص ہے جسکی زلات و معاصی سے ساتھ کمال کرم و رافت کے درگزر کرین اور اصلا مواخذہ نفرماوین اور اگر مقام مواخذہ مین آوین تو کمال رحمت سے آلام و محن دنیوی کو کفارہ اوسکے گناہون کا کر دین اور اگر کچھ بقیہ رہجائے تو ضغطہ قبر اور وہ محنتین جو اوس جگہ مقرر ہین کفارہ ہوجائین تاکہ پاک و پاکیزہ ہوکر حشر مین اوٹھی اور جسکے ساتھ یہ کچھ نکیا اور اوسکے مواخذہ کو آخرت پر ڈالدیا تو یہ عین عدل ہے مگر ایسے گناہگارون اور شرمسارون پر افسوس ہے لکن اگر مسلمان ہے تو انجام اسکا رحمت ہوگی اور عذاب ابدی سے محفوظ رہیگا یہ بھی ایک نعمت عظیم ہے ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شئ قدیر ۱۵ قیامت کا ہونا حق ہے اوسدن آسمان اور تارے اور زمین اور پہاڑ و حیوان و نبات و معادن سب معدوم و ناچیز ہو جائینگی آسمان پھٹ پڑین گے تارے بکھر جائین گے زمین پہاڑ ہبا منثور ہو جائینگے یہ اعدام و افنا نفخہ اولی سے متعلق ہے دوسرے نفخہ پر قبرون سے اوٹھ کھڑے ہونگے اور محشر مین آئینگے فلاسفہ اعدام سموات و کواکب کا تجویز نہین کرتے ہین اور ہونا فنا و فساد کا انپر جائز نہین رکھتے بلکہ انکو ازلی ابدی کہتے ہین بعدلک متاخرین انکی کمال بے خردی سے اپکو زمرۂ اہل اسلام مین جانتے ہین اور بعض احکام اسلام بجالاتے ہین تعجب یہ ہے کہ بعض اہل اسلام اس بات کو انسے باور رکھتے ہین اور بے تحاشا اونکو مسلمان جانتے ہین دوسرے طرفہ تر یہ ہے کہ بعضے مسلمان بعض لوگون کو اس جماعت

Marfat.com

ہین سے کامل جانتے ہین اور اونپر طعن و تشنیع کرنے سے انکار کرتے ہین حالانکہ وہ منکر نصوص قطعی کے
ہین اور انبیاء کے اجماع کا انکار کرتے ہین قال تعالے اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت
وقال تعالیٰ اذا السماء انشقت واذنت لربہا وحقت وقال تعالیٰ وفتحت السماء فکانت ابوابا
اے شقت وامثال ذلک فی القرآن کثیر یہ لوگ نہین جانتے کہ مجرد تفوہ ساتھ کلمہ شہادت کے اسلام مین
کافی نہین ہے جو کچھ دین مین آیا ہے اوس سبکی تصدیق بالضرورۃ درکار ہے آمد تبرّی کفر و کافرسے
بھی ضرور ہے جب کہین اسلام صورت پکڑتا ہے ودونہ خرط القتاد ۱۶ حساب و میزان و صراط حق
ہے مخبر صادق نے انکی خبر دی ہے استبعاد بعض جاہلین طور نبوت کا وجود سے ان امور کے حیثہ
اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ طور نبوت کا ورائے طور عقل ہے اخبار انبیاء علیہم السلام کو نظر عقل سے موافق
کرنا حقیقت مین انکار طور نبوت ہے وہان تو معاملہ تقلید پر ہے انکو یہ نہین معلوم کہ طور نبوت مخالف
طور عقل کے ہے بلکہ طور عقل بے تائید تقلید انبیاء علیہم السلام کے اون مطالب علیا تک راہ یاب
نہین ہوتا یہ مخالفت اور چیز ہے اور نارسائی وہان تک دوسری چیز کیونکہ مخالفت بعد پہنچنے کے متصور ہوتی
ہے ۱۷ بہشت و دوزخ موجود ہین دن قیامت کے بعد محاسبہ کے ایک گروہ کو بہشت مین لیجائینگے
اور ایک گروہ کو دوزخ مین انکا ثواب عقاب ابدی ہوگا جسکو انقطاع نہین ہے کما دلت علیہ النصوص
القطعیۃ المؤکدات صاحب فصوص کہتے ہین کہ انجام سبکا رحمت ہے ان رحمتی وسعت کل شئ کفار
کے لئے عذاب دوزخ کا تین ہفتہ تک ثابت کیا ہے پھر کہا کہ نار انکے حقمین برد و سلام ہوجائے گی جسطرح
کہ حق مین ابراہیم علیہ السلام کے ہوگئی تھی اور وعید حقمین خلف کو روا رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ کوئی صاحبکے
طرف خلود عذاب کفار کے نہین گیا ہے سو وہ اس مسئلہ مین بھی صواب سے دور جا پڑے ہین یہ نجانا کہ وسعت
رحمت کی حقمین مومنین اور کافرین کے مخصوص ساتھ دنیا کے ہے اور آخرت مین کافر کو رحمت کی بو تک
نہ پہنچے گی کما قال تعالیٰ انہ لا ییٔس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور اللہ تعالیٰ نے بعد رحمتی
وسعت کل شئ کے فرمایا ہے فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذینہم بآیاتنا یؤمنون
شیخ نے اول آیت کو پڑھا اور آخر آیت سے کچھ کام نرکہا اور کریمہ ولا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ
کو دلالت خصوصیت خلف وعدہ پر نہین ہے ہوسکتا ہے کہ اقتصار عدم خلف وعدہ پہ یہجگہ اسلئے ہو کہ
کہ مراد وعدہ سے یہان تعرف رسل ہے اور غلبہ اونکا کفار پر اور یہ متضمن وعدہ و وعید ہے وعدہ خاص اسلئے

رسل کے ہے اور وعید خاص واسطے کفار کے گویا اس آیت کریمہ مین خلف وعدہی منتفی ہوا اور خلف
وعید ہی فالآیۃ مستشہدۃ علیہ لا لہ اور نیز خلف وعید مثل خلف وعد کے مستلزم کذب ہے اور
لائق شان باریتعالی نہین ہے اسلئے کہ ازل مین اوسنے جان لیا تھا کہ کفار کو عذاب مخلد نکرونگا معذلک واسطے
مصلحت کے مخالف اپنے علم کے یہ بات کہی کہ مین کفار کو عذاب مخلد کرونگا اس بات کی تجویز کرنے مین بڑی
شناعت ہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین اجماع اہل دل کا عدم خلود
عذاب کفار پر کشف شیخ ہے مجال خطا کا کشف مین بہت ہے فلا اعتداد بہ مع کونہ مخالفا لاجماع
المسلمین ملائکہ اللہ کے بندے ہین معاصی سے معصوم اور خطا و نسیان سے محفوظ لا یعصون اللہ ما
امرہم ویفعلون ما یؤمرون کہانے پینے سے پاک ہین اور زنی و مردی سے منزہ و مبرا تذکیر ضمائر کی
انکے حقمین اندر قرآن کریم باعتبار شرف صنف مذکر کے ہے صنف نساء سے جسطرح کہ اللہ نے اپنے
حقمین تذکیر ضمائر کو وارد کیا ہے اللہ نے بعض ملائکہ کو واسطے رسالت کے پسند کیا جسطرح کہ بعض کو
آدمیون سے ساتھ اس دولت کے مشرف فرمایا ہے اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن
الناس جمہور علماء اہل حق اسی عقیدہ پر ہین اور خواص بشر افضل ہین خواص ملک سے امام غزالی وامام الحرمین
وصاحب فتوحات مکیہ قائل ہین افضلیت خواص ملک کے خواص بشر سے اور جو بات مجھہ فقیر پر ظاہر ہوگیی
ہے وہ یہ ہے کہ ولایت ملک کی افضل ہے ولایت بنی سے لکن نبوت و رسالت مین ایک درجہ ہے بنی کے
لئے کہ ملک اوس درجہ تک نہین پہنچتا ہے اور وہ درجہ راہ عنصر خاک سے آیا ہے کہ مخصوص ہے ساتھ
بشر کے اور نیز مجھپر یہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ کمالات ولایت کو بنسبت کمالات نبوت کے کچھہ اعتدا د نہین ہے
کاش اتنا ہی اعتداد ہوتا جتنا کہ قطرہ بنسبت بحر محیط کے ہے جو مزیت کہ راہ نبوت سے آئی ہے وہ اضعاف
مضاعف زیادہ ہے اوس مزیت سے جو کہ راہ ولایت سے حاصل ہوتی ہے پس افضلیت مطلق خاص واسطے
انبیاء علیہم السلام کے ہے اور فضل جزئی ملائکہ کرام کے لئے ہے فالصواب ما قال الجمہور من العلماء
شکر اللہ سعیہم اس تحقیق سے بیبات لائح ہوئی کہ کوئی ولی درجہ کسی بنی کو نہین پہنچتا ہے بلکہ اوس
ولی کا سر ہمیشہ بنی کے قدم کے نیچے ہوتا ہے **ف** یہ بات جان لینا چاہیئے کہ جس کسی مسئلہ مین مسائل
سے علماء و صوفیہ کا اختلاف ہے جب اچھی طرح ملاحظہ کیا جاتا ہے تو حق طرف علماء کے ملتا ہے اسکا بھید یہ ہے
کہ نظر علماء کی بواسطہ متابعت انبیاء علیہم السلام طرف کمالات و علوم نبوت کے نفوذ کرتی ہے اور نظر صوفیہ

کی مقصور ہے کمالات ومعارف ولایت پرنا چار جو علم کہ پیشگاہ نبوت سے اخذ کیا گیا ہے وہی اصوب
احق ہوتا ہے بنسبت اوس علم کے جو کہ مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتا ہے ۱۹ ایمان عبارت ہے تصدیق
قلبی سے ساتھ اوس چیز کے جو کہ بطریق ضرورت و تواتر ہمکو پہنچی ہے اور اقرار لسان کو بھی ایک رکن ایمان
کا کہا ہے کہ احتمال سقوط کا رکھتا ہے اور علامت اس تصدیق کی بیزار ہونا ہے کفر و کافری سے
اور اوس چیز سے جو کافری مین ہوتی ہے تخصائص و لوازم کفر سے جیسے زنار باندہنا اور مثل اوسکے اور
اگر عیاذا باللہ اس تصدیق کے ساتھ کفر سے تبری نکرے تو یہ مُصَدِّق و مُبتِلِ ہے کہ وہ داغ ارتداد
کے ساتھ داغدار ہے اور حقیقت مین حکم اوسکا وہی حکم منافق کا ہے لاالی ھؤلاء ولاالی ھؤلاء سو
تحقیق ایمان مین تبرے کفر سے چارہ نہین ہوتا ہے ادنی درجہ تبری قلبی ہے اور اعلی درجہ تبری قلبی
وقالبی تبری عبارت ہے دشمنی رکہنے سے ساتھ اللہ کے دشمنون کے یہ دشمنی خواہ دل سے ہو اگر خوف ضرر
کا اونکی طرف سے ہے خواہ قلب و قالب دونون سے ہو جبکہ خوف نہو کریمہ یا ایھا النبی جاھد الکفار و
المنافقین واغلظ علیھم اسی بات کی مؤید ہے کیونکہ محبت اللہ و رسول کی بے دشمنی دشمنان
خدا و رسول کے ہو نہین سکتی شیعہ نے جو اس قاعدہ کو موالات اہل بیت مین جاری کیا ہے اور خلفاء
ثلثہ وغیرہ صحابہ سے تبری کرنے کو شرط موالات کہا ہے نامناسب ہے اسلیئے کہ تبری کرنیکو دشمنون سے
موالات دوستونکی شرط ٹہیرائی ہے نہ مطلق تبری اونکے غیر سے اور کوئی عاقل منصف اسبات کو تجویز نکریگا
کہ حضرت کے اصحاب دشمن ہون یہ بزرگوار وہ تہی جنہون نے حضرت کی محبت مین جان و مال صرف کردیا
اور جاہ و ریاست کو برباد دیا دشمنی اہل بیت کو انکیطرف کسطرح منسوب کرسکتے ہین حالانکہ محبت اہل قرابت
نبوی نص قطعی سے ثابت ہے اور دعوت کی اجرت اسی محبت کو ٹہیرایا ہے کما قال تعالے قل لااسألکم
اجرا الا المودة فی القربی ومن یقترف حسنة نزد له فیھا حسنا ابراہیم علیہ السلام نے جو اسقدر
بزرگی پائی اور شجرۂ طیبۂ انبیاء علیہم السلام ہوئے اسیواسطے سے ہوئی کہ اونہون نے اللہ کے دشمنون سے
تبری کی قال تعالے قد کانت لکم اسوة حسنة فی ابراھیم والذین معه اذ قالوا لقومھم انا
برآء منکم ومما تعبدون من دون الله کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوة والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا بالله وحده
کوئی عمل نظر فقیر مین واسطے حصول رضائے حق جل وعلا کے برابر اس تبری کے نہین ہے حضرت حق کو
ساتھ کفر و کافری کے عداوت ذاتی ہے اور آلہہ آفاقی لات و عزی دنحوہما اور انکے عباد بالذات

Marfat.com

دشمن حق مین خلود نار اسی عمل شنیع کی جزا ہے اور آلہہ ہوائی انسانی اور سائر اعمال سیئہ یہ نسبت نہین
رکہتے ہین اسلیئے کہ عداوت وغضب بہ نسبت انکے کمدرجہ ہین اگر غضب ہے منسوب طرف صفات کے
ہے اگر عتاب وعقاب ہے راجع طرف افعال کے ہے اسلیئے ان سیئات کی جزا خلود نار نہین ٹہیری بلکہ
انکی مغفرت کو منوط اپنی مشیت پر رکہا ہے سو جبکہ کفر وکفار سے عداوت ذاتی متحقق ہوئی تو رحمت و
رافت کہ صفات جمال سے ہے آخرت مین کافرون کو نہین پہنچیگی اور صفت رحمت کی عداوت ذاتی
کو نہین اوٹہا دیگی جس چیز کا تعلق ذات سے ہوتا ہے وہ اقوی وارفع ہوتی ہے بہ نسبت اوسکے جسکا
تعلق صفت سے ہوتا ہے اسلیئے صفت کا مقتضا ذات کے مقتضا کی تبدیل نہین کرتا ہے اور حدیث
قدسی مین جو آیا ہے کہ سبقت رحمتی غضبی مراد اس غضب سے غضب صفاتی ہے کہ مخصوص
ہے ساتہ عصاۃ مومنین کے نہ غضب ذاتی کہ مخصوص ہے ساتہ مشرکین کے کوئی یہ کہے کہ دنیا مین کفار
کو رحمت سے نصیب ہے تو ہمکہ صفت رحمت نے کسطرح عداوت ذاتی کو رفع کردیا اسکا جواب یہ ہے
کہ حصول رحمت کا کفار کو دنیا مین باعتبار ظاہر وصورت کے ہے اور حقیقت مین استدراج وکید ہے
اوسکے ضمن کریمہ ایحسبون انما نمدہم بہ من مال وبنین نسارع لہم فی الخیرات بل لا
یشعرون اور کریمہ سنستدرجہم من حیث لا یعلمون واملی لہم ان کیدی متین اسی بات
کی گواہ ہے **ف** عذاب ابدی دوزخ کا جزا کفر ہے اگر یہ کہین کہ ایک شخص باوجود ایمان کے رسوم
کفر بجالاتا ہے اور مراسم اہل کفر کی تعظیم کرتا ہے اور علما اوسکے کفر کا حکم دیتے ہین اور اوسکو منجملہ اہل ارتداد
کے گنتے ہین جسطرح اکثر مسلمان ہند کے اس بلا مین مبتلا ہین تو اب حسب فتوائے علما چاہیے کہ وہ شخص
آخرت مین بعذاب ابدی مبتلا ہو حالانکہ اخبار صحاح مین آیا ہے کہ جسکے دل مین ذرہ برابر ایمان ہوگا
اوسکو دوزخ سے باہر لاوینگے اور عذاب مخلد مین نچھوڑینگے اس مسئلہ کی تحقیق تیرے نزدیک کیا ہے
ہم کہتے ہین کہ اگر کافر محض ہے تو اوسکے نصیب مین عذاب مخلد ہے عیاذا باللہ اور اگر باوجود بجالانے
مراسم کفر کے ایک ذرہ ایمان کا بہی رکہتا ہے تو عذاب دوزخ مین مبتلا ہوگا لکن برکت سے اوس ذرہ بہر
ایمان کے امید ہے کہ خلود عذاب سے رہائی پائیگا اور گرفتاری دائمی سے نجات ہوگی **حکایت**
فقیر ایکبار واسطے عیادت ایک شخص کے گیا تہا معاملہ اوسکا قریب احتضار کے پہنچا تہا جب اوسکے حال کیطرف
توجہ کی دیکہا کہ اوسکے دلمین بہت ظلمات ہین ہرچند توجہ کی کہ وہ ظلمات دور ہون کچہہ نفع نہوا بعد

بعد توجہ بسیار کے معلوم ہوا کہ وہ ظلمات ناشی ہین صفات کفر سے کہ اوسکے اندر چھپی ہوئی ہین اور
منشا اونکا کدورات موالات ہے ساتھ کفر و اہل کفر کے یہ توجہات اون ظلمات کو دور نہین کرینگی تنقیہ ان
ظلمات کا مربوط ہے ساتھ عذاب نار کے کہ جزاء کفر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ذرہ بھر ایمان بھی رکھتا ہے
جسکی برکت سے آخر کو وہ دوزخ سے باہر آئیگا جب مینے اس حال کو اوسکے اندر مشاہدہ کیا تو یہ خطرہ گزرا
کہ آیا اوسکے جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیے یا نہین بعد توجہ کے ظاہر ہوا کہ نماز پڑہنا چاہیے پس جو مسلمان کہ
باوجود ایمان کے رسوم کفر کرتے ہین اور تعظیم ایام کفار کی بجالاتے ہین اونکے جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیے اور
اونکو ملحق بکفار کرنا نچاہیے کما ھو العمل الی الیوم اور اس بات کی امید رکھنا چاہیے کہ آخر کو برکت
ایمان کیوجہ سے اوسکو عذاب ابدی سے نجات ہوگی معلوم ہوا کہ اہل کفر کو عفو و مغفرت نہوگی ان اللہ
لا یغفر ان یشرک بہ اگر نرا کافر ہے تو عذاب ابدی جزا اوسکے کفر کی ہے اور اگر ذرہ بھر ایمان رکھتا
ہے تو جزا اوسکی عذاب موقت ہے دوزخ مین اور سائر کبائر مین اگر اللہ چاہے گا بخشے گا نہین تو
عذاب کریگا نزدیک فقیر کی عذاب دوزخ موقت ہو یا مخلد مخصوص ہے ساتھ کفر و صفات کفر کے کما سیجیئ تحقیقہ
اور اہل کبائر جنکے گناہون کی مغفرت نہین ہوئی ہے توبہ سے یا شفاعت سے یا مجرد عفو و احسان سے
اور نیز اون کبائر کی تکفیر آلام و محن و شدائد دنیوی و سکرات موت سے نہین ہوئی ہے امید ہے کہ انکی
عذاب مین ایک جماعت کے لئے عذاب قبر پر کفایت کرین اور دوسری جماعت کو باوجود محن قبر کے ساتھ
اہوال قیامت و شدائد حشر کے اکتفا کرین اور گناہ باقی نچھوڑین کہ وہ محتاج عذاب نار کا ہو کریمہ الذین
آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لہم الامن موید اسی بات کو ہے کیونکہ مراد ظلم سے اسجگہ شرک ہے
واللہ اعلم بحقایق الامور کلہا کوئی یہ کہے کہ بعض سئیات غیر کفر کی جزا مین بھی عذاب دوزخ آیا ہے کما
قال تعالیٰ ومن قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا اور اخبار مین وارد ہے کہ جو شخص ایک نماز
فرض عمدا قضا کریگا اوسکو ایک حقبہ دوزخ مین عذاب کرینگے تو عذاب دوزخ مخصوص ساتھ کفار کے
نہ ٹھیرا اسکا جواب یہ ہے کہ عذاب قاتل کا مخصوص ساتھ مستحل قتل کے ہے اور مستحل قتل کافر ہے کما
ذکرہ المفسرون اور سئیات غیر کفر مین جو عذاب دوزخ کا آیا ہے وہ شائبہ صفات کفر سے خالی نہین
ہوگا جیسے استخفاف اوس سئیہ کا اور بے پروائی اوسکے بجالانے مین اور اوامر و نواہی شرعیہ کو
خوار رکھنا حدیث مین آیا ہے شفاعتی لاہل الکبائر من امتی اور دوسری جگہ فرمایا ہے امتی امۃ

مرحومۃ لا عذاب لها فی الآخرۃ یہ اخبار اور آیت متقدمہ اسکو موید ہین اور احوال اطفال مشرکین اور
سکنہ شواہق جبال و مشرکین زمان فترت رسل کا دوسرے مکتوب مین لکہا ہے ۲۰ زیادت و نقصان
ایمان مین علما کا اختلاف ہے امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے الایمان لا یزید ولا ینقص
اور امام شافعی نے فرمایا ہے کہ یزید و ینقص اسمین شک نہین کہ ایمان عبارت ہے تصدیق
و یقین قلبی سے اوسمین گنجایش کم و بیش کی نہین ہے اور جو شے زیادت و نقصان کو قبول کرتی ہے
وہ داخل دائرہ ظن ہے نہ یقین غایت ما فی الباب یہ ہے کہ اعمال صالحہ کے بجالانے سے اوس یقین کو ایک
جلا حاصل ہوتی ہے اور اعمال غیر صالح سے وہ یقین مکدر ہو جاتا ہے سو کمی و بیشی باعتبار اعمال کے انجلاء
مین اوس یقین کے ثابت ہے نہ نفس یقین مین ایک جماعت نے یقین کو متجلی اور روشن پاکر اوس یقین
سے زیادہ کہا جسمین وہ چمک دمک نہ تہی گویا بعض نے یقین غیر متجلی کو یقین نہین جانا اوسی یقین متجلی
کو یقین جانکر ناقص کہدیا دوسری جماعت تیز نظر نے دیکہا کہ رجوع اس کم و بیشی کا طرف صفات یقین کے
ہے نہ طرف نفس یقین کے اسلئے انہون نے یقین کو غیر زائد و ناقص کہا جیسے دو آئینہ ہون اور ایک
زیادہ نورانیت رکہتا ہو اور دوسرا کم ایک شخص ان دونون کو دیکہہ کر یہ بات کہی کہ اس آئینہ مین انجلاء و نمایندگی
زیادہ ہے اور اس دوسرے مین اتنی جلاء و نمایندگی نہین ہے اور دوسرا شخص یہ بات کہے کہ دونون
آئینہ برابر ہین کچہہ زیادت و نقصان انمین نہین ہے تفاوت فقط انجلاء و نمایندگی مین ہے کہ یہ صفات ہین
آئینہ کے پس اسجگہ نظر اس شخص ثانی کی صائب ہے اور طرف حقیقت شے کے نافذ اور نظر شخص اول
کی مقصور ہے اوس نے صفت سے طرف ذات کے تجاوز نکیا دیرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین
اوتوا العلم درجات یہ تحقیق جسکے اظہار کی توفیق اس فقیر کو ہوئی اس سے اعتراضات مخالفین کے
جو عدم زیادت و نقصان ایمان پر کرتے ہین دور ہو گئے اور ایمان عامہ مومنین کا جمیع وجوہ مین مثل
ایمان انبیاء علیہم السلام کے نہ ٹہیرا اسلئے کہ ایمان انبیاء کا جو سراپا متجلی و نورانی ہے اوسکے ثمرات
و نتائج چند در چند زیادہ ہین ایمان عامہ مومنین سے جو کہ ظلمات و کدورات رکہتا ہے علی تفاوت
درجاتہم اسیطرح ایمان ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کہ ایمان تمام امت سے وزن مین زیادہ ہے باعتبار
اوسی انجلاء و نورانیت کے ہے زیادتی ایمان کی راجع طرف صفات کاملہ کے ہوتی ہے دیکہو انبیاء
نفس انسانیت مین برابر عامہ ہین اور حقیقت و ذات مین متحد تفاضل اونکا اعتبار انہین صفات

کاملہ کے ہے اور جو کوئی صفات کاملہ نہین رکھتا ہے وہ گویا اس نوع ہی سے خارج ہے اور خواص فضائل سے اوس نوع کے محروم ہے باوجود اس تفاوت کے نفس انسانیت مین کوئی کم و بیشی نہین آتی ہے اور یہ بات نہین کہہ سکتے کہ وہ انسانیت قابل زیادت و نقصان ہے واللہ سبحانہ الملہم للصواب کہتے ہین کہ مراد تصدیق ایمان سے نزدیک بعض کے تصدیق منطقی ہے کہ شامل ظن و یقین ہے اسصورت مین کم و بیشی کو نفس ایمان مین گنجائش ہوگی لکن صحیح یہ ہے کہ مراد تصدیق سے اسجگہ یقین و اذعان قلبی ہے نہ معنی عام کہ ظن کو بھی شامل ہو ۲۱ امام اعظم کہتے ہین انا مؤمن حقا امام شافعی کہتے ہین انا مؤمن انشاء اللہ تعالیٰ حقیقت مین یہ نزاع لفظی ہے مذہب اول باعتبار ایمان حال کے ہے اور مذہب ثانی باعتبار مآل و انجام کار کے لکن تحاشی صورت استثناء سے اولی و احوط ہے کما لا یخفی علی المنصف ۲۲ کرامات اولیاء حق ہے اور بسبب کثرت وقوع خوارق عادات کے یہ بات اولیاء کیلئے ایک عادت مستمرہ ہوگئی ہے منکر کرامات کا منکر علم عادی و ضروری ہے نبی کا معجزہ مقرون ساتھ دعوے نبوت کے ہوتا ہے اور ولی کی کرامت اس بات سے خالی ہوتی ہے بلکہ مقرون باعتراف متابعت نبی ہوتی ہے فلا اشتباہ بین المعجزۃ والکرامۃ کما زعم المنکرون ۲۳ ترتیب درمیان خلفاء راشدین کے وہی ترتیب خلافت کی ہے لکن افضلیت شیخین کی باجماع صحابہ و تابعین ثابت ہوئی ہے جسطرح کہ ایک جماعت اکابر ائمہ نے اسکو نقل کیا ہے منجملہ اونکے ایک امام شافعی رح ہین شیخ ابوالحسن اشعری کہتے ہین ان تفضیل ابی بکر ثم عمر علی بقیۃ الامۃ قطعی ذہبی نے کہا ہے قد تواتر عن علی فی خلافتہ وکرسی مملکتہ وبین الجم الغفیر من شیعتہ ان ابا بکر و عمر افضل الامۃ ورواہ عن علی نیف وثمانون رجلا پھر ایک جماعت کو گنکر یہ کہا ہے فقبح اللہ الرافضۃ ما اجہلہم اور بخاری نے علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا تہا خیر الناس بعد النبی صلعم ابوبکر ثم عمر ثم رجل آخر فقال ابنہ محمد بن الحنفیۃ ثم انت فقال انما انا رجل من المسلمین ذہبی نے بسند صحیح علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا ہے بلغنی ان رجالا یفضلونی علیہما ومن وجدتہ فضلنی علیہما فہو مفتری علیہ ما علی المفتری دارقطنی کا لفظ یہ ہے لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر و عمر الا جلدتہ جلد المفتری اسطرح کی روایات علی سے اور صحابہ دیگر سے بتواتر مروی و ثابت ہین کسیکو مجال انکار نہین ہے یہانتک کہ

عبدالرزاق نے کہ اکابر شیعہ علیؓ سے تہے یون کہا ہے افضل الشیخین بتفضیل علی ایاھما علی نفسه والالما فضلتهما کفی بی وزرا ان احبه ثم اخالفه یہ سب روایات صواعق محرقہ سے مستفاد ہین رہی تفضیل عثمانؓ کی سو اکثر علما اہل سنت اسی بات پر ہین کہ افضل بعد شیخین کے عثمان ہین پہر علی ائمہ اربعہ مذاہب کا مذہب یہی ہے اور وہ توقف جو فضیلت عثمان مین امام مالک سے نقل کیا گیا ہے قاضی عیاض کہتے ہین کہ امام نے اوس سے رجوع کیا اور عثمان کو افضل ٹھیرایا ہے علی مرتضی پر قرطبی نے کہا وهو الاصح انشاء الله تعالی اسیطرح وہ توقف جو کہ عبارت امام اعظم رح سے سمجہا ہے کہ من علامات السنة والجماعة تفضيل الشيخين و حبّ الختنين نزدیک اس فقیر کے محمل اس عبارت کا دوسرا ہے زمان خلافت ختنین مین ظہور فتن واختلال امور کا بہت ہوا تہا اور لوگون کے دل مین اس راہ سے کدورت ہوگئی تہی اس بات کو ملاحظہ کر کے انکے حقمین لفظ محبت کو اختیار کیا ہے اور انکی دوستی کو علامت سنت ٹہیرایا ہے بغیر اسکے کہ کوئی شائبہ توقف کا ملحوظ ہو وکیف کہ کتب حنفیہ مشحون ہین اس عبارت سے کہ افضلیتهم علی ترتیب خلافتهم بالجملہ افضلیت شیخین کی یقینی ہے اور افضلیت عثمان کی اسنے کم ہے لکن احوط یہ ہے کہ منکر افضلیت عثمان بلکہ افضلیت شیخین کو ہم حکم کفر کا نہین کرین گے بلکہ مبتدع و گمراہ کہین گے اسلئے کہ علما کو اوسکی تکفیر مین اختلاف ہے اور قطعیت مین اس اجماع کے قیل وقال ہے یہ منکر قرین یزید بید ولت ہے کہ بواسطہ اتحاد اوسکے لعن مین توقف کیا گیا ہے جو ایذا حضرت صلعم کو براہ ایذائے خلفاء راشدین پہنچتی ہے مثل اوس ایذا کے ہے جو کہ طرف سے اما مین کے آپ کو پہنچی ہے الله الله فی اصحابی لا تتخذوهم غرضا من بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن اذاهم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله ومن اذی الله فیوشك ان یوخذ وقال تعالی ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا والاخرة مولانا سعدالدین نے عقائد نسفی مین درباره اس افضلیت کے جو کچہ انصاف سمجہا ہے وہ انصاف سے دور ہے اور جو تردید کی ہے وہ بے ماحصل ہے اسلئے کہ علما کی نزدیک یہ امر مقرر ہے کہ فضیلت باعتبار کثرت ثواب الہی کے اسجگہ مراد ہے نہ وہ افضلیت جو بمعنی کثرت ظہور فضائل و مناقب کے ہے کہ اسکا اعتبار نزدیک عقلاء کے نہین ہے کیونکہ سلف نے صحابہ تہے یا تابعین جسقدر

فضائل ومناقب کہ حضرت امیر کے نقل کئے ہین کسی صحابی کے نقل نہین کئے یہانتک کہ امام
احمد نے فرمایا ہے ماجاء لاحد من الصحابۃ من الفضائل ماجاء لعلی معہذا امام احمد
نے حکم کیا ہے ساتھ افضلیت خلفاء ثلثہ کے اس سے معلوم ہوا کہ وجہ فضلیت کی اور کچھہ ہے سوا
ان فضائل ومناقب کے اور اطلاع اوس افضلیت پر مشاہدین وولت وحی کو میسر تھی کہ صراحۃً
یا قرینۃً اونہون نے یہ بات معلوم کی تھی اور وہ خود اصحاب پیغمبر تھے تو یہ قول شارح عقائد نسفی
کا کہ اگر مراد افضلیت سے کثرت ثواب ہے تو واسطے توقف کے ایک جہت ہے ساقط ہے کیونکہ
توقف کو اوسوقت گنجایش تھی کہ اوس فضلیت کو پہلے صاحب شریعت سے صریحًا یا دلالۃً معلوم
نکیا ہوتا اور جب معلوم کرلیا ہے تو اب کسلئے توقف کرنا چاہئے اور اگر معلوم نہین کیا ہے تو پھر کسلئے
حکم افضلیت کا دیتے ہین اور جو شخص ان سب کو برابر جانے اور ایک کے فضل کو دوسرے پر
فضول سمجھے وہ خود بو الفضول ہے اور عجب طرح کا فضولی ہے کہ اجماع اہل حق کو فضول جانتا ہے
اور وہ جو صاحب فتوحات مکیہ نے کہا ہے کہ سبب اونکی ترتیب خلافت کا اونکی مدت عمر تک کچھہ دلیل
مساوات افضلیت پر نہین ہے اسلئے کہ امر خلافت اور بات ہے اور بحث فضیلت اور بات سو اگر
یہ بات تسلیم بھی کیجائے تو یہ بات اور مثل اسکے اور باتین شطحیات ین سے ہین لائق تمسک کے نہین
ہین اکثر معارف اونکے جو علوم اہل سنت سے جدا جا پڑے ہین صواب سے دور ہین اونکی متابعت
نہین کرتا مگر وہی شخص جسکا دل بیمار ہے یا مقلد صرف ہے ۴۲ جو منازعات ومشاجرات درمیان
صحابہ کے گزرے ہین اونکو محامل نیک پر صرف کرنا چاہئے کہ یہ بات ہوی وتعصب سے دور ہے
تفتازانی نے باوجود افراط کے حُب علی مین کہا ہے وما وقع من المخالفات والمحاربات لم یکن
عن نزاع فی خلافۃ بل عن خطأ فی الاجتہاد حاشیہ خیالی مین کہا ہے فان معاویۃ
واحزابہ بغوا عن طاعتہ مع اعترافہم بانہ افضل اہل زمانہ وانہ الاحق بالامامۃ منہ بشبہۃ ھی
ترک القصاص عن قتلۃ عثمان رضی اللہ عنہ اور حاشیہ کمال مین خود علی مرتضی سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے
کہا اخواننا بغوا علینا ولیسوا کفرۃ ولا فسقۃ لما لہم من التاویل اور شک نہین ہے کہ خطائے
اجتہادی ملامت سے دور ہے اور طعن وتشنیع سے مرفوع اسلئے مراعات حقوق صحبت خیر البشر
صلعم کو نصب العین رکھہ کر جمیع اصحاب کرام کو ساتھ نیکی کے یاد کرنا چاہئے اور حضرت کی دوستی سے

Marfat.com

انکا دوستدار ہونا چاہیئے من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم سے ظاہر ہے
کہ جو محبت میرے صحاب سے متعلق ہے یہ وہی محبت ہے جسکا تعلق مجھسے ہے یہی حال بغض کا ہے
کہ جو بغض اونسے متعلق ہے یہ وہی بغض ہے جو کہ مجھسے تعلق رکھتا ہے ہمکو ساتھ محاربان حضرت امیر
کے کوئی آشنائی نہین ہے بلکہ جگہ اسکی ہے کہ ہم اونسے آزار مین ہون لکن جو کہ وہ اصحاب حضرت
صلعم مین اور ہمکو حکم ہے کہ ہم اونسے محبت رکھین اور اونکے بغض وایذا سے ہم منع کئے گئے ہین ناچار
ہم سب کو دوست رکھتے ہین بسبب دوستی رسول خدا صلعم کے اور اونکے بغض وایذا سے بھاگتے ہین
کہ یہ بغض وایذا منجر طرف آنحضرت صلعم کے ہوتی ہے ہان اتنی بات ضرور ہے کہ ہم محق کو محق اور
مخطی کو مخطی کہین گے حضرت امیر حق پر تھے اور اونکے مخالف خطا پر اس سے زیادہ کچھہ کہنا سننا فضول
ہے انتھی کلام المجدد رضی اللہ عنہ واللہ اعلم

فصل بیان مین عقیدہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی کے

بعد حمد ونعت کے شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ مین اللہ کو اور ان ملائکہ وجن وانس کو جو حاضر ہین
گواہ کرتا ہون کہ میرا عقیدہ تہ دل سے یہ ہے کہ اس جہان کا ایک صانع ہے قدیم جو کہ ہمیشہ تہا اور ہمیشہ
رہیگا اوسکا وجود واجب اور اوسکا عدم ممتنع ہے وہ کبیر متعال ہے متصف ہے ساتہ جمیع صفات کمال
کے منزہ ہے سارے صفات نقص وزوال سے وہی خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے جمیع
معلومات کا قادر ہے سارے ممکنات پر مرید ہے جمیع کائنات کا سمیع بصیر ہے کوئی اوسکا شبہ نہین اور
نہ کوئی ضد وند ومثل ۲ اوسکے وجوب وجود مین کوئی شرکت نہین رکہتا اور نہ استحقاق عبادت
مین اور نہ کوئی خلق وتدبیر مین اوسکا شریک ہے مستحق عبادت یعنی اقصی غایت تعظیم کا وہی ہے شفاء
مرض وعطاء رزق وکشف ضر وہی کرتا ہے نہ کوئی اور جب کسی شے کو کن کہتا ہے تو وہ ہو جاتی
ہے لکن نہ اس معنی سے کہ تسبب عادی ظاہری ہوتا ہے جسطرح کہا کرتے ہین کہ طبیب نے بیمار کو
شفا دی اور امیر نے لشکر کو رزق دیا کہ یہ اور کچھہ بات ہے اگرچہ لفظ مین اشتباہ ہو کوئی اوسکا ظہیر یعنی
پشت پناہ نہین ہے وہ اپنے غیر مین حلول نہین کرتا اور نہ کسی غیر کے ساتہ متحد ہوتا ہے کوئی حادث

اوسکی ذات انکے ساتھ قائم نہین ہے اور نہ اوسکی ذات مین کسیطرح کا حدوث ہے حدوث تو تعلق صفات
مین ساتھ متعلقات صفات کے ہے یہانتک کہ افعال ظاہر ہوتے مین حقیقت یہ ہے کہ تعلق بھی حادث
نہین ہے بلکہ حادث متعلق بالفتح ہے اسی جگہ سے ظہور احکام تعلق کا بحسب تفاوت متعلقات متفاوت
ہوا کرتا ہے اللہ تعالی حدوث و تجدد سے من جمیع الوجوہ بری ہے نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ حیز
مین ہے نہ جہت مین نہ اوسکی طرف اشارہ ہو سکے بلفظ اینجا و آنجا اور نہ اوسپر حرکت و انتقال جم سکے
اور نہ اوسکی ذات و صفت مین تبدل یا جہل یا کذب آسکے وہ تو اوپر عرش کے ہے جسطرح کہ اوسنے
اپنے نفس کا وصف کیا ہے لکن یہ اوپر ہونا اوسکا عرش کے یعنی تحیز و جہت نہین ہے بلکہ کنہ اس تفوق
و استوار کا کوئی نہین جانتا مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم مین راسخ ہین جنکو اللہ نے اپنے پاس سے علم دیا ہے
۳ اللہ تعالی دن قیامت کے آنکھون سے مومنین کو نظر پڑیگا دو طرح پر ایک یہ کہ اونپر ایک انکشاف
تام بلیغ ہوگا جو کہ نری تصدیق عقلی سے زیادہ تر ہے تو گویا یہ آنکھ ہی سے دیکھنا ہوا مگر یہ رویت
بغیر موازاۃ و مقابلہ و جہت و لون و شکل ہوگی اسی صورت کے معتزلہ وغیرہم قائل ہین سو یہ حق
ہے خطا معتزلہ کی فقط اتنی بات مین ہے کہ وہ رویت کی تاویل اسی معنی کے ساتھ کرتے ہین پس
یا رویت کو اسی معنی مین منحصر سمجھتے ہین دوسری طرح یہ ہے کہ اللہ تعالی بہت سی صورتون مین
متمثل ہو جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اوسوقت اہل ایمان اوسکو اپنی آنکھونسے مع شکل و لون ہوا جہہ
کے دیکھین گے جسطرح کہ خواب مین واقع ہوتا ہے اور حضرت نے اوسکی خبر دی ہے کہ رایت
ربی فی احسن صورۃ پس جو کچھ دنیا مین اندر خواب کے دیکھتے ہین اوسکو وہان عیانا دیکھین گے
ہم انہین دو وجہ کو سمجھتے اور اعتقاد کرتے ہین اور اگر مراد اللہ و رسول کی رویت سے سوا ان دو
وجہ مذکور کے اور کچھ ہو تو ہم ایمان لائے ہین اگرچہ ہمکو بعینہ وہ مراد معلوم نہو ۴ اللہ نے جو
چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہوا سارے کفر و معاصی اوسیکی خلق اور ارادہ سے ہوتے ہین نہ اوسکی
رضا سے وہ اپنی ذات و صفات مین کسی شے کا محتاج نہین ہے اور نہ کوئی اوسپر حاکم ہے اور نہ کوئی
شے اوسپر کسی کے واجب کرنے سے واجب ہوتی ہے ہان وہ کبھی وعدہ کرکے پورا کرتا ہے
جسطرح حدیث مین آیا ہے فہو ضامن علی اللہ اوسکے سارے افعال متضمن ہین حکمت پر افحسبتم
انما خلقنکم عبثا اور متضمن ہین مصلحت کلیہ پر جسکو وہی جانتا ہے اوسپر لطف جزئی

خاص یا اصلح خاص واجب نہین اوس سے کوئی قبیح صادر نہین ہوتا ہے اور نہ وہ اپنے فعل و
حکم مین طرف کسی جور وظلم کے منسوب ہوسکتا ہے بلکہ خلق وامر مین رعایت حکمت کی فرماتا ہے یہہ
بات نہین ہے کہ وہ کسی شئے سے اپنے نفس کو مستکمل کرتا ہو یا اوسکو کوئی حاجت وغرض لگی ہو کہ یہ
ضعف وقبیح ہے اوسکے سوا کوئی حاکم نہین ہے عقل کو کچھہ حکم و دخل حسن وقبح اشیاء مین نہین ہے
اور نہ اسبابات مین کہ فعل کیون سبب ہے ثواب وعقاب مین بلکہ حسن وقبح اشیاء کا اللہ کی قضا وحکم
سے ہے اوسی نے لوگون کو مکلف کیا ہے پھر کسی بات کیوجہ مصلحت کو عقل پا لیتی ہے اور مناسبت
اوسکی واسطے ثواب وعقاب کے سمجھ جاتی ہے اور بعض امور ایسے ہین کہ بے بتائے رسول کے
دریافت نہین ہوسکتے ۵ اللہ کی ہر صفت واحد بالذات غیر متناہی بحسب تعلق وتجدد ہے
یہ تجدد اگر ہے تو تعلق مین بمعنی مذکور ہے ۵

اینجا ز فیض پیر مغان بزم وحدت ست — در پردہ دار دین کثرت نمائی را

۶ اللہ تعالے کے فرشتے ہین علوی مقرب وموکل ہین کتابت اعمال وحفظ عباد پر مہالک سے وہ
طرف خیرات کے بلاتے ہین بنی کو الہٰ خیر کرتے ہین ہر ایک کے لئے ایک مقام معلوم ہے وہ اللہ
کی نافرمانی نہین کرتے بلکہ جو کچھہ اوسکا حکم ہوتا ہے وہی بجالاتے ہین ۷ شیاطین بھی اللہ کی
مخلوق ہین یہ بنی آدم کے لئے لمۂ شر کرتے ہین ۸ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جسکو بطور
وحی کے ہمارے نبی صلعم پر بہیجا ہے وما کان لبشر ان یکلمہ الله الا وحیا او من وراء حجاب
او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء حقیقت وحی کی یہی ہے ۹ اللہ کے نامون اور
صفتون مین الحاد کرنا جائز نہین ہے بلکہ اطلاق متوقف ہے شرع پر ۱۰ معاد جسمانی حق ہے
اجساد محشور ہون گے اونکے اندر روح پہیری جائے گی وہ بدن یہی بدن ہون گے جو شرعًا
دنیا مین تھے گرچہ طویل یا قصیر ہون جسطرح آیا ہے کہ دانت کافر کا برابر کوہ احد کے ہوگا یا الطف ہون جسطرح
کہ صفت اہل جنت مین آیا ہے یہ ویسی بات ہے جیسے بچا جوان اور بوڑہا ہوجاتا ہے گو ہزار بار
اوسمین تبدل اجزاء کا ہو ۱۱ مجازات وحساب وصراط حق ہین جنت ونار بہی حق ہین یہ
دونون آج کے دن موجود ہین اور باقی رہینگی لکن نص مین تصریح انکے مکان کی نہین آئی ہے
بلکہ جس جگہ اللہ نے چاہا وہان ہین ہمکو کچھہ احاطہ اللہ کی خلق وعوالم کا نہین ہے ۱۲ مسلمان

صاحب کبیرہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم
سیاتکم عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اتنی بات ہے کہ اللہ تعالے کے افعال دنیا و آخرت مین
دو طرحپر ہوا کرتے ہین ایک موافق سنت جاری بین الخلق والعباد کے دوسرے بر سبیل خرق عادات
تو عفو کرنا کبائر کا اوس شخص سے جو بلا توبہ مرگیا ہے بطور خرق عوائد کے جائز ہے یہی وجہ تطبیق
کی ہے درمیان ان نصوص کے جو بادی نظر مین متعارض نظر آتے ہین ۱۳ شفاعت حق ہے
واسطے اوسکے جسکے لئے رحمن اذن دیگا حضرت کا شفاعت کرنا واسطے اہل کبائر کے اپنی امت
مین سے ثابت ہے آپ پہلے شافع پہلے مشفع ہون گے اور جس جگہ نفی شفاعت کی آئی ہے مراد
اوس سے وہ شفاعت ہے جو بغیر اذن و رضائے الٰہی کے ہوگی ۱۴ عذاب قبر کا اور
تنعیم قبر کی واسطے مومن کے اور سوال منکر نکیر کا اور مبعوث ہونا رسل کا طرف خلق کے اور
تکلیف دینا اللہ کا اپنے بندون کو ساتھ امر و نہی کے زبان رسل پر حق و ثابت ہے ۱۵ اللہ
کے رسول چند امر مین ممتاز ہین جو اونکے غیر مین بر سبیل اجتماع نہین ہوتے ہین تو یہی امور
دلیل ہین اونکی نبوت پر جیسے خرق عوائد یعنی معجزات ناقضات عادات اور جیسے سلامت فطرت
اور کمال اخلاق وغیرہا ۱۶ انبیاء کفر سے اور اصرار کرنے سے کبائر و فواحش و قبائح پر معصوم
ہین اللہ تعالے عصمت اونکی تین طرح پر کرتا ہے ایک یہ کہ اونکو سلامت فطرت و کمال اعتدال
اخلاق پر پیدا کرتا ہے اونکو شروع ہی سے کچھہ رغبت معاصی مین نہین ہوتی ہے بلکہ اونسے
متنفر رہتے ہین دوسرے یہ کہ اونکو اسبابات کی وحی کرتا ہے کہ معاصی پر عقاب کیا جاتا ہے
اور طاعات پر ثواب دیا جاتا ہے یہ وحی اونکو معاصی سے روکتی اور باز رکھتی ہے تیسرے
یہ کہ اللہ تعالے درمیان اونکے اور معاصی کے ساتھ پیدا کرنے کسی لطیفہ غیبی کے حائل ہو
جاتا ہے جسطرح کہ صورت یعقوب علیہم السلام کی انگشت بدندان قصہ یوسف علیہ السلام مین
ظاہر ہوئی تھی ۱۷ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم النبیین ہین اونکے بعد کوئی نبی نہوگا
اونکی دعوت سارے انس و جن کو عام ہے وہ اسی خاصہ کی وجہ سے اور بسبب دیگر خواص
کے جو شامل اسکے ہین افضل انبیاء ہین ۱۸ کرامات اولیاء کی حق ہے اولیاء وہ مومنین ہین
جو عارف ہین اللہ اور اوسکی صفتون کے اور اپنے ایمان مین محسن ہین اللہ تعالے اپنے

بندون مین سے جسکو چاہتا ہے اکرام کرتا ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء ۱۹ ہم گواہی
دیتے ہین جنت وخیر کی واسطے عشرہ مبشرہ اور فاطمہ و خدیجہ و عائشہ وحسن وحسین رضی اللہ
عنہم کے اور سائر صحابہ واہل بیت کی توقیر کرتے ہین اور اونکی عظم محل کے اسلام مین معترف ہین
اسیطرح اہل بدر واہل بیعۃ الرضوان کے لئے شہادت جنت کی ادا کرتے ہین ۲۰ ابوبکر امام
حق ہین بعد رسول خدا صلعم کے پہر عمر پہر عثمان پہر علی پہر خلافت تمام ہوگئی اور پادشاہی گزندہ
آئی ابوبکر افضل مردم ہین بعد حضرت کے ہمارا مطلب یہ نہین ہے کہ وہ من جمیع الوجوہ افضلیت
رکہتے تہے یہانتک کہ نسب وشجاعت وقوت وعلم وامثالہا کو بہی عام وشامل ہو بلکہ بمعنی عظم نفع اسلام
ہے دو امیر اور دو وزیر امت حضرت کے یہی ابوبکر وعمر تہے باعتبار ہمت بالغہ کے اشاعت حق
مین کیونکہ حضرت صلعم دو جہتین رکہتے تہے ایک جہت سے اللہ تعالٰے سے اخذ کرتے دوسری جہت
سے خلق کو دیتے سو ان دونون صاحبون کو بابت اعطار خلق اس تالیف وجمع وتدبیر حرب مین ید
طولی تہا اس اعتبار سے انکو اورون پر فضیلت حاصل ہے اور یون تو سارے صحابہ ہمارے امام وپیشوا
ہین دین مین اونکو برا کہنا حرام ہے اور اونکی تعظیم واجب ۲۱ ہم کسیکو اہل قبلہ مین سے کافر نہین کہتے
مگر اوس امر مین جسمین کہ نفی صانع قادر مختار یا عبادت غیر اللہ یا انکار معاد یا انکار نبی وسائر ضروریات
دین ہو ۲۲ امر معروف نہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ کسی فتنہ مین نہ ڈالے اور یہ گمان ہو
کہ وہ امر ونہی مقبول ہوگی ھذہ عقیدتی ادین اللہ تعالی بہا ظاہرا وباطنا والحمد للہ اولا
واخرا انتہے حسن العقیدۃ اس اعتقاد کے بعض الفاظ پر کتاب انتقاد مین تنقید کی گئی ہے واللہ اعلم
ف جو کہ دارمدار عقیدہ کا رد شرک واختیار توحید ومسئلہ صفات پر ہے اسلئے اسجگہ بیان
حجۃ اللہ البالغہ کو ضمیمہ حسن العقیدۃ کا کیا گیا لکن بطریق اختصار شاہصاحب رح نے لکہا ہے کہ عبادت
کہتے ہین اقصی تذلل کو اور یہ اقصی تذلل طرف سے غیر کے یا تو صورۃً ہوتا ہے جیسے قیام یا سجود کرنا
یا نیتہً ہوتا ہے جیسے کسی فعل سے نیت تعظیم کی ہو جسطرح کہ رعیت ملوک کی یا تلامذہ استاد کی تعظیم کیا کرتے
ہین ان دو صورت کے سوا کوئی تیسری صورت نہین ہے ملائکہ نے آدم کو اور اخوان یوسف نے
یوسف علیہ السلام کو سجدہ تحیت کیا تہا اور سجدہ اعلی صورت تعظیم کی ہے تو یہ بات واجب ٹہیری کہ
تمیز ہو مگر نیت سے مگر یہ بات ابتک منقح نہین ہوئی اور جو نبی اپنی قوم مین مبعوث ہوا اوسنے

Marfat.com

ضروری ہی حقیقت شرک کی اونکو سمجہائی اور ان دونون درجونمین تمیز کیا اور درجہ مقدسہ کو واجب مین حصر فرمایا اگرچہ
الفاظ متقارب ہوین پہر جو لوگ مریض شرک ہے وہ کئی طرح پر ہتے ایک وہ ہین جو بالکل اللہ کے جلال کو بہول گئے
اوہنون نے سوای شرکا کے کیکو نہ پوجا اور اپنی ہر حاجت اوہنین کی طرف مرفوع کی اور اللہ پاک کی طرف اصلا التفات
نکیا اگرچہ وہ بنظر برہانی یہہ بات جانتے ہتے کہ انصرام سلسلہ وجود کا اللہ ہی کی طرف ہے اور کینے یہہ اعتقاد کیا
کہ سید مدبر اللہ تعالے ہے لکن کبہی وہ اپنی کسی بندہ کو خلعت شرف و تالہ دیکر بعض امور خاصہ مین اوسکو متصرف کر دیتا ہے
اور اوسکی شفاعت حقمین اپنے بندون کے قبول فرماتا ہے جسطرح کوئی ملک الملوک اقطار ارض مین اپنی طرف
سے ایک ایک بادشاہ مقرر کرکے تدبیر ملک کے سوائے امور عظام کے اوسکے سپرد کر دیتا ہے اسلئے اسکے زبان
اونکو بندہ کہنے سے لڑکہڑاتی ہے ناچار اونکو برابر خدا کے ٹہراتا ہے پہر اس سے ہی عدول کرکے ابنآ
اللہ و محا بیب خدا نام رکہتا ہے اور آپ کو اونکا بندہ کہنے لگتا ہے جیسے عبد المسیح و عبد العزی وغیرہما جمہور
یہود و نصارے و مشرکین اور بعض غلاۃ منافقین امت اسلام کا اب تک یہی مرض ہے اسیلئے اشیاء محسوسہ کو
کہ مظان اشراک ہین کفر ٹہرایا ہے جیسے سجدہ اصنام و ذبح اوثان و حلف باسم اصنام و امثال ذالک الغرض
حقیقت شرک کی یہہ ہے کہ انسان بعض مردم معظمین مین آثار عجیبہ کو جو اوس سے صادر ہوتے ہین یہہ
اعتقاد کری کہ صدور ان آثار کا اسلئے ہوا ہے کہ وہ شخص متصف ساتہہ کسی ایک صفت کے صفات کمال
سے ہے کہ ویسی صفت اوسکے جنس مین معہود نہین ہے بلکہ مختص بواجب جل مجدہ ہے غیر مین پائی نہین جاتی
مگر یہہ کہ اوسکو خلعت الوہیت پہنا دی جائے یا غیر اپنی ذات سے فنا ہو کر باقی بذات خدا ہو جائے یا مانند اسکے
جسکا اعتقاد یہہ معتقد انواع خرافات سے رکہتا ہے سو منجملہ اون امور کے جنکو شریعت محمدیہ نے مظنات شرک
ٹہرایا ہے ایک یہہ ہے کہ وہ لوگ اصنام و نجوم کو سجدہ کرتے ہتے اللہ نے فرمایا لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا
للہ الذی خلقہن اشراک فی السجدہ کو اشراک فی التدبیر بہی لازم ہے دوسرے یہہ کہ وہ اپنی حوائج مین استعانت
بغیر اللہ کرتے ہتے جیسے شفاء مریض و غناء فقیر اور اونکی نذر مانتے ہتے واسطے بر آمد مطلب کے اور اونکے
نامون کو پڑہتے ہتے بامید برکت اسلئے اللہ نے کہا کہ تم اپنی نمازمین یون کہو ایاک نعبد و ایاک نستعین
اور فرمایا ولا تدعوا مع اللہ احدا مراد دعا سے اسجگہہ استعانت ہے تیسرے یہہ کہ وہ بعض شرکا کا نام بنات
اللہ و ابناء اللہ رکہتے ہتے اس سے اونکو سخت نہی کی گئی چوتہے یہہ کہ اوہنون نے اپنے مولویون اور درویشون
کو اللہ کے سوا ارباب ٹہرایا تہا یعنے وہ اسبات کے معتقد ہتے کہ جسکو وہ حلال حرام کر دین وہی نفس الامر مین

حلال وحرام ہے کما قال تعالے اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ پانچوین یہہ کہ وہ ذبح سے اصنام و
نجوم کا تقرب حاصل کرتے تھے کبھی وقت ذبح کے اونکا نام پکارتے اور کبھی انصاب مخصوصہ پر ذبح کرتے سو اس
بات سے منع کئے گئے چھٹے یہہ کہ وہ سوائب وبحائر چھوڑتے تاکہ تقرب شرکا کا ہاتھ آوے اللہ نے فرمایا
ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ساتوین یہہ کہ حق مین کچھہ لوگون کے اونکا یہہ اعتقاد تھا کہ اونکے
نام مبارک ومعظم ہین اور اونکے نام کی جھوٹی قسم کھانا مستوجب حرمان ہے مال واہل مین اور اسیلئے دوسرون
کو اونکے قسم دلاتے سو ان باتون سے منع کئے گئے اور حضرت نے فرمایا من حلف بغیر اللہ فقد اشرک
بعض محدثین نے کہا ہے کہ یہ حدیث بمعنے تغلیظ وتہدید ہے لیکن مین اسکا قائل نہین ہون میرے نزدیک
مراد اس سے یمین منعقدہ ویمین غموس باسم غیر اللہ باعتقاد مذکور ہے آٹھوین حج کرتے تھے واسطے غیر
اللہ کے مواضع متبرکہ جو مختص بشرکا رہتے وہان جاکر واسطے تقرب کے اور ترتے شرع نے اس سے منع
کیا اور حضرت نے فرمایا لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد نوین یہہ کہ اپنی اولاد کا نام عبد العزی عبد الشمس
ونحوہما رکھتے تھے حدیث مین آیا ہے کہ حوا نے اپنے ولد کا نام عبد الحارث رکھا تھا یہہ وحی شیطان تھی
فھذہ اشباح وقوالب للشرک نھی الشارع عنھا لکونھا قوالبہ واللہ اعلم ف جسطرح اللہ پر ایمان
لانا واجب ہے اسیطرح اللہ کی صفات پر ایمان لانا فرض ہے اسبات کا معتقد ہو کہ اللہ ساتھہ صفات علیا
کے متصف ہے اس سے ایک دروازہ درمیان بندہ اور خدا کے کھل جاتا ہے اور اللہ کے مجد وکبریا کا
انکشاف ہوتا ہے سارے ملل سماویہ کا قاطبۃ بیان صفات پر اور اون عبارات کے استعمال مین لانے
پر جسطرح کہ وہ وارد ہین اور اسبات پر کہ اونمین استعمال سے زیادہ کچھہ بحث نکرین اجماع ہے قرون
مشہود لہا بالخیر اسی پر گزرے ہین پھر ایک گروہ مسلمین نے اونسے بحث کی اور تحقیق معانی مین بغیر کسی نص
اور برہان قاطع کے لگ گئے حضرت نے کہا ہے تم خلق مین فکر کرو نہ خالق مین اور اس آیت مین
وان الی ربک المنتھی فرمایا لا فکرۃ فی الرب سو اللہ کی صفتین مخلوقات محدثات نہین ہین اور تفکر کرنا
اونمین اسیقدر ہے کہ حق ساتھہ ان صفات کے کسطرح متصف ہوا ہے یہی گویا تفکر ہے خالق مین ترمذی نے
حدیث ید اللہ ملأی مین کہا ہے قال الائمۃ نؤمن کما جاء من غیر ان یفسر او یتوھم ھکذا قال غیر واحد
من الائمۃ منھم سفیان الثوری ومالک بن انس وابن عیینۃ وابن المبارک انہ تروی
ھذہ الاشیاء ویؤمن بھا ولا یقال کیف اور دوسری جگہہ مین کہا ہے ان اجراء ھذہ الصفات

Marfat.com

كما هي ليس بتشبيه وانما التشبيه ان يقال سمع كسمع وبصر كبصر اور حافظ ابن
حجر عسقلانی کہتے ہین لم ينقل عن النبي صلعم ولا من احد من الصحابة من طريق صحيح التصريح بوجوب
تاويل شئ من ذلك يعني المتشابهات ولا المنع من ذكره ومن المحال ان يامر الله نبيه بتبليغ ما انزل
اليه من ربه وينزل عليه اليوم اكملت لكم دينكم ثم يترك هذا الباب فلا يميز ما يجوز نسبته اليه تعالى
مما لا يجوز مع حثه على التبليغ عنه بقوله ليبلغ الشاهد الغائب حتى نقلوا اقواله وافعاله واحواله وما
فعل بحضرته فدل على انهم اتفقوا على الايمان به على الوجه الذي اراد الله تعالى منها واوجب تنزيهه عن مشابهة المخلوقات
بقوله ليس كمثله شئ فمن اوجب خلاف ذلك بعدهم فقد خالف سبيلهم انتهى مین کہتا ہون کہ درمیان سمع وبصر و
قدرت وضحک وکلام واستوا کے کچھ فرق نہین ہے کیونکہ مفہوم ان سب کا نزدیک اہل لسان کی غیر لایق جناب قدس کے ہے
کیا ضحک مین کچھ استحالہ ہے مگر اسی جہت سے کہ وہ مستدعی دہان ہے اسیطرح کلام مین یا بطش ونزول مین کوئی استحالہ
ہے مگر اسی جہت سے کہ یہہ دونون خواہان دست و پا ہین یہی حال سمع وبصر کا ہے کہ مستدعی اذن وعین ہین واللہ
اعلم پھر کہا ہے واستطال هؤلاء الخائضون على معشر اهل الحديث وسموهم مجسمة ومشبهة وقالوا هم المستترون
بالبلكفة وقد وضح على وضوح بينا ان استطالتهم هذه ليست بشئ وانهم مخطئون في مقالهم رواية ودراية
وخاطئون في طعنهم ائمة الهدى **ف** ایمان لانا قدر پر اعظم انواع برسی ہے اسیطرح اسبات پر کہ عبادت حق ہے اللہ
کا بندون پر اسلئے کہ منعم حقیقی وہی ہے اور وہی اپنے ارادہ سے اونکو جزا دیگا اور یہہ عبادت بندون سے
مطلوب ہے جسطرح کہ سائر اہل حقوق اپنی حقوق کا مطالبہ کیا کرتے ہین **ف** انبیا وشرایع کی تعظیم شعائر خدا پر ہے
اس سے اللہ کا تقرب حاصل ہوتا ہے قال تعالے ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب انتہی مین کہتا ہون تعظیم
شعائر وشرایع الہیہ کے اوسی جگہہ پائی جاتی ہے جہان کہ شریعت وشعیرہ مین کوئی زیادتی ونقصان طرف سے کسی
انسان کے ظاہر نہین ہوتا ہے اور جسجگہہ کہ اہل بدعت نے اپنی مستحسنات کو ساتھہ شرع کے ملا دیا ہے وہان یہ
تعظیم بالکل مفقود ہے اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا یہہ آیت شریف باواز
بلند یہ پکارتی ہے کہ دین کامل اور نعمت دین تمام اور اسلام مرضی خالق انام ہے اسمین اب کچھ کم وبیشی نہین ہو سکتی
ہے اب جس کسینے آرا رجال یا قیل وقال اہل ہوا کو دین مرضی ٹھہرایا وہ مخالف ہے اس آیت کا اوسنے کچھ قدر اس شریعت
کی اور کچھہ وقعت اللہ کے شعائر کی نسمجھی اوسنے تو گویا اپنی ہوائی نفس کو اپنا معبود بنایا اور مشرک یا مبتدع ہو گیا
افرايت من اتخذ الهه هواه یہ آیت رد تقلید پر بہی ایک حجت بالغہ ہے واللہ اعلم ـ

فصل بائیسین عقیدہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح کی مطابق کتاب ما لابد منہ

اللہ تعالے اپنی ذات پاک سے موجود ہے اور ساری چیزین اوسکی ایجاد سے موجود ہین اور اپنی وجود و بقا مین اوسکے محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین ہے ذات و صفات و افعال سب مین یگانہ ہے کیسیکو کسی امر مین اوسکی ساتھہ شرکت نہین ہے نہ ہستی و زندگی اوسکی ہمجنس وجود و حیات اشیا ہے نہ علم اوسکا مشابہ علم خلق نہ سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام اوسکا ساتھہ ان اشیار مخلوقات کے مجانس و مشارک ہے سوا مشارکت نام کے کوئی مجانست مشارکت انکو ساتھ اوسکی ہیں اوسکے صفات و افعال اوسکی ذات کیطرح بیچون و بیچگون ہین مثلا علم اوسکا ایک ایسی صفت قدیم اور انکشاف بسیط ہے کہ ساری معلومات ازل و ابد کو مع احوال متناسب و متضاد کلیہ و جزئیہ اور اوقات مخصوصہ ہر ایک شی کی جانتا ہے اوسے معلوم ہے کہ زید فلان وقت مین زندہ ہے اور فلان وقت مین مردہ و ہکذا اسیطرح کلام اوسکا ایک کلام بسیط ہے جسکی تفصیل یہ تمام کتب منزلہ ہین خلق و تکوین ایک ایسی صفت ہے جو مختص ہے ساتہ اوسکے ممکن کی کیا ہستی ہے کہ وہ ممکن کو پیدا کرسکے ساری ممکنات جوہر ہون یا عرض یا افعال اختیاریہ عباد و سب اوسیکے مخلوق ہین اوسنے ان اسباب و وسائط کو اپنا ر دپوش کیا ہے بلکہ ثبوت پر اپنے فعل کے دلیل ٹھرایا ہے چنانچہ عقلا حرکت جمادات سے سراغ محرک کا پا لیتے ہین اور جانتے ہین کہ یہہ حرکت لایق حال اس جماد کی نہین ہے اسکا فاعل کوئی اور ہی ہے اسیطرح وہ عقل والے جنکی بصیرت سرمہ شریعت سے مکتحل ہے یہہ بات جانتے ہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو گو کوئی فعل ہو منجملہ افعال کے یا کوئی عرض منجملہ اعراض کی پیدا نہین کرسکتا ہے ہان اتنا فرق افعال اختیاریہ و حرکت جمادات مین ثابت ہے اور ایمان لانا ساتھہ اوسکے واجب کہ اللہ تعالے نے بندون کو ایک صورت قدرت و ارادہ کے دی ہے اور عادت اللہ کی یون ہی جاری ہے کہ جب کوئی بندہ قصد کسی فعل کا کرتا ہے تو اللہ تعالے اوس فعل کو پیدا کر دیتا ہے اور وجود مین لاتا ہے اسی صورت و ارادہ کی بنیاد پر بندہ کو کاسب کہتے ہین اور اوسپر مدح و ذم و ثواب و عذاب مترتب ہوتا ہے انکار کرنا فرق کا درمیان حرکت جماد و حرکت حیوان سے کفر ہے اور نیز خلاف شرع اور خلاف بداہت عقل ہے غیر اللہ کو خالق کسی چیز کا جاننا بہی کفر ہے اسلیئے حضرت صلعم نی قدریہ کو مجوس اس امت کا فرمایا ہے اللہ تعالے کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے وہ سارے اشیار کا محیط ہے ساتہہ احاطہ ذاتی کی اور قرب و معیت رکھتا ہے ساتہہ اشیار کی لیکن نہ ایسا احاطہ و قرب کہ ہمارے

فہم قاصر کے لائق حال ہو کہ یہہ لایق اوسکے جناب اقدس کے نہین ہے اور جو کچھہ کشف وشہود سے معلوم کرین
اوس سے بہی منزہ ہی غیب پر ایمان لائے اور جو کچھہ مکشوف و مشہود ہو وہ سب شبہ ومثال ہے اوسکی پیچے لائے
نفی کی رکہی حضرات اور بزرگان دین نے اسیطرح فرمایا ہے ہمکو ایمان لانا چاہیئے کہ حقتعالے محیط جملہ اشیار ہے
اور قریب ہے ہم نہین جانتے کہ معنے احاطہ وقرب ومعیت کے کیا ہین اسیطرح اوسکا مستوی ہونا عرش پر اور
سما دلہین مومن کے اور اوترنا آخر شب کو آسمان پایئن پر کہ احادیث ونصوص مین آیا ہے اسیطرح ہات منہہ
جسکے ساتہہ نصوص ناطق ہین سب پر ایمان لانا چاہیئے اور معنی ظاہر پر اونکو حمل کرے اور اونکی تاویل مین نہ
پڑے بلکہ تاویل کو حوالہ علم الہی کرے تاکہ غیر حق کو حق بجان لی اللہ تعالے کی صفات و افعال مین سوائے جہل وحیرت
کے بشر کو کچھہ حصہ نہین ہی بلکہ ملائکہ کو بہی کچھہ نصیب نہین نصوص کا انکار کرنا کفر ہے اور تاویل اونکی جہل مرکب **مص**
دوربینان بارگاہ الست ؛ غیر ازین پی نبردہ اند کہ ہست ؛ اللہ کے قرب ومعیت کی ایک اور نوع بہی ہی
کہ اوسکے ساتہہ نوع اول کے سوائے مشارکت اسمی کے کچھہ شرکت نہین وہ خواص عباد کو نصیب ہے جیسے ملائکہ
انبیار اولیا عامہ مومنین بہی اوسطرح کے قرب سی بے بہرہ نہین ہین اس قرب کے درجات بے انتہا ہین کسی
حد پر نہین ٹہرتے حضرت مولوی فرماتے ہین **مص** ای برادر بے نہایت درگہی ست ؛ ہرچہ بروی می رسی
بروی مایست ؛ جو خیر وشر وجود مین آتا ہے اور بندہ جس کفر وایمان وطاعت وعصیان کا مرتکب ہوتا ہے وہ سب
اللہ کی ارادہ سی ہے لیکن حق تعالے کفر ومعصیت سے خوشنود نہین ہی اوسپر عذاب مقرر فرمایا ہے طاعت وایمان
سے راضی ہے اوسپر وعدہ ثواب کا کیا ہے ارادہ اور چیز ہے اور رضا اور چیز **ف** اگر انبیار علیہم السلام مبعوث
نہوتی کوئی شخص راہ ہدایت کی نپاتا اور علوم حقہ تک نہ پہنچتا سب نبی برحق ہین پہلی پیغمبر آدم علیہ السلام ہین اور
سب پیغمبرون سی افضل محمد صلعم خاتم النبیین ہین آپکا معراج اور رات کو مکہ سے مسجد اقصی تک اور وہان سی آسمان ہفتم
وسدرۃ المنتہی تک حق ہی آسمانی کتابین جو انبیار پر اوترین توریت وانجیل وزبور وقرآن مجید اور صحیفہائی ابراہیم
وغیرہ سب حق ہین سب انبیار اور سب کتابون پر ایمان لانا چاہیئے لیکن اس ایمان لانیمین گنتی پیغمبرون کی
اور گنتی کتابونکی ملحوظ نرکہے کہ انکی گنتی کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہے سب نبی صغائر وکبائر سے معصوم ہین
جو بات حضرت صلعم سے بدلیل قطعی ثابت ہو چکی ہے اوس سب پر ایمان لانا چاہیئے اور اسکی بہی تصدیق کرے
کہ فرشتے اللہ کے بندے ہین گناہون سی معصوم ہین مردی وزنی سے پاک ہین کہانے پینے کے محتاج نہین ہین
وحی کو پہنچاتے ہین عرش کو اوٹہاتے ہین جس کام پر مقرر ہین اوسپر قائم ہین انبیار وملائکہ باوجود یکہ اشرف

مخلوقات اور مقربین درگاہ ہین لیکن مثل مخلوقات کے کچھہ علم و قدرت نہین رکھتی ہین مگر اوتنا علم جو اللہ تعالیٰ نے اون کو دیا ہے یا اوتنی قدرت جو خدا نے اونکو بخشی ہے یہ بہی اللہ کی ذات و صفات پر ویسا ہی ایمان رکھتے ہین جیسا کہ سارے مسلمان رکھتی ہین اور دریافت کنہ مین عجز و قصور کے معترف ہین اور ادائے حقوق بندگی مین ساتھہ شکر توفیق الٰہی کے ناطق ہین اللہ کے خاص بندون کو اللہ کی صفات واجبی مین شریک رکھنا یا اونکو عبادت مین شریک کرنا کفر ہے جسطرح اور کفار بسبب انکار انبیاء کے کافر ہوگئے اسیطرح نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور مشرکین عرب نے ملائکہ کو خدا کی لڑکیان کہا اور اونکے لئے علم غیب تسلیم کیا کافر ہوگئے انبیاء و ملائکہ کو صفات الٰہی مین شریک نہ کرنا چاہیئے اور غیر انبیاء کو صفات انبیاء مین شریک بنانا نچاہیئے عصمت سوا انبیاء و ملائکہ کے کسی دوسرے کے لئے اصحاب و اہلبیت سے ثابت نکرے اور متابعت کو انبیاء پر مقصور رکھے حضرت نے جس بات کی خبر دی ہے اوسپر ایمان لائے اور جو کچھہ فرمایا ہے اوسپر عمل کرے اور جس سے منع کیا ہے اوس سے باز رہے اور جس کسی کا قول و فعل بظاہر قول و فعل پیغمبر سے مخالفت رکہتا ہو اوسکو رد کرے حضرت نے خبر دی ہے کہ سوال منکر و نکیر کا قبر مین حق ہے اور عذاب قبر کا خاص واسطے کافرون کے اور واسطے بعض گنا ہگارونکے حق ہے اور اوٹھنا بعد موت کے دن قیامت کو حق ہے اور نفخ صور کا واسطے مارنے اور جلانے کے حق ہے اور پہٹنا آسمانون کا اور بکھرنا ستارون کا اور اوڑنا پہاڑون کا اور ویران ہونا زمین کا نفخہ اولیٰ سے اور نکلنا مردون کا قبر سے اور پیدا ہونا جہان کا پہر نئے سر سے نفخہ ثانیہ سے حق ہے حساب قیامت کے دن کا اور تولنا اعمال کا ترازو مین اور گواہی دینا اعضا کا اور پار ہونا پل صراط سے جو دوزخ کی پشت پر ہوگا اور تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک حق ہے کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کی طرح کوئی آہستہ گزر کریگا کوئی دوزخ مین گریگا انبیاء و اولیاء کا شفاعت کرنا حق ہے حوض کوثر حق ہے اوسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اوس حوض پر کوزے ہونگے جیسے ستارے جو کوئی اوسکا پانی پیئے گا وہ پہر کبھی پیاسا نہوگا **ف** اللہ تعالیٰ چاہے تو گناہ کبیرہ کو بے توبہ کے بخشدے اور چاہے تو صغیرہ پر عذاب کرے جو شخص اخلاص سے توبہ کرتا ہے اوسکا گناہ البتہ موافق وعدہ الٰہی کے بخشدیا جاتا ہے کافر ہمیشہ دوزخ مین معذب رہین گے مسلمان گنہگار اگر دوزخ مین جائینگے تو انجام کو خواہ جلد خواہ دیر مین البتہ دوزخ سے باہر نکلین گے اور بہشت مین داخل ہونگے پہر ہمیشہ بہشت مین رہین گے مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے کافر نہین ہوتا ہے اور نہ ایمان سے خارج **ف** انواع عذاب دوزخ جسکی خبر پیغمبر صلعم نے دی ہے جیسے سانپ

Marfat.com

بچہو زنجیر طوق آگ گرم پانی زقوم غسلین یعنی تہوہڑ اور دہوون اور جو قرآن مین منطوق ہے اور انواع
نعیم جنت جیسے طرح طرح کے کہانے پینے حور قصور وغیرہ ہین یہہ سب حق ہین بڑی عمدہ نعمت بہشت کی خدا کا
دیدار ہے مسلمان اللہ پاک کو بہشت مین بے پردہ دیکہین گے بے جہت و بے کیف و بیمثال و ایمان عبارت ہے،
تصدیق دل سے ہمراہ گردیدہ ہونیکے اور ہمراہ تصدیق زبانی کے لیکن زبان کی تصدیق وقت ضرورت کے
ساقط ہوجاتی ہے **ف** حضرت کے اصحاب سب کے سب عادل تہے اگر کسی سے احیانا کوئی معصیت ہوگئی تہی
تو وہ تائب و مغفور ہوگئی متواترات نصوص قرآن و حدیث مدح صحابہ سے لبریز ہین خود قرآن ہی
مین یہہ بات آئی ہے کہ وہ باہم محبت و رحمت رکہتے تہے اور کافرون پر سخت و درشت تہے جو کوئی صحابہ
کو آپکا دشمن اور بے الفت باہم جانے وہ قرآن کا منکر ہے اور جو کوئی اونکے ساتہہ دشمنی و غصہ رکہے تو
قرآن مین اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہے یہہ لوگ وحی کے اوٹہانیوالے اور قرآن کی روایت کرنے والے ہین
منکر صحابہ کو ایمان رکہنا قرآن وغیرہ ایمانیات و متواترات پر ممکن نہین ہے صحابہ کے اجماع و نصوص سے ثابت
ہے کہ ابوبکر افضل اصحاب ہین پہر عمر ساری صحابہ نے ابوبکر کو افضل جانکر بیعت کی پہر اشارہ ابوبکر سے
خلافت عمر پر بعد ابوبکر کے بسبب فضل عمر کے اجماع کیا اور بعد عمر کے تین دن تک صحابہ نے مشورہ کرکے عثمان
رضی اللہ عنہ کو افضل جان کر اونکی خلافت پر اجماع کیا پہر اونسے بیعت کی بعد عثمان کے سارے اصحاب مہاجرین
و انصار جو مدینہ مین تہے اونہون نے علی مرتضی سے بیعت کی جس شخص نے علی مرتضی سے منازعت کی وہ
مخطی ہے لیکن سوء ظن ساتہہ اصحاب کے نکرنا چاہیئے اور اونکی مشاجرات کو محمل نیک پر اوتارنا چاہیئے اور
ہر ایک صحابی کے ساتہہ محبت و اعتقاد رکہنا چاہیئے یہہ ہین عقائد اہل حق کے انہتے اکثر مبانی و معانی اس
عقیدہ کے حضرت قاضی صاحب رح نے مکتوب ٢٦٦ حضرت مجدد الف ثانی رح سے اخذ کئے ہین چنانچہ
مراجعت سے طرف اصل کتاب کے واضح ہوتا ہے واللہ اعلم

فصل بیان مین عقائد ضروریہ اسلام کی بموجب رسالہ نجاتیہ شیخ محمد فاخر زائر عباسی الہ آبادی ثم المکی رح کی

پہلی بات جو طالب نجات کو لازم ہے تصحیح عقائد کے ہے مطابق کتاب و سنت کے بدون جہکنے کے طرف کسیکے
قول کے اور یہہ بات اس زمانہ مین بہت دشوار ہے اسلیئے کہ عقول واہیہ اہل عالم ضلالت علوم فلاسفہ دار،،

اہل کلام مین اسقدر نہمکمہ ہین کہ کوئی شخص طرف کتاب وسنت کے سر نہین اوٹہاتا بلکہ قرآن وحدیث کو کام
سے معزول جانتا ہے اور جو شخص مطابق کتاب وسنت کے بات کرتا ہے اوسکو سنت سے بیگانہ گنتا ہے فالی
اللہ المشتکی ثم الی اللہ المشتکی لیکن جبکہ کتاب وسنت سے موافقت حاصل ہوجائے تو پہر کسیکے قول کی مخالفت
سے کچہہ نڈرے کا شنا من کان ** اذا رضیت عنی کرام عشیرتی ؛ ؛ فلا زال غضبان علی لئامہا
تکلیف ایمان کی مفہوم ومنطوق کتاب وسنت پر ہے اوروں کی رائے کے پیروی کرنا منظور نہین ہے **ف**
اعتقاد سلف صالح یعنے صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین اور اونکی تلامذہ کا یہ ہے کہ اللہ تعالے اپنی
ذات وصفات سے ویسا ہی ہے جیسا کہ اوسنے قرآن شریف مین اپنا وصف کیا ہے جس چیز کے ساتہ اوسنے
اپنی ذات کو متصف کیا ہے اوسکے ساتہ اوس کو متصف جانے اور جس چیز سے اپنی ذات کو مقدس ومنزہ
فرمایا ہے اوس سے اللہ کو منزہ ومقدس رکہے اثبات ونفی مین قرآن کی پیروی کرنا چاہیئے ثابت کو
ثابت منفی کو منفی جانے وہ ایک ہی ازل سے ابد تک موجود ہے جمیع صفات کمال کے ساتہہ متصف ہے
نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے نہ جنتا ہے نہ جنا گیا ہے کوئی اوسکا ہمسر نہین ہے حکیم ہے جو کچہ کرتا ہے حکمت سے
کرتا ہے اور جو چاہے سو کرے اوسکے سارے کمالات بالفعل ہین وہ قدیم ازلی ابدی ہے اوسکے لئے
صفات قدیمہ قایم بالذات ثابت ہین جیسے حیاتؔ وعلمؔ وقدرتؔ وسمعؔ وبصرؔ وارادہؔ وتکوینؔ وکلامؔ **ف**
یہہ سمع وبصر دو صفت متغایر علم کے ہین چنانچہ تتبع قرآن کریم کا اسی پر گواہی دیتا ہے کیونکہ علم کو ذکر
معلومات مین وارد کیا ہے اور سمع کو بیان مسموعات مین ذکر کیا ہے اور بصر کو بیان مبصرات مین عیان
فرمایا ہے سمیع وبصیر کو طرف علیم بمسموعات وعلیم بمبصرات کے راجع کرنے مین تحریف قرآن وحدیث کے
لازم آتی ہے اور جس کسی سے سمع وبصر منتفی ہوگی اوسکو سمیع وبصیر نکہین گے اور قباحت اس قول
کی کچہہ پوشیدہ نہین ہے **ف** یہہ جو کہتے ہین کہ اللہ کا کلام حرف وصوت نہین رکہتا ہے سو یہہ بہی
خلاف کتاب وسنت کے ہے اور عقل مین بہی نہین آتا کہ اوسکا کلام حرف وصوت نرکہتا ہو جسطرح کہ
کسی انسان کی سارے اعضا مفقود ہون بلکہ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین ہے اوسیکی طرف سے
آغاز ہوا اوسیکی طرف عود کریگا لفظ ومعنی اوسکے سب خدا کی طرف سے ہین جبرئیل علیہ السلام فقط
ناقل ہین اور محمد مصطفے صلعم کا کام سوائے نقل وبلاغ کے اور کچہ نہین ہے جس کسی کی زبان پر
اس کلام مقدس نظام سے کچہہ گذرا وہ اللہ ہی کا کلام تہا جسکے ساتہ اوسنے تکلم کیا اور جبرئیل نے سچ مچ

سنکر اوتارا اور یقیناً وہ حضرت پر اوترا جو کوئی یہ بات کہی کہ وہ کلام کسی فرشتہ یا بشر کا ہے اوسکا مسکن سقر ہے اللہ کے تکلم کا طریقہ اللہ ہی جانے کوئی اور کیا جانے کیفیت اوسکی حوالہ علم خدا ہے تعالی اللہ ان یکون شبیہا بمخلوقاتہ فی شئ من ذاتہ وصفاتہ یہ گمان کہ طریق تکلم کا جسطرح کہ حیوانات مین معروف ہے اوسیمین منحصر ہی ٹہیک نہین ہے اسی گمان نے ایک جمع کثیر کو ورطۂ ہائلہ تاویل مین ڈال کر ساحل نجات سے دور لیجا کر غریق گرداب اضطراب کر دیا ہے وہ ساحل نجات یہ تہا کہ جو کچہ کتاب وسنت مین آیا ہی اوسپر ایمان لانا واجب تہا تسبیح وتکلم کرنا سنگ وسنگریزہ ودرخت کا کہ منجملہ معجزات آنحضرت صلعم کے ہین غیر طریق معہود تکلم پر تہا پس اگر اللہ تعالے کہ ہر چیز پر قادر ہے بدون طریق عادی کے تکلم فرمائے تو اسمین کیا محال لازم آتا ہے یہ کلام لفظی جو کہ کتب اشاعرہ مین مذکور ہے کتاب وسنت سے اوسکا رائحہ تک بہی استشمام نہین ہوتا اور تمیز اوسکا صفت علم سے بجز اعتبار معتبر کے ہو نہین سکتا

ف اللہ تعالے بالاے عرش فوق سموات ہے عرش وما حواہ العرش سب اوسکے ہاتہ مین مانند ایک دانہ رائی کے ہاتہ مین ایک شخص کے ہے علم اسکا محیط کائنات علوی وسفلی سے ہے ماکان ومایکون سب اسکے احاطہ مین ہے چنانچہ خود فرمایا ہے کتاب محکم مین الرحمن علی العرش استوی اور کہا ہے احاط بکل شئ علما یہ صفت استوار کی قرآن شریف مین سات جگہہ آئی ہے اصل یہ ہے کہ جو چیز جسطرح جیسے وارد ہے اور قرآن مین آئی ہے اسکو اسیطرح اعتقاد کرنا چاہیے اور اوسکی تاویل نکرنا چاہیے اور اوسکو اسکی صورت سے پہیرنا نچاہیے جیسے یہ آیت الیہ یصعد الکلم الطیب وقولہ رافعک الی وقولہ بل رفعہ اللہ الیہ وقولہ تعرج الملائکۃ والروح الیہ وقولہ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ وقولہ یخافون ربہم من فوقہم وقولہ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم وقولہ ءامنتم من فی السماء اور قول اللہ کا جو فرعون سے بجواب موسی علیہ السلام کہ میرا اللہ آسمان پر ہے بطور تعرض نقل کیا ہے کہ یاهامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی اله موسی وانی لاظنہ کاذبا قرآن شریف مین ادلہ علو علی اعلے کے اس سے زیادہ تر بہی ملتی ہین آمدہ یہ ادلہ نص ہین یا ظاہر اس امر پر کہ اللہ تعالے فوق خلق وفوق عرش اور اپنے مخلوقات سے بائن اور جدا ہے ساتہ اوس معنی ومراد کے جو کہ لائق اوسکے جناب قدس کی ہے اور تاویل کرنا انکا اخراج ہے نص یا ظاہر کا اوسکے معنی سے وذلک لا یجوز قطعا الا عند المعارضۃ بمثلہ ودونہ خرط القتاد اور یہ قول اللہ تعالے کا لیس کمثلہ شئ کچہ منافی اسکی نہین ہے اسلئے کہ مماثلت یا تو ساتہ جمیع وجوہ کے مراد ہے جسطرح کہ اہل سنت کہتے ہین یا اخص اوصاف مین جسطرح کہ معتزلہ کا

قول ہے تو یہ دونون صورتین مماثلت کی اسجگہہ مفقود ہین اور اس سے کچہہ تغیر باری تعالے کا ایک حال سے دوسرے حال پر کہ امارات حدوث ہی لازم نہین آتا اسلئے کہ جسطرح اُسکو ایجاد عالم اور تسمیہ بالموجد سے کچہہ تغیر نہوا اسیطرح خلق عرش اور اس وصف سے کہ وہ اُس عرش پر مستوی ہے کچہہ تغیر نہین ہوا یہی حکم احادیث شریفہ نبویہ کا ہے کہ جو کچہہ اُنمین آیا ہے اُس سب پر ایمان لانا چاہئے اور صرف وتاویل عقول ضعیفہ کو ایک حلقہ بیرون در شمار کرنا چاہئے منجملہ اس باب کے جو کہ ثابت ہوا ہے حدیث بخاری ومسلم ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حقمین اوس لوح کے جسپر یہ لکھا گیا ہے سبقت رحمتی علی غضبی فھو عندہ فوق العرش دوسری روایت مین لفظ موضوع آیا ہے تیسری روایت مین مکتوبۃ عندہ آیا ہے دوسری حدیث بخاری کی انس سے قصہ معراج مین یون ہے دنی الجبار رب العزۃ وتدلی اسی قصہ مین یہ بہی ہے قال لہ موسی ارجع الی ربک یہ بہی اسی قصہ مین ہے کہ فعلا بہ الی الجبار تبارک وتعالی فقال وھو مکانہ تیسری حدیث مسلم مین آیا ہے کہ جاریہ سے پوچہا این اللہ فقالت فی السماء قال انہا مومنۃ چوتہی حدیث ابو سعید مین نزدیک شیخین کے یہ ہے انا امین من فی السماء پانچوین حدیث زینب بنت جحش مین نزدیک بخاری کے آیا ہے زوجنی اللہ من فوق سبع سموات چہٹی حدیث ابو داود کے یون ہے ربنا الذی فی السماء تقدس اسمک ساتوین حدیث ترمذی کی ابن عمر سے یہ ہے ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے آٹہوین حدیث انس کی ہے مسند شافعی مین بابت فضائل جمعہ کے وھو الیوم الذی استوی فیہ ربک تبارک وتعالی علی العرش نوین حدیث جابر کی ہے نزدیک ابن ماجہ کے فاذا الرب قد اشرف علیہم من فوقہم دسوین حدیث انس کی ہے نزدیک بخاری کے درباب شفاعت فادخل علی ربی وھو علی عرشہ اور بعض الفاظ بخاری مین یون آیا ہے فاستاذن ربی فی دارہ گیارہوین حدیث نزول رب تعالی کی ہر طرف آسمان دنیا کے ہر رات کو غرضکہ اسباب مین بہت حدیثین ہین جنکا استقصا اس مختصر مین دشوار ہے اور موضع اونکے بسط کا اور ہے انتہی مین کہتا ہون ایک جملہ صالحہ اس باب استوا کا کتابا وسنۃ میرے رسالہ احتوا مین کہ اردو ہے اور اسیطرح رسالہ انتقاد مین کہ عربی ہی مذکور ہے اور بہت سے ادلہ صحیحہ اون مین مع اقوال ائمہ وسلف مرقوم ہین **ف** اقوال صحابہ تابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین وتلامذہ ائمہ اس مقدمہ مین بغایت کثرت آئے ہین اور کسیقدر کتاب تنزیہ الذات والصفات من درن الالحاد والشبہات تالیف امام محمد بن محسن عطاس رح مین منقول ہین لکن آیات واحادیث مغنی ہین اُنسے الصباح

یعنے عن المصابیح بیہقی رح نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حقتعالے آسمان مین ہے نہ زمین مین اور خود امام صاحب نے فقہ اکبر مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مین نہین جانتا کہ میرا رب آسمانین ہے یا زمین مین تو وہ کافر ہو گیا اسلئے کہ اللہ کہتا ہے الرحمن علی العرش استوی اور عرش اوسکا فوق سبع سموات ہے شیخ ابو الحسن اشعری نے کتاب ابانہ مین اس عقیدہ کی شرح کی ہے اور اسکے قائل ہوئے ہین اور شیخ عبد القادر جیلی رح کہ قطب الاولیا ہین اسی عقیدہ پر تہے کتاب غنیۃ الطالبین مین کہ منجملہ اُنکی بدائع تحریرات مقدسہ کی ہے اسی اعتقاد کو بیان فرمایا ہے پس جو لوگ کہ اللہ کی کتاب اور مصطفے صلعم کی احادیث پر ایمان رکہتے ہین اور امام ہمام ابو حنیفہ رح کے مقلد ہین اور ہر شیخ اشاعرہ کے ملتزم اور قطب برحق کے معتقد ہین اونکو لازم ہے کہ بال برابر اس عقیدہ سے تجاوز نکرین اور ہمرنگ اس عقیدہ والونکے ہو جائین اور دوسرونکے آرا و اہوا کیطرف نہ جہکین **ف** دیدار خدا کا آخرت مین جسطرح کہ چودہوین رات کا چاند دکہائی دیتا ہے حق ہے اور یہ جو کہتے ہین کہ یہ رویت نہ مکان مین ہوگی نہ جہت پر نہ مقابلہ و اتصال شعاع کے ساتھ اور نہ ثبوت مسافت کے ساتھ سو کتاب و سنت اس سے خاموش ہین حدیثین رویت کی بتواتر پہنچی ہین اور آیہ شریفہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرہ اسی پر دلیل ہے اور سلف صالحین و ائمہ مجتہدین نے اسپر اجماع کیا ہے **ف** جہمیہ نے خدا کو اون صفات کے ساتھ متصف بتایا ہے جو کہ سوائے عدم محض کے کہین نہین ملتین رویت و استوا و سائر صفات کے نفی کی ہے خذلہم اللہ تعالے ائمہ اہل سنت ہمیشہ اثبات حق و رد باطل مین جد و اجتہاد کرتے ہین فعلیکم باتباعہم فافہم مرکز الحق **ف** کلام عینیت صفات مین ساتھ ذات کے اور زیادت صفات مین ذات پر ایسی چیز ہے کہ کتاب اللہ مین کہین اسکی ہوا اور بو نہین ملتی مگر اسیقدر کہ اللہ تعالے موصوف بصفات کمال ہے اسلئے حق مین نافی صفات کے خوف عظیم ہے اور جو شخص کہ عینیت کا قائل ہے اور جو کہ لاعین ولا غیر کہتا ہے اور جو کہ زائد ذات پر اعتبار کرتا ہے اوسنے ایسے امر مین خوض کیا ہے جسکے ساتھ وہ مکلف نہین ہے اور اُسنے ایسی چیز عقائد مین داخل کی ہے جو کہ قبیل عقائد سے نہین ہے عفا اللہ تعالی عنا و عنہم **ف** عالم مع جمیع اجزا اپنے کے حادث ہے اور مسبوق بعدم اللہ تعالے کے اختیار و ارادہ سے ایک ایک فرد اسکی کتم عدم سے منصہ وجود پر جلوہ گر ہوئی ہے اور اُسیکے تقدیر سے مقدر ٹہری ہے اور اندازہ پایا ہی جو کچھ اُسنے روز ازل مین مقرر فرما دیا ہے کوئی چیز اوس سے تجاوز نہین کر سکتی وہ ہر دن ایک شان مین ہے تعطیل و بیکاری کو اوسکی ساحت کمال مین کوئی راہ نہین ہے

Marfat.com

ف بندے اپنے افعال مین اختیار رکھتے ہین کہ اُسکے سبب سے مثاب ومعاقب ہوتے ہین اور حسن اُن افعال کا اوسکی رضا ومحبت سے ہے اور قبح اُنکا اوسکی رضا ومحبت سے نہین ہے بلکہ محض اوسکی ارادہ سے ہے ثواب دینا حسنات پر اور عقاب کرنا سئیات پر اوسکا عدل ہے کسینے اُسپر اسکام کو واجب نہین کیا ہے مگر یہ وہ خود اپنے اوپر واجب کرلے ان اللہ کتب علی نفسہ الرحمۃ آیات واحادیث اسی بات پر دلیل ہین

ف صحت تکلیف کے معتمد ہے فعل وتمیز وبلوغ پر یہ جو کہتے ہین کہ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے قرآن و حدیث اسکے ساتھ ناطق نہین ہے بندہ کو اُس چیز کی تکلیف نہین دیجاتی ہے جو کہ اُسکی وسع مین نہین ہے

ف افعال عباد کے مخلوق خدا اور فعل عبد مین واللہ خلقکم وما تعملون اسی طرف مشیر ہے خلق کو خالق نے اپنے طرف منسوب کیا ہے اور عمل کا انتساب طرف لوگونکے کیا اور یہ جو کہتے ہین کہ فعل طرف سے حق کے ہے اور کسب طرف سے بندہ کے سو کچھ عقل مین نہین آتا اور کتاب وسنت یہ حکم نہین کرتی ہے

ف مقتول اپنے اجل سے میت ہے اور اجل ایک ہے ولن یوخر اللہ نفسا اذا جاء اجلھا کئی آیات شریفہ مینبھی ارشاد ہے لوگ جو کچھ حلال وحرام سے کھاتے ہین رزق ہے اور ہر شخص اپنا رزق پورا کرتا ہے اطلاق کریمہ ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا اسیطرف اشارہ کرتا ہے عذاب قبر کا واسطے کافرون اور گنہگار مومنون کے اور تنعیم اہل طاعت کے اندر قبور کے اور سوال منکر و نکیر کا اور بعث موتی اور وزن اعمال اور کتاب کا ملنا اور سوال وحساب کا ہونا اور حوض وصراط حق ہے

ف شفاعت پیغمبرون اور نیکون کی واسطے اہل کبائر وغیرہم کے باذن پروردگار جل جلالہ حق ہے اور یہ جو لوگ انبیاء وصلحاء کے قبور پر آتی ہین اور اُنکو وسیلہ ٹہراتے ہین اور شفاعت کے خواہان ہوتے ہین یہ کچھ چیز نہین ہے اسلئے کہ یہ شفعاء یہ قدرت نہین رکھتے ہین کہ بے اذن خدا کے شفاعت کرین اور جب اللہ چاہیگا کہ کسی شخص کے حق مین کچھ مکرمت کرے تو اُنسے فرمادیگا کہ تم اسکی شفاعت کرو تب وہ اُسکی شفاعت کرینگے اب یہ لوگ اگر سالہا سال گور پر آئین اور شفاعت چاہین صاحب قبر ہرگز شفاعت نہین کرسکتا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ وقال تعالی ما لکم من دونہ من ولی ولا شفیع اسطرحکی آیتین اور بہی ہین جو دلالت کرتی ہین شفاعت بالاذن پر تو پہر جو کچھ مانگے وہ اللہ ہی سے کہ ہر قریب سے زیادہ تر قریب ہے کیون نہ مانگے اور اُسیکی رحمت اور آمرزش چاہے اور اُسی سے اپنے لئے کوئی شفیع طلب کرے جو کہ اُسکے اذن سے اسکا کام کردے یہ حرف اگرچہ

گور پرستو پر گران گزریگا لکن الحق الحق بالاتباع **ف** بہشت و دوزخ موجود ہین اب فی الحال اور
باقی رہینگے اور انکو یا انکے اہل کو فنا ہوگی حضرت کی معراج بیداری مین اسی جسد اطہر کے ساتھ مسجد الحرام
سے طرف مسجد اقصے کے پہر طرف سموات و سدرۃ المنتہے کے حق ہے اشراط ساعت جسکی خبر حضرت صلعم نے
دی ہے جیسے خروج دجال و دابۃ الارض و یاجوج و ماجوج و نزول عیسے آسمان سے دنیا پر طلوع آفتاب
کا مغرب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا و غیر ذلک سب حق ہے **ف** مرتکب کبیرہ کا کافر نہین ہے
اور ایمان مقلد کا صحیح ہے لکن وہ عاصی ہے بسبب ترک استدلال کے اور انبیار علیہم السلام معصوم ہین تبلیغ
رسالت مین اجماعاً اسیطرح کبائر و صغائر سے اور تعمد صغائر سے مطلقاً اور قرآن مجید سے حق مین بعض
انبیار کے جو صدور صغائر کا معلوم ہوتا ہے سو قرآن کی تحریف کرنا نچاہیئے وکان امر اللہ قدراً
مقدوراً کو نظر مین رکہنا چاہیئے **ف** افضل انبیار محمد صلعم ہین اور ملائکہ اللہ کے بندے ہین گناہ نہین
کرتے ہین اور نافرمان نہین ہوتے نکہاتے ہین نہ پیتے ہین کرامات اولیار کی حق ہے کوئی ولی درجۂ نبی کو
نہین پہنچتا ہے افضل اولیار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین پہر عمر بن خطاب پہر عثمان ذی النورین پہر
علی مرتضے خلافت بہی اسی ترتیب پر ہے اور عشرہ مبشرہ اور سیدۃ النسا فاطمہ زہرار و امام حسن و امام
حسین اور وہ سب لوگ جنہون نے حضرت سے بشارت جنت کی پائی ہے اُنکے حق مین گواہی جنت کی
دینا چاہیئے نہ اُنکے غیر کے حق مین **ف** مسلمانون کے لئے ایک امام قریشی کا جو کہ تنفیذ احکام اسلام
پر قادر ہو اور مسلم حر مکلف ہو ضرور ہے جور و فسق سے معزول نہین ہوتا ہے نماز پیچہے ہر بر و فاجر کے
روا ہے ہر ایک کے اُنمین سے نماز جنازہ پڑہے اور مسح موزونکا سفر مین تین شبانہ روز کرنا اور مقیم کو
ایک رات دن کرنا جائز ہے سحر واقع ہوتا ہے اور انبیار و غیر انبیار پر جائز ہے اور اصابت عین بہی جائز
ہے **ف** مجتہد کبہی خطا کرتا ہے اور ایک اجر پاتا ہے اور کبہی صواب کو پہنچتا ہے اور دو اجر پاتا ہے
اسلئے کہ حق واحد معین ہے اور نصوص شرعیہ کتاب و سنت کے محمول ہین اپنے ظاہر پر جو کچہ اُنمین
سے سمجہ مین آئے اور اطلاق اُسکا عرف مین جائز ہو اُسکا عقیدہ رکہے اور جو کہ متوہم جسمیت وغیرہ ہو
اُسکا اعتقاد بہی مطابق ظاہر کے کرے لکن اُسکے لازم متبادر سے بیزاری کرے اور مراد خدا اور رسول پاکؐ کو
مقبول رکہے اور اطلاق سے اُن صفات کے جو شریعت مین وارد ہوئے ہین بسبب وہم لزوم کسی شے
دیگر کے متحاشی نہو اور جو صفت جس لفظ کے ساتھ آئی ہے اُسکا اطلاق اوسی طرح پر بے تکییف کرے

Marfat.com

یہ بات بعض مسائل مین ہر ایک فرقے نے اختیار کی ہے چنانچہ اشاعرہ وغیرہم نے رویت وغیرہ امور مین جو کہ متعلق آخرت ہین راہ تاویل کو بند کر دیا ہے اور جو کچھہ وارد ہوا ہے اوسکو بے کیف قبول کرتے ہین اور معتزلہ حیات کی نفی نہین کرتے ہین اور اُنکے اس قاعدہ مقررہ سے جسمیت لازم آتی ہے ناچار سلب کیفیت کے قایل ہو کر ایمان لانا چاہیئے وعلی ہذا القیاس اور اہل حدیث کہ قدوۂ اہل سنت ہین ہر باب مین یہی اعتقاد رکھتے ہین اور جو کچھہ وارد ہوا ہے اُسپر ایمان لاتے ہین اور اوہام عوام مین جو کچھہ لازم آتا ہی اُسپر نظر نہین کرتے ہین فعلیکم الاسوۃ فیھم فانھم اہل رسول اللہ صلعم ہ

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان ✥ لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

اُس جماعت کی ہاتھ سے داد بیداد ہے جو کہ اعتقاد لانیکو اُن الفاظ پر جو کہ قرآن و حدیث مین آئے ہین بوہم جسمیت و مکان کفر جانتی ہے اور اللہ تعالے سے نہین ڈرتی کیونکہ جو شخص ظواہر الفاظ مذکورہ پر ایمان لایا ہے اُسنے اپنے طرف سے کچہ ایجاد نہین کیا آخرت مین اگر اُس سے اسبات پر مواخذہ کیا جائیگا تو ظلم ہوگا کریمہ وان اللہ لیس بظلام للعبید اس مواخذہ سے منکر ہے آرا فاسدہ سے اعتقاد مقرر کرنا اور اوسکے ماورا کو کفر جاننا گو وہ الفاظ ظواہر قرآن و حدیث مین ہون حقیقت مین تخطیہ کرنا ہے قرآن و حدیث کا حقتعالے نے قرآن کریم کو واسطے بیان کے بہیجا ہے اور حضرت صلعم افصح الناس تہے وہ کسطرح ظاہر مین ایسے الفاظ اطلاق کرتے کہ اُنپر اعتقاد لانا کفر ہوتا یہ جرأت ایسی جماعت سے ہوئی کہ بچہ ادنمین جوان بنگیا اور جوان بوڑہا ہوگیا اور الف و عادت کہ ایک طبیعت ثانی ہے اُس سے جاہلی بے تفتیش حقیقت کے مثل کور و کر کے طرف اُسکے اذعان کے دوڑ پڑے اور اپنے حاصل ایمان کو برباد کر دیا زنہار ہزار زنہار ہرگز اُنکی تقلید کے راہ پر چلنا نچاہیئے اگرچہ لوگونکی نظر مین اعلم علما و شیخ المشایخ کیون نہون واللہ حق تعالے عادل ہے ہرگز اُس شخص سے جو کہ مطابق ظاہر کتاب و سنت کے کہتا ہے اور واضح قرآن و حدیث پر ایمان لایا ہے ناخوش نہوگا اوسکا عدل مقتضے ظلم کا نہین ہے اور ایمان لانا ظواہر پر بے کیف کے مذہب صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا ہے کوئی یہ چاہی کہ اُس جماعت سلف سے ایک حرف بہی خلاف اُسکے نقل کرے ہرگز نہین کر سکتا **ف** میزان و وزن اعمال و صراط و سوال و جواب وغیرہ عرصہ قیامت مین امور حسیہ سے ہوگا اور معانی و اغراض جسم و جواہر کے صورت مین ہو جاینگے اور نامہ اعمال مومنین و صلحا کے دست راست مین دیئے جائینگے

Marfat.com

اور نامۂ اعمال کفار و فجار کے بائین ہاتھ مین یا پس پشت سے **ف** جب اس اعتقاد کے ساتھ کہ خلاصہ
کتاب و سنت ہے چہرہ شاہد ایمان کا نورانی ہو جائے تو اب طالب نجات کو یہ چاہیئے کہ تقوے و پرہیزگاری
کو کہ بنیاد اعمال کی ہے اختیار کرے اور جس کام کو کہ پیشنہاد خاطر رکھتا ہو اُسمین اس تقوے سے انحراف
نکرے آیات کتاب اللہ جو فضیلت تقوے پر دلالت کرتی ہین ڈیڑہ سو سے زیادہ ہین اور چالیس آیت
سے زیادہ مین حکم تقوے کا کیا ہے خصائل خیر مین ذکر اور ثنا کوی چیز تقوی سے زیادہ نہین ہے اور احادیث
شریفہ مین بھی بہت کچھ تفصیل خیر کی تقوے مین آئی ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم جو شخص متقی
ہوتا ہے اللہ اُسکا محب و ولی و مزکی و ناصر رہتا ہے اور اُسکے لئے حسن عاقبت و حسن مآب مہیا ہی
اور وہ اللہ کا مقرب ہے اُسکے لئے جنت موعود ہے یہ تقوے اُسکا زاد و لباس ہے اور شرط و سبب
مثوبت و دفع کید و امداد و مغفرت و رحمت و تکفیر سیئات و فتح برکات ہے اور ایک تفرقہ ہے درمیان
حق و باطل کے اور خروج ہے مضایق معایش سے اور ملنا ہے رزق کا اوس جگہہ سے جہان کا گمان
بھی نہو اور اوسکے لئے اجر عظیم و صلاح عمل و فلاح حال و شکر کا موجب ہے اللہ تعالے نے مومنونکو
حکم فرمایا ہے کہ وہ تقوے مین ایک دوسرے کے معاون رہین اور جو شخص اسکا حکم کرتا ہے اُسکی مدح
کی ہے اور سارے اولین و آخرین کو اسی تقوے کی وصیت فرمائی ہے پس اگر طالب نجات و سالک
سبیل آخرت دعوے طلب سلوک مین صادق ہے تو اُسکو چاہیئے کہ وہ عاشق تقوے رہے اور اُسیکا شیفتہ
و فریفتہ ہو اس طور پر کہ پہر کوئی چیز تقوے سے اُسکو نروک سکے اگرچہ سارے جن و انس برخلاف اسکو
جمع ہون شیطان انسان کا دشمن قوی ہے اور ایسی اُسکی تسویلات سے بجز توسل کتاب و سنت کے
میسر نہین آسکتی ہے اور نفس امارہ خادم ہے شیطان کا جسطرف کہ چاہتا ہے اسکو کہینچ لیجاتا ہے
اور آدمی کو صورت تقوے کی بناکر معنی تقوے سے عاری کر دیتا ہے جسطرح کہ حالات سے اکثر اہل
دعوے کے ظاہر ہے اسلئے مکائد نفس سے بھی پرہیز کرنا ضرور ہے **ف** معنی تقوے کو خوب پہچان
لینا چاہیئے تاکہ استعمال اُسکا آسان ہو جائے سو تقوے لغت مین پرہیزگاری کو کہتے ہین اور شریعت مین
معنی اُسکے عام ہین اور خاص معنی عام صیانت و اجتناب کرنا ہے اُس چیز سے جو کہ آخرت مین مضر ہو
بہ صورت زیادت و نقصان کے قبول کرتی ہے آدنے اسکا یہ ہے کہ شرک سے بچے جو کہ موجب تابید و خلود
فی النار ہے اعلے اسکا یہ ہے کہ جو چیز سیر سالک کو حقتعالے سے باز رکھے اور منقطع الے اللہ ہونے سے

ملاحظ ہو اوس سے تنزہ کرے اسیکو تقوے حقیقی کہتے ہین کریمہ اتقوا اللہ حق تقاتہ سے یہی تقوے مراد ہے اور دوسرا تقوے شرع مین مشہور ہے اور جب اطلاق تقوے کا کیا جاتا ہے اور کوی قرینہ موجود نہین ہوتا تو یہی تقوے مراد ہوتا ہے یہ عبارت ہے صیانت نفس سے کہ جس سے مستحق عقوبت ٹہرتا ہے قول ہو یا فعل یا ترک اُس سے اپنی جان کو نگاہ رکہے تو اب اجتناب کرنا کبائر سے اس تقوے مین لازم ہوا اور صغائر مین قدری اختلاف ہے یہ تقوے جبہی حاصل ہوتا ہے کہ منکرات و امور منہیہ سے مجتنب رہے اور معروفات و امور ماموره کو بجالائے آن منکرات و معروفات کا ہر ایک عضو سے تعلق ہے لہذا طالب نجات کو چاہئے کہ آنکہہ طرف نادیدنی کے نکہولے نا شنیدنی پر کان نرکہے نا گرفتنی کو ہاتہ نہ لگائے نا خوردنی کو نہ کہائے نا آشامیدنی کو نہ پئے مالایعنی نہ کہے راہ نارفتنی نچلے نا پوشیدنی نہ پہنے سجدہ ناکردنی نکرے شرمگاہ کو حرام مین مستعمل ہونے دے وقس علے ذلک **ف** اعظم منکرات انسان کا دل ہے کہ اُسکے فساد سے تمام بدن فاسد ہوجاتا ہے اُسکی اصلاح کرنا اہم اشیا ہے سارے اعضا اُسکے رعیت ہین فساد اُسکا اخلاق سیئہ سے ہوا کرتا ہے اور صلاح اُسکی اخلاق حسنہ سے ہوتی ہے تو اب یہ چاہئے کہ ہر امر قبیح کو اوس امر حسن سے جو اُسکے مقابل ہے مبدل کرے کفر کو ایمان سے نفاق کو اخلاص سے غضب کو رضا سے اشتغال بالغیر کو اشتغال بالحق سے وعلی ہذا القیاس پس جبکہ ہر کام مین تقوے مدنظر ہوگا تو رفتہ رفتہ یہ منکرات مبدل بمعروفات ہوجا نیگے اور خصال قبیحہ صفات حسنہ کے ساتہ بدل جائینگے اور تحلیہ ساتہہ فضائل کے اور تخلیہ رذائل سے حاصل ہوگا اور اندک اندک اشتغال بالغیر کم ہونے لگے گا اور بجائے اُسکی اشتغال بالحق صورت پکڑیگا یہانتک کہ اشتغال قلب بالغیر سے بالکل نجات پائے گا اور تمام و کمال طرف جناب حقتعالے کے مائل ہوجائیگا اُسوقت دریچہ معرفت حقیقی کا دل پر کہولدینگے اور جو کچہ بطریق علم کے معلوم کیا ہے وہ سب بطور کشف وعیان کے مشاہدہ ہونے لگیگا اُسکا دل ہدایت ہوجائیگا اور طرف مافی الکتاب والسنۃ کے مائل تر ہوگا اور اعتقاد اُسکے حقیقت کا ترقی پکڑنے لگیگا اور بدعت و اہل بدعت سے انحراف کریگا ٥

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان — گر ما نرسیدیم تو بارے برسی

انیست عجالہ کلام و رسالہ نجاتیہ تمام و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

فصل ۲۲ بیان مین عقائد مذاہب صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالےٰ کے مطابق کتاب

علمار دین کہ ورثہ انبیاء علیہم السلام ہین تین گروہ ہین اصحاب حدیث و فقہار و صوفیہ اصحاب حدیث نے بعد اعتصام کے ساتہ کتاب اللہ کے اہتمام ظاہر حدیث کا اختیار کیا ہے اور یہ علم اساس دین اسلام ہے لقولہ تعالے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا انکا شغل یہ ہے کہ حدیث کو سنین اور نقل کرین اور لکہین اور صحیح و سقیم مین تمییز دین احادیث احاد و مشہور و متواتر مین فرق کرین اور احادیث کو کتاب اللہ سے موافقت بخشین سو یہ گروہ نگاہبان دین ہے فقہار نے بعد استیفائی علوم اصحاب حدیث کے ایک اور خصوصیت و فضلیت حاصل کی ہے کہ حدیث سے فقہ کا استنباط کرتے ہین اور حقایق حدیث کو بدقایق نظر دریافت کر کے ترتیب احکام و حدود اور تمیز ناسخ و منسوخ و مطلق و مقید و مجمل و مفسر و خاص و عام و محکم و متشابہ کے عمل مین لاتے ہین یہ لوگ حکام دین اور اعلام شرع مبین ہین انکا اجتہاد ایک اصل شرعی ہے طائفہ صوفیہ متفق ہین ساتہ ان دونون گروہ کے معتقدات و قبول علوم مین اور معانی و رسوم دونون مین مخالف انکے نہین ہین جن احکام مین ان دونون گروہ کا اجماع ہے صوفیہ بہی انکے اجماع پر ثابت ہین اور جن احکام مین انکا اختلاف ہے وہان صوفیہ احسن و اولے کو اختیار کرتے ہین قال تعالے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اسی جگہہ سے یہ بات کہی ہے الطریقۃ ھی لباب الشریعۃ ھی غیرھا اور انکے اختلاف کے فروع مین نہین ہین اسلئے کہ اختلاف علمار کا رحمت ہے کسی صوفی سے پوچہا تہا وہ کون اہل علم ہین جنکا اختلاف رحمت ہے کہا ہم المعتصمون بکتاب اللہ تعالی المجاہدون فی متابعۃ رسول اللہ صلعم المقتدون بالصحابۃ سو اختلاف فروع دین مین رحمت ہے اور اصول دین مین بدعت و ضلالت **ف** بیان اصل اعتقاد کا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے میری امت تہتر فرقے ہوجائیگی رستگار ان مین ایک گروہ ہوگا پوچہا کون فرمایا ما انا علیہ واصحابی یعنے اہل سنت و جماعت ان تینون گروہ اہل سنت کا اسبات پر اجماع ہے کہ خداوند تعالے واحد حقیقی ہے کوی شریک و ضد و ند و شبہ و مثل اپنا نہین رکہتا ہے کیونکہ ان چیزونکی گنجایش واحد عددی مین متصور ہوتی ہے نہ واحد حقیقی مین اللہ جسم نہین ہے کیونکہ جسم دو چیز یا زیادہ سے مولف ہوتا ہے اور جوہر بہی نہین ہے کیونکہ جوہر متحیز ہوتا ہے کسی چیز مین اور عرض بہی نہین ہے کیونکہ عرض دو زمان تک باقی

نہین رہتا عبارات و اشارات بیان مین کنہہ حقتعالے کے نہین پہنچتے اور افکار و ابصار اوسکو نہین پا سکتے
کیونکہ وجود خداوند تعالے کا زمان و مکان سے سابق ہے اور صفت کیفیت و کمیت سے منزہ انہین جو خبر
آسکتی ہے وہ واحد عددی ہوتی ہے نہ واحد حقیقی اسپر اجماع ہے کہ اللہ کے صفات بہی جسم و جوہر و عرض
نہین ہین بلکہ ویسے ہین جیسے کہ اوسکی ذات ہے ائمہ کشف و اساطین مشاہدہ کے سامنے اسمار و صفات دو
لفظ مترادف ہین ایک معنی مین سادات طریقت اور خزنۂ اسرار وحدت جنہون نے مشکوٰۃ نبوت سے اقتباس
کیا ہے اونہون نے تعلیم حق و تعریف حق سے یہ بات دیکہی او رجانی ہے کہ صفات حق ایک وجہ سے عین ذات
ہین اور دوسری وجہ سے غیر ذات عین ذات اسوجہ سے ہین کہ کوی موجود دوسرا نہین ہے کہ مغائر
ذات ہے اور غیر ذات اسوجہہ سے ہین کہ مفہومات اوسکے علی الاطلاق مختلف ہین حی و عالم و مرید و قادر ایسے اسمار
ہین کہ معانی انکے ساتہ ذات قدیم کے قائم ہین اور اسمار علی الحقیقہ سامنے اہل البصیرت کے وہی معنی قدیم
ہین اور یہ الفاظ اسمار اسمار ہین اسطرح کے اسمار کو صفات ثبوتی کہتے ہین اور یہ چار دن نام چار رکن الوہیت
کے ہین رب ہے معز و مذل و محیی و ممیت و معطی و مانع و ضار و نافع سو یہ نام نسبت سے اوٹہتی ہین اور اس
نوع کو صفات اضافی کہتے ہین اور سلام و قدوس وغیر مین سلب عیوب و نقائص و احتیاج کا ہے اس
نوع کو صفات سلبی کہتے ہین سارے اسمار و صفات انہین تین قسمون مین منحصر ہین لکن صفات اضافی مین کہ اول
و آخر و ظاہر و باطن ہین یون کہا ہے کہ اول ہے عین آخریت مین اور آخر ہے عین اولیت مین ظاہر ہے
عین باطنیت مین باطن ہے عین ظاہریت مین اور اجماع کیا ہے اسبات پر کہ خداوند تعالے نے جو اپنی
کتاب مین ذکر وجہ و ید و نفس و سمع و بصر کا کیا ہے اور حضرت نے اوسکو صحیح رکہا ہے وہ ثابت ہے
واسطے خدا کے بلا تمثیل و تعطیل اور صفت استوار علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اوسکی مجہول اور ایمان
لانا اوسپر واجب اور سوال کرنا اوس سے بدعت مذہب انکا صفت نزول مین بہی اسی طریق پر ہے **ف**
اجماع کیا ہے کہ قرآن کلام ہے اللہ کا اور خدا کا کلام قدیم ہے مخلوق نہین ہے مصاحف مین لکہا ہے
زبانون پر پڑہا گیا ہے دلون مین محفوظ ہے لکن ان چیزون مین حلول کرنے والا نہین ہے اسیطرح
اجماع کیا ہے جواز رویت خدا پر ساتہ چشم سر کے بہشت مین اس مسئلہ مین معتزلہ و زیدیہ و خوارج
مخالف ہین اور رویت کے منکر **ف** اسپر اجماع ہے کہ اقرار کرنا اور ایمان لانا ان سب امور پر
جنکو اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور حضرت نے اونکی خبر دی ہے واجب ہے جیسے بہشت و دوزخ

لوح قلم حوض صراط شفاعت میزان حور و قصور و عذاب قبر و سوال منکر و نکیر و بعث بعد الموت اسپر بہی ایمان
لانا واجب ہے کہ بہشت و دوزخ باقی و پایندہ رہینگے اور بہشتی ہمیشہ منعم اور دوزخی ہمیشہ معذب ہونگے
ف اجماع کیا ہے اسپر کہ اللہ تعالے خالق ہے افعال عباد ہے جسطرح کہ خالق اونکی ذات کا ہے واللہ خلقکم
وما تعملون لکن بندہ کاسب ہے ساری خلائق اپنی اجال سے مرتی ہے اور طاعت و معصیت و
ایمان و کفر سب اللہ کی قضا و قدر سے ہے مگر اللہ تعالے بندونکی کفر معصیت سے راضی نہین ہے اس
بارہ مین کسیکو اللہ پاک پر کوی حجت نہین ہے **ف** نماز پیچہے ہر مسلمان کے جائز ہے نیکوکار ہو یا بدکار
کسیکے لئے حکم قطعی بہشت کا بسبب اوسکے حسنات و خیرات کے گو کتنے ہی کیون نہو نہین دیا جاتا ہے اسیطرح حکم
قطعی دوزخکا واسطے کسی شخصکے بسبب اوسکے شرور و سئیات کے کتنے ہی زیاد کیون نہون نہین دیا جاینگا
ف ایمان لائے ہین سارے کتب منزلہ اور سارے پیغمبرونپر اور اعتقاد رکہتے ہین اسبات کا کہ
انبیاء و رسل سارے بشر سے افضل ہین اور حضرت صلعم جملہ انبیاء و رسل سے افضل ہین خداوند تعالے
نے پیغمبری حضرت پر ختم کردی **ف** اجماع ہے اسپر کہ افضل جملہ بشر بعد حضرت کے خلیفہ اول ابوبکر
صدیق ہین پہر عمر فاروق پہر عثمان ذی النورین پہر علی مرتضے بعدہ تتمہ عشرہ مبشرہ حضرت نے ان
دس شخصون کے لئے دخول بہشت کی خبر دی ہے اور بالقطع حکم فرمایا ہے کہ ابوبکر بہشت مین ہین اور عمر بہشت
مین اور عثمان بہشت مین اور علی بہشت مین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور سعد بن ابی
وقاص بہشت مین اور سعید بن زید بہشت مین اور عبد الرحمن بن عوف بہشت مین اور ابو عبیدہ بن جراح
بہشت مین ہین شرح عقائد مین لکہا ہے کہ تین شخص اور ہین جنکے لئے حضرت نے دخول بہشت و خیریت
خاتمہ کی بالقطع خبر دی ہے ایک فاطمہ زہرا علیہا السلام جنکو سردار زنان بہشت کا فرمایا ہے دوسرے
حسن تیسرے حسین کہ انکو سردار جوانان جنت کا کہا ہے حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی میری
امت کے بیحساب بہشت مین جائینگے عکاشہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے لئے دعا کیجئے کہ مین بہی انمین
ہون فرمایا تو انہیں مین ہوگا پہر ایک دوسرے آدمی نے کہڑے ہوکر یہی درخواست کی فرمایا سبقک بہا
عکاشۃ دوسری روایت مین آیا ہے کہ ان ستر ہزار مین سے ہر ایک کے ساتہ ستر ہزار آدمی اور
ہونگے یعنے جو کہ بیحساب بہشت مین جائینگے **ف** اسپر انکا اجماع ہے کہ سارے پیغمبر سارے فرشتون سے
افضل ہین اور درمیان ملائکہ کے تفاضل ہے جسطرح کہ درمیان پیغمبرون اور مومنونکے تفاضل ہے

ف اسپر اجماع ہے کہ کمال ایمان اقرار کرنا ہے زبان سے اور تصدیق کرنا ہے دل سے اور عمل کرنا ہے ساتھ ارکان کے جو مقر نہین ہے وہ کافر ہے جو مصدق نہین ہے وہ منافق ہے جو عامل بالارکان نہین ہے وہ فاسق ہے پہچاننا اللہ تعالے کا دل سے بے اقرار زبان کے کچھ فائدہ نہین دیتا جو ایمان اقرار زبان سے متحقق ہوتا ہے اوسمین کچھ کمی وبیشی نہین ہوتی ہے اور عمل بالارکان کرنے مین زیادتی ونقصان ہوتا ہے اور دل کی تصدیق مین کچھ نقصان نہین ہوتا ہے ہان زیادتی ہوتی ہے

ف اجماع کیا ہے اباحت کسب وتجارات وضاعات پر بر سبیل تعاون علی البر والتقوے مگر اس شرط سے کہ مکاسب کو سبب استجلاب رزق کا نجانے اسپر بھی اجماع ہے کہ طلب حلال فرض ہے اور جہان رزق حلال سے خالی نہین ہے اور جسطرح کہ حلال رزق ہے اسیطرح حرام بھی رزق ہے اس مسئلہ مین معتزلی مخالف ہے وہ حرام کو رزق نہین کہتا ہے **ف** دوستی وخشم واسطے اللہ کے ایک استوار تر رشتہ ہے ایمان کا اسپر اجماع ہے کہ کرامات اولیاء کی جائز ہین زمانہ پیغمبرون مین اور غیر زمانہ پیغمبرون مین علماء مذہب اہل سنت وجماعت کہ اصحاب حدیث وطائفہ فقہاء وجماعہ صوفیہ ہین ان عقائد مرقومہ پر اتفاق رکھتے ہین تجکو اے سنی صادق اکثر امور مین ایمان بالغیب لانا چاہیے اسلیے کہ تو اللہ تعالے کو نہین دیکھتا ہے اور فرشتے بھی تجکو محسوس ومرئی اس چشم سر سے نہین ہوتی ہین اور انبیاء ورسل خود گزر چکے اور مرقد رحمت مین جا سوے اور امور آخرت واحوال قیامت کے آنے والے ہین تو اب ان سبکو نادیدہ ساتھ ایمان کے قبول کر اور یہ موقوف ہے حق سبحانہ کی تلقین وتعلیم پر شریعت محمدی ودین احمدی ایک طریق سلیم وجادہ مستقیم ہے خاتم النبیین صلعم مع ہزارہا افواج امت کے اولیاء واصفیاء وشہداء وصدیقین کے اسی راہ پر چل چکے ہین اور اس طریق کو اونہون نے خار وخاشاک شکوک وشبہات سے خوب پاک صاف کر دیا ہے اور اعلام ومنازل اس راہ کے معین ومبین کر دئے ہین ہر قدم کا ایک نشان بتا دیا ہے اور ہر منزل مین ایک مہمانی مہیا کر دی ہے اور واسطے دفع قطاع الطریق کے بدرقہ ہمت ساتھ کر دیا ہے اگر کوئی ہوس مبتدع طرف کسی اور راہ کے بلائے اسکی بات سننا نچاہیے بلکہ دفع کرنا اسکا واسطے نصرت دین حق کے منجملہ فرائض کے ہے اہل بدعت وضلالت ایک گروہ ہے کہ آپکو لباس اسلام مین تلبیس کرکے ظاہر کرتا ہے اور اپنے عقائد فاسدہ کو باطن مین پوشیدہ رکھتا ہے اور ظاہر مین مسلمانون سے ملتا جلتا رہتا ہے اور آپ کو صورت علماء محققین مین خلق کو دکھاتا ہے اور جیسے

جگہہ داؤ اوسکا چل جاتا ہے وہان قواعد مسلمانی کو ساتھہ افساد عقائد ایمانی کے ویران و برباد کر دیتا ہے
اور سادہ و پاک دلونکو طہارت فطرت سے پہیر دیتا ہے آور اپنے آپ کو سپر اسلام کے پیچہے چہپاتا ہے
اور نظر خلق سے پنہان طور پر لوگونکو طرف بدعت ضلالت کے بلاتا ہے آور یہ سادہ دل مسلمان جو کہ
نیک کو بد سے اور سنت کو بدعت سے نہین پہچانتے آونکو عبارات فصیحہ و کلمات صحیحہ سے دیکہو کے
لیتا ہے یہ جماعت دین کے عدو اور شیاطین کے اخوان ہے اور جب علماے دین و مشایخ اسلام
کے نور سے ظلمات انکے بدعت کے مکشوف ہوتے ہین تو ناچار یہ لوگ علماے شریعت کے دشمن بنجاتے
ہین لکن علمار ربانی کہ سپر اسلام کے نجوم ہین لوگون کو شر سے ان شیاطین الانس کے محفوظ
رکہتے ہین اور انفاس نورانی انکی جو کہ مشابہ شہب ثواقب ہین ان مسترقان شریعت کو ہر جانب
سے ہانکتے اور بہگاتے ہین اور ساتہ رجم و قذف کے پراگندہ کر دیتے ہین اے بہائیو جاننا غوامض
اسرار سنت کا اور معلوم کرنا دقائق آثار بدعت کا بجز نور ایمان و تسلیم اور بدرقہ محبت و تعظیم کے
محال ہے اور ادراک اوسکا حد عقل مین نہین ہے کیونکہ تصرف عقل کا عالم حکمت سے آگے بڑہکر
نہین ہے اور عالم قدرت مین اوسکو اصلا و قطعا کچہ دخل نہین ہے عقل عجب کوئی بات عالم قدرت
کی سنتی ہے اوسکی مستحیل ہونے کا حکم کرتی ہے اور کہتی ہے کہ جو امر معقول نہین ہے وہ مقدور بہی
نہین ہے یا طرف اوسکی تاویل و تحریف کے شتابی کرتی ہے کما قال تعالے یحرفون الکلم عن
مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا بہ شکایت زمانہ عقلا کے کرنا فضول ہے عقل اگر اپنی حد
پر ٹہرتی اور عالم قدرت کا اقرار ساتہ عجز کے کرتی ہرگز غلطی مین نہ پڑتی **ف** امام اعظم رح
سے پوچہا تہا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کیا ہے فرمایا شیخین کو فضیلت دی ختنین کو دوست رکہہ
خفین پر مسح کر یعنے فضل ختنین کا فضل شیخین سے کمتر ہے بے نقصان و قصور کے آور محبت شیخین کے
ساتہ محبت ختنین کے برابر ہے بے تفاوت و فتور کے سارے اصحاب و تابعین و تبع تابعین و سائر
علماے امت کا اجماع اسی عقیدہ پر ہے اور یہ اجماع کتب متقدمین و متاخرین مین شایع ہے قاضی
شہاب الدین نے تیسیر الاحکام مین لکہا ہے کہ کوئی ولی کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچتا ہے آسلیئے کہ
ابو بکر صدیق بعد پیغمبر کے سب اولیار سے برتر ہین مگر کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچے پہر عمر پہر عثمان
پہر علی ہین جو کوئی علی مرتضے کو خلیفہ نجانے وہ خارجی ہے اور جو کوئی انکو شیخین پر تفضیل دے وہ رافضی

Marfat.com

یہی انتہی غرضکہ مذہب اہل سنت وجماعت یہی ہے کہ شیخین کو ختنین پر اور جملہ اصحاب پر فضیلت ہے فضائل
خلفائے راشدین کے جنہین نادان لوگ اپنے عقل وفکر سے باتین بناتے ہین اگر حقیقت وماہیت اون
فضائل کی جان لین تو متحیر ومضطر رہجائین آور مقدر رمعین نکر سکین وسعت آفتاب کو مقابلہ وسعت
آسمان مین قیاس کرو کہ کتنی ہوگی آفتاب آسمان مین مثل ناؤ کے دریا مین تیرتا پھرتا ہے فراخی آسمان
اول کی مقابلہ مین فراخی آسمان دوم کے بہت مختصر ہے اسیطرح حال آسمان دوم کا بنسبت آسمان
سوم کے تا آسمان ہفتم ہے **ف** زمین سے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے اسیطرح ایک
آسمان کا دوسرے آسمان تک پھر یہ ساتون آسمان اور ساتون زمینین سامنے وسعت کرسی کے
مثل ایک قبہ کے ہے مقابلہ سپہر مین وسع کرسیہ السموات والارض پھر کرسی نسبت فراخی عرش
عظیم کے یہی حکم رکھتی ہے پھر عرش نسبت خلفاء راشدین کے بہت مختصر ہے پس جبکہ اجماع صحابہ کا
تفضیل شیخین پر واقع ہوچکا اور اس اجماع کے ساتھ علی مرتضے بھی متفق تھے تو مفضلہ اپنے اعتقاد مین
غلط پر ہین کون بدبخت ازلی ہوگا جسکو محبت مرتضے کی نہوگی مفضلہ کا یہ زعم گمان ہے کہ نتیجہ محبت کا ساتھ
مرتضے کے یہ ہے کہ انکو شیخین پر تفضیل دیجائے یہ اتنا نہین جانتے کہ ثمرہ محبت کا موافقت ہی ساتھ
مرتضے کے نہ مخالفت مرتضے خود مرتضے نے شیخین اور عثمان کو اپنے اوپر تفضیل دی ہے اور اونکے
مقتدی رہے اور انکی عہد خلافت کے احکام بجالائے محبت کی شرط تو یہ ہے کہ راہ وروش مین
موافق مرتضے کے ہو نہ مخالف کیا مفضلہ یہ خیال کرتے ہین کہ سارے اصحاب نے چشم پوشی کی اور
اظہار حق سے سکوت کیا اور شیخین وذی النورین بے کسی استحقاق وتقدم کے خلیفہ بن بیٹھے اور
متغلب وخائن ہوگئے یہ امر انسے محال ہے انمین اگر ذرہ برابر تفاوت ہوتا تو اللہ تعالے انکی صفت
آیات قرآن مین ہرگز نہ کرتا اور اگر رائی برابر یہ عہد نبوی کو توڑتے تو ہرگز حضرت امت کو حکم انکے اقتدا
کرنیکا نہ دیتے اور اللہ تعالے انکے حق مین یہ نکہتا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام دینا یہ روسیاہ برخلاف اجماع اصحاب وحدیث وکتاب کے مبادرت
کرتے ہین طرفہ احمق ہین کہ مخالفت مرتضے کو محبت تصور کرتے ہین جو روایات ومسائل کہ مخالف
ومزاحم اجماع اصحاب کے ہین وہ سربسر نامسموع ہین **ف** ایک گروہ سادات کا جنکو کچھ رجوع
طرف کتاب وخبر کے نہین ہے یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ جسطرح عشرہ مبشرہ قطعی جنتی ہین اسیطرح

سارے سادات خاص و عام خواہ مرتکب کبائر ہون یا مبتلاے حرام یا تارک صلوٰۃ و صیام و نحوہا دخول دار السلام وخیریت اختتام انکے لئے قطعی ہے فقیر بہی منجملہ سادات کے ہے لکن جو بات اپنے ساتھ اورا نکے ساتھ کہے جائیگی وہ بجز اخلاص و نیکو خواہی کے نہو گی یہ عقیدہ انکا بالکل خلاف کتاب و سنت و تحقیق جمہور علماء ملت و سلف امت ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تہا لا اغنی عنک من اللہ شیئا اور حق ازواج مطہرات مین آیا ہے یا نساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین وکان ذلک علی اللہ یسیرا سادات کو تو بسبب فضل مرتضوی و شرف مصطفوی کے خطرہ عظیم در پیش ہی آنکا عقاب بنسبت اوروںکے بصورت ارتکاب ذنوب و ہتک حرمت سیادت کے باشتغال معاصی زیادہ تر متصور ہے جس بندہ سے خدا راضی نہین ہے اگر سارے انبیاء و رسل اوسکی شفاعت کرین کچہہ فائدہ نہو گا ؎

اگر خدائے نباشد ز بندۂ خوشنود ✤ شفاعت ہمہ پیغمبران ندارد سود

جس جگہہ سارے انبیاء دہشت مین ہونگے وہان یہ نسبت کیا کام آسکتی ہے ؎

در آندم کہ از فعل پرسند و قول ✤ اولو العزم را تن بلرزد ز ہول
بجائے کہ دہشت خورند انبیا ✤ تو عذر گنہ را چہ داری بیا

جو نسبت طینی سادات کو ساتھ حضرت رسول کے ہے وہ اگر آجکے دن انکو منہیات دینی سے باز نہین رکہتی ہے تو کل کے دن وہ مہلکات و درکات آخرت سے کیا انکو باز رکہے گی اور جبکہ وہ اس آتش دنیا مین جل جاتے ہین تو اوس آتش دوزخ سے وہ کسطرح بچ سکین گے ایک شخص اگر سید اور عالم ہے تو ثواب و عقاب طاعت و معصیت کا اسکو دو چند ہو گا مخدوم جہانیان جہان گشت جنکے ثبوت سیادت مین کچہہ گفتگو نہین ہے ہمیشہ دعا سلامتی ایمان کی کرتے تہے اللہ نے پسر نوح کے حق مین فرمایا ہے انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح اور صحیح مسلم مین کفر پر مرنا ابوین آنحضرت صلعم کا آیا ہے اور فقہ اکبر امام ابو حنیفہ رح مین بہی لکہا ہے عشرہ مبشرہ ہر چند بالقطع خیریت خاتمہ رکہتے تہے لکن دعوے حسن خاتمہ کا نہ کرتے تہے بلکہ ہمیشہ خوف و ہیبت استغناے سبحانہ سے ترسان لرزان گریان بریان رہتے تہے یہی علامت ہے خیریت خاتمہ کی نہ یہ کہ نسب سیادت پر فخر و مباہات حسن خاتمہ کرے کہ یہ ایک غرور ہے طرف سے شیطان کے حالانکہ مخلصین خطر عظیم پر ہین

پہر اور دنکی کیا ہستی ہے کتاب وسنت واجماع نے ہر مومن کی عاقبت وخاتمت کو مبہم رکہا ہے سادات ہون یا غیر سادات آب جو کوی دعوے اپنی خیریت اختتام کا کرے اوسکو گویا ساتہ شریعت کے خصومت ہے مگر جو بات شرع مین ثابت نہین ہے اُسکو کوی مومن قبول نہین کریگا ابراہیم خلیل نے باپ کے مسلمان ہونے کے لئے بہت کچہ سعی کی اور بڑا اہتمام فرمایا لکن کچہ نہوا حدیث مین آیا ہے المومن یری ذنبہ کالجبل یقع علیہ والمنافق یری ذنبہ کالذباب یطیر منہ او کما قال صلعم وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب انساب واسطے تعارف دنیوی کی ہین اور کرامت آخرت کی منوط ساتہ تقوے وطہارت کے ہے اللہ نے فرمایا ہے اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور فرمایا خیر الزاد التقوی اور فرمایا ان اولیاءہ الا المتقون اور فرمایا انما یتقبل اللہ من المتقین غرضکہ دوستی حق کی ساتہ بندہ کے منحصر تقوے مین ہے نہ انساب و احساب مین رسالہ مکیہ مین کہا ہے وھذا النظم وغیرہ یفید الحصر انظر الی حال المستدرجین ابلیس وبلعام وبرصیصا مع کمال حالاتھم وکراماتھم لما اھملوا التقوی واتبعوا الھوی کیف سقطوا عن درجاتھم

لو کان فی العلم من دون التقی شرف ؛ لکان اشرف خلق اللہ ابلیس

انتہی کلامہ ملخصا مع زیادۃ ونقص بالجملہ جو خطرۂ عظیمۂ آخرت واسطے سادات واہل علم کے ہے اوتنا خطرہ عوام مومنین اور کم نسب مسلمین کے لئے نہین ہے احادیث صحیحہ ذم علماء سوء مین آئے ہین انکو بنسبت عامۂ خلق کے ترک عمل پر عقاب مزید ہوگا اور سادات کو بسبب عدم حفظ حرمت نبوی عذاب مضاعف کیا جائیگا کیونکہ تعزیر بقدر بزرگی کی ہوتی ہے عوام کا گناہ بوجہ جہل ہوا کرتا ہے اور علما کا گناہ براہ جرأت اور سادات کا گناہ براہ غرور نسب والعیاذ باللہ نجات اوسکو ہے جو کہ اللہ سے ڈرتا ہے اور باوجود کثرت حسنات کے خائف رہتا ہے آل نبی مین واسطے نجات آخرت کے تقوے وطہارت شرط ہے وخیریت خاتمہ وحسن عاقبت موقوف ہے تقوے پر کما قال تعالے والعاقبۃ للمتقین

فصل بیان مین عقائد اہل حدیث کے مطابق کتاب قطف الثمر فی بیان عقیدہ اہل الاثر کے

تمام وہ چیز جسپر اصحاب حدیث وسنت ہین یہ ہے کہ ایمان لائے آدمی اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور
کتابون اور رسولون پر منجملہ ایمان باللہ کے ایک ایمان لانا ہے اوصاف الٰہیہ پر جو کتاب وسنت مین آئی
ہین بغیر تحریف وتعطیل وتکییف وتمثیل وتاویل کے یہ لوگ ایمان رکھتے ہین اللہ پر اور اُسکے اسماء حسنے و
صفات علیا پر اور نفی نہین کرتے ہین اوسکی جو وصف کیا ہے اللہ نے اپنے نفس کا اور نہ تحریف کرتے
ہین کلم کی اوسکی جگہون سے اور نہ الحاد کرتے ہین اُسکے اسماء وآیات مین اور نہ اُسکی صفتونکو مثل صفات
مخلوقین کی کہتے ہین اور نہ اُنکی تعطیل کرتے ہین اسلئے کہ اللہ پاک کا نکوئی ہمنام ہے اور نہ کفو اور نہ ہمسر
اور نہ اُسکا قیاس اُسکے خلق پر ہوسکتا ہے اُوسکی شان یہ ہے لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر
اللہ عالم ہے اپنے نفس کا اور اپنے غیر کا اور اصدق القیل اور احسن الحدیث ہے اوسکے رسول صادق
مصدق ہین وہ اور لوگ ہین جو بے جانے بوجھے اوسکے حق مین کچھ کہدیتے ہین و لہذا فرمایا ہے سبحان
ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین اللہ پاک نے اسجگہ
تسبیح وتنزیہ کی ہے اپنے نفس کی وصف مخالفین رسل سے اور مرسلین پر سلام کہا ہے اسلئے کہ وہ سلامتی
مین ہین نقص وعیب وخلل وزلل سے اللہ نے اپنے وصف مین نفی واثبات کو جمع کیا ہے اسلئے اہل
سنت وجماعت اُسچیز سے عدول نہین کرتی جو مرسلین لائے ہین کیونکہ صراط مستقیم نبیین وصدیقین و
شہدا وصالحین کی یہی ہی منجملہ اوصاف نفس خدا کے وہ صفات ہین جو سورہ اخلاص مین بیان فرمائی
ہین یہ سورت برابر ثلث قرآن کے ہے اور وہ اوصاف ہین جو اعظم آیات یعنے آیۃ الکرسی مین
ارشاد فرمائے ہین و لہذا جو کوئی اس آیت کو رات مین پڑہ کر سوتا ہے اللہ کیطرف سے اُسپر
ایک حافظ رہتا ہے اور صبح تک شیطان اُسکے قریب نہین جاتا وہی اول و آخر وظاہر و
باطن اور علیم ہر شئے اور حی لایموت اور رزاق صاحب قوت اور متین وسمیع وبصیر وصاحب مشیت
اور حاکم بالارادہ وہادی ومضل اور محب محسنین ومقسطین وتوابین ومتطہرین اور غفور وودود
ورحمن ورحیم اور واسع ہر شئے برحمت اور رحیم مومنین اور صاحب رحمت وواسعہ ہر شئے اور غفور و
حافظ وارحم الراحمین راضی عن العباد غاضب ولاعن اعدار ساخط ومنتقم وکارہ اور صاحب اتیان
فی الغمام اور جائے بروز قیامت اور باقی الوجہ اور خالق آدم بہر دو دست خود اور مبسوط الیدین
اور منفق اور صاحب اعین اور سامع ورائی ومری اور شدید المحال اور صاحب مکر وکید وعفو و

قدیر اور صاحب عزت بے ہمنام وبے ندو انداد وبے ولد وشریک اور صاحب ملک وحمد اور منزل فرقان
اور صاحب سموات وارض اور خالق ہر شے اور عالم غیب وشہادت اور متعال عن الشرک ہے
سورۂ اعراف مین فرمایا ہے کہ اللہ نے آسمانون اور زمینون کو چھہ دن مین بنایا پہر عرش پر مستوی
ہوا یہ استوار مع اس آیت کے سات آیتون مین آیا ہے پہر ذکر اپنے معیت کا ہمارے ساتہ کیا ہے
اس مسئلہ کی دلیلین سنت وآثار مین بہت ہین جو کوی اللہ کی جہت علو مین ہونیکا بعد ان آیات و
احادیث کے انکار کریگا وہ مخالف کتاب وسنت ہے اولہ صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ نے سات
آسمان بنائے بعض اوپر بعض کے ہین اور سات زمینین بنائین بعض نیچے بعض کے ہین درمیان
زمین علیا اور آسمان دنیا کے پانسو برس کا رستہ ہے اسیطرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک
اتنا ہی فاصلہ ہے پانی ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور عرش رحمن کا پانی پر ہے اور اللہ عرش کے اوپر
ہے کرسی جگہہ ہے اُسکی دونون قدمونکی وہ جانتا ہے جو کچہ ساتون آسمان اور ساتون زمین کے
اندر اور تحت الثرے اور دریا کی تہ اور بال کی جڑ اور درخت کی اصل اور جو کچہ ہر کشت ورویدگی
کے اندر ہے اور جہان پتہ گرتا ہے اور جو بات زبان سے نکلتی ہے اور گنتی ریت اور خاک کی اور
وزن پہاڑون کا اور اعمال بندونکے اور نشان اُنکے قدمونکے اور اُنکا کلام اور اُنکی انفاس اور ہر
چیز ان سب اشیاء وغیرہ کو جانتا ہے اُنمین سے کوئی شے اُسپر مخفی نہین ہے وہ اپنی ذات سے
عرش پر بالاے ہفت آسمان ہے ورے اُسکے حجاب ہین نار ونور وظلمت کے اور جو کچہ کہ اُسکے علم
مین ہو اگر کوی مبتدع مخالف آیت قرب ومعیت سے یا مانند اُسکے کسی اور آیت متشابہ سے حجت لائے
تو جواب اُسکا یہ ہے کہ مراد اسجگہ علم ہے کیونکہ وہ تو ساتوین آسمان کے اوپر ہے وہین سے سب
کچہ اوسے معلوم ہے بائن ہے خلق سے لکن کوئی جگہہ اوسکے علم سے خالی نہین ہے اسکے یہ معنی
نہین ہین کہ اللہ جوف آسمان مین ہے اور آسمان اُسکا حاوی حاصر ہے کیونکہ یہ بات سلف امت وائمہ
ملت مین کسینے نہین کہی ہے بلکہ وہ سب اسبات پر متفق ہین کہ اللہ فوق سموات عرش پر ہے اور اپنے
خلق سے جدا ہے اُسکی مخلوقات مین کچہ بہی اُسکی ذات مین سے نہین ہے اور نہ اُسکی ذات مین کوی
شے مخلوقات مین سے ہے مالک بن انس نے کہا ہے اللہ آسمان مین ہے علم اُسکا ہر مکان مین ہی
ابن مبارک سے پوچہا تہا ہم اپنے رب کو کسطرح پہچانین کہا اسطرح کہ وہ فوق سموات بالای عرش

ہے خلق سے جدا ہے یہی قول امام احمد کا بھی ہے شافعی نے کہا خلافت ابو بکر کی حق ہے اللہ نے آسمان پر
سے یہ حکم جاری کیا اور اپنے اولیاء کے دل اُنکی خلافت پر جمع کر دئیے اب جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ
اللہ تعالے جوف سموات مین محصور و محاط ہے یا محتاج عرش یا غیر عرش ہے یا استوا اوسکا عرش پر مثل
استوار مخلوق کے کرسی پر ہے وہ ضال مبتدع ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہے کہ سموات مین کوئی الہ معبود
نہین ہے اور نہ عرش پر کوئی اللہ ہے جسکے لئے نماز پڑہی جاتی ہے اور اوسکو سجدہ کیا جاتا ہے اور
حضرت معراج مین پاس اپنے رب کے نہین گئے اور نہ قرآن پاس سے رب کے اوترا تو وہ معطل
فرعونی ہے کیونکہ فرعون نے موسے علیہ السلام کی تکذیب کی تہی اثبات مین کہ اللہ فوق سموات ہے یا
ہامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی اله موسی وانی لاظنہ کاذبا
اور ہمارے حضرت نے موسے علیہ السلام کی تصدیق کی اور اثبات کا اقرار کیا کہ رب بالائے سموات
ہے پہر شب معراج مین طرف اللہ کے چڑہ گئے وہان اللہ نے پچاس نمازین فرض کین پہر پاس موسے
علیہ السلام کے آئے موسے نے کہا تم پہر اپنے رب کے پاس جاؤ اور کمی نمازونکی چاہو یہ حدیث
بطول صحاح مین آئی ہے سو جو کوئی موافق فرعون کے اور مخالف موسے و محمد علیہما الصلوۃ والسلام
کے ہوگا وہ گمراہ ہے اور جو وصف کہ اللہ نے اپنے نفس کا کیا ہے اوسکا جاحد کافر ہے اور جو وصف
اللہ نے خود اپنا کیا ہے یا رسول اللہ نے اُسکا وصف کیا ہے اسمین کوئی تشبیہ نہین ہے جیسے کلم
طیب و عمل صالح کا طرف اُسکے صاعد و مرفوع ہونا یا عیسے و ادریس علیہما السلام کو اپنے طرف رفع
کر لینا یا قرآن کا نازل فرمانا یہ دلیل ہے اثبات پر کہ جو لوگ اللہ کے پاس ہین وہ اللہ سے قریب
ہین اگرچہ ساری مخلوقات اوسکے قدرت کے نیچے ہے اللہ نے سارے عباد عرب و عجم کے فطرت
اسی پر کی ہے کہ وقت دعا کے اونکی دل طرف علو کے متوجہ ہوتے ہین اور وہ قصد اللہ کا بجانب
تحت نہین کرتے منشا ضلال کا یہ ہے کہ گمان کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ صفات رب کی مثل
صفات مخلوق کے ہین گویا جسطرح کوئی بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھتا ہے اسیطرح اللہ کا استوار
عرش پر ہے سو یہ تمثیل و ضلال ہے کیونکہ پادشاہ محتاج ہے تخت کا اگر تخت کو الگ کر لین تو وہ
گر پڑے اور اللہ عرش سے اور ہر شے سے جو سوا اُسکے ہے بے نیاز ہے وہ تو خود حامل عرش اور
حامل حاملان عرش ہے اسکا علو عرش پر موجب اُسکے افتقار کا طرف عرش کے نہین ہے اصل

اسباب مین یہ ہے کہ جو چیز کتاب وسنت مین ثابت ہے اُسکی تصدیق کرنا واجب ہے جیسے علو رب
واستوار رحمن عرش پر ونحو ذلک اور وہ الفاظ نفی واثبات کے جو ابتداع واحداث کئے گئے ہین
جیسے یہ کہ وہ جہت مین نہین ہے یا متحیز یا غیر متحیز نہین ہے یا نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض نہ متصل نہ منفصل
ونحو ذلک سو کوئی نص اسبارہ مین حضرت یا صحابہ یا تابعین یا ائمہ مسلمین سے نہین آئی ہے انمین سی
کسینے یہ بات نہین کہی کہ اللہ جہت مین ہے یا بے جہت ہے یا متحیز ہے یا نہین یا نہ جسم ہے نہ جوہر کیونکہ یہ
الفاظ کچہ منصوص کتاب وسنت نہین ہین نہ انپر اجماع ہوا ہے پہر جو لوگ کہ یہ الفاظ بولتے ہین کبہی معنی
صحیح کا ارادہ کرتے ہین اور کبہی معنی فاسد کا اسی جگہ سے اہل حلول واتحاد داخل ہوئے ہین اور کہتے ہین
کہ اللہ ہر جگہہ مین ہے اور وجود مخلوقات کا یہی وجود خالق ہے غرضکہ لوگ تین طرح پر ہین ایک اہل
حلول واتحاد دوسرے اہل نفی وجحود تیسرے اہل ایمان وتوحید وسنت حلولیہ کا قول یہی ہے کہ اللہ ہر
مکان مین ہے اور عین مخلوق ہے اہل نفی کہتے ہین کہ اللہ نہ داخل عالم ہے اور نہ خارج عالم اور نہ
مبائن خلق اور نہ فوق عالم اور نہ اوسکی طرف سے کوئی شے نازل ہو نہ اُسکے طرف کچہ صاعد ہو نہ کوئی
اُس سے قریب ہے اور نہ وہ کسی پر تجلی کرے اور نہ کوئی اُسکو دیکہے متکلمہ جہمیہ معطلہ کا قول یہی
ہے جسطرح کہ پہلا قول عباد جہمیہ کا تہا جہمیہ متکلمہ تو کسی شے کے عابد نہین ہین اور عباد جہمیہ ہر شے کے
عابد ہین مرجع انکے کلام کا طرف تعطیل وجحود کے ہے جو کہ قول فرعون تہا الحاصل جو کوئی اللہ کے
اسمار وصفات مین خلاف کتاب وسنت کے تکلم کرتا ہے وہ خائض بالباطل ہے وقد قال تعہ واذا
رایت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ پہر ان مین ایسے
لوگ بہی بہت ہین جو اپنے اعتقادات باطلہ کو طرف ائمہ اربعہ مجتہدین وسلف مسلمین کے خلاف واقع
نسبت کرتے ہین حالانکہ وہ اقوال اُن ائمہ وسلف سے ثابت نہین ہین اور نہ اونہون نے وہ بات
کہی ہے جو کہ یہ کہتے ہین ولہذا وقت مطالبہ کی نقل صحیح اُنسے نہین لا سکتی اور جہوٹ انکا کہل جاتا
ہے حالانکہ شافعی نے حق مین اہل کلام کے فرمایا ہے کہ انکو جرید وپاپوش سے مارو اور قبائل و
عشائر مین اُنکی تشہیر کرو اور یہ بات کہو کہ ھذا جزاء من ترک الکتاب والسنة واقبل علی الکلام اسی
طرح قاضی ابو یوسف نے کہا ہے کہ من طلب الدین بالکلام تزندق اور امام احمد نے فرمایا ہے
ما ارتدی احد بالکلام فافلح اور علمار کلام کو زندقہ کہا ہے بہر حال معطل عابد عدم ہے اور ممثل

عابد صنم یا معطل اعمی ہے اور مثل عشی اللہ کا دین تو درمیان غالی و جافی کے ہے جسطرح کہ اوسکی ذات
پاک مثل ذوات مخلوقات کے نہین ہے اسیطرح اسکی صفات مثل صفات مخلوقین کے نہین ہین بلکہ
وہ موصوف ہے ساتہ جملہ صفات کمال کے اور منزہ ہے ہر نقص و عیب و زوال سے کوئی شے صفات
کمال مین مثل اسکی نہین ہے ہمارا مذہب وہی مذہب سلف کا ہے اثبات بلا تشبیہ تنزیہ بلا تعطیل آئمہ
اسلام اسی عقیدہ پر گزرے ہین جیسے مالک و شافعی و ثوری و اوزاعی و ابن مبارک و امام احمد و اسحق
بن راہویہ اور یہی اعتقاد سارے مشایخ مقتدی بہم کا تہا جیسے فضیل بن عیاض اور ابو سلیمان دارانی
و سہل تستری وغیرہم درمیان ان ائمہ کے کوئی نزاع بابت اصول دین کے نہ تہا اسیطرح جو اعتقاد
امام ابو حنیفہ رح سے ثابت ہے وہ بہی موافق اعتقاد ائمہ مذکور کے ہے کتاب و سنت بہی اسیکے ساتہ
ناطق ہے امام احمد نے کہا ہے لا یوصف اللہ الا بما وصف بہ نفسہ او وصفہ بہ رسولہ
صلعم ولا یتجاوز القران والحدیث یہی مذہب سائر ائمہ کا تہا و الحمد اللہ نے اپنا نام حی علیم
سمیع بصیر رؤف رحیم بتایا ہے پہر ان الفاظ کے ساتہ بعض مخلوق کو یاد کیا ہے لیکن صفت خالق و مخلوق
مین کچہہ مشابہت نہین ہے مگر اتفاق اسم مین قرآن مجید اول سے تا آخر اور سنت رسول اللہ صلعم
تمامہا اور کلام صحابہ و تابعین و سائر ائمہ دین بکلہا موجود ہے اونکو دیکہو سب نصاً یا ظاہراً دلیل ہین
اسبات پر کہ اللہ فوق عرش ہے عرش فوق سموات ہے اپنی ذات سے مستوی ہے عرش پر بائن ہے
خلق سے سمیع ہے اسکو شک نہین آتا بصیر ہے بلا ریب علیم ہے بلا جہل جواد ہے بلا بخل حفیظ ہے بلا نسیان
و سہو قریب ہے بلا غفلت و لہو متکلم باسط ناظر ضاحک فرح محب کارہ مبغض راضی ساخط رحیم عفو
غافر معطی مانع ہے جسطرح چاہتا ہے ہر رات کو آسمان دنیا پر آتا ہے اور سب کے ساتہ ہے جہان کہین
وہ ہون یہ معیت بمعنی علم ہے جیساکہ ائمہ سلف سے منقول ہے یا اسکی تاویل ہی کچہ ضرور نہین ہے جیساکہ بعض
محققین کا مذہب ہے اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ ذو المعارج ہے فرشتے اور روح طرف اُسکے عروج کرتے ہین وہ قاہر ہے
فوق عباد فرشتے اُس سے ڈرتے ہین یہ ڈر اونکا طرف سے فوق کے ہے یہ معنی ان آیتون کے حق ہین
حاجت تحریف کی نہین ہے اتنا کافی ہے کہ ان معانی کو ظنون کاذبہ سے صیانت کیا جائے کتاب و سنت
مین جتنے ادلہ قرب و معیت کے آئے ہین وہ کچہ منافی علو و فوقیت نہین ہین کیونکہ اللہ تعالے اپنے قرب
مین عالی اور اپنے علو مین قریب ہے حضرت نے اندر اعظم مجامع کے آخر عمر مین سال حجۃ الوداع کو

آسمان کیطرف انگلی سے اشارہ کرکے فرمایا تہا اللھم اشھد قصہ معراج کا صحیحین وغیرہما مین متواتر ہے
اس قصہ مین اعظم دلالت ہے علو وفوق حقسبحانہ پر اور یہ سوال کہ کیسے مستوی ہوا اور کیسے نازل ہوتا ہے
بدعت ہے اور جس کسی شخصکو یہ گمان ہے کہ نصوص صفات معقول المعنی نہین ہین اور خدا جانے کہ انسے کیا
مراد ہے اور ظاہر ان نصوص وظواہر کا تشبیہ وتمثیل ہے اور مطابق انکے ظواہر کے ایمان لانا کفر و
ضلال ہے اور انکے لئے کوئی تاویل وتوجیہ ہے جسکو اللہ ہی جانتا ہے اور یہ مثل کہیعص کی ہین اور یہ خیال
کرے کہ طریقہ سلف کا اسیطرح پر تہا اور وہ عارف حقایق الفاظ مذکورہ کے نہ تہے تو یہ گمان کرنے والا جاہل
مردم ہے ساتہ عقیدہ سلف کے اور راہ ہدایت سے سخت گمراہ ہے اسکا گمان متضمن ہے اسبات کو کہ سارے
سابقین اولین یعنے مہاجرین وانصار وسائر صحابہ کبار جاہل بے علم تہے حالانکہ وہ اعلم امت وفقہ
ملت اور احسن العمل واتبع للسنن تہے اس گمان سے یہ بہی لازم آتا ہے کہ حضرت کلام کرتے اور اوسکے
معنی نسمجہتے حالانکہ یہ بڑی خطا وجرأت اور نہایت قبیح جسارت ہے عیاذاً باللہ منہ **ف** منجملہ صفات
الٰہیہ کے جو کتاب وسنت سے ثابت ہین صفات ذیل ہین ید ویمین وکف واصبع وشمال وقدم ورجل
ووجہ ونفس وعین ونزول واتیان ومجئ وقول وساق وحقو وجنب وفوق واستواء وقوت وقرب
وبعد وضحک وتعجب وحب وکراہت مقت ورضا وغضب وسخط وعلم وحیات وقدرت وارادہ و
مشیت وسمع وبصر وفوق ومعیت وفرح الی غیر ذلک رسالہ قائد الی العقائد مین جملہ الفاظ صفات
کے استقراء مرقوم ہین اور کتاب الجوائز والصلات مین ادلہ صفات مذکور تفصیلا مندرج ہین اور
انتقاد رجیح مین ادلہ علو علی اعلی مذکور ہین ان سارے صفات کو ایک مساق مین سوق کرکے سب پر
ایمان لانا واجب ہے یہ سب صفات حقیقی ہین مشابہ صفات مخلوقہ کے نہین ہین انکی تاویل تعطیل رد
وجحد برخلاف ظاہر درست نہین ہے فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ان سب پر ایمان رکہتے ہین
بغیر تحریف وتمثیل وتکییف کے یہ فرقہ سارے فرق امت اسلام مین فرقہ وسط ہے جسطرح کہ یہ امت
سائر امم مین امت وسط ہے یہ درمیان مین ہے اہل التعطیل جہمیہ اور اہل تمثیل مشبہ کے دربارہ صفات
جسطرح کہ دربارہ افعال حقتعالے کے وسط ہے درمیان حروریہ وقدریہ کے اور دربارہ اسماء ایمان
ودین کے وسط ہے درمیان معتزلہ ومرجیہ کے اور دربارہ اصحاب حضرت کے وسط ہے درمیان
رافضہ وخوارج کے وللہ الحمد **ف** مذہب اہل حق کا جسپر سارے اہل توحید وصدق کا اتفاق

ہے یہ کہ اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے ساتھ کلام مسموع مفہوم مکتوب کے یہ کلام پاک اوسکا سینون مین محفوظ ہے بل
ھو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم مصحفون مین مکتوب ہے آنکھون سے منظور ہے
کتاب مسطور فی رق منشور سلف نے جو کہ مقتدا ہین خلف کے اجماع کیا ہے اسبات پر کہ کلام اللہ
کا مخلوق نہین ہے علی مرتضے نے فرمایا ہے القرآن لیس بمخلوق ولکن کلام اللہ منہ بدء و
الیہ یعود ابن مسعود و ابن عباس و عمرو بن دینار و سفیان بن عیینہ وغیرہم کا قول بہی یہی ہے اللہ
پاک نے سچ مچ ساتھ اُسکے کلام کیا ہے اور حضرت پر اوسکو اوتارا اوسکو اللہ کے کلام کی حکایت یا عبارت
کہنا درست نہین ہے یہ قرارت اور کتابت اوسکو اللہ کے کلام ہونے سے خارج نہین کرتی ہے جو
قرآن کو مخلوق کہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جو کلام اللہ کہکر عدم مخلوقیت قرآن مین توقف کرے
وہ قول اول سے بہی ناپاک تر ہے اور جو تلفظ و تلاوت کو مخلوق ٹہرائے وہ بہی جہمی ہے اللہ نے
موسے علیہ السلام سے باتین کین تہین اور اسپنے ہاتہ سے اُنکے ہاتہ مین توریت دی تہی اور توریت
کو اپنے ہاتہ سے لکہا تہا جسطرح کہ آدم کو اپنے ہاتہ سے بنایا ہے اور جنت عدن کی بنیاد اپنے ہاتہ سے
رکہی ہے وہ ہمیشہ متکلم ہے حروف و معانی اس کلام کے سب اللہ کا کلام ہے نہ یہ کہ حروف
کلام ہون اور معانی کلام نہون یا بالعکس اسکے **ف** حروف مکتوبہ و اصوات مسموعہ عین کلام خدا
ہے قال تعالی الم ذلک الکتب لاریب فیہ وقال المص والمر وکھیعص وحمعسق
جو کوی ان حرفون کو اللہ کا کلام نکہے وہ دین سے مارق اور جماعہ مسلمین سے خارج ہے منکر انکے
حروف ہونے کا مکابر عیان اور آرندہ بہتان ہے حدیث ابن مسعود مین رفعا آیا ہے من قرء
حرفا من کتاب اللہ عزوجل فلہ عشر حسنات رواہ الترمذی وصححہ ورواہ غیرہ
من الائمۃ وفی الباب احادیث کثیرۃ جدا **ف** حدیث حشر مین آیا ہے فینادیھم
سبحانہ وتعالی بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب رواہ احمد والجماعۃ من
الائمۃ واستشھد بہ البخاری الی غیر ذلک من الادلۃ الدالۃ علی ثبوت الحرف والصوت
وھی کثیرۃ جدا بالجملہ قرآن عظیم و فرقان کریم اللہ کی کتاب مبین اور حبل متین ہے جو کہ سید
المرسلین پر بزبان عربی مبین نازل ہوی ہے متضمن ہے سور و آیات و اصوات و حروف و کلمات
و اقوال و اول و آخر پر زبانون پر متلو صدورون مین محفوظ مصاحف مین مکتوب الواح مین مرقوم آذان

Marfat.com

مین مسموع ہے واللہ الحمد **ف** اللہ تعالےٰ خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے ساری معلومات کا کیا
جزئیات اور کیا کلیات قادر ہے جمیع ممکنات پر اور اسباب پر کہ مثل اس خلق کے دوسری خلق پیدا
کرے اگر چاہے مرید ہے ساری کائنات کا سمیع بصیر ہے نہ کوئی اُسکا شبہ ہے اور نہ مثل اور نہ
ضد اور نہ ند اور نہ شریک وجوب وجود مین اور نہ استحقاق عبادت مین اور نہ خلق وامر مین اور نہ
تدبیر سموات وارض مین وہی بیمار کو شفا دے مرزوق کو رزق دے کشف ضر کرے وہ اپنے غیر مین
حلول نہین کرتا اور نہ غیر اوسمین حلول کرے اور نہ وہ غیر کے ساتھ متحد ہو اور نہ غیر اوسکے ساتھ
وجعلوا لہ من عبادہ جزءا ان الانسان لکفور جہل وکذب سے بری ہے کوئی
اُسپر حاکم نہین نہ کوئی شے اُسپر واجب ہے وہ خلاف وعدہ کے نہین کرتا سارے افعال اُسکے
متضمن حکمت ہین اُسکے فعل مین جور وظلم متصور نہین ہے عقل کا کوئی حکم حسن وقبح اشیا مین نہین
چلتا اُسکے سوا کوئی حاکم نہین اور نہ کوئی معبود وہ مختص ہے ساتھ الوہیت وربوبیت کے منکر اُسکے
الوہیت کا کافر ہے **ف** ایمان قول ہے قلب ولسان کا اور عمل ہے قلب ولسان وجوارح کا
مطابق کتاب وسنت ونیت کے ایمان کی زیادتی طاعت سے اور کمی اوسکی معصیت سے ہوتی ہے
حدیث الایمان بضع الخ مین قول وعمل دونون کو ایمان ٹھہرایا ہے معہذا اہل قبلہ کو معاصی وکبائر
کے کرنے پر کافر کہنا بیجا ہے بلکہ اخوت ایمانی واتحاد اسلامی ہنوز باوجود معاصی کے باقی ہے فاسق
سے نام مطلق ایمان کا سلب نہین ہوتا ہے اور نہ وہ مخلد فی النار رہیگا بلکہ وہ مومن ناقص الایمان ہے
یا مومن بالایمان فاسق بالکبیرہ ہے اسی جگہہ سے کسی اہل قبلہ پر حکم خلود نار کا بسبب کسی گناہ یا کبیرہ کے
نہین دیا جاتا ہے اور نہ وہ بسبب کسی عمل کے دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے مگر یہ کہ کسی حدیث مین
اُسکو کافر فرمایا ہو یا اُسمین صفات کفریہ پائی جائین یا وہ منکر قطعیات وضروریات دین کا ہو یا ایسی
بدعت نکالے جو اُسکو کفر تک پہنچاوے بہتر فرقون مین اکثر فرقے ایسے ہین جنکو ائمہ سنت نے کافر ٹھہرایا
ہے اگرچہ وہ اہل قبلہ ہین جیسے روافض وخوارج وجہمیہ ومعتزلہ وغیرہم **ف** بنیاد اسلام کی پانچ
چیزون پر ہے شہادت کلمہ طیبہ نماز زکوۃ روزہ حج یہ حقیقت ٹھہری اسلام کی ایمان کی تعریف حدیث عمر
بن خطاب مین رفعاً آئی ہے وہ یہ ہے کہ ایمان لائے آدمی اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور کتابون
اور رسولون پر اور دن آخرت پر اور اسباب پر کہ خیر وشر تقدیر کا طرف سے اللہ کے ہے فرمایا فاذا

Marfat.com

وفعلت ذلک فقد امنت قال نعم رواہ مسلم وابوداؤد وغیرہما زہری نے کہا ہم کہتے
ہین کہ اسلام کلمہ ہے اور ایمان عمل صالح اور احسان اخلاص فی العمل **ف** ایمان لانا قدر
پر اور اوسکی خیر و شر پر واجب ہے جہان مین ایسی کوئی چیز نہین ہے جو اللہ کی تقدیر سے باہر ہو یا بے اوسکی تدبیر کے
صادر ہو یا بے اوسکی قضا کے جاری ہو کسی چیز کو اوسکی قدر مقدور سے گریز نہین ہے اور جو کچھ لوح محفوظ مین
اوسنے لکھہ رکھا ہے خیر ہو یا شر کوئی اُس سے تجاوز نہین کر سکتا جسکو چاہا واسطے سعادت کے
بنا کر اوس سے عمل صالح کرایا یہ اُسکا فضل ہے جسکو چاہا واسطے شقاوت کے بنا کر گمراہ کیا یہ اُسکا
عدل ہے ہر کسیکو جس کام کے لئے بنایا ہے وہ شخص وہی کام کرتا ہے خالق افعال خلق و عباد و مقدر
رزق و اجل اور ہادی و مضل عباد وہی ہے یہ اوسکا ایک بہید ہے جسکا علم اوسیکو ہے نہ ماوشما کو
اوسنے بہت سے جن و انس جہنم کے لئے پیدا کئے ہین وہ چاہتا تو ہر نفس کو ہدایت کرتا لکن اُسکو
تو جہنم کا بہرنا منظور ہے ہر شے کو اُسنے ایک انداز پر پیدا کیا ہے جو مصیبت زمین پر یا نفس پر آتی ہے
وہ پہلے سے کتاب مین لکہہ گئی ہے اللہ کی قضا و قدر کو بعد رسل کے حجت پکڑنا جائز نہین ہے بلکہ اللہ
ہی کی حجت بالغہ ہم پر بانزال کتب و بعثت رسل و ورود امر و نہی قائم ہے جسکو استطاعت فعل
و ترک کے ہے اوسیکو امر و نہی کی ہے کسیکو معصیت پر مجبور نہین کیا ہے اور نہ ترک طاعت پر مضطر
فرمایا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وقال تعالے فاتقوا اللہ ما استطعتم اور
فرمایا الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم اس سے معلوم ہوا کہ بندہ کے لئے
کسب ہے حسنہ پر ثواب ہے سیئہ پر عقاب ہے اسکا وقوع اللہ کی قدر و قضا سے ہوتا ہے **ف**
ایمان بالقدر کے دو درجے ہین ایک ایمان لانا اسبات پر کہ اللہ جانتا ہے ساتھ علم قدیم اپنے
کے جو کچھ اوسکی خلق کرتی ہے اوسکو ساری طاعات و معاصی و ارزاق و آجال کا احوال معلوم
ہے اوسنے لوح محفوظ مین مقادیر خلق کو لکہہ رکہا ہے پہلے قلم کو بنایا اور فرمایا لکہہ جو کچھ کہ قیامت
تک ہونے والا ہے یہ تقدیر جو تابع ہے اُسکے علم کی مواضع متعددہ مین جملۃً و تفصیلاً ہوتی ہے
شکم مادر مین قبل خلق روح کے ایک فرشتہ کو طرف جنین کے بہیجتا ہے وہ چار کلمے لکہہ دیتا ہے رزق
و اجل و عمل اور سعید ہی یا شقی اسی قدر کے غلاۃ قدریہ منکر ہین پہلے اس فرقہ کے لوگ بہت تہے
اب تہوڑے ہین دوسرے ایمان لانا ہے اللہ کی مشیت نافذہ و قدرت شاملہ پر کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے

Marfat.com

وہ ہوتا ہے اور جو نہین چاہتا وہ نہین ہوتا سارے آسمانون اور زمینون مین جو حرکت و سکون ہوتا ہے
وہ اُسیکی مشیت سے ہوتا ہے جس امر کا وہ ارادہ نہین کرتا وہ امر اُسکے ملک مین نہین ہوتا وہ ہر شئے پر
قدیر ہے موجودات ہون یا معدومات غرضکہ جو مخلوق زمین مین ہے یا آسمان مین ہے اُسکا خالق اللہ ہی ہے
اوسکے سوا نہ کوئی خالق ہے نہ کوئی معبود و رب معہذا اوسنے اپنی طاعت اور رسول کی طاعت کا امر
کیا ہے اور اپنی معصیت اور رسول کی معصیت سے منع فرمایا ہے وہ متقین و محسنین و مقسطین کو دوست
رکھتا ہے اور ایماندار نیکوکار لوگونسے راضی ہوتا ہے اور کافرونکو دوست نہین رکھتا اور نہ قوم
فاسقین سے راضی ہوتا ہے اور فحشا کا حکم نہین دیتا اور بندونسے کفر کو پسند نہین کرتا اور نہ فساد
کو دوست رکھتا ہے عباد حقیقت مین فاعل افعال ہین لکن خالق انکے افعال کا اللہ ہے بندہ دو
طرحکے ہوتے ہین مومن و کافر بر و فاجر بندہ کو اپنے فعل پر قدرت حاصل ہے اور ارادہ کرتا ہے
لکن خالق اس قدرت و ارادہ کا اللہ ہے نہ بندہ اس درجہ کی تکذیب عامہ قدریہ کرتے ہین
جنکا نام حضرت نے مجوس ھذہ الامۃ رکھا ہے دوسری قوم نے اہل اثبات سے اس باب مین
اتنا غلو کیا کہ بندہ سے بالکل قدرت و اختیار کو سلب کر لیا اور اوسکو اللہ کے افعال و احکام و حکم
و مصالح سے باہر کر دیا بالجملہ حق یہ ہے کہ ظاہر و باطن و محبوب و مکروہ و حسن و سیئی و قلیل
و کثیر و اول و آخر تقدیر کا سب اللہ کے طرف سے ہے اوسیکی یہ قضا و قدر ہے بندون مین
کوئی فرد بشر اللہ کی مشیت و قضا سے تجاوز نہین کرتا بلکہ سب اوسی طرف جاتے ہین جسکے
لئے وہ پیدا کئے گئے ہین اور اُسی کام مین پڑتے ہین جو اُنپر مقدر کیا گیا ہے یہ اللہ کا عدل ہے
سارے کبائر صغائر اللہ کی قضا و قدر سے ہوتے ہین کسیکو اللہ پر کوئی حجت نہین ہے اللہ اپنی
علم سابق مین جانتا تہا کہ ابلیس عصیان کریگا قیامت تک اوسنے اہل طاعت سے طاعت اور اہل
معصیت سے معصیت معلوم کر کے اُنکو پیدا کیا جو مصیبت پہنچی ہی وہ چوکنے والے نہ تہے اور
جو نہین پہنچی وہ پہنچنے والی نہ تہی **ف** محمد مصطفے احمد مجتبے صلعم خیر خلایق افضل بشر اکرم علے
اللہ اعلے درجہ اقرب الے اللہ فی الوسیلہ ہین اللہ نے اونکو رحمۃ للعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین
بناکر بہیجا ہر نبی قوم خاص کا ہوتا تہا یہ سارے خلق کے نبی ہوئے سب سے پہلے جنت مین حضرت
اور سب امتون سے پہلے آپکی امت جائیگی ایک شفاعت آپکی وہ ہوگی کہ لوگ سب انبیا کے

Marfat.com

پاس ہوکر آپسے طالب شفاعت ہونگے دوسری وہ ہوگی کہ اہل جنت کی شفاعت کرکے جنت مین
داخل کرائین گے یہ دونون شفاعتین مخصوص ہین ساتھ آپکے تیسری شفاعت اُنکی ہوگی جو مستحق
نار ہونگے پھر ایک قوم آپکی شفاعت سے نار مین نجات پائیگی اس شفاعت مین حضرت اور صدیقین اور
شہدا اور صالحین وسائر مؤمنین وملائکہ وعلماء واطفال وغیرہم شریک ہونگے لکن یہ شفاعت
اونہین کے لئے ہوگی جنکو اللہ پسند کریگا اور وہ اللہ سے ڈرتے ہین اور کافرون کو شفاعت
شافعین کی کچھ نفع ندیگی وہ ابد الآباد کے لئے جہنم مین مخلد ہونگے مراد کفار سے اسجگہہ اہل شرک
وتکذیب وجحود وکفر باللہ اور اصحاب بدع مکفرہ اور متصفین بصفات کفر ہین عیاذاً باللہ منھم
اور ایکقوم جو دوزخ مین جاچکی ہوگی اور جل بھنکر کوئلہ بنگئی ہوگی وہ حضرت کی شفاعت سے باہر
نکلے گی اور کچھ لوگ محض اللہ کے فضل کثیر ورحمت واسعہ سے نجات پائینگے جنت مین جگہہ خالی
رہیگی اللہ اُسکے لئے کچھ اقوام پیدا کرکے جنت مین داخل کریگا یہ شفاعت حضرت کی اللہ کے اذن
واجازت سے ہوگی قرآن مین اس اذن پر نص کی ہے جیسے من ذا الذی یشفع عندہ الا
باذنہ سو سارے شفعاء نیچے اس اذن کے داخل ہین کوئی شخص کسی شخصکے شفاعت بدون
اذن الٰہی کے نہین کرسکتا ہے اور نہ کسی شخصکو دنیا مین یہ بات معلوم ہے کہ میری شفاعت ہوگی
کیونکہ تعلق اس علم غیب کا ساتھ اللہ کے ہے دوسرے کو اسکی خبر نہین ہوسکتی **ف** ایک اصل اہل
سنت وجماعت کی یہ ہے کہ دل طرف سے اصحاب حضرت کے سلامت اور سینہ اونکی جانب سے
صاف ہو جسطرح کہ اللہ نے فرمایا ہے والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین آمنوا ربنا انک رؤف
رحیم اور حدیث مین سب صحابہ سے منع کیا ہے اور اُنکی فضیلت تمام امت پر ارشاد کی ہے اور
علماء اہل دین کا اُنکے فضائل ومزایا پر اجماع ہے اہل صلح حدیبیہ فاضلتر ہین پچھلے اصحاب
پر اور مہاجرین مقدم ہین انصار پر اور اہل بدر اور سابقین تحت الشجرہ اور عشرہ مبشرہ اور
ثابت بن قیس اور اہل بیت وازواج مطہرات بنقل متواتر افاضل امت ومبشر بجنت ہین اور ترتیب
فضائل خلفاء اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت مقدرہ الٰہی کے ہین اور زمانہ خلافت کا تیس
برس تھا پھر سلطنت آگئی جسطرح ساری سلاسل ولایت یا اکثر منتہی ہوتے ہین طرف علی مرتضےٰ رض

Marfat.com

کے اسیطرح ساری طرایق اشاعت شریعت کے منتہی ہوتے ہین طرف خلفاء ثلثہ کے اس مین دلیل ہے اسبات پر کہ شریعت مقدم ہے طریقت پر اور علم کو فضیلت کاملہ حاصل ہے عبادت پر اور مرتبہ علما کا زیادہ ہے اولیاء اللہ سے مراد علماء آخرت ہین جو صاحب عمل تھے نہ علماء سوء و دنیا طلب بلکہ امام شافعی نے کہا ہے کہ اگر علماء ربانی اولیاء اللہ نہین ہین تو پھر کوئی اللہ کا ولی نہین ہے **ف** اہل حدیث دوست رکھتے ہین اہل بیت حضرت صلعم کو اور حضرت کی وصیت کو اُنکے حق مین یاد رکھتے ہین یہ وصیت خم غدیر مین دو بار فرمائی تھی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اور دوسری حدیث مین بمقدمہ عباس فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لا یومنون حتی یحبونکم للہ ولقرابتی اسیطرح اسبات پر ایمان لائے ہین کہ ازواج مطہرات امہات المومنین ہین بنص قرآن اور وہ آخرت مین حضرت کی بی بیان ہونگی خصوصاً خدیجہ کہ مادر اکثر اولاد پیغمبر ہین اور بی بیون مین سب سے پہلے حضرت پر ایمان لائی ہین اور عائشہ صدیقہ جنکی برارت اللہ نے قرآن مین فرمائی ہے قاذف اُنکا کافر باللہ و مکذب کتاب اللہ ہے روافض جو کہ باغض صحابہ اور سابّ اصحاب ہین اور نواصب و خوارج جو کہ موذی اہل بیت رسالت ہین اہل حدیث انسے بیزاری رکھتے ہین اور جو مشاجرات و خصومات و منازعات و مخالفات و مکالمات درمیان صحابہ کے ہوئے ہین اُنمین خوض نہین کرتے بلکہ اوسکے ذکر سے امساک کرتے ہین حالانکہ اون آثار مرویہ مین کثرت سے زیادت و نقص و تغییر و تحریف وجہ صحیح سے ہوگئی ہے اور ٹھیک بات یہ ہے کہ صحابہ اون معاملات مین معذور تھے یا مجتہد مصیب یا مخطی معتمدا عقیدہ اہل حدیث کا یہ ہے کہ ہر صحابی کچھ کبائر و صغائر اثم سے معصوم نہ تھا بلکہ جریان ذنوب کا اُنپر جائز ہے فی الجملہ اور اونکے لئے سوابق و فضائل ہین جو موجب ہین اُنکے مغفرت ذنوب کو یہانتک کہ جتنے سیئات اُنکے لئے بخشدئے جاینگے وہ اونکے مابعد کے لئے مغفور نہونگے اور اونکے حسنات ماحیہ سیئات بھی اتنے ہین کہ مابعد کے لئے نہین ہین اور وہ سب عدول ہین بتعدیل رسول خدا صلعم اور دوسرونکی تعدیل امت نے کی ہے فاین ھذا من ذاک حضرت نے اونکو خیر قرون فرمایا ہے اور ایک مد صدقہ اُنکا احد کے برابر سونا خرچ کرنے سے فاضلتر ٹھہرایا ہے اون مین اگر کسی سے گناہ ہوگیا تھا تو اُسنے توبہ کرلی تھی یا کوئی حسنہ ماحیہ سیئہ اوس سے عمل مین آیا تھا یا سابقہ فضل و قصور معاف ہوگیا ہے یا حضرت کی شفاعت سے مغفور ہوجائیگا اسلئے کہ سب سے زیادہ احق

بشفاعت یہی قوم اصحاب ہے یا کسی بلا ر دنیا مین مبتلا ہو کر کفارہ اُنکے گناہ کا ہو چکا سو جبکہ یہ بات
در بارہ ذنوب محققہ ہے تو پہر اُن امور کا کیا ذکر ہے جنمین وہ مجتہد تہے اگر صواب ہوگا دو اجر ملین
گے اور اگر خطا ہو گئی ہوگی تو ایک اجر ملیگا قدر قلیل گناہ اُنکے بمقابلہ حسنات و فضائل کثیرہ کے
کچہ ہستی نہین رکہتے بیشک وہ بعد حضرت کے خیر خلق ہین کوئی مثل اونکی نہین ہو سکتا وہ صفوہ
امت و خیر امم تہے اللہ کے نزدیک مکرم ہین اُنمین سے جسکے لئے حضرت نے گواہی جنت کی دی
ہے وہ بیشک بہشتی ہے ہم غیر کے لئے یہ گواہی نہ دینگے بلکہ محسن کے لئے راجی اور مسئی کے لئے خائف
رہین گے اور علم خلق کو حوالہ خالق کرینگے اور بعینہ کسی موحد کے لئے حکم جنتی ہونیکا نہ دینگے یہانتک کہ
اللہ تعالے جہان چاہے اُسکو لیجائے ہان یون کہین گے امرھم الی اللہ ان شاء عذبھم
علی المعاصی وان شاء غفر لھم اتنی بات ضرور ہے کہ ہم ایمان رکہتے ہین کہ ایک قوم موحدین
کی آگ سے باہر نکلے گی بموجب سنت صحیحہ کے انشاء اللہ تعالے **ف** ہم تصدیق کرتے ہین کرامات
اولیاء کی اور اُن خوارق عادات کی جو اُنکے ہاتہ پر جاری ہوتے ہین انواع علوم و مکاشفات و
تاثیرات مین جسطرح کہ سالف امم سے سورہ کہف و سورہ مریم وغیرہا مین آیا ہے اور اس امت
کے علماء و اولیاء سے صدور اوسکا ہوا ہے اور یہ کرامت تا قیام قیامت ہاتہ پر صلحاء امت کی
پائی جائیگی لیکن یہ کرامت و کشف احکام شریعت مین خصوصا اوس امر مین جو مخالف ظاہر کتاب و
سنت ہے حجت نہین ہے اور صاحب کرامت و ولایت آحاد مسلمین سے کسی شے مین زیّ و عمل و
قول سے ممتاز نہین ہوتا ہے اور نہ مختص بنذر و تقلید ہے کیونکہ نذر خاص ہے واسطے اللہ کے اور
تقلید سوا پیغمبر کے کسیکی درست نہین ہے جو اولیاء متبع قرآن و حدیث ہون اُنسے محبت رکہے اُنکی
توقیر و تکریم کرے اُنکے لئے دعا و استغفار بجالائے محاسن اقوال و افعال مین اُنکا پیرو ہو اُن کو
عالم الغیب متصرف فی الامور قاضی حاجات و اجب الاتباع نجانے افعال خاصہ الٰہیہ و نبویہ کو اُنکے
لئے ثابت نہ کرے اُنسے تکلیف کو ساقط نسمجہے اُنکے مقابلہ مین حق ربوبیت و الوہیت و حفظ مرتبہ
نبوت و رسالت کا ساقط کرنا عقیدہ فاسدہ شرکیہ ہے جو بربادی دین کی ہاتہ سے ان جہلہ صوفیہ
مبتدعہ کی ہوئی ہے اُسقدر تباہی اسلام کی ہاتہ سے علماء سوء کے نہین ہوئی عالم جب دنیا دار
ہوتا ہے تو اُسکا حال و قال اکثر خلق پر پوشیدہ نہین رہتا ہے بہت کم لوگ اُسکے معتقد ہوتے ہین

اور مکار فقیر صوفی کا حال اکثر لوگو نپر نہین کہلتا اسلیئے عوام بلکہ خواص نافہم اُسکے معتقد ہوکر دین
سے تہیدست ہو جاتے ہین اسیلئے کتب سنت مین علم کو عبادت پر فضیلت نمایان دی ہے اور محققین
صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ مشید بکتاب وسنت ہے اور حضرت مجدد الف ثانی نے لکہا ہے کہ جس
کسی مسئلہ مین صوفیہ اور علمار کا اختلاف ہوتا ہے وہان حق طرف عالم ہی کے ہوا کرتا ہے اسلیئے کہ معارف صوفیہ
کے مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتے ہین اور علوم علمار کی شریعت حقہ سے لئے جاتے ہین کوئی ولی مرتبہ
نبی کو نہین پہنچا اور نہ ولایت مرتبہ نبوت سے افضل ہوسکتی ہے **ف** لواحق بحث ماقبل سے
ایک توسل کرنا ہے ساتہ اولیار وصلحار کے اصل مین وسیلہ اوس چیز کو کہتے ہین جس سے کسی شئے
طرف تقرب و توسل پیدا کرین حدیث شریف مین آیا ہے ان محمدا الوسیلة مراد اس وسیلہ سے
قرب من اللہ ہے یا شفاعت یا کوئی منزلت جنت مین یا مقام محمود توسل مین اختلاف ہے حق یہ ہے
کہ جو کچہ حضرت سے ثابت وصحیح ہوا ہے اُسکا اتباع اور اُسپر عمل کرنا واجب ہے جیسے حدیث اعمی کی
سنن مین آئی ہے اُسمین یہ لفظ وارد ہے یا محمد انی اتوجہ بك الی ربی اسکو بعض اہل علم نے
ضعیف اور بعض نے حسن کہا ہے یا جیسے حدیث بحق السائلین علیك رواہ احمد والحاکم اسکو
بہی ائمہ حدیث ضعیف کہتے ہین معہذا قصر مورد پر احوط ہے قیاس کو اسجگہہ دخل ندے یا جیسے التماس
تبرک کا اُسچیز سے جسکو صلحار نے ہات لگایا یا استعمال کیا ہے مگر اسجگہہ تامل ہے کیونکہ یہ محض قیاس ہے
اور جو بات کہ حضرت سے صحت کو نہین پہنچی گو نظر قیاس مین مستحسن معلوم ہو اوسجگہہ سد باب لازم ہے
امام شافعی نے فرمایا ہے من استحسن فقد ابتدع سد ذرائع مین واسطے حمایت جناب توحید
کے مذہب امام مالک کا اقوی المذاہب ہے تاکہ مصداق یحبونہم کحب اللہ نہو بلکہ مصداق والذین
امنوا اشد حبا للہ ٹہرین مومنین اللہ کو انداد و اضداد سے منزہ پہچانتا ہے اور اوسکو منعم و رحیم
و رؤف و ودود و کریم و لطیف و خالق و رازق سمجہا ہے انہین صفات کمال کے وجہ سے سب سے
زیادہ وہ اللہ کو دوست رکہتے ہین اللہم اجعل حبك احب الی من نفسی واہلی ومالی ومن
الماء البارد مدعیان علم وعقل کو حال حب مالاینفع ولایضر پر اور توسل پر ساتہ اوسکے اتباع حسن ظن
باہل علم ہے ابلیس نے اُنکو تہوڑا تہوڑا درجہ بدرجہ اس کام پر لگایا یہانتک کہ اُنکو اس توسل کی
عادت ہوگئی اور بوجہ اس تقلید کے اُنہون نے نظر کرنا کتاب وسنت مین ترک کردیا لکن اگر کوئی شخص

Marfat.com

انصاف سے قرآن وحدیث مین نظر کرتا ہے تو حق صراح اُسپر مخفی نہین رہتا مدا آئن اسلام وبلاد ایمان
مین ہمیشہ وقت شدائد کے استغاثہ و استعانت ساتہ اللہ وحدہ لاشریک کے ہوتی تہی اب ایک جہان
نے دامن مشائخ و اولیاء کا پکڑا انا للہ **ف** منجملہ لواحق اسباب کے ایک نذر و نیاز کرنا ہے اولیاء
وقباب ومشاہد وقبور وضرائح صلحاء کی حالانکہ صحیح مین صریح نذر سے نہی آئی ہے اور اوسمین بے
ادبی ہے ساتہ خدا کے اور بدگمانی ہے ساتہ رب رحیم کے اسلئے حمل نہی مذکور کا تحریم پر موکد ہے نذر
نہ قضا کو پہیرے نہ کچہہ نفع دے نہ ضر کو دور کرے اور نہ خیر کو کہینچے ہان بخیل کے مال کو برآمد کرتی
ہے ادلہ صحیحہ صریحہ سے تحریم نذور وقباب کے ثابت ہے اور یہ وہ عمل ہے جسکا امر حضرت نے نہین کیا
صحیحین مین آیا ہے من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد یہ حدیث دلیل ہے بطلان عقود
غیر ماموربہا اور عدم ترتب ثمرات خیر کے اُنپر خواہ یہ کام جہل سے کرے یا بعد شناخت حق کے پس
یہ سب نذور محرم و باطل ہین اسیطرح وہ اموال جو کعبہ مکرمہ و مسجد نبوی پر وقف کئے جاتے ہین
اُنکو مصالح مسلمین مین صرف کرنا بہتر ہے اس وقف کرنے سے جو لوگ قبور انبیاء کو مسجد ٹہراتے
ہین اور اوسطرف یا اُنکے قریب نماز پڑہتے ہین حدیث مین اُنپر لعنت آئی ہے پہر قبور صلحاء و مشاہد
اولیاء وضرائح اصفیاء کا کیا ذکر ہے پہر وہ شخص جو قبر کو نافع یا ضار یا متصرف یا فیاض جانتا ہے
وہ تو پکا مشرک ہے قبر کا حکم حدیث مین یہ آیا ہے کہ جس قبر کو اونچا پایئے اُسکو زمین کے برابر کر دیجئے
حضرت کی قبر شریف جو مُسنّم اور ایک بالشت مرتفع ہے وہ فعل صحابہ کا تہا نہ حکم مرفوع بنانا مشاہد و
قباب کا حرام ہے اور استعانت و استغاثہ کرنا قبور سے شرک اور نذر و نیاز کرنا اموات کے باطل و
حرام اور سفر کرنا واسطے زیارت قبور کے منع ہے **ف** رؤیا طرف سے اللہ کے سچی وحی ہے اگر خواب
پریشان نہو اور کوئی عالم اُسکی تاویل صحیح بیان کردے انبیاء کے خواب یقیناً وحی ہوتے تہے حدیث
مین آیا ہے رویا المومن کلام یکلم بہ الرب عبدہ اور ثبوت رؤیا کا قرآن وحدیث وآثار
صحابہ سے ہے ہان جو خواب مخالف ظاہر احکام شریعت یا مثبت بدعت ہو وہ لائق انکار کے
ہے ایک شخص نے خواب مین تحسین عمل مولد کی حضرت سے سُنی تہی مجدد رح نے مکتوبات مین اُسپر
انکار کیا خواب کوئی حجت شرعی مثل کشف کے نہین ہوتی ہے مجرد بشارت ہے واسطے رائی کے

ے چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم ٭ نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

Marfat.com

ف قائلین اخبار و مومنین بالآثار کا اجماع ہے اسپر کہ حضرت ایک رات مسجد حرام سے مسجد
اقصے کو بنص قرآن گئے پھر وہان سے آسمان پر عروج کیا یہانتک کہ ایک آسمان سے دوسرے پھر تیسرے
پھر چوتھے پھر پانچوین پھر چھٹے پھر ساتوین پھر سدرۃ المنتہے تک مع جسد و روح کے پہنچے پھر قبل صبحکے
مکہ مین آگئے منکر اسکا کافر ہے یہ قصہ اسرار کا ایک جماعت صحابہ سے بتواتر ثابت ہے ہان رویت رب مین
اختلاف ہی ہر طرف ایک گروہ صحابہ و تابعین کا گیا ہے راجح یہی ہے کہ آپنے رب تعالے شانہ کو دیکھا
امام احمد و اہل حدیث اسیکے قائل ہین اس بارہ مین جو حدیث آئی ہے وہ اپنے ظاہر پر ہے ماؤل نہین
ہے ف جن امور غائبہ کی حضرت نے خبر دی ہے اور حدیث صحیح سے ثابت ہین خواہ ہم اونکے
حقائق پر مطلع ہون یا ہون انپر ایمان لانا واجب ہے جیسے اشراط ساعت و خروج دجال و نزول
عیسے و ظہور مہدی منتظر و خروج یاجوج ماجوج و طلوع شمس جانب مغرب سے اور خروج دابۃ
الارض و نفخ صور و قیام قیامت و بعث موتے و حشر و نشر و اشباہ ذلک منکر ان اخبار کا کافر ہے
ف موت حق ہے اسیطرح فتنہ قبر و عذاب قبر و نعیم قبر و ضغطہ قبر و سوال منکر و نکیر و نصب
میزان و وزن اعمال حسنہ و سیئہ اور نشر صحائف اعمال اور حساب عباد و تخلیہ رب ساتہ عبد مومن
کے واسطے اقرار ذنوب کے حق ہے انکی تفصیل کتاب و سنت مین آئی ہے کفار کا حساب نہوگا مگر
انکو انکے اعمال پر واقف کرکے اقرار انکے اعمال کا کرا کر جزا خلود نار دیجائیگی نفخ صور دو بار ہوگا
ایکبار واسطے مارنے کے دوسرے بار واسطے جلانے کے لوح محفوظ و قلم و قضا و قدر و ذبح موت
بعد دخول جنت و نار کے حق ہے جنت و نار اسدم موجود ہین اور ہمیشہ باقی رہینگے اونکو فنا
نہوگی اور نہ انکے اہل و اشیاء کو ف عرصہ قیامت مین ایک حوض ہوگا جسکا طول و عرض یک
ماہہ راہ ہے اوسکے آبخورے بعدد نجوم فلک ہونگے جسنے اوسکا پانی پیا وہ پھر کبھی پیاسا نہوگا وہ
پانی دودہ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا فجار و ابرار کا گذر پل صراط پر ہوگا
یہ جہنم کے پشت پر رکہا جائیگا جو کوئی اسکے پار ہوا وہ جنت مین جائیگا کوئی بجلی کیطرح کوئی
ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کیطرح کوئی دوڑتا ہوا کوئی چلتا ہوا کوئی سرین کے بل گزر کرے گا
کوئی جہنم مین گر جائیگا سب سے پہلے دروازہ جنت کا حضرت کے لئے کہلے گا اور سب سے پہلے آپ کی
امت اسمین جائیگی جنت آسمان پر ہے اور دوزخ زیر زمین اگرچہ تصریح تعیین مکان کی نہین

آئی ہے بلکہ جہان کہین اللہ کو معلوم ہو وہان یہ دونون ہین جنت اللہ کے اولیا کا گھر ہے اور نار اللہ کے
اعدا کا مکان ہے اہل جنت بہشت مین اور مجرمین عذاب نار مین مخلد رہینگے نار کو فنا نہوگی اور نہ
اہل نار کا عقاب منقطع ہوگا یہی راجح واضح ہے **ف** ایماندار لوگ قیامت مین انہین آنکھون سے
اللہ کو دیکھینگے جسطرح چاند یا سورج کو صاف دن مین دیکھتے ہین کچھ شک اسکے دیدار مین نہ
کرینگے پھر بعد دخول جنت کے بھی گاہ گاہ دیکھا کرینگے کافرونکو دیدار خدا کا نہوگا اہل کلام نے جو
اس مسئلہ مین ذکر نفی جہت و مقابلہ و اتصال شعاع و قرب و بعد ونحو ذلک کا کیا ہے اسمین کوئی
نص شارع سے نہین آئی ہے اور نہ کسی شخص نے سلف امت و ائمہ ملت مین سے ساتھ اوسکے تفوہ
کیا ہے بلکہ یہ الفاظ متکلمین متخبطین نے براہین فلاسفہ سے احداث کئے ہین **ف** اللہ تعالے
کے فرشتے ہین جو کتابت اعمال و حفظ عباد و پر مہالک سے مقرر ہین طرف خیرات و حسنات کے
بلاتے ہین اور بندہ کو لمۂ خیر و رشد کرتے ہین ہر ایک کے لئے انمین سے ایک مقام معلوم ہے
جس سے وہ تجاوز نہین کرتا لا یعصون اللہ ما امرہم و یفعلون ما یؤمرون اللہ کے خلق
مین سے ایک شیاطین ہین وہ بنی آدم کو لمۂ شر کیا کرتے ہین اور ادمین متصرف ہین اور خون کی
طرح رگون مین دوڑتے ہین وجود جنات کا خود قرآن کریم سے ثابت ہے منکر وجود ملائکہ و جن
و شیاطین کا منکر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے اور اسلام سے خارج اور کفر مین داخل ہے
ف مسلمان صاحب کبیرہ مخلد فے النار نہوگا اور عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اسیطرح اس شخص
سے جو بے توبہ کئے مر گیا ہے لکن یہ بطور خرق عادت کے ہوگا مبعوث ہونا انبیاء علیہم السلام کا
اور تکلیف دینا اللہ کا عباد کو ساتھ امر و نہی کے زبان رسل پر حق ہے انبیاء معصوم ہین کفر و اصرار
کرنے سے کبائر پر اللہ انکو محفوظ رکھتا ہے ہمارے حضرت کی دعوت طرف سارے جن و انس
کی عام ہے لقولہ تعالے لیکون للعالمین نذیرا و بدلیل حدیث صحیح مسلم بعثت الی الخلق
کافۃ جو عموم اس لفظ خلق مین ہے اسکا اندازہ نہین ہو سکتا اسی جگہہ سے بعض اہل علم نے کہا
ہے کہ حضرت طرف جمیع اجزاء عالم کے مبعوث ہین اور خاتم الانبیاء ہین حضرت کے بعد کوئی نبی
تا نفخ صور دنیا مین نہوگا **ف** امر بمعروف نہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ مودی
طرف کسی فتنہ کے نہو اور گمان اسکے قبول کا حاصل ہو اور اگر مفسدہ اس امر و نہی کا مصلحت

Marfat.com

سے زیادہ ہو تو سکوت کرنا چاہیے یہانتک کہ اللہ تعالے کوئی رستہ نکالے **ف** خلافت بعد حضرت کے قریش مین ہے جبتک کہ دو آدمی بہی اسقوم کے دنیا مین باقی ہون اپنے طرف سے کسی غیر قریش کو امام نہ بنائی اور قریش سے منازعت بابت خلافت کے نکرے اور اُنپر خروج نہ کرے اور واسطے غیر قریش کے مقر امامت کا نہوتا قیام ساعت ہان اگر غیر قریش متغلب و متسلط ہو جائے اور اُسکے صرف وعزل مین فتنہ برپا ہوتا ہو تو اوسکی اطاعت کرے جبتک کہ وہ نماز پر قائم ہو لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق جہاد ماضی ہے ساتہ ائمہ ابرار و فجار کے جب سے کہ حضرت مبعوث ہوئے ہین اور جب تک کہ آخر امت اسلام دجال سے مقاتلہ کرے جور کسی جائر کا یا عدل کسی عادل کا مبطل جہاد کا نہین ہوتا ہے جمعہ وعیدین و حج ہمراہ ائمہ کے چاہیے اگرچہ وہ ملوک اسلام ابرار و اتقیاء و عدول و اخیار ہون صدقات و خراج و اعشار و غنائم کو حوالہ سلاطین کرے خواہ وہ اونمین عدل کرین یا جور اور جسکو اللہ نے والی امر مردم کیا ہے وسکا منقاد رہے اور اُسکی طاعت سے ہاتہ نہ کہینچے اور تلوار لیکر اوسپر برآمد نہو یہانتک کہ اللہ تعالے کوئی فرج و مخرج نکالے سمع و طاعت ائمہ کی واجب ہے اُنکی بیعت نہ توڑے جو کوئی خلاف اسکے کریگا وہ مبتدع ہے اور مخالف اہل سنت و مفارق جماعت ہرگز حق امام کا مانع نہو **ف** امساک فتنہ مین ایک سنت ماضیہ ہے لزوم اُسکا واجب ہے اگر مبتلا ہو جائے تو جان کو مقدم کرے نہ دین و ایمان کو اور مددگار نہو فتنہ پر ہاتہ و زبان سے بلکہ ہاتہ و زبان و ہوا کو روکے جو شخص والی خلافت ہوا اور لوگون نے اوسپر اجتماع کیا اور اوس سے راضی ہوئے اور اُسنے اونپر تلوار سے غلبہ پایا تہا یہانتک کہ خلیفہ یا امیر المومنین یا امام یا بادشاہ اسلام ٹہر گیا تو اوسکی طاعت واجب اور اوسکی مخالفت حرام ہے مگر معصیت مین اللہ و رسول کے اور خروج اُسپر اور شق عصائے مسلمین ممنوع ہے سلطان جب امر بمعصیت کرے تو اُسکی اطاعت نکرے مگر اوسپر خروج بہی نہ کرے **ف** استثنار ایمان مین جائز ہے سلف اسی طریقہ پر تہے یہ کچہ شک کے لئے نہین ہوتا ہے بلکہ تبرک اور تفویض امر اسے اللہ کے لئے ہے اور ایک سنت ماضیہ ہے نزدیک علماء کے یہ استثنار یقین پر ہے قال تعالے لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین ایک جماعت صحابہ و تابعین و صوفیہ وغیرہم اسیطرف گئے ہے **ف** اہل حدیث منکر ہین جدل و مراء و خصومت و مکا

کی دین وقدر مین اور روایات صحیحہ وآثار مرویہ ثقات عدول تسلیم کرتے ہین جبکہ وہ حضرت تک بسند
متصل مرفوع پہنچ جائین کیف ولم کا کہنا بدعت جانتے ہین انکا قول یہ ہے کہ اللہ نے حکم شر کا نہین دیا
ہے بلکہ خیر کا حکم کیا ہے وہ شرک وکفر ومعاصی سے ناراض ہے اگرچہ یہ امور اسیکے ارادہ سے ہوتے
ہین حدیث نزول رب کی تصدیق کرتی ہین کتاب وسنت کے ساتھ معتصم ومتمسک ہین فان تنازعتم
فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول رد طرف اللہ کے یون ہے کہ قرآن کیطرف رجوع کرے رد
طرف رسول کے یون ہے کہ حدیث کیطرف آئے یہ لوگ تقلید رجال واشتغال بالقیل والقال کو ناجائز
جانتے ہین انکا عقیدہ یہ ہے کہ جس کسی شخص کا قول یا فعل یا عمل یا چال بال برابر امر حضرت اور سنت
نبوت سے مخالف ہو وہ لائق رد وطرد کے ہے ہان اتباع سلف واقتدار ائمہ دین کو ان امور مین
جو موافق کتاب وسنت کے ہین پسند رکھتے ہین اور جسچیز کا اذن اللہ نے نہین دیا ہے یا رسول اللہ
صللم نے اسکا حکم نہین فرمایا ہے اسکا اتباع اپنے دین مین نہین کرتے اور اسبات کی مقر ہین کہ اللہ
دن قیامت کے آئیگا اور فرشتے صف باندہ کر کہڑے ہونگے اور اپنے خلق سے جسطرح چاہیگا قریب
ہوگا کما قال تعالے ونحن اقرب الیہ من حبل الورید **ف** عید وجمعہ وجماعات پیچہے ہر امام سنی
کے نیک ہو یا بد جائز رکھتے ہین اور مسح کرنیکو موزوں پر سفر وحضر مین سنت بتاتے ہین اور جہاد کرنیکو
ساتھ مشرکین کے کوئی ہون کہین ہون فرض جانتے ہین جسطرح کہ سنت صحیحہ مین آیا ہے اور فتنہ
سے بچنا ہر زمانہ مین ضرور ہے ائمہ مسلمین اور عوام مومنین کے لئے دعاء صلاح وسداد ونصیحت کرتے
ہین اور مقاتلہ کرنے سے فتنہ مین روکتے ہین اور کہتے ہین کہ دعا وصدقہ بعد موت کے اموات
مسلمین کو پہنچتا ہے اور ساحر کافر ہے اور نماز جنازہ اہل قبلہ پر درست ہے جبتک کہ بدعت اونکی حد
کفر کو نہ پہنچی ہو رزق کو طرف سے اللہ کے جانتے ہین خواہ حلال ہو یا حرام اور کہتے ہین کہ شیطان
انسان کے دلمین وسوسہ وشک ڈالتا ہے اور خبطی بنا دیتا ہے یہ بات جائز ہے کہ اللہ بعض صالحین
کو ساتھ بعض آیات اپنی کے خاص کرے **ف** اطفال کا امر طرف اللہ کے ہے چاہے بخشے
چاہے عذاب کرے یہ اسکے علم وارادہ پر موقوف ہے حضرت سے حال اطفال کا دریافت کیا تہا
فرمایا اللہ اعلم بما کانوا یعملون اللہ کو اعمال عباد کا جملۃ وتفصیلا علم حاصل ہے اوسنے
پہلے ہی سے یہ لکہہ رکہا ہے کہ بندہ یہ کام کریگا غرضکہ اختیار ہر امر مین اللہ کا ہے اللہ کے حکم پر صبر کرنا اور اسکی

امر و نہی کو بجالانا اور عمل مین اخلاص کرنا اور مسلمانونکا خیر خواہ رہنا اور دیانت فی العبادۃ کرنا اور ناصح جماعۃ مسلمین ہونا اور ہر مسلمانکو نصح کرنا اور کبائر ذنوب سے بچنا واجب ہے جیسے زنا و شرب خمر و سرقہ و قول زور و شہادت زور و معصیت و فخر و کبر و ازار و عجب و تفاخر بنسب وطعن فی الحسب **ف** انکا عقیدہ یہ ہے کہ ہر داعی الی البدعۃ سے بچے اور قرات قرآن مین تدبر معانی اور کتابت آثار اور درس سنن مین مشغول رہے ہر حال بحظ رضامین متبع قرآن و حدیث ہو سنت مین نظر ساتہ تواضع و استکانت کے کرے حسن الخلق ہو بذل معروف کف اذی ترک غیبت و نمیمہ و سعایت کرے ماکل و مشارب کا تفقد کرے کہ حلال ہے یا حرام **ف** مکاسب و تجارات و مال طیب کا حرام کہنے والا جاہل و مخطی ہے بلکہ سارے مکاسب وجہ حلال سے جائز ہین اللہ و رسول نے مکاسب کو حلال کیا ہے بلکہ سنن انبیاء و صلحاء مین داخل ہین اپنے لئے اور اپنے عیال کے لئے اللہ کے فضل و رزق کو تلاش کرے ترک کسب بخیال عدم جواز مخالف سنت ہے **ف** دین عبارت ہے کتاب و آثار و سنن و روایات صحاح و اخبار صحیحہ سے جو بذریعہ ثقات بروایت قویہ صحیحہ معروفہ آئے ہین اور بعض احادیث مصدق بعض ہین یہانتک کہ پہنچے ہون طرف آنحضرت صلعم اور طرف قرون مشہود لہا بالخیر اور طرف ائمہ سلف صلحاء کے جو کہ معروف بدعت و مطعون فیہم اور مرمی بخلاف اہل حق نہ تہے اور جسکو اونے تمیز ہے اسپر رجوع کرنا طرف واضحات کتاب و صرائح سنت کے واجب ہے کبھی ایک شخص کی تصنیف سے ساری دنیا بہر جاتی ہے اور ظاہر ہین وہ تالیف علوم سنت و کتاب مین ہوتی ہے لیکن معہذا لک وہ شخص جامد تقلید رجال پر ہوتا ہے اپنے امام مذہب کی نصرت مین رہتا ہے گو تعسف و تعصب کے ساتہ ہو اللہ و رسول کے قول و حکم کو گرا دیتا ہے جسپر اپنے سلف کو پاتا ہے یا اپنے شیخ و استاد کو دیکھتا ہے اوسی بات کو اختیار کرتا ہے سو ایسا شخص مغرور ہے غفلت و جہل مین یا معاند حق ہے اسکا محاکمہ سامنے اللہ تعالے کے ہوگا اگر ذرا سی بہی جھلک اخلاص کی یا شمہ خوف آخرت کا یا لمعہ ایمان کامل کا اسکو نصیب ہوتا تو وہ انصاف کرتا اور عارف حق ہو جاتا و لکن قدر اللہ و ما شاء فعل جن فرق ضالہ کو جتنا بعد اللہ و رسول کے کلام سے ہوتا گیا اوتنا ہی جہل و ضلال اونکا زیادہ ہوا یہانتک کہ بہتر فرقے ناری ظاہر ہوئے اللہ نے اسی ایک فرقہ ناجیہ کو اس بلا سے عافیت مین رکہا و للہ الحمد یہ فرقہ عبارت ہے اہل حدیث و طائفہ ظاہریہ و گروہ صوفیہ صافیہ و

اہل مذاہب اربعہ سے لکن تین فرق اولے امین کچہ زیادہ اختلاف بابت اصول دین وفروع اعمال کے نہین ہے الاماشاء اللہ لکن مذاہب اربعہ کا اختلاف باہمی فروع مسائل مین چار سو مسئلہ سے زیادہ ہے شعرانے رح اہیں اختلاف کو میزان تشدید وتخفیف مین وزن کرکے ایک طرحکی تطبیق وتوفیق دی ہے لکن بہتر طریقہ جو سراپا خیر وبرکت ہے اور صراط مستقیم اور طریق قویم اور جادہ سلامت ہے وہ یہی ہے کہ سب اہل فرقہ ناجیہ اس اختلاف کو طاق نسیان پر رکہہ کر تتبع خالص متبع محمدی مخلص احمدی صرف ہو جائین اور سوا اللہ ورسول وکتاب وسنت کے کسیکو واجب الاتباع مفروض الطاعۃ نسمجہین فقط قرآن وحدیث کو امام جانین ۵

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار ✽ بگزارند وسر طرۂ یاری گیرند

ف ایک سنت ہجران ومباینت اہل بدع وترک جدال وخصومات ہے دین مین اور ہر محدثہ بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے کوئی بدعت حسنہ نہین ہوتی ہے کتب اہل بدعت مین نظر نکرے اور انکی بات اصول وفروع دین مین نسنے جیسے رافضی خارجی جہمی قدری مرجی کرامی معتزلی کہ یہ سب فرق ضلالت مین اختلاف انکا اور بدعت انکی اصول وفروع مذہب مین شائع ہے بخلاف طوائف مذاہب اربعہ کہ یہ اصول مین مخالف نصوص نہین ہین رہی فروع سو اختلاف انکا انہین مبنی اجتہادات پر ہے یہ اجتہاد ابتدا مین اوسجگہہ ہوا تہا جہان کوئی دلیل کتاب وسنت کی انکے ہاتہ نہین لگی تہی اور کسی جگہ واسطے تبیین ادلہ قرآن وحدیث کے تہا جسطرح کہ صحابہ وتابعین بہی باہم مختلف ہو جاتے تہے وہم اسوۃ للامۃ المرحومۃ واتفاقہم جمیعا حجۃ عند قوم طریقہ اہل سنت کا یہ ہے کہ آثار رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع ظاہرا وباطنا ہر قول وفعل وعمل وحال مین کرتے ہین ظاہر سنت واضح کتاب پر چلتے ہین سالک سبیل سابقین اولین مہاجرین انصار ہین متبع وصیت رسول مختار ہین حیث قال علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین عضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعۃ ضلالۃ اسی حدیث مین حضرت نے کثرت اختلافکی بہی خبر دی ہے کہ ومن یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا یہ حدیث معجزہ ہے حضرت کا کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہمکو پیش آیا تو اب ہمپر بعد اس تجربہ کے عمل کرنا وصیت نبوی پر واجب ہوا اہل حدیث یہ بات بہی جانتے ہین کہ کسیکا

کلام اللہ کے کلام سے زیادہ رست نہین ہے ومن اصدق من اللہ قیلا پھر اب بعد اس کلام کے
کسکی بات پر ایمان لائینگے فبای حدیث بعدہ یومنون اور بہتر ہدے حضرت کے ہدی ہے
اور شر امور محدثات دین ہین آسی جگہہ سے اس گروہ صدق پژدہ حق انبوہ کا نام اہل حدیث اہل
اثر اہل سنت اہل کتاب اصحاب اتباع ہے **ف** اجماع یہ ہے کہ اقوال واعمال ظاہرہ و باطنہ اہل
علم کا کسی امر دین پر اجماع ہو اس اتفاق کو اجماع کہتے ہین اجماع منضبط وہ کہلاتا ہے جبکہ سلف
صالح تھی سلف سے مراد عصر صحابہ وتابعین و تبع تابعین ہے پس بعد سلف کے کثرت سے اختلاف
ہوا امت منتشر ہوگئی اجماع جداگانہ پایا نہ گیا لہذا امام احمد وغیرہ محققین نے باوجود امکان اجماع
کے وجود اجماع کا انکار کیا ہے **ف** اہل حدیث باوجود ان اصول کے امر بمعروف نہی عن
المنکر کرتے ہین بموجب شریعت اور جمعہ وجماعات پر محافظت تامہ رکھتے ہین ناصح ولاۃ وامت
رہین معتقد المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ہین اور اس حدیث کے قائل ہین مثل
المومنین فی توادھم وتراحمھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکے منہ عضو تداعی لہ سائر
الجسد بالحمی والسھر بلا پر صابر رضا پر شاکر تلخی قضا پر راضی مکارم اخلاق کیطرف داعی محاسن
اعمال کے جانب منادی رہتے ہین کہتے ہین اکمل مومنین ایمان مین وہ ہے جو خلق مین احسن
مسلمین ہو قاطع سے وصل کرے ندینے والیکو دے ظالم کو عفو کرے والدین کے ساتھ نیکوکار ہو
صلہ ارحام حسن جوار احسان الی الیتامی والمساکین کرے ابن السبیل و مملوک کے ساتھ رفق سے
پیش آئے فخر وخیلا وبغی واستطالت علی الخلق سے بچے ناحق کسیکو نہ ستائے معالی اخلاق حاصل
کرے سفاسف عادات سے نہی فرمائے ان سب امور مین تابع کتاب وسنت ہو انکا طریقہ وہی دین
اسلام ہے جسکے ساتھ حضرت مبعوث ہوئے تھے لکن جبکہ حدیث مین یہ خبر دی کہ یہ امت تہتر گروہ
ہو جائیگی بہتر فرقے آگ مین جائینگے اور ایک فرقہ ناجی ہوگا جسکو جماعت کہتے ہین اور اس فرقے
کی یہ پہچان ہے کہ ما انا علیہ واصحابی الیوم تو یہ لوگ متمسک اسلام محض ایمان خالص عن
الشوب ہوئے انکا نام اہل سنت وجماعت ٹھہرا انہین صدیقین وشہداء وصالحین ہوتے ہین
یہ اعلام ہدے مصابیح دجی صاحب مناقب ماثورہ وفضائل مذکورہ ہین انہین کو حضرت نے
فرقہ منصورہ فرمایا ہے قیامت تک انکا بول بالا رہیگا کوئی انکو مخذول نہ کرسکیگا حضرت نے انکو

Marfat.com

دعائے سرسبزی دی ہے اُنکی تعدیل فرمائی ہے وللہ الحمد تمام ہوا خلاصہ کتاب قطف الثمر کا اس ترجمہ میں قید ترجمہ الفاظ و عدم زیادت و نقصان کے بعینہا مرعی نہین رکہے گئے فقط بیان مطالب و مقاصد کا کتابت مین آیا ہے والحمد للہ اولاً و آخراً

فصل بیان مین عقیدہ شیخ کامل شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کے مطابق رسالہ اعلام الہدی تالیف شیخ رح

۱ عقیدہ صحیحہ وہ ہے جو اہواء سے سالم ہو قلب زندہ و ذاکر خدا نے اوسکو چنا ہو یہ وہ دل ہوتا ہے جو مزین بتقوی و موئد بہدے ہے نور ایقان اُسمین چمکتا ہے اثر اوسکے نور کا جوارح و ارکان پر پڑتا ہے سو ایسا دل اُسی شخص کا ہوتا ہے جو دنیا مین زاہد ہے حضرت نے فرمایا ہے نور جب دل مین پڑتا ہے تو دل کشادہ ہوجاتا ہے کہا اسکے نشانی کیا ہے فرمایا التجافی عن دار الغرور والانابة الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ اکثر مسلمانون نے وہ عقیدہ اختیار کیا ہے جسکے دلائل اُنکے نزدیک ثابت ہوئے آور اوسکو وہ کمال توحید سمجھتے ہین لکن جب کوئی عالم زاہد اونکو جانچتا ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ متمسک اونکا تقلید ہے آور وہ مقلد ہین جن مشایخ وائمہ کے حقمین اونکو قوت علم وظفر بالصحیح کا حسن ظن ہے اُنسے عقائد کو لیا ہے اور جسکو علما کے ساتہ خلط نہین ہے اُسنے عقائد اپنے محلہ و شہر والون سے حاصل کئے ہین بلکہ بہت سی لوگ جنکو یہ گمان ہے کہ ہم ظافر بدلیل ہین وہ انہین عامیون کے ساتہ ملتحق ہین یہانتک کہ یہ فتنہ عام البلوی ہوگیا ہے طریق نجات کا یہ ہے کہ طرف اللہ کے سچا افتقار ظاہر کرے اور آثار سلف کا مقتدی ہو ۲ قلب صحیح و عقل سلیم و علم راسخ شاہد ہے اسپر کہ جس باتکی اللہ اور ملائکہ اور علم والون نے انصاف سے کہڑے ہو کر گواہی دی ہے وہ بات یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کوئی اُسکا ضد و ند و شبہ و مثل نہین نہ کوئی اُسکا بیٹا اور نہ باپ آور نہ کوئی اُسکا وزیر اور نہ نظیر اوسکے کنہ عظمت کو اوہام نہین پاتی آور نہ اُسکی کبریا تک افہام پہنچتے ہین آور نہ اوسکی ذات مقدس کو تغیر

والآم واسقام وسنۃ ومنام وافتراق والالمام ہیچ سکین وسواس وحواس وقیاس وخیال ومثال وزوال وانتقال ولحوق فکر وحصر ذکر سے جلیل وعظیم ہے قیوم ازلی ودیوم سرمدی ہے نہ اوسکی ازلیت محدود ساتہ مبتی کے ہو سکے نہ اوسکی ابدیت متقید ساتہ حتے کے ہو سکے نہ تعیین کو اسپر انطباق نہ تاہین کو اوس تک راہ زمان ومکان سے بری ہے سارے عوالم بنسبت اُسکی عظمت کے ایک دانہ رای سے بہی بنسبت سارے عالم کے کمترو حقیر ترہیں آب دل کو اِس قیاس سے خالی کرنا چاہیئے کہ وہ داخل عالم ہے یا خارج عالم تو کیا اور تیرا علم کیا اگر تیری بصیرت کی آنکھہ کہلے تو تجکو اپنے اس قیاس وفکر ووہم وخیال سے شرم دامنگیر حال ہو

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم ❊ وز ہرچہ گفتہ ایم وشنیتم وخواندہ ایم
مجلس تمام گشت وبہ پایان رسید عمر ❊ ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

اللہ کے لئے اسمار حسنے وصفات علیا ہین ہم اوسکا کچہ نام نہین رکہتے مگر وہی جو خود اُسنے اپنا نام رکہا ہے اور نہ ہم اسکا کچہ وصف کرین مگر وہی جسکے ساتہ اوسنے اپنا وصف کیا ہے ہر نام اسمار حسنے کا خبر دیتا ہے ایک صفت کی اوسکے صفات مین سے اور ہر صفت اوسکی ایک اثر ہے اُسکی آثار ربوبیت سے جسکے مناسب عبودیت مطلوب ہے یہ صفات ذاتیہ لوازم کمال ذات مقدس ہین اللہ نے ذکر ان صفات کا اسلئے کیا ہے کہ ہم اُسکو جانین سمجہین اگر علم اونکا ندیتا اور نہ سمجہاتا تو زبان کی کیا ہستی تہی کہ وہ اُنکو بیان کرسکتی ایک صفت اُسکی حیات ہے قال تعالےٰ ھو الحی لا الہ الا ھو یہ حیات سرمدی دائمی ازل سے ابد تک مستمر ہے اور مدد عناصر ومعونت باطن وظاہر سے بزرگتر ہے کیونکہ وہ صمد وقیوم ہے غایات ونہایات سب اُسیکے مخلوق ہین دوسری صفت قدرت ہے سارے کائنات اوسکی مقدورات ہین کوئی شے اُسکو عاجز نہین کرتی ہے کوئی کون بی اُسکی قدرت کے منکون نہین ہو سکتا ہے وہ چاہے تو سارے کون کو عدم کردے اور اوسطرحکا دوسرا کون ایجاد کرے جو کچہ زمین وآسمان وبر وبحر مین ہے سبکی پیشانی اُسکے ہاتہ مین ہے سارے مقدورات اوسیکے قدرت سے قائم ہین اور اوسیکے قبضہ مین مسخر ہین ایک حرف کُن سے اُنکو ایجاد کیا ہے اگر چاہے سبکو متلاشی وفانی کردے تیسری صفت علم ہے اوسکا علم محیط جمیع معلومات ہے بعلم واحد قدیم ازلی ایک ذرہ آسمانون اور زمینون مین اُسکے علم سے

Marfat.com

غائب نہین ہے ؎

بر دو علم یکذرہ پوشیدہ نیست :: کہ پیدا و پنہان بہ نزدش یکے ست

اُسکو گنتی اعداد رمال اور ذرات جبال کی اُنکے موجود ہونے سے پہلے معلوم تہی وہ جانتا ہے جو کچہ کہ
ہونے والا ہے وہ اپنے علم مین مستقل ہے علی الاطلاق اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً جسطرح وہ جزئیاتکو
جانتا ہے اسیطرح عالم کلیات بہی ہے غرضکہ ساری معلومات جزئیہ و کلیہ اوسکی علم بسیط مین ہین
وہ سبکو ایک علم واحد کے سات جانتا ہے جو ہو چکا اور جو کچہ ہوگا وہ عالم علی الاطلاق اور واہب و
خالق سارے علوم ہے اُسنے جو اپنا نام رکہا ہے ہم بہی اوسی نام سے اُسکو کہتے ہین عالم الغیب
والشہادۃ یعلم السر واخفی ویعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور اُسکو خطرات ضمیر اور
ذرات بہار لوح بحر معلوم ہین چوتہی صفت ارادہ ہے وہ علی الاطلاق مرید ہے خلق کے لئے کوئی
ارادہ نہین ہے جن ہو یا انس یا ملائکہ یا شیاطین متنفّس سبکے ارادہ کا وہی ہے ماشاء کان و
مالم یشا لم یکن کفر و ایمان طاعت و عصیان عطا و حرمان و عمد و خطا و نسیان جو کچہ اوسکے ملک مین
جاری ہوتا ہے سب اوسیکے مشیت سے ہوتا ہے وہ اپنے ساری اقضیہ و مرادات مین عدل ہے
اپنی بریت و مصنوعات مین موصوف سات ظلم کے نہین ہے نہ کوئی اُسکے حکم کو پہیر سکے نہ اوسکی
قضا کو روک سکے وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردک بخیر فلا راد
لفضلہ اُسنے اپنے نفس مقدس کا وصف سات ارادہ کے کیا ہے ہم بہی اُسکو اسی وصف کے سات
بولتے ہین فرمایا انما قولنا لشیء اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون وقال واذا اردنا ان نہلک
قریۃ امرنا مترفیہا وقال فاراد ربک ان یبلغا اشدہما پانچوین صفت سمع ہے وہ سمیع الندا
مجیب الدعا ہے ندائے ضمیر کو بغیر تعبیر بیان و تفسیر جنان کے سنتا ہے ایک سننا دوسرے سننے سے
اُسکو باز نہین رکہتا اور نہ آوازین اُسپر مشتبہ ہوتی ہین اور نہ مسائل اُسکو مغالطہ مین ڈالتے
ہین اور نہ لغات اُسپر مختلف ہوتے ہین پرندونکی پر کی آواز کیڑونکی چلنے کی آہٹ پتہرونکے شکم مین
مچہلیونکی ندا قعر دریا مین سنتا ہے چہٹی صفت بصر ہے چلنا مورچہ سیاہ کا کالی راتونکے اندہیرے
مین سیاہ پتہر پر دیکہتا ہے شب تاریک مین تقلبات ہوام کو حالت جوش و خروش مین نظر کرتا ہے
اُسنے اپنے نفس کا وصف سات سمع و بصر کے کیا ہے فرمایا لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر

ساتوین صفت کلام ہے وہ متکلم ہے ساتہ کلام قدیم کے فصحاء اُسطرحکے کلام لانے سے عاجز و قاصر ہے کیا ذکر ہے کہ بلغاء ایک آیت بہی تو ویسی لاسکین لایاتیہ الباطل من بین یدیہ و لا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ﴿ خلق کو کچہ قدرت نہین ہے مگر جتنی اللہ نے اُنکو دی ہے اللہ نے اُس مرد قادر کو اور اوسکی قدرت کو پیدا کیا ہے اور فعل فاعل دونون کو بنایا ہے جیسے دہوپ کا اثر کہ سورج اور اُسکی دہوپ دونون اللہ کی مخلوق ہین موثر حقیقی وہی ذات پاک ہے جب موثر خلق کا ہرا تو اُسکا اثر بہی خلق ہوگا اور جب فاعل مخلوق ٹہرا تو اُسکا فعل بہی مخلوق ہوگا کوئی یہ کہے کہ جب خالق فعل اللہ ہے تو پہر کسی شے کے فعل پر عذاب کیون کرتا ہے سو اسکا جواب یہ ہے کہ جسطرح وہ یہ عقاب اپنے خلق کو کرتا ہے جسکو اُسنے بنایا ہے اسیطرح اوس خلق کے فعل پر بہی عقاب کرتا ہے یہ عقوبت کرنا اُسکا اپنے مخلوق کو کچہ عقوبت فاعل سے بعید تر نہین ہے یفعل مایشاء ویحکم مایرید لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون اللہ نے کافر اور اوسکے کفر کو اور فاسق اور اُسکے فسق کو پیدا کیا پہر کافر کو حکم ایمان لانیکا دیا مگر اوسکے لئے ایمان پیدا نہ کیا تو یہ حکم کرنا ساتہ ایمان لانیکے قہر محض ہے اور پیدا نکرنا ایمان کا واسطے اُسکے یہ بہی قہر محض ہے اور داخل کرنا اُسکا دوزخ مین اس حیثیت سے کہ اُسکے لئے کفر پیدا کیا ہے بسبب اوس کفر کے قہر محض ہے کیونکہ وہ قہار ہے قہر اُسکی صفت ہے اُسنے یہی اقتضا کیا اسیطرح مومن کو بنایا اور اُسکے لئے ایمان پیدا کیا اور طائع کو مخلوق کیا اور اُسکے لئے طاعت پیدا کی حالانکہ طائع و مومن کی کچہ مشیت اسمین نہین ہے پہر عمل کو طرف اُسکے اضافت کیا یہ اوسکا تکرم محض ہے حالانکہ اُسکی طاعت نہین ہے مگر مخلوق خدا پہر اُسکو محض اپنی رحمت وفضل سے جنت مین ساکن کیا کیونکہ وہ رحمن رحیم غفور و دود ہے تو دیکہتا ہے کہ اللہ نے آدمی کو مالدار کیا پہر فرمایا من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا حالانکہ مال ومتمول دونون اللہ کے ملک و مُلک ہین اب تیرا یہ قیاس کرنا کہ یہ کسلئے اور کیونکر ہے اور یہ حکم اُسکا ظلم ہے بسبب تیری تنگی ظرف وقصور فہم کے ہے کیونکہ تجہپر کشف اس راز کا نہین ہوا تو تونے اللہ کے کام کو خلق کے کام پر قیاس کیا جل امرہ لا سبحانہ عن القیاس وعظم من ان تحیطہ بحقیقتہ افہام الناس چونکہ راز تقدیر کا خلق پر مشتبہ ہے اسلئے خلق کو اُسمین خوض کرنے سے بسبب اشکال کے منع کیا گیا ہے ارادہ دل مین ہوتا ہے اللہ اوس

ارادی کو دل مین پیدا کرتا ہے اسلئے وہ فعل دل کے ارادہ سے ظاہر ہوتا ہے اور دل کا ارادہ اللہ کیطرف سے ہے تو فعل بہی اللہ کے ارادی سے ہوتا ہے اللہ اُس فعل کا خالق ہے اور بندہ کاسب ہے اسلیئے اضافت ضمان متلفات و اُروش جنایات و اقامت حدودات کی طرف بندہ کی ہوتی ہے ۵ اللہ کا کلام عظیم ہے کلام کی عظمت بقدر عظمت متکلم کے ہوتی ہے سو اللہ کا کلام اُسکے عظمت سے عظیم اور اوسکے جلال سے جلیل اور اوسکی کبریاء سے کبیر اور اوسکے وعدو وعید و حدود و احکام و اخبار سے قریب ہے اور باعتبار کنہ و غایت و عظم شان و قہر سلطان و سطوع نور و ضیاء کے بعید ہے اس کلام پاک کا رتبہ بڑا عالی اور اسکی منزلت بڑی عظیم ہے اسکے عظم شان کے لئے یہ قول اللہ تعالے کا بس ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا مثال اوسکی عالم شہادت مین ایسی ہے جیسے سورج کہ خلق اُسکی شعاع سے نفع لیتی ہے لیکن کسی مخلوق کا یہ مقدور نہین ہے کہ اُسکے جرم سے نزدیک ہو سکے اگرچہ اُس تک راہ پائی کسینے کہا کہ یہ کلام بے حرف و صوت ہے اسلئے کہ اُسپر حصر مشکل ہوا کسینے کہا با حرف و صوت ہے اسلئے کہ اُسپر غائب ہونا اُسکا دشوار آیا لیکن سبیل امثل و طریق اعدل یہ ہے کہ اس مسئلہ مین نزاع کرنا ترک کردے بندہ نے جب یہ کہا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ اعتقاد کیا کہ امر و نہی اوسکی واجب الاتباع ہے اور التزام کرنا اُسکے احکام و حلال و حرام کا اور سنا اوسکے وعد و وعید کا اور قیام کرنا ساتھ اوسکے حقوق و حدود کے لازم ہے تو بعد اسکے اگر اُسنے کچھ تعرض اسبات کا نہ کیا کہ قدم و حدث و تلاوت و متلو و حرف و صوت سے وہ بحث کرتا تو یہ کچھ اُسکو مضرت رسان نہین ہے اور نہ کوئی واجب اوس سے فوت ہوا اب وہ اگر سو برس جیئے اور اسبات کا اُسکے دل مین خطرہ تک نہو تو بہی کچھ ڈر نہین ہے فھذا الطریق القویم والمنہج المستقیم اس امر مین منازعت کرنا ایسا ہے کہ کسی شخص کے پاس فرمان واجب الاذعان کسی سلطان زمان آئے اور اوسمین امر و نہی ہو یہ شخص اسبات مین مشاجرہ کرنے لگے کہ اس فرمان کا خط کیسا ہے اور اسکی عبارت کیسی ہے اور اسکی فصاحت و بلاغت کس قسم کی ہے لیکن اُسکے معانی سمجھنے اور عمل مین لانے سے ذاہل غافل رہے ۶ اللہ نے خبر دی ہے کہ وہ عرش پر مستوی ہے اور حضرت نے خبر دی ہے

نہ وہ آخر شب مین نزول فرماتا ہے اسکے سوا ید و قدم و تعجب و تردد مین اس قسم کی بہت حدیثین
آئی ہین کہ دلائل توحید ہین اونمین تصرف کرنا ساتہ تشبیہ و تعطیل کے جائز نہین ہے اگر اللہ رسول
ان صفات کی خبر ندیتے عقل کو ہرگز یہ جسارت ہوتی کہ وہ اوس چراگاہ کی ارد گرد پہرتے بلکہ عقل
عقلا و لب الالبا ورے اسکے متلاشی ہوجاتے اللہ اپنے بندونسے نزدیک ہے جسطرح کہ اسنے
خبر دی اور جو کچہ ظاہر کیا ہے وہ دلیل ہے اسکے نفس پر اسنے ایک حجاب وجہ کبریا سے اٹہادیا
اور کچہ سبحات عظمت و علے سے کہولدیا ہے یہ سارے اخبار صفات تجلیات الٰہیہ و کشوف الطاف
جلیہ ہین جسنے انکو سمجہا سمجہا اور جسنے نسمجہا وہ نادان رہا تو مشبہ بنکر اللہ سے دور نہو کیونکہ
وہ تو تجہسے قریب ہے اور معطل بنکر اوس سے نہ بہاگ کہ وہ تجہسے نزدیک ہے استواء کا اطلاق
کر اور کیفیت سے اعراض وھکذا اسائر الصفات اللہ تعالے نے ان اخبار کے ساتہ بندون
کے لئے تجلی کی اسلئے وہ ظاہر ہے اور عقول اسکی ادراک کنہ و کیفیت سے قاصر ہے اسلئے
وہ باطن ہے جن لوگون نے بیان مین ان صفات کے تصرف کیا وہ اس راہ سے ماجور ہین کہ
مقصد انکا توحید ہے اور اس راہ سے ماخوذ ہین کہ منہج قدیم سے انہون نے عدول کیا ہی اور
طرف تشبیہ یا تعطیل کے آگئے ہین اسلئے تو ہوی و عصبیت کو چہوڑ کر اپنے فکر کیطرف بغیر فظاظت
و غلظ کے رجوع کر اور اپنے نفس و دین مین اللہ سے ڈر اے حنبلی بہائی تیرا اشعری بہائی جو طرف
تاویل کے گیا ہے وہ بسبب توہم تشبیہ و تمثل کے گیا ہے کہ مبادا کہین یہ تشبیہ وغیرہ اوسکے باطن
مین نہ جائے اگر وہ مجرد استوار کو تسلیم کر لیتا تو کچہ حاجت اسکو طرف اس تاویل کے نہوتی اسنے
یہ کام خوف تشبیہ سے کیا ہے اور اے اشعری بہائی یہ تیرا حنبلی بہائی نفی و تعطیل سے ڈر گیا ہی
اسلئے اسنے اتنا مبالغہ و اصرار کیا اور استقرار کا ایک مخامرہ خفیہ ہو گیا آپسمین تم دونوں کو صلح کر لینا
چاہیے حنبلی اپنے باطن سے مخامرہ خفیہ کو مطابق ارادہ رسول خدا صلعم کے دور کر دے اس سے
ایمان بالاستواء فوت نہو گا اور اشعری خوف تشبیہ کا دور کر کے تاویل پر نجہے اعتراف کرنا
ساتہ مجرد استوار کے کچہ اسکو مضرت ندیگا پہر دونون قائل ہو جائین اثبات و غیر تشبیہ اور نفی بلا
تعطیل کے اور یون کہین امنا بما قال اللہ تعالی علی ما اراد اللہ و یلیق باللہ و امنا بما قال
رسول اللہ صلعم علی ما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک و سلم کیونکہ علم

Marfat.com

ان اسرار کا سپرد خدا اور رسول ہے وما احسن قول القائل الاستواء معلوم والکیفیۃ مجہولۃ
والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ زیادت ایضاح وتوطیۂ صلح کے لیے مین یہ بات کہتا ہون
اور اللہ جانتا ہے کہ قصد میرا اصلاح ہے اور اتم عبادات یہی اصلاح ذات البین ہوتی ہے سواس
ایضاح کے لئے حاجت نقل کی ہے سلف سے سلف نے تصریح کی ہے استقرار کے تفسیر استوار
مین سو وجہ اوسکی یہ ہے کہ بواطن زمن نبوی مین اور بعد زمانہ رسالت کے ایک صفت پر بحیثیت
غرائز وجبلات نہ تھی بلکہ بعض بنسبت بعض کے اقوے اور اتم تھے علم وفہم مین اور اکمل تھے
استعداد مین اسی اختلاف استعدادات کی وجہ سے مراتب دعوت کے بھی متنوع ہوئے اللہ نے
کہا ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن تو ان حکمت
ایک رتبہ ہے دعوت کا واسطے بواطن صالحہ قابلہ کے اور ان موعظت ایک رتبہ ہے واسطے
دوسرے بواطن صالحہ کے اور مجادلہ ایک رتبہ ہے اور ونکے حضرت صلعم لوگون سے بقدر
اونکی عقلونکے بات چیت کرتے اور نور باطن صافی سے اُنکے بواطن پر اشراف رکھتے تھے ہر
برتن مین وہی چیز ڈالتے جسکے لائق وہ برتن ہوتا تو اب یہ گمان نکرنا چاہیے کہ جہان کہین
حضرت نے نزول مین اطلاق قول کیا ہے اور آپ پر آیت استوار اوتری ہے اوسوقت
جتنے سُننے والے نزدیک آپ کے تھے وہ سب فہم مین برابر تھے بلکہ بحسب تفاوت ہر زمان
متفاوت الفہم تھے اور حضرت نے متنوع فہوم باطن پر مطلع ہو کے ہر ذی عقل کو اوسکی عقل پر
اور ہر ذی فہم کو اوسکے فہم پر مقرر رکھا ایک جاریہ نے اشارہ طرف آسمان کے کیا تھا حضرت
نے اسیقدر پر اوسکے ایمان وتوحید مین اکتفا فرمایا کیونکہ اوسوقت سارے بواطن سایۂ قباب
عصمت مین تھے اور وقار نبوت اور ابہت رسالت اُنکو ڈھانپی ہوئی تھی اسلئے اُنمین
کوئی نزاع ظاہر ہوا اور نہ خلاف نے شہرت پکڑی نفوس استعجال وطیش وسرعت نفور سے
راکد راقد رہے پہر جسقدر وقت دراز ہوا اور اشعہ افتاب عصمت نبویہ بوجہ بُعدِ عہد رسالت
متواری ہوتی گئی خلاف واختلاف امت مین چلنے پہرنے لگا یہانتک کہ خوب ہی متفاحش
مکشوف ہوگیا اور نوبت تکفیر وسباب کی پہنچی اور نفوس مثل ثعبان کے جست کرنے لگے
اور صفو عقائد کے متکدر کرنے پر شیطان ظفرمند وکامیاب ہوا اس راز کے معلوم ہونے

Marfat.com

سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ غرائز و طبائع باوجود اختلاف و تنوع کے ہرگز موافق ساتہ بواطن کے صفا و فہم پر نہین ہو سکتے ہین اور نہ سب کے سب طرف حق صرف کی راہ پا سکتے ہین ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم اسلئے نظر طرف مقاصد کے کرنا چاہیئے کیونکہ ہر کوئی اصابت صواب مین تحری و اجتہاد کرتا ہے سو جس شخصکو زیر عصمت اسلام ملتزم احکام معترف حلال و حرام متوجہ طرف بیت اللہ الحرام کے پائے اوسکو اپنا برادر مسلمان اعتقاد کرے بہت سے اہل علم ایسے ہین کہ اونپر صحت قول خصم کے ظاہر ہو جاتی ہے لیکن وہ دیکہتے ہین کہ بہت سے عوام متبعین انکے ملتزم انکے عقیدہ کی ہین اسلئے اظہار ما فی الضمیر کو مکروہ رکہتے ہین کہ مبادا کہین انکا بازار سرد نہو جائے اب اس فتنہ کو دیکہنا چاہیئے کہ عالم تابع عامی کے ہو جاتا ہے حالانکہ امر اسکے بالعکس ہونا چاہیئے تہا ے حضرت سے ثابت ہے کہ اللہ کے ۷۰ حجاب نور کے ہین اگر ایک حجاب کو بہی اوٹہا دے تو سبحات اوسکی وجہ کے جسکو پائین جلا دین اسلئے اس گہر مین کہ دار ناپائدار ہے رویت عیان متعذر ہے آخرت دار القرار ہے وہان یہ رویت ہو گی یہ حدیث مشترک الدلالۃ دلیل ہے منکر رویت کی اس حیثیت سے کہ کشف موجب حرق ہے اور دلیل ہے مثبت رویت کی اس حیثیت سے کہ کشف کو احراق و فساد ہلاک کے ساتہ لگایا ہے جبکہ یہ رویت محل قابل فنا و ہلاک پر وارد ہو لیکن جب دار القرار مین جائے گیر ہوا اور اسکو خلعت بقاء و استقرار کی پہنائی گئی اور وہ بحر انوار مین غوطہ لگانے لگا اور مقعد صدق مین جا بیٹہا اور خلوت خانہ وصال مین جالس ہوا اور وثاق فنا و زوال سے اوسنے رہائی پائی تو اوس دم وہ حجب اوٹہ جائینگے اور سبحات متجلی ہونگے اوسکو ایک ایسی جگہ ہاتہ آئے گی جو کہ زوال و احراق و آفات سے مامون ہے اور یہ صفات ان صفات کی طبیعت پر باقی نرہینگی بلکہ جسقدر ساغر تجلی بہر بہر کر سامنے آئین گے اوتنی فریاد ہلم و ہات کی زیادہ ہو گی فسبحانہ ما اعظم شانہ آج دنیا مین دل اللہ تعالے کو نظر ایمان سے دیکہتے ہین کل آخرت مین ابصار اوسکو بنظر عیان دیکہین گے حدیث انکم لترون ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون فی رویتہ صحیح ہے اسجگہہ نظر کو ساتہ نظر کے تشبیہہ دی ہے نہ منظور کو ساتہ منظور کے ایک قوم علما کو دنیا مین علم الیقین سے نصیب ملا ہے اور دوسری قوم کو جو انسے اعلے رتبہ ہے عین الیقین

Marfat.com

سے نصیب حاصل ہوا ہے جسطرح فرمایا نبی نے لی مع اللہ وقت اور حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا
اصبحت مومنا حقا یہ اسلئے کہ اُنکو ایمان مین ایک ایسا رتبہ مکشوف ہوا ہے جو سوا رتبہ علم کے تھا
اُسی مطالعہ کی وجہ سے معاذ کہتے تھے تعالوا نؤمن ساعۃ آؤ ایکدم ہم ایمان لائین یہ دلیل ہے
تفاوت مراتب و زیادت و نقصان ایمان پر جسطرح کہ بعض علما کا مذہب ہے اور بعض کا مذہب
یہ ہے کہ ایمان نہ زیادہ ہو اور نہ ناقص و لکل قائل فلقولہ وجہ و مخرج ایک جماعت علما متقین
کا مرتبہ عین الیقین اسطرح پر ہو جاتا ہے کہ گویا اُنکا ایمان محسوس مناظر ہے جسطرح کہا ہے
لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا انکے سامنے غیب مثل عین کے ہو جاتا ہے قیامت مین مرتبہ
انکے رویت کا اور بھی زیادہ ہو جائیگا اوس سے بڑھکر جو کہ دنیا مین حاصل تھا اے برادر منکر
رُویت جو بات کہ تیرے سمجھ مین آئی ہے وہ اُسطرح پر نہین ہے جس تک تیرا فہم پہنچا ہے کیونکہ
تو نے یہی سمجھا ہے کہ رویت جب ہوتی ہے تو بواسطہ اشعہ لمعات کے ہوتی ہے جو کہ حدقہ سے
اوٹھتے ہین اور اوسمین اعتدال مسافت و ہوا شفاف کا ہونا شرط ہے حالانکہ یہ فن جسکو
تو نے سمجھا ہے عالم شہادات و ملک سے ہے عین و حدقہ دن قیامت کے اس طبیعت معہود
فی الدنیا پر باقی نہ رہینگے بلکہ قدرت طرف حکمت کے اور حکمت طرف قدرت اور قلب طرف
عین کے اور عین طرف قلب کے متحرک ہوگی اسیطرح ہوا و شعاع و الوان و اکوان خلاف
تیرے فہم و مالوف و معہود کے ہونگے زمین آسمان سب بدل جائیگا واحد قہار بارز ہوگا ای محصور
عالم ملک و شہادت تو طرف ملکوت و غیب کے بارز ہو اور متقعر جہات و ادوات و آلات سے اوپر
کو چڑھ مین اسپر ایمان لایا ہون کہ مومنین اللہ تعالے کو دیکھینگے اور کفار اوسکی رویت سے
محجوب ہونگے جسطرح کہ تنزیل نے خبر دی ہے اور اسکی صحت پر دلیل واضح و برہان ساطع
قائم ہے خلق رویت مین بقدر تفاوت مراتب عبودیت و منازل قرب کے متفاوت ہوگی
انبیا کا رتبہ رویت مین اور ہوگا اور اولیا کا اور اور عوام مومنین کا اور وہان رویت
بصر و بصیرت دونون شریک ہونگی اور ایک طبیعت و صفت ہو جائینگی اولیا آخرت مین
اُسطرح پر دیکھینگے جسطرح انبیا دنیا مین دیکھتے ہین پھر اسی نہج پر مراتب نبوت و رسالت
کے رویت مین متفاوت ہونگے خواص انبیا اوسطرح پر دیکھینگے جسطرح ہماری حضرت

نے شب معراج مین دیکہا تہا حضرت کا رتبہ رویت مین سب سے زیادہ ہوگا لگتا ہے کہ اسی
رتبہ کا نام مقام محمود ہو جسکا وعدہ آپسے ہوا ہے اسمین کوئی غیر حضرت کا شریک نہو گا ۸
ہم اسبات کی گواہی دیتے ہین کہ حضرت رسول ہین اللہ کے اللہ تعالے نے اُنکو ہدایت و دین
حق دیکر بہیجا ہے تاکہ یہ دین سب دینونپر غالب ہوجائے اگرچہ مشرک برے بُرا مانا کرین معجزات
باہرہ و براہین ظاہرہ سے آپکی مدد کی گئی چاند پہٹ گیا پتہرنے سلام کیا آمم جن متمردین نے
بیعت کی شیاطین سرکش سامنے آپکی رسالت کے زیر ہوگئے ذراع زہر آلودہ بول اُٹہا
آپکی دعاسے دہانے ابر کے کہل گئے اونٹ نے بات کی کوئیکا پانی تہوک سے میٹہا ہوگیا انگلیونکے
بیچمین سے پانی کا چشمہ نکلا فرشتے آپکی مدد کے لئے کہلم کہلا آئے اسکے سوا اور بہت سے
معجزات و آیات بے انتہا ہین بڑا معجزہ سور قرآن ہے لکن وجہ اعجاز فرقان کے اوسیکو
کہلتی ہے جوکہ ایمان و عرفان سے ریّان و سیراب ہو اور اُسکا دل مورد الہام اور اُسکی
زبان مصدر احکام ہو اور وہ نطق بہونی نکرے اور حکم ند سے مگر ساتہ تقے کے حضرت کے
دین سے سائر ملل و ادیان منسوخ ہوگئے آپکی کتاب نے سائر کتب منزلہ سالف زمان کو زائل
کردیا ؏ یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست ؛ کتب خانۂ چند ملت بشست
؏ نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت ؛ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد
ہم سب انبیاء و رسل و ملائکہ پر ایمان لائے ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ سب آسمان
فرشتونسے بہرے ہوئے ہین پہر کوئی اُنمین سے طرف زمین کے اوترتا ہے بعض اُنمین کروبین
ہین اور بعض روحانیین اور بعض حاملان عرش اور کرام کاتبین یہ بنی آدم پر موکل ہین
اور جیسے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام کہ یہ قابض ارواح ہین اور
بعض خزنۂ جنان ہین اور بعض زبانیہ نیران اور کوئی مالک و رضوان ہم ان سب پر ایمان
رکہتے ہین اور اقرار انکے حقیّت کا کرتے ہین پر اس ایمان کے بعد ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ
ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہین نبوت کا دروازہ بعد آپکے بند ہوگیا اور پر دہ رسالت
کا ڈالدیا گیا اب بعد آپکی نبوت کے کوئی نبوت نہین ہے تمام خلق اور سائر ملل و ادیان پر آپکی
ہی اطاعت و انقیاد ہر فعل و ترک مین جو آپسے پہلے تہا واجب ہے اب ہر طریق سوا آپکے

طریق متابعت کے مسدود ہے اور ہر دعوت سوا آپکے دعوت رسالت کے مردود ہے
ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ جو اولیاء آپکی امت کے ہین اُنسے کرامات و اجابات ہوتی ہین حضرت
کے زمانے مین بہی آپکے اتباع سے ظہور کرامات و خوارق عادات کا ہوا تہا اولیاء کی کرامات
تتمہ ہین معجزات انبیاء کے جسکے ہاتہ پر کچہ اشیاء مخرقات ظاہر ہوں اور وہ ملتزم احکام شریعت
کا ہو تو ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ وہ زندیق ہے اور جو کچہ اُس سے ظاہر ہوا ہے وہ مکر و استدراج
ہے اولیاء کے کرامات انواع طرح پر ہوتے ہین جیسے سماع ہواتف کا ہوا سے اور سماع ندا کا
بواطن سے اور طے ہوجانا ارض کا اور تقلب اعیان کا کہ پتہر سونا ہوجائے اور کشف ضمیر اور علم
بعض حوادث کا قبل تکوّن کے یہ سب برکات ہین متابعت آنحضرت صللم کے اور سب
لوگون مین سے اوفر الحظ ساتہ صحبت و قرب و عبودیت کے وہ شخص ہوتا ہے جو کہ اوفر الحظ
ہے متابعت نبی صللم سے اللہ تعالے نے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ وقال تعالے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ہونا کرامات کا کچہہ
نشان صحت حال نہین ہے کہ اگر یہ کرامت ہو تو حال صحیح نہ ٹہرے بلکہ کبہی وہ شخص جس سے کوئی کرامت
نہین ہوتی ہے افضل ہوتا ہے صاحب کشف و کرامات سے اور یہ ایک عجیب بات ہے کیونکہ جب
شخص کو کشف کسی قدرت و خرق عادات کا ہوتا ہے تو وہ بوجہ ضعف یقین کے ہوتا ہے
تاکہ اوسکا ایمان قوی ہو یہ اللہ کی ایک رحمت ہے واسطے اپنے بندونکے کہ اُنکو ثواب
معجل دیتا ہے اور فوق انکے وہ لوگ ہین کہ اُنکے دلون سے حجب اُٹہہ گئی اور بواطن اُنکی
مباشر روح یقین و صرف معرفت ہوگئے ہین اُنکو کچہ حاجت مدد مخرقات و رویت قدرت و
آیات کے نہین ہوتی ہے اسی جگہ سے اصحاب حضرت سے کرامات کی نقل بہت کم آئی ہے
اور متاخرین مشایخ و صادقین سے بکثرت منقول ہوئی ہے کیونکہ اُنکے بواطن بسبب برکت
صحبت و مجاورت نبوی و نزول وحی و تردد و ہبوط ملائکہ کے درخشان تہے اُنہون نے
آخرت کا معائنہ کر لیا تہا اسلئے دنیا مین زاہد تہے اُنکے نفوس متزکی اور عادات منخلع اور مرائی
قلوب مصقل ہوگئے تہے وہ رویت کرامات و استماع آثار قدرت سے بے نیاز تہے پہر جس
شخص کا یقین اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اجزاء عالم حکمت مین وہ چیز دیکہتا ہے جو اوسکا غیر

Marfat.com

قدرت مین دیکھتا ہے اور قدرت کو پردہ حکمت کے اندر پوشیدہ پاتا ہے اگر اوسکے لئے قدرت
متجرد ہوکر منکشف ہوجائے تو بہی اُسکو کچہ استغراب نہین ہوتا اور جو شخص کہ مستغرب للقدرۃ
ہے اُسکا یقین اس قدرت سے قوی ہوتا ہے کیونکہ وہ بسبب حکمت کے محجوب عن القدرۃ
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ رؤیا صالحہ ایک جزء ہے ۴۶ اجزاء نبوت سے اور اولیاء و صلحاء
مومنین کو انکی منامات مین لوائح و لوامح ملکوت منکشف ہوتے ہین سو تو اگر خواب کا اعتبار کرے تو
تجکو آیات ظاہرہ و قدرت باہرہ الہی کے عجائب نظر آئین کیونکہ خواب مین کبھی وہ چیز منکشف ہوتی
ہے جو کہ بعد ایک سال یا ایک ماہ کے ہونے والی ہے پس شئے معدوم جو کہ ابتک موجود نہین
ہے اللہ تعالے تجکو اسپر قبل اُسکے ایجاد کے اطلاع دیتا ہے "تاکہ تجکو یہ بات بتائی کہ کوئی تیرا
خالق و معبود ہے جو کہ علام الغیوب ہے تجکو قصہ منام ابراہیم خلیل کا معلوم ہے اور حضرت
سے کہا تہا اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلا فعلیک بحسن الاقتداء و قد ظفرت بکمال
الاہتداء ۹ میراث نبوت کی علم ہے اس علم کے وارث اصحاب و اہل بیت رسالت ہین
پہر ان سبکی محبت واجب ہے تو طرف ایک جہت کے مائل نہو اور دوسری جہت کو نہ چہوڑ کہ
یہ ہوی ہے اشتغال ساتھ عصبیت و خوض کے امر صحابہ و عترت مین شغل بطالین ہے ایک قوم
نے بطالت کے ساتھ استدراج کیا اور مخالفات و ارتکاب مناہی پر جرأت کی اور اپنے زعم کو
محبت سمجہا اور اُنکے جی نے اُنسے یہ کہدیا کہ یہی محبت تمہارے کام آئیگی حالانکہ یہ بات نہین
ہے بلکہ جب تک وہ جادہ مستقیمہ پر قایم نہونگے تب تک یہ محبت بغیر تقوے کے کچہ کار آمد نہ
ہوگی جب نماز فوت ہوئی اور اوقات ضائع ہوے اور گناہ کا ارتکاب ہوا اور محارم مباح
ہوگئی تو اب کسطرح یہ محبت اونکا جبر کریگی فاطمہ بنت رسولخدا صلعم کا دوست رکہنا واجب
ہے اور یہی بات ہر مومن کی دل مین گنجایش کرتی ہے حضرت کا قول بہی سنا ہے کہ فاطمہ
کے حق مین کیا کہا تہا فاطمۃ بضعۃ منی پہر یہ فرمایا تہا اعملی لا اغنی عنک من اللہ شیئا پہر یہ
بہی سنا ہوگا کہ فاطمہ کا زہد دنیا مین اور انکا علم و عمل و تجرع مرارات فقر و قلت و حسن
صبر و احتساب کیسا کچہ تہا تو یہی امور موجب اُنکی محبت کے دل مسلین ہین اگر یہ صفات
ظاہرہ اونمین نہوتی تو مجرد نسبت باہمی اُنکی ساتھ حضرت کی موجب محبت کی نہوتی پہر جبکہ

Marfat.com

یہ سب اوصاف جمع ہوگئے تو اب کسطرح اُنکی محبت واجب نہوگی حسن وحسین رضی اللہ عنہا فاطمہ
کی اولاد ہین اور اُنکی اولاد خود فاطمہ کی اولاد ہے تو یہ سب اولاد رسول صلعم کی ٹہری
پس جسکے دلمین حب رسول ہوگا اوسکو حب اولاد رسول کا ہونا بہی ضرور ہے باقی رہے
اصحاب حضرت کے سو فضائل ابوبکر وعمر وعثمان وعلی کے لا تحصر ہین اور نیز علی مرتضےٰ کو صحابی
رسول خدا کہنا بنسبت قرابت کے اکمل تر ہے وصف مین والکل حال کیونکہ نسبت قرابت
کی صوری ہے اور نسبت صحبت کی معنوی تو اب کسی مومن کے دلمین کب اس امر کی گنجایش
ہوسکتی ہے کہ وہ اصحاب حضرت مین قدح وجرح کرے حالانکہ وہ حضرت کے ساتہ مثل ایک
جان وتن کے تہے اُنہون نے اپنے اموال وازواج صرف کردئے اور اوطان سے ہجرت
کرگئے اور ہمسرون اور یارون ہمدمونکو محبت نبوی مین چہوڑ دیا لکن جس کسی پر اس
امت مین سے شیطان نے فتح پائی ہے اور اوسکے عقائد مین میل جول وسوسۂ ابلیس کا ہوگیا
وہ ناپاک ہے اُسکی ضمائر مین بسبب مشاجرات باہمی کے کینہ وعداوت نے قدم جمایا
اور یہ احقاد وضغائن ایسے مستحکم ہوگئے کہ لوگون نے اوسکو متوارث کرلیا اور متجسد ومتجذب
طرف اہوار کے ہوگئے جنکے اصول مضبوط اور فروع شاخ درشاخ ہین سو تواہی مبرا ہوا لے
وعصبیت سے اسبابنکو جان لے کہ اصحاب آنحضرت باوجود نزاہت بواطن وطہارت قلوب
کے بشر تہے وہ بہی نفوس رکہتے تہے نفوس کے لئے صفات ہوتی ہین سو اُنکے نفوس جب
بصفت قلوب منکرہ ظاہر ہوتے تو وہ رجوع طرف اپنے دلونکے کرکے امور نفسانیہ کا انکار
کرتے تہے اُنکی آثار نفوس مین سے کچہ ذرا سا اثر طرف اُن نفوس کے پہنچا ہے جو کہ عادم
قلوب تہے اسلئے اُنکو قضایا اُنکے نفوس کے دریافت نہوئے بلکہ اُنہون نے اسی خسیت
نفسیت کا ادراک کیا اور ظاہر مین جو مفہوم نفوس کا نزدیک انکے تہا اُسیکی بنیاد پر تصرف
کرکے بدعات وشبہات مین گرفتار ہوگئے اور ہر مورد مین وارد ہوئے اور ہر آب غیر
سائغ کو نوش کیا اور صفار قلب اُنپر دشوار ہوگیا اور طرف انصاف کے رجوع نہ کرسکے
حالانکہ نفوس صحابہ کے صفات نفسانیہ بہت کم رکہتے تہے اسلئے کہ وہ محفوف بانوار قلوب
تہے لکن جب ان نفوس امارہ بالسوء والون نے اس امر کو متوارث کرلیا تو انہین حدوث

بغض وعداوت کا ساتہ اُنکے ہوانجگو اگر نصیحت قبول ہے تو تو اس تصرف سے باز رہ اور
سب سے یکسان محبت والفت رکہہ کسیکی محبت کو انمین سے کسیکی محبت پر ترجیح ندے اور
تفضیل وغلو سے بہی باز رہ کیونکہ مقدمہ انکا خوض کرنے سے اکبر تر ہے تجکو اختیار کرنے مین
عقیدۂ سلیمہ کے اسیقدر کافی ہے جو کہا گیا یہ ضرور نہین ہے کہ تو ایک کو دوسرے سے زیادہ
دوست رکہے اور ایک کے فضل کا دوسرے کے فضل سے زیادہ تر معتقد ہو بلکہ تو سبکا
محب اور سبکے فضل کا معترف علی حدٍ سواء رہ اور خلافت خلفاء اربعہ کا اعتقاد کر علی و
معاویہ جب باہم قتال وخصام کرتے تہے تو دونون طرف کے لوگ ایک دوسرے کو برا کہتے لیکن
ایک نے دوسرے کو کافر نکہا سو تو بہی کسی جاہل سابق کو کافر نکہہ امیر المومنین علی رضی اللہ
عنہ اپنی خلافت مین مجتہد مصیب تہے اور سب سے زیادہ حقدار خلافت کے تہے اور اجتہاد
معاویہ کا بابت خلافت کے خطا تہا کیونکہ معاویہ باوجود علی کے استحقاق خلافت کا رکہتے
تہے واللہ ینفعنا بمحبتھم ویحشرنا فی زمرتھم امین ۱۰ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ بعد موت
کے جو کچہ پاس مردہ کے کہا جاتا ہے یا اُس مردہ سے کہا جاتا ہے وہ اُسکو سنتا ہے جسطرح
کہ اپنی زندگی مین سنتا تہا اور نہلانے والیکی سختی ونرمی سے متاثر ہوتا ہے اور جو کوئی اُسکے
بدن کو ہات لگاتا ہے اُسکو جانتا ہے وہ حواس جو منعدم ہو گئے ہین وہ اوسمین منکتم ہوتے
ہین ہمکو امر سیت وسماع ورویت میت مین کچہ شک وشبہ نہین ہے اخبار اسی پر دلیل ہین
تو تفتیش کریگا تو پائیگا اور اہل وخاصہ خدا نے اس امر کو اپنے ذوق سے پایا ہے اور
جانکر یقین کیا ہے اللہ نے اُنپر یہ بات ظاہر کر دی ہے اور اُنکو اس حال پر مطلع فرما دیا ہی
دو فرشتے منکر نکیر آکر سوال کرتے ہین یہ سوال مقبور ہی سے ہوتا ہے اور ظاہر امر یہ ہے
کہ سوختہ وغرق شدہ سے بہی ہوتا ہے اور اوس شخص سے بہی جسکو کسی درندہ نے کہا لیا
ہے غرضکہ کسی طرح پر مرے باوجود اختلاف احوال کے مسئول ہوتا ہے یہ سئلت ایک ابتلا
ہے طرف سے اللہ کے واسطے بندونکے یہ ایک منزل ہے منجملہ منازل آخرت وموافقت آخرت کے
ہمکو ضغطہ قبر کا بہی اعتقاد ہے قبر ایک چمن ہے بہشت کے چمنون مین سے یا ایک گڑہا ہے
دوزخ کے گڑہون سے ارواح واجساد نعیم مقیم وعذاب الیم مین شریک ہین قالب بعد خاک

ہوجانے اور سفال وخشت بنی کی ہمراہ اپنے روح کے تنعیم وعذاب مین شریک حال یکدیگر رہتے
ہین اللہ تعالے دن عرض نشور کے ہر قالب اور اُسکی روح کو جمع کریگا ابراہیم علیہ السلام کا
قصہ بابت چار پرندونکے اس راز کا اظہار ہے کشف اس غطا کا بعد موت کے ہوگا فکشفنا
عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید اُسوقت آنکھ کھلے گی اور انسان خواب وغفلت وجہل سے
جاگے گا اور ایک اور ہی عالم دیکھیگا جسکو وہ کبھی نہ دیکھا تہا اور جنت ونار کو دیکھیگا ہمارا عقیدہ
یہ ہے کہ بہشت ودوزخ اسدم موجود ومخلوق ہین جو کچھ دربارہ عظم امر جنت آیا ہے جیسے حور
قصور ولدان غلمان انہار اشجار وہ سب حق ہے جمیع امر جنت کو اس خبر پر قیاس کرنا چاہیے
کہ جب کوی بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کہنے پر اُسکو ایک درخت دیا جاتا ہے جس کے
سایہ مین سو برس تک سوار چلے سو یہ سب حق ہے بلکہ وہان اس سے بہی بڑہکر ہے جو کہ
کسی آنکہہ نے دیکہا اور نہ کان نے سنا اور نہ دلین اوسکا خطرہ گزرا وانما اخبرنا بیسیر
عن کثیر علی قدر وہمک وخیالک وضیق وعائک اسلئے کہ جبتک آدمی اس جہان مین ہے
تب تک برتن اُسکے فہم کا بقدر تنگی اس عالم کے تنگ ہوتا ہے اور جو لوگ مقید اپنے عقلون
کے ہین وہ کوی شے قبول نہین کرتے مگر وہی شے جسپر برہان دلالت کرتی ہے اور جامر بے
برہان عقلی ہے وہ نزدیک اُنکے تخلف وہذیان ہے سو یہ لوگ ملاحدہ وزنادقہ اجہل خلق
اللہ باللہ ہین اُنکا آخرت مین کچھ حصہ نہین ہے آنکے فساد امر پر یہی اختلاف انکے آرا کا دلیل
ہے اور صحت امر انبیاء پر یہی اتفاق انبیاء کا اصول غیر مختلف الفروع پر دلیل ہے ہم عقائد
رکہتے ہین کہ اللہ تعالے دن حساب کے ساری خلائق کو مبعوث اور تمام خلق کو صعید واحد
مین مجموع کرکے نقیر وقطمیر کا حساب کتاب لیگا ایک فریق جنت مین ابد الآباد رہیگا اور دوسرا
فریق سعیر مین مخلد ہوگا وضرب بینھم بسور لہ باب جسنے یہ کہا کہ نار مین مخلد نہ رہیگا اوسنے خطا
کی ایکقوم فقط ذائقہ گیر نار ہوگی اور دوسری قوم قدرے قلیل آگ مین رہیگی اور کچھ
لوگ بقدر ذنوب کے ٹہرینگے اہل بدع کا حال مثل اہل کبائر کے ہوگا مخلد فی النار نہونگے
حدیث مین آیا ہے کہ یہ امت تہتر فرقے ہو جائیگی بہتر فرقے نار مین جائینگے اور ایک جنت
مین یہ خبر واحد اہل سنت وجماعت ہین سو اس حدیث مین ہونا اہل بدعت کا اس امت سے

Marfat.com

ثابت کیا ہے نار مین جانے سے کچھ خلود لازم نہین آتا رہا فرقہ ناجیہ سو وہ ذائق نار نہوگا اور نہ خوا
اُسکا نار مین ہوگا مگر واسطے تحلت قسم کے باقی لوگ نار مین جاکر پہر نکلین گے اسلئے ہم اس امر کے
معتقد نہین ہین کہ مصلی صائم حاجی مزکی مخلد فی النار ہوگا گو مرتکب کبیرہ و بدعت ہو ایک
اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ انبیا ر دن قیامت کے شفاعت کرینگے اُنکی سفارش سے اکثر خلق آگ سی باہر
آئی گی اولیار اور مومنین کے لئے یہی شفاعت وجاہ نزدیک خدا کے بقدر اُنکے مراتب کے
ہوگی ہم اسکے بہی معتقد ہین کہ پلصراط حق ہے بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز
اور ترازو بہی حق ہے اُسکے پلے ہین اور ایک لسان اللہ کی قدرت کے سامنے تلنا اعمال کا
میزان مین کچھ تعجب کی بات نہین ہے تجھے یہی جواہر و اعراض معلوم ہین اسلئے تو وزن اعراض سے
عجب کرتا ہے اور قائل وزن پر ہنستا ہے اور جسکو اللہ نے اسرار و عجائب اقدار پر اطلاع
بخشی ہے وہ تیرے اس قصور عقل پر خندہ زن ہے اور تیری رکاکت فہم پر عیب گیر فالیوم
الذین امنوا من الکفار یضحکون جو شخص عاقل ہوکر امور آخرت کا منکر ہے وہ اس فن والے
کے سامنے کودک سے بہی کم عقل تر ہے ہمارا یہ بہی اعتقاد ہے کہ حوض مورود جو کہ مخصوص ہے
ساتہ نبی صلعم کے حق ہے ہم اسکے معتقد نہین ہین کہ اہل کبائر کا نار پر وارد ہونا ضرور ہے
ہم قطعاً یہ بات نہین کہتے ہین بلکہ جائز ہے کہ اللہ تعالے اُنسے تجاوز کرے اور اُنکے سیئات کا
کفارہ کر دے اور نہ کسی کے لئے ہم یقین جنتی ہونے کا کرین بسبب اُسکے اعمال صالحہ
و طرائق حمیدہ کے بلکہ ہم اُسکے لئے امید جنت کی رکہتے ہین جائز ہے کہ اللہ اُسکو نار پر وارد
کرے ہان مگر وہ لوگ جنکو رضوان پر تنزیل نے نص کی ہے قال تعالے لقد رضی اللہ
عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ عیسے علیہ السلام آسمان سے زمین
پر اُترین گے اور دجال بر آمد ہوگا اور سورج مغرب کے طرف سے نکلیگا یہ سب بلا شک و شبہ حق
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ خلافت قریش مین ہے قیامت تک غیر اُنسے اس بارہ مین
مجادلہ نہین کر سکتا ہے ہم اعتقاد کرتے ہین وجوب انقیاد کا واسطے امام وقت کے بنی عباس
مین سے اور واسطے سائر ولاۃ کے جو اُنسے پہلے تہے اور جو کوئی امام پر خروج کرے اوس سے قتال کرنا
درست ہے ہم معتقد ہین جمعہ و جماعات و وجوب قضار حقوق مسلمین اور اتفاق کرنے کی حسن حسم

پر کہ وہ اتفاق کرین ہمکو اُنکے اجماع کرنے کا بہی اعتقاد ہے ہم اپنے رائے پر اجماع مسلمین کو چہوڑ کر نہین جم سکتے وکل ذلک بتوفیق اللہ تعالے انتہی کلام الشیخ رضی اللہ عنہ ملخصاً وما احسنہ واتقنہ واوفقہ بالکتاب والسنۃ شیخ رح نے اس عقیدہ کو بحالت مجاورت مکہ حرسہا اللہ تعالے بحسب فرمائش بعض اخوان مسلمین بعد استخارہ کرنے اور ملتزم ومستجارمین دعا مانگنی اور ارکان واستار کے ساتہ تمسک کرنے کے تالیف کیا ہے اور اسکا نام اعلام الہدے وعقیدۃ ارباب التقے رکہا ہے یہ رسالہ مشتمل ہے دس فصل پر ہر فصل مشتمل ہے جواہر زواہر عبائر حسنہ پر مینے اسجگہہ تمام تقریر اُس تحریر کی نہین لکہی اسلئے کہ وہ لائق اہل علم کامل وعرفان صادق کے ہے نفس مسائل اعتقاد کو جستہ جستہ ہر فصل سے لیلیا ہے وباللہ التوفیق

فصل بیان مین اختلاف وانتقاد بعض عقائد فرقۂ ناجیہ کے باختصار تمام بموجب بیانات مندرجہ فصول مقدمہ رسالہ ہذا کے

افقہ اکبر **ق** تلفظ ہمارا ساتہ قرآن کے مخلوق ہے اسیطرح لکہنا ہمارا اُسکو مخلوق ہے اور پڑہنا ہمارا اُسکو مخلوق ہے انتہی **ص** یہ قول خلاف ظاہر حدیث ہے سلف نے اسمین بحث نہین کی ہے کہ لفظ وتلاوت وکتابت مخلوق ہے یا غیر مخلوق اسلئے خوض کرنا اسمین بہتر نہین سکوت کفایت کرتا ہے **ق** وہ بلا آلہ وحرف کے کلام کرتا ہے حروف مخلوق ہے **ص** یہ درست ہے کہ کلام خدا کا بلا آلہ ہے مگر نفی حرف وخلق حرف کی ٹہیک نہین حرف وصوت کا ثبوت خود حدیث مین موجود ہے اور حروف ہجا رقدیم ہین نہ حادث **ق** وہ موجود ہے مگر بلا جسم وجوہر وعرض **ص** مضمون صحیح ہے مگر استعمال ان الفاظ کا سلف سے ثابت نہین ہوا **ق** سارے ایماندار ایمان وتوحید مین برابر ہین اور اعمال مین کم وبیش **ص** زیادت ونقصان ایمان کا کتاب وسنت سے ثابت ہے پہر انکار بیجا ہے اور بعض اہل علم نے اسکو راجع طرف نزاع لفظی کے کیا ہے ہمارا ایمان اور ابوبکر وجبریل

علیہ السلام کا ایمان برابر نہین ہے ق ہر صفت کا فارسی مین بولنا جائز ہے سوائے یدگی
ص یہ استثنار بے دلیل ہے ق ایمان نہ بڑھے نہ گھٹے ص تقدم الکلام علیہ
ق ایمان غیر عمل ص لکن ظاہر کتاب وسنت سے داخل ہونا عمل کا ایمان مین
پایا جاتا ہے اور اقوال علمار کے اسبارہ مین مختلف ہین ق حروف وسیاہی وکاغذ
وکتابت سب مخلوق ہین ص حرف مین بحث ہے باقی درست ہے ق استطاعت
ہمراہ فعل کے ہوتی ہے ص کتاب وسنت اس سے بلکل ساکت ہے ق قصر وافطار
رخصت ہے سفر مین ص اسمین بابت رخصت وعزیمت کے بحث ہے نیل الاوطار
مین دیکھنا چاہیے ق وہ دن ہزار برس کا ہوگا ص بلکہ پچاس ہزار برس کا
ہوگا ق دیدار خدا بلا کیف وشبہ وجہت ہوگا ص نفی جہت ومقابلہ ومسافت
ونحوہا سے سلف نے سکوت کیا ہے اسمین خوض کرنا فضول ہے ۲ عقیدہ اشعری
ق صفات نہ عین ہے نہ غیر الخ ص سلف نے اسمین کبھی خوض نہین کیا اور کتاب
وسنت اس سے ساکت ہین قطعیہ علے غض لا اولی ق قرارت قرآن مخلوق ہے ص
سلف نے اسمین کلام نہین کیا اہل کلام کا یہ خوض ہے پس بس ق کلام معنی قائم
بالنفس ہے ص یعنے اللہ کا کلام نفسی ہے بلا حرف وصوت کے سو یہ بات خلاف ظاہر
حدیث ہے کتاب وسنت سے کہین اتا پتا اس کلام نفسی کا نہین ملتا ہے مگر قول شعرار
مین والشعراء یتبعھم الغاوون ق استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے ص کلام
اسپر گزر چکا ق بندہ کاسب ہے ص اسکی صحت اطلاق مین بحث ہے اگرچہ ایک
جماعت اہل سنت کا قول یہی ہے ق یہ جائز نہین کہ رؤیت خدا کی کسی مکان یا صورت
یا مقابلہ یا اتصال شعاع سے ہو ص اسمین خوض کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہے صرف
اعتقاد لانا وقوع رؤیت پر علی مراد اللہ تعالے کفایت کرتا ہے ق عمل کرنا ارکان
سے فرع ایمان ہے ص یعنے عمل داخل ایمان نہین ہے اسپر کلام گزر چکا اہل حدیث کے
نزدیک ایمان عبارت ہے اقرار لسان تصدیق جنان عمل بالارکان سے ظاہر کتاب و
سنت اسیکے ساتھ ناطق ہے واللہ اعلم ۳ عقیدہ غزالی رح ق نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض

فوق ہر شے ہے بفوقیت مکانت نہ مکانیت **ص** یہ معانی صحیح ہین لکن یہ الفاظ مبتدع ہین سورہ
اخلاص اور آیۃ الکرسی کے ہوتے ہوئے ان الفاظ سے تنزیہ یا وصف کرنا بیفائدہ ہے
ہمکو امرار و اجرار صفات کا کما جاءت کفایت کرتا ہے **ق** وہ محتاج گوش و سوراخ
گوش و حدقہ و مژگان نہین ہے بغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتھ کے پکڑتا ہے **ص** یہہ
ٹھیک ہے لکن صفت آذن و ید حدیث سے ثابت ہے بلا تشبیہ و تمثیل اور اس عبارت سے
ایک رائحہ نفی ید و اُذن کا نکلتا ہے سو کچھ احتیاج اس عبارت کی نہین ہے **ق** نہ ایسی
آواز سے نہ ایسی حرف سے الخ **ص** اس تقریر مین نفی حرف و صوت کی ہے مگر بقید
انسلال ہوا اور شفتین پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ حرف و صوت تو ہے لکن نہ ہمارا سا حرف
و صوت سو یہ عقیدہ اس معنی پر صحیح ہے اور اگر مراد مطلقاً نفی ہے حرف و صوت کی تو بالکل
خلاف سنت صحیحہ مطہرہ ہے **ق** موسے علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر حرف و صوت
کے سنا **ص** یہ تصریح ہرگز کسی آیت یا حدیث مین نہین آئی ہے اور نہ اسمین کچھ ضرورت
خوض کرنے کی ہے ہمکو فقط اتنی بات پر ایمان لانا کفایت کرتا ہے کہ کلم اللہ موسی تکلیما **ق**
اللہ جوہر متحیز نہین ہے اور نہ جسم اور نہ عرض اور نہ مختص بجہت **ص** ہم پہلے کہہ چکے
ہین کہ یہ الفاظ مبتدع ہین گو معنی صحیح ہوں اور جہت فوق و علو و استوا ر کتاب و سنت سے
ثابت ہے انکار اُسکا انکار قرآن و حدیث ہے **ق** نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے
ص کلام نفسی ہونے پر کوئی دلیل کتاب یا سنت یا قول سلف یا اجماع امت سے
ثابت نہین ہے بلکہ اللہ کا کلام حرف و صوت ہے گو مثل حرف و صوت مخلوق کے نہو احادیث
صحیحہ اسی پر دلیل ہین انکار کرنا حرف و صوت کا مجرد قال و قیل اہل کلام ہے **ق** تکلیف
مالایطاق دینا جائز ہے **ص** اسمین خلاف اہل علم ہے راجح یہ ہے کہ جائز نہین ہے
بدلیل قولہ تعالے لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور کریمہ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ
نازل ہے **ہم عقائد نسفے ق** نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود
نہ متبعض نہ متجزی نہ مترکب نہ متناہی نہ موصوف بماہیت و کیفیت نہ متمکن اندر کسی
مکان کے نہ اُسپر کوئی زمانہ جاری ہو **ص** یہ سارے الفاظ تراشیدہ اہل کلام

Marfat.com

اور مبتدعین اسلام کے ہین آئین سے کوئی لفظ قرآن یا حدیث مین نہین آیا ہے یہ الفاظ متکلمین نے واسطے تنزیہ رب جل جلالہ کے تراشے ہین اللہ تعالے نے سلف کو اس تراش خراش سے ہمیشہ عافیت مین رکہا جو تنزیہ و تقدیس کلمات کتاب وسنت مین ہے وہ مغنی ہے ان الفاظ مخترعہ وعبارات محدثہ سے گو معانی ان مبانی کے فی نفسہا صحیح ہون ق اللہ کی صفات نہ عین نہ غیر ص ہمکو سرے ہی سے کچہ خوض وبحث کرنا ایسے مسائل مین ضرور نہین ہے جبات سے سلف صالحین نے تعرض نہین کیا اُسمین خوض کرنیکا نتیجہ بجز اسکے اور کچہ نہین ہے کہ انسان حق کو ناحق یا باطل کو حق سمجہ بیٹہے اور گرہ کا نقصان کرے اللہ جانے اور اُسکے صفات جانین ق اللہ کا کلام جنس حرف وصوت سے نہین ہے ص مکرر گزر چکا ہے کہ نفی حرف وصوت کے کلام باریتعالے سے خلاف کتاب وسنت ہے اللہ کے کلام پر اطلاق قول وکلمہ وکلمات وحدیث وحرف وصوت کا قرآن وحدیث سے ثابت ہے جس لفظ وعبارت کو اللہ ورسول اطلاق وتلفظ کرین کسی بشر کو انکار اُسکا نہین پہنچتا ہے کیونکہ یہ انکار منجر بانکار کتاب وسنت ہوتا ہے ق نہ کسی مکان وجہت ومقابلہ واتصال شعاع وثبوت مسافت سے ص بحث کرنا ان الفاظ سے طریقہ اہل حدیث پر بدعت ہے اسلئے کہ کتاب وسنت سے فقط رؤیت ثابت ہے نہ یہ قیود ہم کون ہین جو اسمین خوض کرین اور عقیدہ مین بسبب اس خوض بعض کے راہ صواب سے دور جا پڑین وباللہ العصمۃ ق استطاعت ہمراہ فعل کے ہے ص یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور ایسی بحث ہے جسمین سلف نے خوض نہین کیا ق ایمان نہ بڑہے نہ گھٹے ص کتاب وسنت شاہد ہین زیادت ونقصان ایمان پر کچہ حاجت تاویل کی نہین ہے ظاہر قرآن وحدیث پر ایمان لانا کافی ہے ق انا مومن حقا کہے نہ انشاء اللہ تعالی ص سلف سے انشاء اللہ کہنا ثابت ہے یہ کچہ شک کی راہ سے نہین ہے یہ محاورہ کتاب وسنت مین موجود ہے ۵ عقیدہ حنابلہ ق ہان یہ کہتے ہین کہ اسماء الہی عین الہی ہین ص گو ایسا ہی ہو لکن جب تک کہ کوئی آیت وحدیث صحیح دلالت صریح اسپر نکرے تب تک سکوت اولے ہے ہم ترک کرنے پر اس بحث کے ماخوذ نہونگے ۶ عقیدہ تعرف

Marfat.com

ق نہ جسم ہے نہ شبہ الخ ص اسجگہہ بہت سے الفاظ تنزیہ بعبارات حدیدہ لکھے ہین
مضمون توحید کا جو ان الفاظ کے نفی سے ثابت کیا ہے وہ درست ہے مگر الفاظ ساختہ
و پرداختہ ہین آنکی کچہ ضرورت نہتی اسلیئے کہ الفاظ و عبارات آیات کتاب و سنت
مستطاب واسطے اثبات تنزیہ و تقدیس کے کفایت کرتے ہین ق صفات نہ عین
نہ غیر اسیطرح اسما ص احوط یہی ہے کہ اس قسم کے مسائل مین سرے سے غور نہ
کرے اسجگہہ ایمان اجمالی اولی ہے جب کسی صفت یا اسم کی تفصیل شارع نے ہمکو نہین بتائی
ہمکو اسمین خوض کرنا اور بال کی کہال نکالنا نہین پہنچتا کیونکہ خوف مغالطہ کا لگا ہوا ہے اجمال
مین رجا ہے تفصیل مین خوف ہے ق اللہ کا کلام حرف و صوت نہین اور ایک گروہ صوفیہ
کی نزدیک حرف و صوت ہے ص یہی قول بعض صوفیہ کا مطابق کتاب و سنت کے ہے
نہ قول اول جب لیس کمثلہ شئ کہا تشبیہ جاتی رہی تاویل سرے ہی سے واجب نہین ہے
ق انکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے ص یہ قول مرجوح ہے راجح یہ ہے کہ حق واحد
ہوتا ہے نہ متعدد اسجگہ اگر یون کہا جاتا کہ ہر مجتہد مثاب ہے تو درست ہوتا اسلیئے کہ مجتہد
کو خطا پر بہی ایک اجر ملتا ہے جسطرح کہ ثواب پر دو اجر ملتے ہین ق جو شخص ہمیشہ سفر
مین رہے اسکا کوی مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑہا کرے ص ہمکو کوی سند اس قول کی
نہین ملی ظاہر حدیث جو در بارہ مطلق سفر آئی ہے وہ اسیکو مقتضی ہے کہ سفر مین قصر کرنا
عزیمت ہے ۷ عقیدہ شیخ ابن عربی قدس سرہ ق نہ جوہر متحیز ہے نہ عرض نہ جسم نہ
اسکے لئے جہت ہے اور نہ تلقا ص یہ وہی الفاظ ہین جنکو متکلمین نے باختلاط اہل
فلسفہ واسطے تنزیہ باریتعالی کے تراشا ہے اگرچہ مضمون انکا مخالف شرع نہین ہے لکن
یہ الفاظ بہی شرع مین نہین آئے ہین کیا بغیر ان الفاظ کے تقدیس ممکن نہین ہے یا ان
الفاظ کا استعمال کرنا مدلول کسی دلیل قرآن و حدیث کا ہے یہ سچ ہے کہ لفظ جہت و
تلقا کا شرع مین وارد نہین ہے لکن اسمین بہی شک نہین ہے کہ استوا و علو و فوق بنصوص
کتاب عزیز واسطے علی اعلی تعالے شانہ کے ثابت ہے اس نفی سے متبادر الی الفہم نفی صفات
مذکورہ کی ہوتی ہے تو پہر ایسے الفاظ کا ذکر نکرنا ہی اولی و احوط ہے واللہ اعلم ۸

عقیدۂ غنیۃ الطالبین **ق** نہ جسم ممسوس ہے نہ جوہر محسوس نہ عرض نہ ذی ترکیب نہ ذی آلہ و تالیف و مائیت و تحدید **ص** بیشک وہ ایسا ہی ہے اور یہ الفاظ کلامیہ محض واسطے ایضاح تقدیس کے لکھے جاتے ہین اگرچہ شرع مین صراحۃً وارد نہین ہین تاکہ ہر مومن اللہ کی تنزیہ کو بخوبی ساتھ شرح و بسط کے سمجھ لے کسی مبتدع مضل کے دہوکے مین نآئے **ق** یہ وہی جنت ہے جسمین آدم و حوا اور ابلیس تھے **ص** اس بحث کو ابن القیم رحہ نے کتاب حادی الارواح مین بہت بسط سے لکھا ہے اور دلائل فریقین ذکر کر کے کسی جانب کو ترجیح وضح نہین دی ہے اسمین کچھ شک نہین ہے کہ دلائل فریقین کی بہت صاف و درست ہین لکن وقوف اولے ہے اسلئے کہ کوئی نص صریح اس بارہ مین نہین آئی ہے جسکی بنیاد پر ہم حکم قطعی اسبات کا دے سکین کہ جنت آدم وہی جنت یوم المعاد تہی اگرچہ کوئی استبعاد بابت اس قول کے نہین ہے کیونکہ جنت و نار موجود ہین اگر آدم اُسی جنت سے نکالے گئے تو کیا دور ہی اور اگر کسی اور جنت سے جو زمین پر تہے اُنکا اخراج ہوا تو خدا جانے واللہ اعلم

۹ عقیدہ مجدد رضی اللہ عنہ **ق** حدیث قدسی مین آیا ہے خلقت الخلق لاعرف **ص** یہ حدیث نزدیک ائمہ حدیث کے ثابت نہین ہے جسطرح کہ مراجعت کتب موضوعات حدیث سے ثابت ہے **ق** نہ جسم و جسمانی ہے نہ مکانی و زمانی صفات ہشتگانہ اُسکے وجود مقدس پر زائد ہین **ص** ائمہ حدیث کے نزدیک یہ بحث کہ صفات زائد علے الذات ہین یا نہین سطوی علے غرہ ہے اسلئے کہ اس خوض کا رائحہ کتاب و سنت سے استشمام نہین ہوتا ہے واللہ تعالی اعلم بذاتہ و صفاتہ **ق** یا ایہا النبی حسبک اللہ و من اتبعک من المؤمنین **ص** محققین موحدین کے نزدیک عطف حرف مَن کا کاف پر ہے نہ اسم جلالہ پر کما صرح بذلک شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحہ وغیرہ معہذا توسط اسباب کا کچہ منافی توکل کے نہین ہے **ع**

گفت پیغمبر باواز بلند ؛ بر توکل زانوے اشتر ببند

ق وعید و وعد دونون مین خلف نہین ہوتا ہے **ص** بیشبہ جمہور اہل علم کا یہی مسلک ہے اور بعض حنفیہ مثل ملا علے قاری وغیرہ کے طرف خلف وعید کے گئے ہین

اور کہتے ہین ۵

وانی اذا اوعدتہ او وعدتہٗ ؛ لمخلف میعادی ومنجز موعدی

لکن یہ اختلاف طرف نزاع لفظی کے راجع ہوسکتا ہے فتامل **ق** تحاشی صورت استثنار سے ایمان مین اولے واحوط ہے **ص** نہین بلکہ استثنار ہی احوط واولے ہے اُسکی تحریر امام غزالی ودیگر علمار ربانی نے بجائے خود اچھی طرح کی ہے اور پھر جبکہ اس مسئلے مین نزاع لفظی ممکن ہے تو پھر کوئی وجہ عدم استثنار کی احوط واولے ہونے کے لئے نہین ہے واللہ اعلم ۰ ا عقیدہ شاہ ولی اللہ رح **ق** - نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ حیز مین ہے نہ جہت مین نہ اُسکے طرف اشارہ ہوسکے **ص** بارہا گزر چکا کہ یہ الفاظ تراشے ہوئے متکلمین کے ہین اللہ تعالے نے اہل حدیث کو سلفاً استعمال سے ان الفاظ کے محفوظ رکہا ہے وہ لوگ نہ جوہر کو جانتے تھے نہ عرض کو پہچانتے وہ تو تنزیہ کے لئے احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اور لیس کمثلہ شیٔ پر اکتفا کرتے تھے ہان لفظ جہت کا صراحۃً کسی دلیل مین نہین آیا ہے اسی جگہہ سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بہی استعمال سے اس لفظ کے رد کا ہے اور اس لفظ کو بدعت کہا ہے معہذا علو وفوق واستوار ثابت ہے اس سے جہت علو ثابت ہوتی ہے اور گو طرف اللہ کے اشارہ بلفظ اینجا وآنجا نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اس سے ہونا اللہ کا مکان مین لازم آتا ہے لکن حدیث جاریہ مین آیا ہے کہ این اللہ اور اُسنے کہا تہا فی السماء حضرت نے اوسکو مومنہ ٹھہرایا اور حجۃ الوداع مین ایک لاکہہ چوبیس ہزار کے روبرو انگلی سے طرف آسمان کے اشارہ فرما کر اللّٰھم اشھد کہا تہا یہ دلیل ہے علو وفوق واستواء پر بلا کیف وبلا مکان ہمکو اسی صرافت ومحوضیت پر رہنا موجب سلامت کا ہے اور احتراز کرنا الفاظ مبتدعہ سے لازم ہے واللہ اعلم **ق** جسطرح سے صورت یعقوب علیہ السلام کی انگشت بدندان قصہ یوسف علیہ السلام مین ظاہر ہوئی تہی **ص** قرآن کریم فقط اتنا آیا ہے کہ لولا ان رای برہان ربہ یہ بات کہ وہ برہان صورت یعقوب علیہ السلام تہی یا کوئی اور شے کسی حدیث مین نہین آئی ہمکو رؤیت برہان پر ایمان لانا کافی ہے حاجت تعیین مراد کی نہین کما قال الشوکانی رح فی فتح القدیر ۱۱ عقیدہ سبع سنابل **ق** اللہ کی ذات اور

اوسکی صفتین نہ جسم ہین نہ جوہر ہین نہ عرض ہین **ص** دل اسبات سے نہایت قلق مین ہے کہ یہ الفاظ
منحوتہ اہل کلام کے ایسے عام ہوگئے ہین جو اکثر علما وصوفیہ وفقہا ر کے زبان وقلم سے بے تکلف نکل
جاتے ہین ہم یہ نہین کہتے کہ مضمون ومدلول ان الفاظ کا خلاف تنزیہ ہے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ جو
برکت وقوت وبیان الفاظ تقدیس منصوصہ کتاب وسنت مین ہے وہ آن الفاظ تراشیدہ متکلمین
مین نہین ہے ہمکو تنزیہ تقدیس باریتعالی کی اونہین الفاظ سے جو کہ قرآن وحدیث مین آئے ہین
بیان کرنا خوش آتا ہے اور اسی مین ہم اپنی عافیت جانتے ہین **ق** اسما وصفات الفاظ مترادف ہین
ص یعنی صفت عین اسم ہے حالانکہ ہمکو کچھہ حاجت خوض کی اس معنی مین نہین ہے اور نہ ہم یہ کہین کہ
صفات ایک وجہ سے عین اور دوسری وجہ سے غیر ہین **۱۲ عقیدہ قاضی ثناء اللہ** **ق** وہ سارے
اشیار کا محیط ہے ساتھہ احاطہ ذاتی کے اور قرب ومعیت رکھتا ہے ساتھ اشیار کی **۱۳ عقیدہ قطف الثمر**
ق مراد قرب ومعیت سے اسجگہہ علم ہے **ص** چونکہ ان دونون عقیدونمین ایک ہی مسئلہ کی بحث ہے لہذا
ایک ہی جگہہ ذکر کیئے گئے ۔ پہلا عقیدہ یعنے احاطہ وقرب ومعیت ذاتی ہے ائمہ سلف وخلف کے بالکل خلاف ہے
اور دوسرا عقیدہ کہ قرب ومعیت سے مراد علم ہے اسمین اختلاف ہے ائمہ سلف متقدمین وعامہ محدثین و
مفسرین سیاق آیات کے مطابق معیت وقرب واحاطہ کی تفسیر علم ومعونت وغیرہ سی کرتے ہین اور بعض محققین متاخرین
نے بعد تحقیق کی یہ ثابت کیا ہے کہ آیات قرب ومعیت ونحوہا کے تاویل ساتھ علم ومعونت ونصر وغیرہ کی کچھہ ضرور نہین ہی
فقط ایمان لانا کافی ہے ۔ رہی یہہ بات کہ ذات سے قریب وہمراہ ہے یا صفت سی سو یہ وسیکو معلوم ہی واللہ اعلم

خاتمۃ الرسالہ بیان مین شرک وکلمات کفر وریا کی

اس رسالہ کو اس بیان پر بعد تحریر عقائد فرقہ ناجیہ کے اسلئے ختم کیا ہے کہ جتنے معاصی کبیرہ
صغیرہ ہین اونپر گو عذاب موقت ہو یا نہو انجام اونکے فعلہ وعملہ کا جنت ہوگا انشاء اللہ تعالے بخلاف
شرک وکفر کہ اسکی جزا عذاب مخلد ہے اور درستی ایمان وعقیدہ کی اوسیوقت نفع دیگی کہ مومن
انواع شرک وکفر خفی وجلی سے محفوظ رہا ہوگا ورنہ مجرد تلفظ بکلمۂ شہادتین ہمراہ
فساد عقیدہ کے شرک وکفر سے ناجی نہین ہوتا ہے یہہ کبائر کو اہل علم نے

دو طرح پر قسمت کیا ہے ایک کبائر باطن کی یہ ۶۶ ہین دوسری کبائر ظاہر کی یہ چار سو ایک ہین سو کبائر
باطنہ بدتر ہین کبائر ظاہرہ سے اگرچہ معصیت مین برابر ہین یہ شرک منجملہ انہین کبائر باطنہ
کی ہے آس سے بچنا اوس شخصکو ضرور ہے جسکو ایمان پر مرنا منظور ہو زواجر مین بحث کبائر
باطنہ کہا ہے انہا اخطر ومرتکبہا اذل العصاة واحقر ولان معظمہا اعم وقوعا واسہل
ارتکابا وامر ینبوعا فقلما ینفک انسان عن بعضہا للتہاون فی اداء فرضہا فلذلک کانت
العنایۃ بہذا اولی ولقد قال بعض الائمۃ کبائر القلوب اعظم من کبائر الجوارح لانہا
کلہا توجب الفسق والظلم وتزید کبائر القلوب بانہا تاکل الحسنات وتوالی الشدائد
العقوبات ولما ذکرہا اوصلہا الی اکثر من ستین قال والذم علی ہذہ الکبائر
اعظم من الذم علی الزنا والسرقۃ والقتل وشرب الخمر لعظم مفسدتہا وسوء اثرہا
ودوامہ فان آثارہا تدوم بحیث تصیر حالا للشخص وہیئۃ راسخۃ فی قلبہ بخلاف
آثار معاصی الجوارح فانہا سریعۃ الزوال بمجرد الاقلاع مع التوبۃ والاستغفار و
الحسنات الماحیۃ والمصائب المکفرۃ وان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری
للذاکرین سو منجملہ ان کبائر باطنہ کے یہ شرک اعظم ذنوب ہے اسلئے آگاہ کرنا اوسکے مراتب
پر ضرور ہوا جب آدمی شرک سے بچ جاتا ہے اور صفات کفر سے محفوظ رہتا ہے تو امید اسکی
نجات کی متیقن ہوتی ہے اگرچہ بعد اللتیا والتی ہو اور اگر عیاذا باللہ عقیدہ مین یا عمل
مین یا دونون مین مشرک اور متصف باوصاف کفر تہا تو پہر کچہ امید نجات کی باقی نہین ہی
واللہ اعلم قال اللہ تعالے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء
اور فرمایا ہے ان الشرک لظلم عظیم اور فرمایا ہے انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ
الجنۃ وماواہ النار وما للظالمین من انصار اور صحیحین مین مرفوعا آیا ہے الا انبئکم باکبر الکبائر
الاشراک باللہ الی قولہ فما زال یکررہا حتے قلنا لیتہ سکت دوسری حدیث مین منجملہ
موبقات سبع کے اشراک باللہ کو گنا ہے بالجملہ شرک کا اکبر کبائر ہونا بہت سی حدیثون مین
نزدیک امام احمد و بخاری و ترمذی و نسائی و ابو داود و طبرانی و ابن حبان و حاکم و بیہقی
وغیرہم کے آیا ہے اور کسی حدیث مین شرک کو اعظم کبائر فرمایا ہے اسیطرح اسکی جزا

بہی اعظم عذاب واشد عقاب ہے انواع شرک کی بہت ہین اور اکثر لوگ اوسمین گرفتار ہین
اور زبان عامہ پر الفاظ شرک وکفر کے اکثر جاری رہتے ہین اور وہ نہین اوسکو جانتے
حالانکہ اسکی شناخت ایک امر مہم ضروری ہے کیونکہ ارتکاب مکفر سے سارے اعمال حبط
ہوجاتے ہین اور نزدیک جماعت علما کے قضار واجب اوسکی لازم آتی ہے ابوحنیفہ رح
کا یہی مذہب ہے انکی اصحاب نے بیان مکفرات مین بہت توسیع کی ہے اور بہت سے جملے
لکھے ہین اور نسبت بقیہ ائمہ کے مبالغہ کثیر کیا ہے اور انکا یہ قول ہے کہ ردت محبط اعمال
ہے ارتداد سے منکوحہ بائن ہوجاتی ہے اور نزدیک امام شافعی رح کے اگرچہ ردت محبط
عمل نہین ہے لکن محبط ثواب ہے تو اس صورت مین کچھ خلاف درمیان ان دونون امام کے
باقی نرہا مگر فقط قضار واجب مین اور اگرچہ اکثر اہل علم نے اس بارہ مین انکی تقلید نہین
کی ہے لکن استبرار دین اور نفس کا احتیاط ومراعات خلاف کو واجب کرتا ہے جہان
تک کہ بن سکے خصوصًا اسباب تنگ اور شدید الحرج مین بلکہ اس سے زیادہ کوئی امر
سخت تر نہین ہے اسلئے ہم اسجگہہ معتمد وغیر معتمد سبکو بلاقید مذہب خاص کے لکھتے ہین تاکہ
مومن ان سب سے محتاط رہے م اگر ایک مسئلہ مین چند وجہ کفر کے ہون اور ایک وجہ کفر کی نہو
تو فتوے کفر کا دینا نچاہئے قاضی ثنار اللہ رح فرماتے ہین لکن یہ چاہیے کہ خود اوس ایک
اندیشہ وجہ کفر سے احتراز کرے م سب شیخین وتفضیل علی سے کافر نہین ہوتا ہے کیونکہ
یہ کام بدعت ہے انتہے مین کہتا ہون کریمہ لیغیظ بھم الکفار مشیر ہے طرف کفر ساب شیخین
کے م خدا کے دیدار کو محال جاننا کفر ہے م مجسمہ ومشبہ کفار ہین م اگر کلمہ کفرا پنے
اعتبار پر کہا اور نجانا کہ کفر ہے تو اکثر علمار اسپر ہین کہ کافر ہوجائیگا معذور نہوگا اور اگر بے
قصد زبان سے نکل گیا ہے تو کافر نہوگا مین کہتا ہون جب ایسا اتفاق ہوجائے توفی الفور
تائب ومستغفر ہوکر کلمہ طیبہ پڑہے انشار اللہ تعالے کفارہ اوسکا ہوجائیگا م اگر ارادہ
کفر کا کیا اگرچہ بعد مدت مدید کے ہو توفی الفور کافر ہوجائیگا م اگر حرام قطعی کو حلال
یا حلال قطعی کو حرام کہا اور فرض کو فرض نجانا تو کافر ہوگیا م ایک شخص نے دوسرے شخص
سے کہا کہ تو خدا سے نہین ڈرتا ہے اوسنے کہا کہ نہین کافر ہوا محمد بن فضیل نے کہا یہ کفر جب

Marfat.com

ہے کہ معصیت مین کہے والا فلا مین کہتا ہون اول راجح ہے م اگر یون کہا کہ فلان اگر خدا بہی
ہو جائیگا تو بہی مین اپنا حق اوس سے بہر لونگا تو کافر ہو گیا اسیطرح اگر یہ کہا کہ خدا کا بس تو تجہپر
چلتا ہی نہین ہے پہر میرا بس کسطرح چلیگا تو بہی کافر ہو گیا م اگر یون کہا کہ میرے لئے آسمان پر
خدا اور زمین پر تو ہے تو کافر ہو گیا م اگر کسی کا بچہ مرجائے اور وہ کہے کہ خدا کو پسند تہا تو
کافر ہو جائے گا یا دوسرے نے کہا کہ خدا نے تجہپر ظلم کیا تو کافر ہو گیا م اگر مظلوم نے کہا کہ اے
خدا تو ظالم کو قبول نکر اگر تو قبول کریگا تو مین اوس سے قبول نکرونگا کافر ہو جائیگا م اگر
کہے کہ مین ثواب و عذاب سے بیزار ہون تو کافر ہو جائیگا م اگر کسینے نکاح کیا اور کہا مینے
اللہ و رسول کو گواہ کر لیا ہے یا فرشتہ کو تو کافر ہو جائیگا م اگر یون کہا کہ مینے فرشتۂ دست
راست و دست چپ کو گواہ کر لیا تو کافر ہو گا اگرچہ یہ نکاح صحیح نہوا م اگر کسی جانور کی آواز
پر کہا کہ بیمار مرجائیگا یا غلہ گران ہو گا یا سفر سے باز رہا تو اوسکے کفر مین اختلاف ہے مین کہتا
ہون کہ حدیث مین طیرہ کو شرک فرمایا ہے شرک اقبح کفر ہے م اگر کہا کہ خدا جانتا ہے کہ مین
تجکو ہمیشہ یاد کرتا ہون بعض نے کہا کہ یہ کفر ہے اسیطرح اگر یون کہا کہ مین تیری غمی و شادی
مین ویسا ہی ہون جیسے کہ اپنی غمی و شادی مین تو نزدیک بعض کے کفر ہے مین کہتا ہون اسکی
تاویل مبالغہ پر ممکن ہے لکن اگر یہ عقد مین کاذب ہے تو کفر ہوگا م اگر کہا کہ رزق طرف
سے خدا کے ہے لکن خدا بندہ سے اوسکی جستجو کرنا چاہتا ہے تو کافر ہو جائیگا اسلئے کہ خدا
کے فعل کو بندہ کے فعل پر موقوف اعتقاد کیا ہے مین کہتا ہون یہ شعر سعدی رح کا اِسباب
سے نہین ہے ؎ رزق ہر چند بیگمان برسد ! شرط عقل ست جستن از درہا
م اگر کہا کہ خدا نماز کو کہے تو بہی نہ پڑہون اور اگر او سطرف قبلہ ہو تو بہی نماز ادا نکرون
اور اگر فلان نبی ہو تو بہی ایمان نہ لاؤن یہ کفر ہے مین کہتا ہون قول اخیر کے کفر مین اس
بنیاد پر تاویل کو گنجایش سے ہے کہ ہمارے حضرت خاتم النبیین ہین اب جو کوئی مدعی نبوت
ہوگا وہ قطعاً کاذب ہے اور منکر اوسکا صادق ہوگا م اہانت کرنا کسی پیغمبر کی کفر ہے م
ایک شخص نے کہا آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تہے دوسرے نے کہا تو ہم سب جلاہے ٹہرے یہ
کفر ہوا حق مین شخص دوم کے م اگر کہا کہ آدم گیہون نہ کہاتے تو ہم بدبخت نہوتے کافر

ہوجائیگا م ایک شخص نے کہا حضرت اسطرح کرتے تہے دوسرے نے کہا یہ بے ادبی ہے
کافر ہوگیا م اگر ایک شخص نے کہا ناخن کترانا سنت ہے دوسرے نے کہا گو سنت ہو مین
نہین کرتا کافر ہوجائیگا یا یون کہا کہ سنت کس کام آتی ہے م ایک شخص نے امر معروف کیا
دوسرے نے کہا یہ کیا غوغا تو نے مچار کہا ہے اگرچہ بطور رد کے کہا ہے کافر ہوگیا م اگر
کہا کہ قرض خواہ خدا ہو تو بہی قرض بہر لون کافر ہوا اور اگر پیغمبر کو کہا تو کافر نہو گا م ایک نے
کہا خدا کا حکم یون ہے دوسرے نے کہا مین خدا کے حکم کو کیا جانتا ہون کافر ہوگیا م اگر فتوے
کو دیکہہ کر کہا یہ کیا بار نامہ یعنے پروانہ فرمان تو لایا ہے اگر یہ بات براہ استخفاف شریعت کہی ہے
تو کافر ہوجائیگا م ایک نے کہا فلان سے صلح کرلے اوسکو جواب دیا بت کو سجدہ کرلونگا مگر فلان
سے آشتی نہ کرونگا تو کافر نہو گا اسلئے کہ ارادہ اوسکا بعید جاننا صلح کا ہے اگر کوئی فاسق کسی
صالح سے کہے آؤ مسلمانی دیکہو اور اشارہ طرف مجلس فسق کے کرے تو کافر ہوجائیگا م اگر
میخوار نے کہا وہ خوش رہے جو ہمارے خوشی پر خوش ہوا ابو بکر طرخان کہتے ہین کہ کافر
ہوجائیگا م اگر عورت نے کہا عقلمند خاوند پر لعنت ہے تو کافر ہوگئی م بیماری مین یہ کہنا کہ
چاہے تو مجہے مسلمان مار چاہے کافر کفر ہے م اگر یہ کہا کہ رزق مجہپر فراخ کر ظلم نکر ابو نصر نے
اوسکے کفر مین توقف کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ کافر ہوجائیگا اسلئے کہ اعتقاد ظلم کا خدا پر کفر ہے
م ایک شخص نے اذان دی دوسرے نے کہا تو جہوٹا ہے کافر ہوگیا م حضرت کو عیب لگایا
یا آپکے موئے مبارک کو موئک کہا کافر ہوگیا م اگر بادشاہ ظالم کو عادل کہا تو نزدیک امام
ابو منصور رح کے کافر ہوگیا ابو القاسم نے کہا کافر نہین ہوا اسلئے کہ شاید کبہی اوسنے عدل کیا ہو
م اگر کوئی یہ اعتقاد کرے کہ خزانہ بادشاہی ملک بادشاہ ہے تو کافر ہوجائیگا کذا فی الحمادیۃ و
السراجی م اگر کہا کہ مجہے علم غیب ہے تو کافر ہوگیا م ایک نے کہا مین مسلمان ہون دوسرے
نے کہا تجہپر اور تیری مسلمانی پر لعنت ہے تو کافر ہوگیا م اگر کہا کہ فرشتے اور پیغمبر گواہی دین کہ تیرے
پاس سیم و زر نہین ہے تو بہی مین نمانون کافر ہوگیا م ایک نے کہا اُو کافر دوسرے نے کہا اگر مین
ایسا نہوتا تو تجہے کیون لمتا نزدیک بعض کے کافر ہوگیا م اگر کہا کہ کافر ہونا بہتر ہے اس سے کہ
تیرے پاس رہنا تو کافر نہو گا اسلئے کہ مراد دور رہنا ہے اوس سے م اگر کسی سے کہا کہ

Marfat.com

نماز پڑہ اوسنے کہا کہ تونے اتنی نماز پڑہی کیا کام بنایا تو کافر ہوجائیگا م اگر کسی سے کہا کہ تو کافر
ہوگیا ہے اوسنے کہا کہ تو کافر ہی سمجہہ لے تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا کہ مجکو عورت خدا سے زیادہ
محبوب ہے کافر ہوگیا توبہ کرے نکاح تازہ باندہے م اگر ایک نے کہا کہ مجھے مسلمان کر واعظ نے
کہا فلان روز میری مجلس مین آ اگر مسلمان ہونا تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا کہ تو چند روز نماز نہ پڑہ
کہ حلاوت بے نمازی ہونے کی پائے کافر ہوگیا م اگر دعا مین کہا اے خدا تو اپنی رحمت کو
مجھسے دریغ نرکہہ کافر ہوگیا م اگر کسی عورت سے کہا کہ تو مرتد ہوجا اپنے شوہر سے جدا ہوجائیگی
کہنے والا کافر ہوگیا م رضا بکفر واسطے اپنے یا غیر کے کفر ہے اور اگر کفر کو برا جانکر دشمن کا
کافر ہونا چاہا ہے تو کافر نہوگا م اگر ایک مجلس شرابخواری مین اونچی جگہ پر مثل واعظ کے
بیٹھہ کر ہنسی کے باتین کرے اور اہل مجلس ہنسین تو سب کے سب کافر ہوجائینگے م اگر یہ آرزو
کی کہ کاش زنا یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا خدا جانتا ہے کہ مینے یہ کام نہین
کیا ہے حالانکہ کیا ہے تو اصح قولین مین کافر ہوجائیگا امام سرخسی نے کہا اگر اس جہوٹ بولنے
کو کفر جانتا ہے تو کافر ہوگا والا فلا حسام الدین کا فتوے بہی اسی پر ہے مگر طحاوی نے کہا
ہے کہ ایمان سے وہی چیز خارج کرتی ہے جسپر ایمان لانا واجب ہے م امام ناصر الدین
نے کہا ہے جسچیز کا ردت ہونا یقینی ہے اوسکے ظاہر ہونے سے حکم ردت کا دیا جائیگا
اور جسمین شک ہے اوسپر ندیا جائیگا بحکم الاسلام یعلی ولا یعلی مسلمان کے کافر کہنے مین جلدی
کرنا نچاہیے کیونکہ علمانے اسلام مکرہ کو صحیح کہا ہے م امام ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ کفر کفر
نہین ہے جبتک کہ اوس کفر پر عقیدہ نلائے محیط مین کہا ہے کہ مسلمان کافر نہین ہوتا ہے
جبتک کہ قصداً کفر نکرے اگر ایک شخص نے عمداً کلمہ کفر کہا لکن اعتقاد کفر کا نکیا تو نزدیک بعض
علما کے کافر نہوگا کیونکہ کفر کا تعلق اعتقاد سے ہے اور بعض نے کہا کہ کافر ہوجائیگا اسلئے کہ
یہ رضا بالکفر ہے م ایک جاہل نے کلمہ کفر کہا اور وہ نہین جانتا ہے کہ یہ کلمہ کفر کا ہے تو
نزدیک بعض علما کے کافر نہوگا جہل عذر ہے اور بعض نے کہا کہ جہل عذر نہین ہے کافر
ہوگیا احد الزوجین کے مرتد ہوجانے سے نکاح فی الحال باطل ہوجاتا ہے کچھہ حکم قاضی
پر موقوف نہین ہے یہ روایت منتقی کی ہے م اگر کوئی شخص پارسیون کی سی ٹوپی یا یہود

کا سا جامہ پہنے گا نزدیک بعض علما کے کافر ہو جائیگا اور نزدیک بعض کے نہو گا اور بعض متاخرین
نے کہا ہے کہ اگر ضرورت سے پہنے گا کافر نہو گا مین کہتا ہون اول راجح ہے بدلیل حدیث
من تشبہ بقوم فھو منھم و بدلیل قولہ تعالے ومن یتولھم منکم فانہ منھم یہی حکم مشابہ ہونے کا ساتھ
جملہ اقوام کفریہ کے ہے م اگر زنار باندہے قاضی ابو حفص کہتے ہین کہ اگر واسطے خلاصی کے
ہاتہ سے کفار کے باندہی ہے تو کافر نہو گا اور اگر واسطے فائدہ تجارت کے باندہے ہے تو کافر
ہو جائیگا م مجوس دن نوروز کے جمع ہون یا ہنود دن ہولی دیوالی کے خوشی کرین کوئی
مسلمان کہے کیا خوب رسم نکالی ہے کافر ہو جائیگا م ایک شخص نے گناہ صغیرہ کیا دوسرے
نے کہا توبہ کر اوسنے کہا مینے کیا کیا ہے جو مین توبہ کر دن کافر ہو جائیگا م مال حرام کو صدقہ
مین دیکر امیدوار ثواب کا ہوا تو کافر ہو جائیگا م فقیر نے جانا کہ یہ مال حرام ہے اور دعا
دی اور صدقہ دینے والے نے آمین کہی کافر ہو جائیگا م فاسق شراب پیتا تہا اقربا نے
اگر اوسپر روپے نثار کئے یا مبارکبادی دونون صورت مین وہ سب کافر ہو گئے م لواطت
کرنے کو اپنی جورو کے ساتہ حلال جاننے سے کافر نہین ہوتا ہے اور غیر زن کے ساتہ کافر
ہو جاتا ہے مین کہتا ہون کہ راجح اسجگہہ کفر ہے اسلئے کہ اسمین استحلال حرام لازم آتا ہے
م حلال جاننا جماع کا حالت حیض مین کفر ہے اور حالت استبرا مین بدعت م ایک آدمی
اونچے مکان پر بیٹھے اور لوگ اوس سے بطریق استہزا کے مسائل پوچھین اور وہ بطور استہزا
کے جواب دے کافر ہو جائیگا قاضی صاحب فرماتے ہین اونچے مکانپر بیٹہنا شرط نہین ہے استہزا
ساتہ علوم دینی کے ہر طور پر کفر ہے م اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سے کیا کام ہے اور جو کچھ
علما کہتے ہین وہ کون کر سکتا ہے تو کافر ہو جائیگا م اگر کہا کہ زر چاہیے علم کس کام آتا
ہے تو کافر ہو گیا م اگر کہا یہ لوگ جو علم سیکہتے ہین ایک داستان ہے یا تزویر ہے کافر ہو جائیگا
م اگر کہا ہمراہ میری شرع مین چل کہا پیادہ لاؤ تو کافر ہو گیا م اگر کہا نماز جماعت سے پڑہ
کہا ان الصلوۃ تنھی کافر ہو گیا یعنے مین تنہا نماز پڑہونگا م بسم اللہ کہکر حرام کہانا کفر ہے
م اگر رمضان آیا اور کہا سر پر رنج آیا کافر ہو جائیگا م بادشاہ کو اگر سجدہ کیا کافر
ہو گیا بالاتفاق اور اگر بقصد تحیت مثل سلام کے کیا تو علما کا اختلاف ہے ظہیریہ مین کہا

کافر ہوگا موید الدرایہ شرح ہدایہ مین کہاہی کہ سجدہ بالاجماع جائز نہین ہے اور دوسری طرح پر
خدمت کرنا جیسے سامنے بادشاہ کے کہڑا رہنا یا ہاتہ چومنا یا جہک جانا جائز ہے انتہی مین کہتا
ہون کہ کوئی سا سجدہ ہی کسی مخلوق کو کرنا جائز نہین ہے بلکہ کفر ہے اور جہکنا بہی حرام ہے
ہان ہاتہ چومنا جائز ہے اور سامنے کہڑا رہنا حرام ہے م ذبح کرنا نام پر بتون کے یا کوئی یا
دریا یا نہر یا گہر یا ندی نالہ یا چشمہ و نحوہا پر کفر ہے ذابح مشرک ہے اوسکی جورو اوس سے
جدا ہو جاتی ہے اور مذبوحہ حرام ہے انتہی مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے من ذبح لغیر
اللہ فقد اشرک لفظ غیر اللہ شامل جملہ ماسوا اللہ ہے بلا استثناء کے اسیطرح کریمہ ما اہل بہ
لغیر اللہ عام ہے اہلال کہتے ہین رفع صوت کو جیسے یہ بکرا شیخ سدو کا یا یہ گاؤ سید احمد کبیر
کی ہے یہ سب ذبائح حرام ہین اور فاعل و قائل انکا مشرک م اعیاد کفار مین جیسے نوروز
دیوالی دسہرہ مین کافرون کے ساتہ کہیل تماشے مین موافقت کرنا کفر ہے م ایمان
باس مقبول نہین ہوتا ہے فلم یک ینفعہم ایمانہم لما رأوا بأسنا مراد حالت غرغرہ ہے
اس سے پہلے توبہ قبول ہو سکتی ہے م شرح مقاصد مین کہا ہے کہ جو شخص حدوث عالم
یا حشر اجساد یا علم الٰہی بجزئیات یا کسی اور شئے کا ضروریات دین سے انکار کریگا تو وہ بالاتفاق
کافر ہے اور اگر مسائل اعتقادیہ مین جنہین روافض خوارج معتزلہ وغیرہ فرق بدعیہ خلاف رکہتے
ہین برخلاف اہل سنت کے اعتقاد کریگا تو اوسکے کافر کہنے مین علما کا اختلاف ہے ملتقی مین
امام ابو حنیفہ سے مروی ہے کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے ہین ابو اسحق اسفراینی نے کہا
کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر کہتا ہے ہم اوسکو کافر جانتے ہین اور جو نہین کہتا اوسکو ہم بہی
کافر نہین کہتے ہین انتہی مین کہتا ہون ملاحظہ احوال عقائد ہفتاد و دو ملت ضالہ سے وقت
عرض کے کتاب و سنت پر بلکہ خود عقائد اہل سنت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کون
فرقہ حد کفر تک پہنچ گیا ہے اور کون نرا مبتدع و ضال ہے ناری ہونا بہتر فرق اسلام کا
تو خود حدیث خیر الانام سے ثابت ہے اگرچہ وہ سب اہل قبلہ ہین لکن بحث خلود و عدم خلود
نار مین ہے نہ دخول نار مین کہ وہ تو بنص سنت متعین ہے اور نہ ورود علی النار مین کہ وہ
بنص قرآن سارے خلق کے لیے ثابت ہے خواہ فرقہ ناجیہ ہو یا فرقہ ہالکہ واللہ اعلم م جو

Marfat.com

ملعون حق مین جناب رسالت کے صلعم دشنام دے یا اہانت کرے یا کسی امر مین امور دین سے یا
حضرت کی صورت شریف مین یا کسی وصف مین آپکے اوصاف مین سے عیب لگائے خواہ مسلمان
ہو یا ذمی یا حربی اگرچہ دل لگی کی راہ سے کیون نہو تو وہ کافر واجب القتل ہے توبہ اوسکی
قبول نہین ہے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ بے ادبی و استخفاف ہر نبی کا کفر ہے خواہ فاعل
اوسکو حلال جانکر مرتکب ہو یا حرام جانکر م یہ قول روافض کہ حضرت نے خوف سے
دشمنونکے بعض احکام الٰہی کو نہین پہنچایا کفر ہے انتہی کلام مالابد منہ للقاضی رح **ف** شعرانی
رح نے متن کبرے مین لکہا ہے قد وضع بعض العلماء من السلف کتابا جمع فیہ کثیرا من الکلمات
التی ینطق بہا العوام مما یؤدی الی الکفر وحذر فیہ من النظر فی جملۃ من الکتب نصیحۃ للمسلمین وقد
احب لی ان اذکر لک طرفا من ذلک لتجتنب النطق بہ او النظر فیہ فاقول وباللہ التوفیق پھر کہا ہے
کہ وہ چیز جسمین اکثر لوگ گرفتار ہو جاتے ہین ایک یہ قول ہے یا من یرانا ولا نراہ اور یہ
قول یا ساکن ہذہ القبۃ الخضراء اور یہ قول سبحان من کان العلا مکانہ ونحو ذلک
ومثل ذلک لا یجوز التلفظ بہ لما یورث من الایہام عند العوام ان اللہ تعالی فی مکان خاص
وان قال ہذا القائل اردت بقولی ولا نراہ عدم رؤیتنا لہ فی الدنیا قلنا لہ قد اطلقت القول و
الاطلاق فی محل التفصیل خطأ وقد اجمع اہل السنۃ علی منع کل اطلاق لم یرد بہ الشریعۃ سواء
کان فی حق اللہ او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ شیخ ابو الحسن اشعری کہتے تہے ما اطلق الشرع
فی حقہ تعالی او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ اطلقناہ وما منع منعناہ وما لم یرد فیہ اذن و
لا منع الحقناہ بالممنوع حتی یرد الاذن فی اطلاقہ انتہی قاضی ابو بکر باقلانی رح کہتے ہین ما
لم یرد لنا فیہ اذن ولا منع نظرنا فیہ فان اوہم ما یمتنع فی حقہ تعالی منعناہ وان لم یوہم
شیئا من ذلک رددناہ الی البراءۃ الاصلیۃ ولم نحکم فیہ بمنع ولا اباحۃ انتہی شعرانی کہتے ہین
فقد اتفق الامامان علی منع کل اطلاق یوہم محظورا فی حق اللہ تعالی وتبعہما العلماء علی ذلک
قاطبۃ ونقلوا فیہ الاجماع فعلم من ہذہ القاعدۃ ان کل من لا یفرق بین ما یوہم اطلاقہ محظورا
وبین غیرہ فلا یجوز لہ ان یطلق فی حق اللہ تعالی الا ما ورد بہ التوقیف ولا اذن الشرع حذرا ان
یقع فیما لا یجوز اطلاقہ علی اللہ تعالی فیاثم او یکفر والعیاذ باللہ تعالی انتہی یا جیسے یہ قول

Marfat.com

یادلیل الحائرین یامن لیس لہ دلیل یادلیل الدلیل ونحو ذلک وکلہ لم یرد بہ شرع ولاینبغی ان یقال یا جیسے یہ قول یامن لایوصف ولایعرف کیونکہ اللہ تعالے موصوف معروف ہے بغیر تکییف یا جیسے یہ قول یامن ھو فی عرشہ یرانا کیونکہ اسمین ایہام ہے استقرار کا بلکہ یون کہنا چاہیے یامن استوی علی عرشہ کما ینبغی بجلالہ و مما یمتنع شرعا اطلاق بعضہم علی اللہ تعالی الخمار والساقی والراھب الدیر وصاحب الدیر والقسیس ولیلی ولبنا وسعدی واسماء ودعد وھند والکنز الاکبر ونحو ذلک مین کہتا ہون اسیطرح وہ الفاظ ہین جنکو حق مین حضرت کی شعرا ر عادین استعمال کرتے ہین جیسے ترک ستمگار ظالم عیار جفا پیشہ یار شوخ چشم ونحو ذلک جو کہ حق مین معاشیق فساق وفجار کے بولے جاتے ہین وکذلک لایجوز اجماعا ارادۃ انہ تعالی بقول بعضہم

؎ انا من اھوی ومن اھوی انا ٭ نحن روحان حللنا بدنا

وقول بعضہم ؎ تمازجت الحقائق بالمعانی ٭ فصرنا واحدا روحا ومعنے

سو یہ اور مثل اسکی بولنا نزدیک اہل سنت کے جائز نہین ہے ہمنے علی خواص رح سے پوچھا تہا کہ ان تغزلات سے جو کلام قوم مین ہوتے ہین کیا اللہ تعالے مراد ہے فرمایا نہین مراد انکی خلق ہے لکن فاہم ان الفاظ سے حق حق مین وہ بات فہم کرتا ہے جو وقت سماع کے اسکو باعث حضور مع الحق پر ہوتی ہے کیونکہ اولیاء اللہ تعالے اعرف خلق باللہ بعد رسل و انبیاء ہوتے ہین وہ حق کو اس امر سے جلیل تر جانتے ہین کہ اوسکو محل اپنے تغزلات کا ٹھہرائین اس لئے محبین ومحبوبین کے ساتہ ضرب مثل کرتے ہین جیسے ساتہ قیس ولبنا وغیلان ونحو ذلک کے انتہے فلیتامل اسیطرح سماع اون اشعار کا ممتنع ہے جو قول متنبی کی طرح پر ہون جیسے کہ اسنے حق مین محمد بن رزیق کے کہا ہے ؎

لو کان ذو القرنین اعمل رایہ ٭ لما اتی الظلمات صرن شموسا

او کان لج البحر مثل یمینہ ٭ ما انشق حتی جاز فیہ موسی

او کان للنیران ضوء جبینہ ٭ عبدت فصار العالمون مجوسا

انتہی مین کہتا ہون اسیطرح وہ اشعار جو مثل ان اشعار کے ہون جیسے قول کسی شاعر کا ہے ؎

دل از عشق محمد ریش دارم ٭ رقابت با خدای خویش دارم

یا یہ قول عرفی شیرازی کا تا مجمع امکان و وجوب نتوشتند ٭ مورد نتیجین نشد اطلاق اعم را
یا جیسے یہ شعر بردہ کا یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ ٭ سواک عند حدوث الحادث العمم
یا یہ مصراع ومن علومک علم اللوح والقلم یا یہ شعر میر آزاد کا

ماکان یعرف الواحا ولا قلما ٭ وکان یعرف مافی اللوح والقلم

اگرچہ اس مصراع یا شعر مین تاویل کی گنجایش ہے یا جیسے یہ شعر جامی رح کا

بقلم گزرسید انگشتش ٭ بود لوح و قلم اندر مشتش

یا جیسے بعض الفاظ صیغہ صلوۃ کے جو دلائل الخیرات مین ہین کیونکہ یہ معانی شرع مین نہین آئے اور نہ ان مبانی کی شرع نے اجازت دی ہے شعرانی نے کہا یا جیسے یہ قول انا فی امۃ تدارکہا اللہ غریب کصالح فی ثمود فکل ھذہ وامثالہ یفہم التھاون بمعجزات اللہ تعالی الانبیاء فلایجوز اسطرح کے کلمات اکثر شعر معری وابونواس وابن ہانی مین واقع ہوتے ہین مومن کو سماع سے انکے تحفظ کرنا چاہیے اور جو شخص اسکے ساتھ متکلم ہو اوسکو زجر کرے کیونکہ اجماع منعقد ہے اسبات پر کہ سوا انبیاء کے کوئی بشر مقام انبیاء تک ہرگز نہین پہنچ سکتا تو اشارات جو شعر مین ہین باجماع امت خطا ہین حکایت ابوالعتاہیہ نے شعر گوئی سے توبہ کی تھی اسلئے کہ ایکبار یہ شعر کہا تھا

اللہ بینی وبین مولاتی ٭ ابدت لی الصد والملالات

کسینے خواب مین اُسنے کہا اما وجدت من تجعل بینک وبین امرأۃ فی الحرام الا اللہ تعالی وہ جاگ اوٹھے اور توبہ کی پھر کبھی شعر نکہا مگر زہد یا ترغیب طاعات مین منجملہ مجتنبات کے ایک یہ قول ہے فلان حجۃ اللہ فی ارضہ علی عبادہ کیونکہ بات خاص بمرتبہ نبوت ہے غیر پر اطلاق کرنا اُسکا نچاہیے اسیطرح وہ الفاظ جو سوا جناب حق کے اور کو لائق نہین ہین اونسے وجوب اجتناب کا بطریق اولے ہے کقول بعضھم فی کتب المراسلات الاعظمی الاقدس الاعلی ونحو ذلک کیونکہ معانی ان الفاظ کے لغۃً جاے استعمال بن خاص بحق تعالی ہین قائل اگر یہ بات کہے کہ مراد میری خلق ہے تو ہم کہین گے کہ یہ بات متقدم ہو چکی ہے کہ اطلاق محل تفصیل مین خطا ہوتا ہے اور یہ کلام تیرا موہم اطلاق وعموم ہے حق مین

Marfat.com

حق وخلق دونون کی اور یہ ممتنع ہے آسی طرح یہ قول ما فی الوجود الا اللہ مین کہتا ہون اسی
طرح یہ قول لا موجود الا اللہ کیونکہ قائلین وحدت وجود اسکو ترجمہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کہتے
ہین اور خلاف مقصود شارع مراد لیتے ہین اسیطرح یہ قول ان اللہ فی قلوب العارفین مین
کہتا ہون اسیطرح یہ قول لیس فی جبتی الا اللہ یا سبحانی ما اعظم شانی کیونکہ یہ کلمات
شطحات فقراء ہین انسے قطع نظر کرنا اور درپے تلفظ وتکلم نہونا ضرور ہے گو کسی وجہ سے گنجایش
تاویل کی رکھتے ہون اسیطرح یہ قول ما یسمع اللہ من ساکت اور مراد یہ ہو کہ اللہ عالم اسرار
نہین ہے سو یہ اطلاق بسبب مضادت قولہ تعالے ام یحسبون انا لا نسمع سرھم ونجواھم
بلی جائز نہین ہے حالانکہ براہین عقول وحجج نقول اسبات پر قائم ہین کہ اللہ تعالے سامع
ہر موجود ہے اسیطرح یہ قول ھذا الزمان سوء اور مراد زمان سے دہر ہو حالانکہ حدیث
قدسی مین آیا ہے کہ اللہ تعالے کہتا ہے انا الدھر سو جس لفظ کا اطلاق اللہ نے اپنے نفس
مقدس پر کیا ہے اوسکے ساتھ کسی مخلوق کا وصف کرنا جائز نہین ہے حدیث مین آیا ہے
لا تسبوا الدھر فان الدھر ھو اللہ مین کہتا ہون شعراء غاوین رات دن شکایت چرخ و فلک
وسپہر و زمان و روزگار و دہر مین بسر کرتے ہین حالانکہ یہ نسبت طرف حقتعالے کے جاتی
ہے جو اللہ کا شاکی ہو اور اوسکو معاذ اللہ ظالم ستمگار سفلہ پرور ناہموار بد کردار کہے وہ
اجماعا کافر ہو جاتا ہے مگر یہ قوم کسیطرح اس حکایت وشکایت سے باز نہین آتی الا من
رحمہ اللہ تعالے وعصمہ بمنہ اسیطرح قول بعض خطبا کا سبحان من لم یزل معبودا عند
من لم یعلم کی نہ معبودا بالقوۃ ای اھلا لان یعبد کیونکہ اسمین ایہام ہے قدم عالم کا
اور یہ عقیدہ کفر ہے اسیطرح یہ قول یا قدیم الازمان کیونکہ رب کچھ متقید بزمان نہین ہے
بلکہ یہ کلام باطل ہے اسیطرح یہ قول کل ما یفعلہ اللہ خیر اسلئے کہ اسمین ایہام ہے نفی وجود
شر کا عالم سے اور اس امر کا کہ جو کچھ بندہ کرتا ہے معاصی سے وہ سب خیر ہے اسیطرح
یہ قول لا تسافر حتی یطلع القمر کیونکہ یہ مثل اوس قول کے ہے مطرنا بنوء کذا علی
حدیث سوء **حکایت** ایک منجم نے ایکبار عمر بن خطاب سے کہا تھا لا تقاتل اعداءک
حتی یطلع لک القمر عمر نے فرمایا دھی قمرھم ایضا ای کما یکون لنا بطلوعہ سعد

کذلک یکون لھم لان طلوعہ علی الجیشین واحد اسیطرح یہ قول وقت دخول کے مریض پر اللہ یحمل عنک اسلئے کہ یہ ایک لفظ موہم ہے ادب یہ ہے کہ یون کہے اللہ یدفع عنک اویصرف اسیطرح یہ قول فلان یطلع علی الغیب ولہ کشف او اطلاع علی الغیب اسلئے کہ یہ موہم باطل ہے ادب یہ ہے کہ یون کہے فلان لہ فراستہ صادقۃ اوکشف او اطلاع فقط تاکہ رسل سے مقام علم وقطع مین مزاحمت نہو فانہ لیس للاولیاء الا الظن الصادق فقط خلافا لبعضھم وھذا الظن ھو الذی یسمی نہ الھاما وفتحا وکشفا اسیطرح یہ قول باعک اللہ او اقالک اللہ وقت سوال بیع اور اقالہ کے اسلئے کہ یہ قول موہم مذہب اہل اتحاد ہے وذلک کفر اسیطرح تصغیر کسی شئ کی منجملہ شعائر آلہی کے جیسے مصیحف مسیجد لوتیح ونحو ذلک اسلئے کہ یہ نزدیک بعض علما کے کفر ہے اسیطرح نام رکھنا کتب مولفہ کا مشابہ قرآن ووحی کہ یہ شرعا جائز نہین ہے جیسے کتاب الاسراء والمعاریج یا جیسے مفاتح الغیب یا آیات بینات کیونکہ اسمین ایہام مزاحمت کا ساتہ نبی صلعم کے اسراء وعروج الی السماء مین ہے یا مشارکت حق تعالیٰ کی علم غیب مین انتہی کلام الشعرانی رح ف ابن حجر مکی رح نے کتاب الزواجر مین لکھا ہے کہ انواع کفر وشرک مین سے ایک یہ بات ہے کہ انسان عزم کفر کا زمانہ بعید یا قریب مین کرے یا زبان ودل پر کوئی شے کفر کی گزرائے اگرچہ محال عقلی کیون نہو تو فی الحال کافر ہو جائیگا یا کسی موجب کفر کا معتقد یا فاعل ہو یا تلفظ بکفر کرے خواہ یہ اصدار اعتقاد کی راہ سے ہو یا عناد سے یا استہزار سے مثلاً عالم کو قدیم اعتقاد کرے اگرچہ نوع کی راہ سے ہو یا جو بات اللہ کے لئے ثابت ہے باجماع وضرورت دینیہ اوسکی نفی کرے جیسے انکار اللہ کے علم وقدرت کا یا علم بالجزئیات کا یا جو امر اللہ سے منفی ہے اوسکو ثابت کرے جیسے رنگ جسم ونحوہما حاصل یہ ہے کہ اتصاف اللہ تعالے کا ساتہ کسی نقص کے صریحاً یا لازماً اعتقاد کرنا کفر ہوتا ہے صریحاً ایسا اعتقاد کرنا اجماعاً کفر ہے اور لازماً مین خلاف ہے اصح نزدیک ہمارے عدم کفر ہے مثلاً مجسم یا جوہری لازم مقالہ اپنے سے کافر نہین ہوتا ہے مگر اوسی صورت مین کہ معتقد اس نقص کا یا مصرح ساتہ اوسکے ہو یا مثلاً کسی مخلوق کو جیسے سورج ہے سجدہ کرے اگر کوئی قرینہ ظاہر اوسکے عذر پر دلیل نہو یہ قید اکثر مسائل آئندہ مین آئے گی اسی حکم مین یہ بات بھی ہے کہ کوئی

ایسا فعل کرے جسپر مسلمین کا اجماع ہے کہ وہ فعل صادر نہین ہوتا ہے مگر کافر سے اگرچہ مصرح
باسلام ہو جیسے کنیسہ مین ہمراہ اہل کنیسہ کے جانا زنار وغیرہ پہنکر یا کسی ورق کو جسمین قرآن
یا علم شرعی یا اللہ کا نام یا نبی کا نام یا فرشتہ کا نام لکھا ہوا ہے نجاست مین پہینکدینا یا کسی قدر
طاہر مین مثل منی یا آب بینی یا آب دہن کے ڈالدینا یا آن اشیاء کو یا مسجد کو آلودہ نجاست
کرنا اگرچہ معفوعنہ ہو یا کسی ایسے نبی مین شک کرنا جسکی نبوت پر اجماع ہے نہ نبی غیر مجمع علیہ پر
مثل خضر و خالد بن سنان کے یا شک کرنا انزال مین کسی کتاب مجمع علیہ کے جیسے توریت
انجیل زبور صحف ابراہیم علیہم السلام یا کسی آیت مجمع علیہ قرآن مین جیسے معوذتین یا تکفیر مین
ایسے قائل قول کی جس سے وہ توصل طرف تضلیل امت کے کرتا ہے یا تکفیر صحابہ مین یا نکہ یا
کعبہ یا مسجد حرام یا صفت حج یا ہیئت معروفہ صلوٰۃ و صوم مین یا کسی حکم مجمع علیہ مین جو بالضرورۃ
دین اسلام سے معلوم ہے جیسے تحریم مکس یا مشروعیت سنن مین جیسے نماز عید یا کسی حرام کو
حلال کر لینا یا بے وضو نماز پڑہنا یا حالت نجاست مین نماز ادا کرنا یا کسی مسلمان کو ایذا دینا
یا کسی ذمی کو ستانا بلا کسی مسوغ شرعی کے بسبب اُسکے اعتقاد کے یا کسی حلال کو حرام ٹہرالینا
مثل بیع یا نکاح کے یا حضرت کو اسود کہنا یا اُنکی قرشی عربی یا انسے ہونیکا انکار کرنا کیونکہ وصف
کرنا حضرت کا بغیر صفت ثابتہ کے حضرت کی تکذیب ہے اسجگہہ سے یہ بہی ماخوذ ہوتا ہے کہ جس
کسی صفت کے ثبوت پر واسطے حضرت کے اجماع ہے اوسکا انکار بہی کفر ہوگا جیسے بعثت کسی
نبی کی بعد آپ کے تجویز کرنا یا یون کہنا مجہے نہین معلوم کہ یہ وہی نبی ہین جو مکہ مین مبعوث ہوئے
تہے اور مدینہ مین مرے یا کوئی اور ہین یا نبوت مکتسب ہے یا وصول رتبۂ نبوت تک صفائے قلب
سے ہو جاتا ہے یا ولی افضل ہے نبی سے یا مجکو وحی آتی ہے اگرچہ مدعی نبوت نہو یا مین مرنے
سے پہلے جنت مین داخل ہونگا یا حضرت کو یا کسی اور نبی یا ملائکہ کو عیب لگائے یا لعنت کرے
یا دشنام دے یا استخفاف کرے یا استہزا کرے یا کسی فعل پر مستہزی ہو جیسے لمس اصابع یا کسی
نقص کو اُنکے نفس یا نسب یا دین یا فعل مین ملحق کرے یا تعریض کرے ساتہ ان امور کے یا کسی
شے سے بطریق ازرا یا تہ بغیر شان تشبیہ دے یا اُنسے چشم پوشی کرے یا اُنکے لئے کسی مضرت کا
متمنی ہو یا کسی چیز کو جو کہ لائق اُنکے منصب کے نہین ہے بطریق ذم اُنکے طرف منسوب کرے

Marfat.com

یا آپ کے حق مین کلام خفیف وہجر ومنکر وقول زور سے عبث کرے یا محن و بلایا جو اونپر
گزری ہین اوسکی عار دلائے یا بعض عوارض بشریہ جائزہ ومعہودہ کے ساتہ حقارت کرے
کہ انین سے ہرایک امر پر اجماعاً کافر واجب القتل ہوجاتا ہے اور اوسکی توبہ قبول نہین ہوتی
یہی قول ہے اکثر علما کا ایک شخص نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا عندہ صاحبکم خالد نے
اس کلمہ کو تنقیص سمجہکر اوس شخص کو قتل کر ڈالا آسیطرح رضا بالکفر اگرچہ ضمناً ہو کفر ہے
جسطرح کسی کافر کو اشارہ کرے کہ مسلمان نہو اگرچہ اوسکو مشورہ ندے یا کافر نے کہا مجکو
کلمۂ اسلام سکہادو خطیب نے کہا ذرا ٹہر مین خطبہ سے فارغ ہوجاؤن کہ یہ تاخیر کفر ہے یا بلا تاویل
کسی مسلمان کو اوٗ کافر کہدیا کہ اسمین اسلام کا نام کفر رکہنا ہوا یا مسخراپن کیا اللہ کے نام یا نبی
سے یا امر یا نہی یا وعدیا وعید رسول سے مثلا یون کہا کہ اگر مجکو اسبات کا حکم کرینگے تو مین نہ
کرونگا اور اگر اللہ مجکو ترک نماز پر اس حالت شدت مرض مین پکڑیگا تو مجہپر یہ ظلم ہوگا اور اگر
یہ قول نبی کا سچ ہوتا تو مین نجات پاتا کیونکہ اسمین تنقیص ہے مرتبہ نبوت کے یا کہا کہ لاحول و
لاقوۃ الا باللہ گرسنگی سے بے نیاز نہین کرتا ہے یہی حکم سائر اذکار کا ہے یا آواز موذن
کو مثل صوت جرس کہا یا ارادہ تشبیہ کا بساتہ ناقوس کفر کے کیا یا یہ کہا کہ مین قیامت سے
نہین ڈرتا اگرچہ استہزاءً ہو یا مین اللہ سے نہین ڈرتا یا کہا یہود بہتر ہین مسلمانون سے یا کسینے
کہا کہ ایمان کیا ہے اور اسنے استخفافاً یہ جواب دیا کہ مین نہین جانتا یا صحبت ابوبکر کا انکار
کیا یا عائشہ کو قذف کیا یا کہا کہ مین خالق اپنے فعل کا ہون یا انا اللہ بطور مزاح کے کہا یا محشر یا
جہنم کیا چیز ہے یا لعنت ہے خدا کی ہر عالم پر اگرچہ ارادہ استغراق کا نکرے یا کہا کہ روح
قدیم ہے یا کہا کہ جسوقت ربوبیت ظاہر ہوئی تو عبودیت جاتی رہی اور مراد اس سے رفع
احکام ہو یا اوسکی صفات ناسوتیہ الوہیت مین فنا ہوگئی یا مبدل بصفات حق ہوگئے ہین یا
مین خدا کو دنیا مین دیکہتا ہون اور دوبدو اوس سے باتین کرتا ہون یا خدا صورت حسنہ
مین حلول کرتا ہے یا تکلیف شرعی مجہسے ساقط ہوگئی ہے یا غیر سے کہا کہ تو عبادات ظاہرہ
ارکان کو عمل اسرار مین چہوڑ دے یا سماع غنا امور دین سے ہے یا قرآن سے زیادہ دلمین
موثر ہے اور بندہ کا وصول طرف اللہ کے بغیر طریق عبودیت کے بہی ہوسکتا ہے یا سرج

Marfat.com

اللہ کا نور ہے جب نور سے نور جا ملا متحد ہو گیا اس باب کے فروع کثیرہ کو بنیاد مذاہب
اربعہ پر مینے کتاب الاعلام بما یقطع الاسلام مین استقرا لکہا ہے اگرچہ ان مین بعض
اقوال ضعیف بہی ہین حدیث مین آیا ہے جسنے اپنے بہائی کو کافر کہا تو اگر وہ کافر نہین ہے تو یہی
کہنے والا کافر ہو جاتا ہے رواہ الطبرانی وغیرہ دوسرا لفظ یہ ہے کہ کافر کہنا بہائی کو یا
لعنت کرنا اوسکو برابر اوسکے قتل کرنے کے ہے تیسری روایت یہ ہے جسنے کہا مین بری
ہون اسلام سے اگر وہ کاذب ہے تو خیر اور اگر صادق ہے تو پہر طرف اسلام کے سالم
نہین پہرتا بخاری کا لفظ یہ ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہا احدہما طبرانی
کا لفظ یہ ہے کفوا عن اہل لا الہ الا اللہ لا تکفروہم بذنب فمن کفر اہل لا الہ الا اللہ
فہو الی الکفر اقرب اسیطرح یہ کہنا کہ ہمکو یا فلان تجہسے بلا کفر ہے بموجب حدیث کے
ف آیہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء سے عموم آیہ
قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب
جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم مخصوص ہے ان دونون آیتون سے معلوم ہوا کہ حق اس بارہ
مین وہی مذہب اہلسنت وجماعت کا ہے کہ میت مومن فاسق زیر مشیت الٰہی ہے چاہے
اوسکو عذاب کرے جسطرح چاہے پہر انجام اوسکا طرف عفو کے ہے وہ نار سے باہر نکلیگا اور
سیاہ ہو گیا ہوگا اوسکو ایک غوطہ نہر حیات مین دینگے پہر جمال ونضارت وحسن عظیم عطا
فرماکر بہشت مین لیجاینگے اور جو کچھ اللہ نے اوسکے لئے بموجب سابقہ ایمان اور اعمال صالحات
کے طیار کر رکہا ہے وہ اوسکو ملیگا کما صح بذلک کلہ حدیث البخاری وغیرہ اور اگر اللہ
چاہے تو ابتدا مین عفو کر دے اور مسامحت فرمائے اور اوسکے خصمار کو راضی کر دے پہر
جنت مین ہمراہ ناجین کے لیجائے یہ قول خوارج کا کہ مرتکب کبیرہ کافر ہے اور یہ قول معتزلہ
کا کہ وہ ختما مخلد فی النار ہوگا اور اوس سے عفو جائز نہین ہے جسطرح کہ عقاب مطیع بہی
جائز نہین ہے تقول وافترا ہے اللہ تعالے بر تعالی اللہ عما یقول الظالمون والجاحدون
علوا کبیرا اور آیہ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم الخ محمول ہے مستحل قتل مسلم پر
کیونکہ یہ استحلال کفر ہے اس صورت مین مراد خلود سے تابید فی النار ہے مثل سائر کفار کے

Marfat.com

یا محمول ہے غیر مستحل پر تو خلود مستلزم تابید نہ ٹھیریگا کما تشهد به النصوص الشرعية والمواد اللغوية یعنے یہ اوسکی جزا ہے اگر عذاب کیا جائے ورنہ اللہ تعالے اوسکو معاف کردے گا کما علم من قوله و یغفر ما دون ذلك لمن یشاء و قوله ان الله یغفر الذنوب جمیعا اور جسنے یہ کہا کہ توبہ قاتل کی قبول نہین ہے مراد اوسکی زجر و تنفیر ہے قتل سے والا نصوص کتاب و سنت صریح ہین اس بارہ مین کہ اوسکے لئے توبہ ہے مثل کافر کے بلکہ بالا ولے اور یہ قول مرجیہ کا کہ لا یضر مع الایمان ذنب کما لا ینفع مع الکفر طاعة افترا ہے اللہ پر اور جو ادلہ اسکی تائید کرتے ہین مراد انسے ظاہر اونکا نہین ہے بدلیل اور نصوص قطعی البرہان واضح البیان کے اسلئے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یہ اعتقاد رکھے کہ ایک جماعت عصاۃ مومنین کے داخل نار ہونگے اسکا انکار کرنا کفر ہے کیونکہ اسمین تکذیب ہے نصوص قطعی الدلالۃ کے **ف** امام الحرمین نے اہل اصول سے نقل کیا ہے کہ جسنے کلمہ کفر کہا اور زعم کیا کہ یہ توریہ مضمر ہے وہ ظاہرا و باطنا کافر ہوگیا اور جس شخص کو وسوسہ لگا اور وہ متردد ہوا ایمان مین یا صانع مین یا اوسکے دل کو نقص یا سبب عارض ہوا اور وہ کارہ ہے بکراہت شدیدہ اور رقا ور نہین ہے اوسکے دفع پر تو اسپر کچھ ضرر نہین ہے اور نہ گناہ بلکہ یہہ طرف سے شیطان کے ہے اللہ تعالے سے اوسکی دفع پر استعانت چاہیے اسکو ابن عبد السلام وغیرہ نے ذکر کیا ہے وللہ الحمد **ف** کافر اصلی یا مرتد سے اسلام حاصل نہین ہوتا مگر ساتھ کہنے شہادتین کے اگرچہ ایک شہادت کا مقر کیون نہو اور نطق شہادتین مین ترتیب شرط ہے اگر پہلے اشهد ان محمدا رسول اللہ کہیگا پہر اشهد ان لا الہ الا اللہ تو مسلمان نہوگا پہر جس شخص کا کفر بسبب انکار اصل رسالت کے ہے اوسکو شہادتین کا کہنا کافی ہوگا اور جسکا کفر بسبب تخصیص رسالت بالعرب کے ہے جیسے عیسائی تو وہان یون کہنا شرط ہے اشهد ان محمدا رسول اللہ الی کافة الناس والجن اور گونگے کا اشارہ کرنا بجائے نطق کے ہے غرض کہ اسلام بے ان امور کے حاصل نہین ہوتا ہے جیسے یہ کہنا کہ آمنت یا آمنت بالذی لا الہ غیرہ یا انا مسلم یا انا من امة محمد صلعم یا انا احبه یا انا من المسلمین او مثلهم یا مسلمانون کا دین حق ہے بخلاف اوس شخص کے جو کوئی دین ہی نہ رکہتا تہا وہ اگر آمنت

Marfat.com

باللہ یا اسلمت للہ یا اللہ خالقی اور بی کہکر پہر شہادت آخری ادا کریگا تو وہ مسلمان ہوجائیگا
جو شخص اسلام لائے اوسکو حکم کرنا ایمان بالبعث کا مندوب ہے اور واسطے نفع اسلام کے
آخرت مین ہمراہ امور مذکورہ کے یہ بہی شرط ہے کہ دل سے وحدانیت خدا اور اوسکے کتب
ورسل و یوم آخر کے تصدیق کرے پہر اگر ان باتو نپر ایمان لایا اور دل سے تصدیق کی
اور زبان سے تلفظ بشہادتین نکیا باوجود قدرت کے تو ہنوز وہ اپنے کفر پر باقی ہے ابداً مخلد
فی النار رہیگا کما نقل النووی علیہ الاجماع لکن اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس بارہ
مین ایک قول ائمہ اربعہ کا یہ ہے کہ اوسکو ایمان اوسکا نفع دیگا غایت یہ ہے کہ وہ مومن
عاصی ہے اور اگر زبان سے تلفظ کیا ہے اور دل سے مومن نہین ہوا ہے تو وہ آخرت مین
بالاجماع کافر ہے رہی دنیا سو دنیا مین ہم اوسپر احکام مسلمین ظاہراً جاری رکہین گے پہر اگر ایک
مسلمان عورت سے اوسنے نکاح کر لیا ہے پہر دل سے تصدیق کی تو وہ عورت اوسکو حلال
نہین ہے جبتک کہ تجدید نکاح کے بعد اسلام کے نکرے **ف** مذہب اہل حق کا یہ ہے
کہ ایمان نزدیک غرغرہ کے اور نزدیک معاینۂ عذاب استیصال کے نفع نہین کرتا قال
تعالے فلم یک ینفعھم ایمانھم لما رأوا باسنا سنۃ اللہ التی قد خلت فی عبادہ وخسر
ھنالک الکافرون ہان قوم یونس علیہ السلام اس حکم سے مستثنے ہوچکی ہے لقولہ تعالے
الا قوم یونس لما اٰمنوا کشفنا عنھم عذاب الخزی فی الحیوۃ الدنیا ومتعناھم الی
حین یہ اس بنا پر ہے کہ استثنا متصل ہے اور اونکا ایمان وقت معاینہ عذاب استیصال
کے تہا یہی قول ہے بعض مفسرین کا اور اسی پر اونکا استثناء موجہ ہے اور وقوع
اس امر کا واسطے کرامت وخصوصیت اونکی نبی علیہ السلام کے تہا اسپر قیاس نہین
ہوسکتا ہے علماء و مجتہدین معتمدین امت نے آیہ باس سے اخذ اجماع کیا ہے کفر
فرعون پر اور ترمذی نے تفسیر سورۂ یونس مین دو طرح سے اسکو روایت کیا ہے
ایک حدیث کو حسن اور دوسری حدیث کو حسن غریب صحیح کہا ہے اور روایت ابن عدی
طبرانی مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا خلق اللہ یحیی بن زکریا فی بطن امہ مومنا وخلق
فرعون فی بطن امہ کافرا اور یہ قول فرعون کا وقت غرق کے کہ اٰمنت انہ لا الٰہ الا اللہ

الذی اٰمنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین کچہ اوسکو نافع نہین ہے اسلیئے کہ اللہ تعالے نے بعد اسکے فرمایا ہے آلاٰن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین **ف** امام قاضی عبدالصمد حنفی نے اپنے تفسیر مین کہا ہے کہ مذہب صوفیہ یہ ہے کہ ایمان سے انتفاع ہوتا ہے اگرچہ وقت معاینہ عذاب کے ہو انتہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب قدیم ہے کیونکہ قاضی مذکور اوائل سنہ پانسو ہجری مین تھے یعنے ۵۰۰ھ مین سو ذہبی نے کہا ہے کہ حد فاصل درمیان علمار متقدمین ومتاخرین کے راس قرن ثالث یعنے سنہ تین سو ہجری ہین اور قاضی صاحب بعد زمانہ متقدمین کے تھے تو یہ مذہب صوفیہ کا قدیم نہ ٹھہرا اور اگر فرض کرین کہ یہ مذہب انکا صحیح بھی ہے اور ہمراہ انکی مخالفت کے اجماع منعقد نہین ہوسکتا ہے تو بھی یہ مذہب اس وجہ سے حجت نہین ہے کہ کفر فرعون پر اجماع امت کا کچہ اسی ایمان عندالباس پر نہین ہوا ہے بلکہ وہ سرے ہی سے اللہ اور موسے علیہ السلام اور اونکی کتاب پر ایمان نلایا تہا اور وہ جو ابن عربی رح نے کتاب فتوحات مکیہ مین دلائل صحت ایمان فرعون کے لکہے ہین وہ سب مخدوش ومدفوع ہین پہر ابن حجر نے ضعف ان دلائل کا لکہا ہے اس جگہہ حاجت ذکر کی نہین ہے مین کہتا ہون کہ جب حق مین کفر فرعون کے حدیث آچکی تو پہر اوسکے ایمان لانے مین بحث کرنا مصاومت ہے ساتہ سنت مطہرہ کے اعاذنا اللہ عن البطل فہم معقل

ف آیت وحدیث دلیل ہے اثبات پر کہ عذاب کفار کا جہنم مین دائم موبد ہے اور جو کچہ خلاف اسکے آیا ہے وہ واجب التاویل ہے جیسے خالدین فیہا ما دامت السموات والارض الا ما شاء ربک ان ربک فعال لما یرید کہ ظاہر اس کریمہ کا یہ ہے کہ مدت اونکے عقاب کی مساوی مدت بقار ارض وسماوات کے ہے پہر اس مدت مین جتنا کہ اللہ چاہے وہ مخلد رہین سو علما نے اس آیت کی بیس تاویلین کی ہین کوئی تاویل راجع طرف حکمت تقیید کے ہے اور کوئی راجع طرف مدت دوام ارض وسما کے اور کوئی راجع طرف حکمت استثنار ومعنی استثنار کے پہر ان وجوہ تاویل کو ابن حجر نے نقل کیا ہے اور عمدہ تقریر اس مقام کی تفسیر فتح البیان اور تفسیر فتح القدیر مین ہے پہر کہا ہے کہ ایکقوم کہتی ہے کہ عذاب کفار کا منقطع ہوجائیگا اس عذاب کی ایک نہایت ہے اور دلیل انکی یہی آیت باب اور آیت لابثین فیہا

حد فاصل درمیان متقدمین ومتاخرین

احقابا ہے کیونکہ معصیت ظلم متناہی ہے تو عقاب غیر متناہی اوسپر ظلم ہوگا سو فخر رازی نے اسکا
رد اپنی تفسیر مین بسط سے کیا ہے حدیث ابو نعیم مین مرفوعا آیا ہے ان الله یعذب الموحدین
فی جھنم بقدر نقصان اعمالھم ثم یردھم الی الجنة خلودا دائما ابدا بایمانھم
الحاصل یہ عقیدہ کہ نار کو فنا ہے خلاف ظاہر کتاب و سنت و اجماع جمہور علماء امت دائمہ
ملت کی ہے بعض اکابر جو اسطرف گئے ہین یا بعض سلف جو اسکے قائل ہین اونکا قول
ماؤل ہے یا خطائے اجتہادی ہے والله اعلم **ف** شرک اصغر ریا ہے اسکی تحریم پر
کتاب و سنت شاہد ہے اور اجماع امت کا منعقد الله تعالے نے فرمایا ہے الذین ھم
یرآؤن اور فرمایا والذین یمکرون السیئات لھم عذاب شدید مجاہد نے کہا مراد
انسے اہل ریا ہین اور فرمایا ولا یشرک بعبادة ربه احدا یعنے عمل مین ریا نکرے یہ آیت
اوس شخص کے حق مین اوتری ہے جو عبادات و اعمال سے طالب اجر و حمد کا تہا وقال
تعالے انما نطعمکم لوجه الله لا نرید منکم جزاء ولا شکورا اور حدیث مین آیا ہے
ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر الریاء یقول الله تعالی یوم القیامة اذا
جزی الناس باعمالھم اذھبوا الی الذین کنتم ترآؤن فی الدنیا انظروا ھل تجدون
عندھم جزاء رواہ احمد طبرانی کا لفظ رفعا یہ ہے ادنی الریاء شرک دوسرا لفظ یہ
ہے الشھوة الخفیة والریاء شرک حاکم کا لفظ یہ ہے الشرک الخفی ان یعمل الرجل لمکان
الرجل ابو نعیم وحاکم کا لفظ یہ ہے الشرک اخفی فی امتی من دبیب النمل علی الصفا فی اللیلة
الظلماء وادناہ ان تحب علی شیء من الجور او تبغض علی شیء من العدل وھل
الدین الا الحب فی الله والبغض فی الله قال الله تعالے ان کنتم تحبون الله فاتبعونی
یحببکم الله احادیث ذم ریاء اور اوسکے شرک ہونے مین اور بیان مین عقاب و عاقبت
اہل ریا کے بہت آئے ہین روایت احمد و طبرانی مین آیا ہے کہ جب حضرت نے فرمایا
ایھا الناس اتقوا الشرک فانه اخفی من دبیب النمل تو صحابہ نے کہا وکیف نتقیه
فرمایا کہو اللھم انا نعوذ بک ان نشرک بک شیئا نعلمه ونستغفرک لما لا نعلمه
دوسری روایت مین آیا ہے کہ ابو بکر صدیق سے فرمایا کہ اسکو تین بار کہا کر دوسرا

لفظ دعا کا یہ ہے اللھم انی اعوذ بک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم
ذہبی کا لفظ رفا یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضرت سے کہا کل نجات کیونکر ہوگی فرمایا تو
فریب نہ دے اللہ کو کہا اللہ کو کسطرح کوئی فریب دے سکتا ہے فرمایا کہ عمل تو مطابق امر خدا و
رسول کرے اور مراد غیر وجہ اللہ ہو سو بچو تم ریا سے کہ وہ شرک ہے ساتھ اللہ کے
ریاکار کو دن قیامت کے سامنے ساری خلائق کے چار ناموں سے پکارینگے اے کافر
اے فاجر اے غادر اے خاسر تیرا عمل برباد گیا تیرا اجر باطل ہوا تیرے لئے کچھ حصہ
آجکے دن نہیں ہے جا تو اپنا اجر اوس شخص کے پاس سے التماس کر جسکے لئے تو عمل کرتا
تہا اے فریبی مکار **ف** انہیں نصوص قطعیہ واحادیث صحیحہ کے موجب ریا کے شرک
ہونے پر علما امت کا سلفا وخلفا اجماع ہو چکا ہے ولہذا کلمات ائمہ ذم ریا پر متطابق
ہیں اور امت کا تحریم وتعظیم پر اثم ریا کے اطباق ہے **حکایت** عمر رضی اللہ عنہ نے
ایک شخص کو دیکہا کہ گردن جہکائے بیٹہا ہے کہا اے گردن والے گردن اونچی کر خشوع
کچھ گردنوں میں نہیں ہوتا ہے وہ تو دلوں میں ہوتا ہے **حکایت** ابو امامہ نے
ایک شخص کو مسجد کے اندر سجدہ میں روتا دیکہہ کر کہا انت انت لو کان ہذا فی بیتک
یعنے اجی تم ہو اجی تم ہو کاش یہ رونا تیرا اندر تیرے گہر کے ہوتا قتادہ نے کہا بندہ
جب ریا کرتا ہے تو اللہ تعالے فرماتا ہے عبدی یستہزئ بی فضیل نے کہا اگر کوئی
کسی ریاکار کو دیکہنا چاہے تو مجھے دیکھے یہ بہی کہا ہے کہ ترک العمل لاجل الناس
ریاء والعمل لاجل الناس شرک والاخلاص ان یعافیک اللہ منہما قال اللہ تعالے
وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ہباء منثورا مراد وہ اعمال ہیں جنمیں قصد غیر اللہ
کیا گیا تہا اونکا ثواب برباد گیا وہ ہباء منثور کی طرح ہو گئے مراد ہباء سے وہ غبار ہے
جو شعاع آفتاب میں نظر آتا ہے **ف** ریا ماخوذ ہے رویت سے سمعہ سماع سے تعریف
ریا مذموم کی یہ ہے کہ عامل اپنی عبادت سے ارادہ غیر وجہ اللہ کا کرے جیسے یہ قصد
کرے کہ لوگ اوسکی عبادت وکمال پر مطلع ہوں اور اس اطلاع سے اوسکو مال
یا جاہ یا ثنا حاصل ہو لاغری وزردی رنگ ظاہر کرے یا پراگندگی موے سر اور بذاذت

Marfat.com

هیئت اور پستی آواز اور آنکھین بند رکھنا جس سے ایہام شدت اجتہاد کا عبادت مین
ہویا غمگین اور قلت اکل اور اپنی جان سے بے پروا رہے کہ اوسکا اشتغال ساتھ امر
اہم کے معلوم ہویا لگاتار روزے رکھے اور اکثر بیدار رہے اور دنیا و اہل دنیا سے
روگردان ہو مگر اس مخذول نے یہ نجانا کہ وہ اسد م اقبح ترین اراذل مردم ہے
مثل مکاسین وقطاع الطریق وامثالہم کے کیونکہ انکو تو اپنے گناہونکا اقرار ہے اور وہ
دین مین غرور نہین کرتے بخلاف اس مخذول ممقوت کے بازی صلحا ر ظاہر کرے جیسے
چلنے مین سر جھکائے ہوئے چلے اور آہستہ چلے اور ماتھے پر گٹھ سجدہ کا جائے اور صوف
اور لباس درشت پہنے وغیر ذلک تاکہ اسباب کا ایہام ہو کہ وہ عالم یا صوفی ہے حالانکہ
حقیقت علم وتصوف سے وہ بالکل مفلس ہے اس مخادع نے یہ نجانا کہ جو مال اس حیلہ
سے اوسکے پاس آتا ہے اوسکا قبول کرنا اوسپر حرام ہے اگر یہ اوس مال کو لے لیگا
تو فاسق ہوگا کیونکہ یہ اکل مال بالباطل ہے یا واعظ مذکر بنکر اظہار حفظ سنن ولقاء
مشائخ واتقان علوم کا کرے کیونکہ ریا اقوال مین بھی بہت ہوتی ہے اور انواع اوسکے
غیر محصور ہین یا ارکان نماز مین تطویل وتحسین کرے اور اظہار تخشع کرے یہی حال روزہ
وحج وغیرہما کا ہے انواع ریا کے اعمال مین غیر محصور ہین پھر کبھی ریاکار شدت حرص
سے اتقان واحکام ریا پر خلوت مین بھی یہی کام واسطے تآلف کے کرتا ہے تاکہ یہ اوسکی
عادت جلوت مین بھی رہے کچھ خدا کے خوف وحیا سے یہ کام نہین کرتا کبھی یون ریا کرتا
ہے کہ کسی امیر یا عالم یا صالح کا اپنے پاس واسطے ملاقات کے آنا چاہتا ہے تاکہ اوس
سے تبرک حاصل کرے اور رفعت مرتبہ ثابت ہو یا ذکر کرتا ہے کہ مینے اتنے مشائخ دیکھے
ہین یہ ذکر بطور افتخار ورفعت کے غیر پر کیا جاتا ہے فہذہ مجامع ابواب الریا الحامل
ایثارھا علی طلب نحی الجاہ والمنزلۃ واشتہار الصیت حتی تنطق الالسن
بالثناء علیہ ویجلب الحطام من سائر الآفاق الیہ **ف** مراد ریاکار کی اگر نری
ریا ہے تو ساری عبادت اوسکی باطل ہوئی کاش اتنی ہی برائی اوسکو حاصل ہوتی شکل
تو یہ ہے کہ اوسپر اثم عظیم وذم قبیح ثابت ہوتا ہے وجہ تحریم وکبیرہ وشرک ہونے ریا کے

Marfat.com

سے ہے کہ اوسمین استہزار ہے ساتھ حق کے دلہذا مستحق لعن کا ٹہرتا ہے اور ریا اکبر
کبائر مہلکہ مین سے قرار پائی ہے اسی جگہہ سے حضرت نے نام اوسکا شرک اصغر رکہا ہے
ریا مین خلق پر تلبیس بہی ہوتی ہے کیونکہ اوسمین ایہام اخلاص و اطاعت خدا کا ہوتا ہے
حالانکہ وہ مخلص مطیع نہین ہے بلکہ تلبیس کرنا دنیا مین بہی حرام ہے چہ جاے دین کی
ہان کبہی اطلاق ریا کا امر مباح پر بہی ہوتا ہے جیسے طلب جاہ و توقیر بغیر عبادت کے
یا جیسے اچہا لباس پاکیزہ پہنا تاکہ لوگ اوسکی تعریف بابت نظافت و جمالت کے کرین
اسیطرح ہر تجمل و تزین و تکرم کا حکم ہے جیسے انفاق اغنیا پر کرنا لکن نہ معرض عبادت
مین بلکہ اسلئے کہ لوگ اوسکو سخی کہین سو یہ نوع حرام نہین ہے حضرت جب باہر آتے عمامہ
برابر کرکے آئینہ دیکہکر بال و چہرہ درست فرماکر آتے یہ بات حضرت کے حق مین متاکد
ہی تاکہ لوگون کے نظرون سے نہ گرین قلوب خلق کو طرف حق کے مائل کرین وفیہ قربۃ
وای قربۃ یہ حکم علمار و نحوہم مین بہی جاری ہے جبکہ مقصود اونکا تحسین ہئیت سے
یہی امور ہون **ف** غزالی و ابن عبد السلام کا اختلاف ہے حق مین اوس شخص کے
جسکا قصد اپنے عمل سے ریا اور عبادت ہے غزالی کہتے ہین اگر باعث دنیا غالب ہے تو
کچہہ ثواب نہین اور اگر باعث آخرت غالب ہے تو ثواب ہے اور اگر دونون باعث برابر
ہین تو دونون ساقط ہین اب بہی کچہہ ثواب نہوا ابن عبد السلام نے کہا مطلقاً کچہہ ثواب
نہوگا بدلیل احادیث من عمل عملا اشرک فیہ غیری فانا منہ بری ھو للذی اشرک ونحوہ
غزالی نے اس حدیث کو ماؤل کیا ہے استوار ہر دو قصد پر یا قصد ریا ارجح ہو صریح کلام
غزالی کا یہ ہے کہ ریا اگرچہ حرام ہے لکن اصل ثواب سے مانع نہین ہوتی ہے جبکہ باعث
عبادت اغلب ہو اسلیئے یہ کہا ہے کہ اگر اطلاع مردم مرجح و مقوی نشاط ہو اور بصورت
فقد اس امر کے عبادت ترک نکرے اور اگر نرا قصد ریا ہوتا تو اقدام نکرتا اس صورت مین
گمان ہمارا واللہ اعلم یہ ہے کہ ریا محبط اصل ثواب نہو ولکن مقدار قصد ریا پر عقاب اور
مقدار قصد ثواب پر ثواب ملے انتہی لکن قول سعید بن المسیب و عبادہ بن صامت دلیل
ہین اسپر کہ اوسکو اصلا ثواب نہوگا بلکہ خود غزالی نے اس سے پہلے یہ کہا تہا کہ جب صدق

وصلوٰۃ مین قصد اجر و محمدت کا جمیعا کریگا تو یہ وہ شرک ہوگا جو کہ منافی اخلاص ہے تو
اب کلام ابن عبدالسلام ہی راجح ٹہرا حاصل ترجیح متجہ یہ ہوا کہ جب ریاے مباح ہمراہ عبادت
کے ہوگی تو مقتضی اسقاط ثواب کے اصل سے نہ ٹہریگی بلکہ مقدار قصد عبادت پر ثواب ملیگا
اگرچہ ضعیف ہو اور اگر ریاے محرم ہمراہ ہوگی تو وہ مقتضی سقوط من اصلہ کے ہے کما دلت
علیہ الاحادیث الکثیرۃ اور یہ آیت شریف فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کچھ منافی
اسکی نہین ہے اسلیے کہ اوسکی تقصیر لئے جو کہ عبارت ہے قصد امر محرم سے سقوط اجر کو جب دیا ہے
اب ایک ذرہ برابر بھی خیر باقی نہین رہی تو آیت اوسکو شامل نہو گی **ف** بندہ نے
جب ایک عبادت کا عقد اخلاص پر کیا پہر اوسپر ریا آئی تو اگر یہ ریا بعد تمام عمل کے
آئی تو کچھ اثر نہ کریگی کیونکہ وہ عبادت اخلاص پر تمام ہوچکی ہے اب اوسپر اثر ریا کا طاری
نہوگا اگر بتکلف اوسکا مظہر و متحدث بہ نہین ہے پہر اگر بقصد ریا اوسکا تکلف کیا تو غزالی
نے کہا ہے کہ فہذا مخوف اور آثار و اخبار دلیل ہین اسپر کہ یہ تکلف محبط عمل ہے پھر
اس طاری کے مبطل ثواب عمل ہونے کو مستبعد جانا ہے اور یہ کہا ہے کہ اقیس یہ ہے
کہ اپنے عمل منقضی پر مثاب ہوگا اور مرآت طاعت خدا پر معاقب ہوگا اگرچہ بعد فراغ
کے اوس سے کیون نہو بخلاف اوس صورت کے کہ اثناء عمل مین عقد اوسکا طرف ریا
کے متغیر ہوگیا کہ یہ محبط بلکہ مفسد عبادت ہے اگر خالص ریا آگئی ہے اور اگر ریاے محض
نہین ہے لکن اتنی غالب ہوئی ہے کہ قصد قربت کا جو کہ اوسمین تہا وہ دب گیا تو یہ افساد
عبادت مین متردد ہے حارث محاسبی کا میل طرف افساد کے ہے لکن احسن نزدیک ہمارے
یہ ہے کہ اسقدر ریا جبکہ اوسکا اثر عمل مین ظاہر نہو بلکہ صدور عمل کا باعث دین سے باقی رہے
اور فقط سرور اطلاع کا اوسکے طرف منضاف ہوا تو عمل فاسد نہوگا کیونکہ اصل نیت جو باعث
علی العمل اور حامل علی الاتمام تہی وہ ہنوز باقی ہے بخلاف اوس عارض ریا کے کہ اگر لوگ
نہوتے تو نماز کو قطع کردیتا مثلاً تو یہ مفسد عبادت ہے اوس عبادت کو پہر اعادہ کرے اگر فرض
ہے اور احادیث وارد ہ فی الریا محمول ہین اوس صورت پر کہ مراد عمل سے کچھہ نہو مگر یہی
خلق اور جو اخبار دربارہ شرکت آئے ہین وہ محمول ہین اوس شکل پہ کہ قصد ریا کا مساوی

Marfat.com

قصد یا اغلب قصد ثواب سے ہو اور اگر بنسبت اوسکے یہ قصد ضعیف ہے تو ثواب عمل کا بالکلیہ
حبط نہوگا اور نہ نماز لائق فساد کے ٹھہریگی اور اگر مثلا ابتداء عقد نماز مین ریا مقارن ہوئی
اور سلام پہیرنے تک مستمر رہے تو پہر اوسکے قضا کرنے مین کچھ خلاف نہین ہے وہ نماز
معتدبہ نہوئی اور اگر اثنار نماز مین نادم ہوکر مستغفر ہوا تو ایک فرقہ نے کہا کہ وہ نماز منعقد
نہین ہوئی اوسکو پہر سرے سے پڑہے دوسرے فرقہ نے کہا سارا فعل لغو ہوا مگر تحریم
اوسی تحریمہ پر اوسکو پورا کرے تیسرے فرقہ نے کہا اوسکو کچھ بہی لازم نہین ہے نماز
تمام کرے اسلیئے کہ نظر خاتمہ پر ہے جسطرح کہ اگر ابتدار ساتہ اخلاص کی اور ختم ریا پر کرتا تو
عمل اوسکا فاسد ہوجاتا دونون قول اخیر قیاس فقہ سے بالکل خارج ہین خصوصا اول
ہردو قول اسیطرح یہ قول کہ اگر ختم باخلاص کرتا تو نماز صحیح ہوتی کیونکہ ریا نیت مین قادح
ہوتی ہے قیاس فقہ پر تو یہ بات مستقیم ہے کہ اگر باعث عمل کا مجرد ریا ہے ابتدار عقد مین طلب
ثواب اور امتثال امر تو اوسکا افتتاح ہی منعقد نہوا ما بعد کسطرح صحیح ہوگا کیونکہ اوسنے
جزم بہ نیت نہین کیا ہے اوسنے تو تحریمہ لوگون کے لئے باندہا ہے اگرچہ اوسکا کپڑا ناپاک تہا
اور اگر اکیلا ہوتا تو نماز ہی نہ پڑہتا اور اگر یہ صورت ہے کہ لوگ نہ ہوتے تو بہی نماز نہ
پڑہتا اور اچہی طرح صحیح طور پر پڑہتا لکن اوسکو رغبت محمدت مین ظاہر ہوئی تو دو باعث
جمع ہوگئے اب اگر یہ شکل صدقہ مین ہے تو عاصی ہوا اجابت باعث ریا پر اور مطیع ٹہرا
اجابت باعث ثواب پر فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا
یرہ اب اوسکو ثواب بقدر قصد صحیح ملیگا اور بقدر قصد فاسد عقاب ہوگا اور احدہما دوسرے کو
حبط نکریگا حکم نماز نافلہ کا اس جگہ مثل اسی صدقہ کے ہے اور یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ اوسکی
نماز فاسد ہے یا اوسکی اقتدا کرنا باطل ہے اگرچہ یہ بات ظاہر ہوجائے کہ قصد اوسکا
ریا اور اظہار حسن قرارت ہے اسلیئے کہ مسلمان کے ساتہ گمان نیک رکہنا چاہیے کہ اوسنے
قصد ثواب کا اس تطوع سے بہی کیا ہوگا تو باعتبار اس قصد کے نماز اوسکی صحیح ہے اور
اقتدا بہی درست اگرچہ اوسکے ساتہ دوسرا قصد بہی مقارن ہوگیا ہے جسکے سبب سے
وہ عاصی ہے پہر اگر یہ دونون باعث نماز فرض مین عارض ہون اور ہر ایک باعث غیر

مستقل ہو اور انبعاث ان دونونسے حاصل ہو تو یہ واجب کو اوس سے ساقط نہین کرتا اور اگر ہر ایک باعث اسطرح پر مستقل ہے کہ اگر باعث ریا معدوم ہو تو فرض ادا کرے اور اگر باعث فرض منعدم ہو تو نماز ریا کے لئے پڑہے تو یہ مشکل محل نظر ہے اور سخت محتمل ہے اسلئے احتمالا یہ کہا جائیگا کہ واجب نماز خالص لوجہ اللہ تہی وہ پائی نگئی یا یون کہا جائے کہ واجب امتثال امر تہا باعث مستقل اور وہ پایا گیا سو غیر کا اقتران اوسکے ساتہ مسوغ سقوط فرض کو اوس سے نہین ہے جسطرح کہ اگر کسی غصب کے گہر مین نماز ادا کرتا اور اگر یہ ریا مبادرت کرنے مین طرف نماز کے ہے نہ ذات نماز مین تو یہ نماز قطعا صحیح ہے اسلئے کہ باعث اصل صلوۃ کو اس حیثیت سے کہ وہ صلوۃ ہے غیر اوسکا عارض نہین ہوا یہ بحث اوس ریا مین تہی جو کہ باعث عمل پر ہوتی ہے رہا مجرد سرور بسبب اطلاع مردم کے جبکہ اوسکا اثر وہان تک نہ پہنچے کہ عمل مین تاثیر کرے تو فساد نماز بعید ہے هذا ما نراه لائقا بقانون الفقه والمسئلة غامضة من حيث ان الفقهاء لم يتعرضوا لها في الفقه والذين خاضوا فيها لم يلاحظوا قوانين الفقهاء بل حملهم الحرص على تصفية القلوب وطلب الاخلاص على افساد العبادات بادنى الخواطر وما ذكرناه هو القصد فيما نراه والعلم عند الله تعالى فيه انتہی **ف** ریا کے لئے قبح مین درجات متفاوتہ ہین اقبح ریا وہ ہے جو ایمان مین ہو یہ شان منافقین کی ہے جنکے ذم اللہ تعالے انے کثرت سے کتاب عزیز مین کی ہے اور اونکو یہ وعید سنائی ہے ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار یہ لوگ بعد زمن صحابہ کے تہوڑے رہگئے ہان جو لوگ مثل اونکے قبح مین ہین وہ کثرت سے موجود ہین جیسے معتقدین بدع مکفرہ مثل انکار حشر یا انکار علم خدا بجزئیات یا اعتقاد اباحت مطلقہ حالانکہ خلاف اسکے اظہار کرتے ہین فليس وراء قبح احوالهم لا شيء انہین کے قریب وہ لوگ ہین جو کہ اصول عبادات واجبہ مین ریا کرتے ہین کہ خلوت مین تارک عبادت ہین اور جلوت مین فاعل یہ کام بخوف مذمت کرتے ہین حالانکہ یہ ریا بہی نزدیک خدا کے بڑا گناہ ہے اسلئے کہ غایت جہل پر مبنی اور اعلی انواع مقت پر مودی ہے انکے قریب وہ لوگ ہین جو نوافل مین ریا کرتے ہین کہ اتنا عادت نوافل کے رکہتے ہین

اس ڈر سے کہ کہین ملا مین نکرین تو ناقص ٹہر جائین اور خلوت مین ایثار کسل و عدم رغبت اوسکے ثواب مین ہوتی ہے آنسے قریب وہ لوگ ہین جو اوصاف عبادت مین ریا کرتے ہین جیسے تحسین نماز اور اطالت ارکان و اظہار تخشع و استکمال سائر تکملات جلوت مین اور اقتصار ادنی واجبات پر خلوت مین بخوف ایثار مذکور فی النوافل سو یہ لوگ مخطی ہین کیونکہ اسمین بہی مثل ماقبل کے تقدیم مخلوق کے خالق پر ہے پہر کبہی اسکے فاعل کو شیطان اس مکر مین لاتا ہے کہ یہ کام اوسکو اسطرح پر اچہا کر دکہاتا ہے کہ مین جو یہ بات کرتا ہون تو لوگون کی صیانت کے لئے وقیعت سے اپنے حق مین کرتا ہون حالانکہ اگر یہ شخص سچا ہوتا تو اپنے نفس کی صیانت فوات کمالات سے کرتا اور فعل خلوات سے بچتا قرائن احوال اوسکے توصاف دلیل ہین اسبات پر کہ باعث اسکا کچہہ نہین ہے مگر یہی نظر خلق کی یہ تو اونکی محمدت کا راجی ہے نہ اونکی صیانت کا **ف** جو شخص اپنے لئے ریا کرتا ہی اوسکے بہی کئی درجے ہین اقبح یہ ہے کہ کسی معصیت پر متمکن ہونا چاہے مثلاً اظہار ورع وزہد اسلئے کرے کہ لوگ اوسکو متصف بایں صفت جانکر متولی مناصب و وصایا و ودائع اموال کا کر دین یا تفرقہ صدقات اوسکے حوالہ کرین اور مقصود اوسکا ان سب امور سے یہ ہے کہ اون مین خیانت کری یا مذکر و واعظ و عالم و متعلم بنے اسلئے کہ کسی عورت یا غلام پر ظفر یاب ہووے سو یہ لوگ اقبح مرائین ہین نزدیک اللہ کے کیونکہ اونہون نے طاعت رب کو ایک سلم طرف معصیت کے اور ایک وصلہ طرف فسق کے ٹہرایا ہے انکی عاقبت بری ہوگی انہین کے قریب وہ لوگ ہین جو متہم بمعصیت یا خیانت ہین پہر اظہار طاعت و صدقہ کا بقصد دفع اوس تہمت کے کرتے ہین انسے قریب وہ لوگ ہین جنکا قصد یہ ہے کہ کوئی حظ مباح حاصل کرین جیسے مال یا نکاح وغیرہ حظوظ دنیا انسے متصل وہ لوگ ہین کہ اظہار عبادات ورع و تخشع و نحو ذلک کا اسلئے کرتے ہین کہ لوگ اونکو بنظر حقارت و چشم نقص نہ دیکہین یا وہ صلحا مین شمار ہون حالانکہ خلوت مین یہ کوئی کام نہین کرتے ہین اسی قبیل سے یہ ہے کہ اظہار مفطر کو جدن کہ روزہ رکہنا سنت ہے ترک کرے اس ڈر سے کہ کہین لوگ یہ گمان نکرین کہ اس شخص کو کچہہ اعتناء ساتہ نوافل

نہین ہے لہذا اصول درجات الریا وہی اتب اصناف المرائین امام غزالی کہتے ہین و
جمیعهم تحت مقت الله وغضبه وهو من اشد المهلکات انتهی **ف** حدیث مین
آیا ہے کہ ریا چونٹی کی چال سے بہی زیادہ خفی ہے سو یہ وہی ریا ہے جسمین فحول علما کو
لغزش ہو جاتی ہے عبّاد جہلا کا جو کہ آفات نفوس وغوائل قلوب سے ناواقف ہین کیا ذکر
ہے اسکا بیان یہ ہے کہ ریا دو طرح پر ہے ایک جلی یہ حامل وباعث ہوتی ہے عمل پر
دوسرے خفی یہ حامل نہین ہوتی لکن مشقت کو سبک کر دیتی ہے جس طرح کہ کسی شخص کو
ہر رات عادت نماز تہجد کی ہو اور یہ نماز اوسپر گران ہے لکن جب کوئی مہمان اوسکے
گہر آتا ہے اور کوئی شخص اوسپر مطلع ہوتا ہے تو اسکو ایک طرح کا نشاط حاصل
ہوتا ہے اور تہجد پڑہنا آسان ہو جاتا ہے معہذا وہ عمل اسیہی کے لئے کرتا ہے اگر اسکو
امید ثواب کی نہوتی تو وہ تہجد کیون پڑہتا اسکی نشانی یہ ہے کہ وہ تہجد پڑہی گو کوئی اوسپر
مطلع نہو **۲** اس سے اخفی وہ ریا ہے کہ جو حامل تسہیل وتخفیف پر بہی نہو معہذا لک
اوسکے پاس ریا ہے اور اوسکے دل مین مثل آگ کے اندر پتہر کے چہپی ہوئی ہے اوسپر
اطلاع ممکن نہین ہے مگر علامات سے اجلی علامات یہ ہے کہ لوگون کی اطلاع اوسکی
عبادت وطاعت پر اوسکو خوش کرتی ہے **۳** اس سے خفی تر وہ ریا ہے کہ نہ اطلاع
چاہے نہ مسرت لائے لکن ابتدا بسلام کو دوست رکہے اور یہ چاہے کہ لوگ اوسکی
تعظیم کرین اور مزید ثنا کے ساتہ پیش آئین اور اوسکی حاجت برآری کے طرف مبادرت
کرین اور معاملہ مین اوسکے ساتہ مسامحت بجالائین اور جب وہ پاس اونکے جائے تو
اوسکے لئے توسیع مکان کرین اور جب کسی شخص کے طرف سے ان امورمین کوتاہی ہو
تو اوسکے دلپر گران گزرے اسلئے کہ جس طاعت کو اوسنے اپنے نفس مین مخفی رکہا
ہے اوسکو عظیم جانتا ہے تو گویا اسکا نفس بمقابلہ اوس طاعت کے طالب احترام
ہے یہانتک کہ اگر فرضا وہ یہ طاعات نکرتا تو طالب اس احترام کا بہی نہوتا تو اب اسنے
اللہ کے علم پر قناعت نکی اور آمیزش ریا خفی سے خالی نہ ٹہرا غزالی کہتے ہین وکل ذالک
یوشک ان یحبط الاجر ولا یسلم منه الا الصدیقون اسی جگہہ سے مخلصین ہمیشہ

Marfat.com

ریا خفی سے خائف رہتے تھے اعمال صالحہ کو ایسے چھپاتے تھے جیسے کسیکو اخفاء فواحش پر حرص ہوتی ہے یہ کام اس امید پر کرتے تھے کہ اللہ اونکے عمل مین اخلاص دے اور دن قیامت کو سامنے ساری خلق کے جزاء اخلاص عطا فرمائے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اللہ اوسی عمل کو قبول کرتا ہے جو کہ خالص اوسکے لئے ہوتا ہے اور اپنی شدت حاجت اور فاقہ کو بھی دن قیامت کے معلوم رکھتے تھے سو جو کوئی شخص اپنے نفس مین درمیان اطلاع صغار و مجانین اور درمیان اطلاع غیر کے عبادات پر فرق پاتا ہے اوسکے نزدیک شائبہ ریا کا موجود ہے کیونکہ اگر وہ یہ جانتا کہ نافع و ضار اور قادر ہر شے پر اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے اور بندے ہر شے سے عاجز ہون تو نزدیک اوسکے صغار وغیرہم یکسان و برابر ہوتے اور نفس اوسکا حضور سے کسی بڑے شخص کے یا چھوٹے آدمی کے متاثر نہوتا لکن یہہ بات نہین ہے کہ ہر شائبہ ریا مفسد و محبط عمل ہو بلکہ سرور کبھی محمود ہوتا ہے اسطرحپر کہ اس امر کا شہود کرے کہ اللہ نے اونکو میرے اس عمل پر اطلاع دی ہے تاکہ احوال جمیل میرا اور اپنا لطف ساتھ میرے ظاہر کرے کیونکہ اسنے تو بجائے خود اپنے طاعت و معصیت کو چھپایا تھا مگر اللہ نے اوسکی معصیت مستور رکھے اور طاعت ظاہر کی و لہ لطف اعظم من ستر القبیح و اظہار الجمیل تو یہ فرحت اسکی جمیل نظر و سیع لطف خدا سے ہوئے نہ لوگون کے محمدت اور اپنے قیام منزلت سے اونکے دلون مین قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا یا اسبات کا شہود کرے کہ جس صورت مین اللہ نے اوسکے قبیح کو مستور اور اوسکی طاعت کو دنیا مین ظاہر کیا تو آخرت مین بھی اسیطرح کریگا لحدیث ما ستر اللہ علی عبد ذنبا فی الدنیا الا ستر علیہ فی الآخرۃ یا یہ گمان کرے کہ جو لوگ میرے حال پر مطلع ہین وہ میرے اقتدا مین رغبت کرینگے اس سے اجر میرا مضاعف ہوگا اجر علانیہ کا آخرا لسبب ظہور کے اور اجر ستر کا بسبب قصد اولا ملیگا اسلئے کہ جسکی اقتدا کسی طاعت مین کی جاتی ہے اوسکو برابر اقتدا کرنے والونکے اجر ملتا ہے بغیر اسکے کہ اُنکے اجور مین کچھ کمی ہو یہ توقع اس لائق ہے کہ اوس سے سرور ناشے ہو فان ظہور مخائل الربح لذیذ یوجب السرور لا محالۃ یا اسبات

پر فرحناک ہو کہ اللہ نے اوسکو ایسی توفیق دی جسکے سبب سے لوگ اوسکی مدحت کرتے
ہین اور بسبب اوس توفیق کے اوسکو دوست رکھتے ہین اور اون لوگونکو اوس جماعت
کا سا نکیا جو گنہگار ہو کر مطیعین پر استہزا کرتے ہین اور اون کو ستاتے ہین علامت اس
فرحت کی یہ ہے کہ غیر کی مدح پر بھی ویسا ہی خوش ہو جیسا کہ اپنی مدح پر خوش ہوتا ہے
ف سرور مذموم وہ ہے کہ اسبات پر خوش ہو کہ اوسکی منزلت لوگونکے دلون
مین قائم ہے اور وہ اسکی تعظیم تکریم کرتے ہین اور اوسکی قضاء حوائج کے لئے طیار
ہین کہ یہ مکروہ ہے اس تقریر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کتم عمل مین فائدہ اخلاص و
نجات کا ریا سے ہے اور اظہار عمل مین فائدہ اقتدار اور ترغیب فی الخیر کا ہے لکن
اوسمین آفت ریا لگی ہوئی ہے اللہ نے دونون قسم پر ثنا کی ہے ان تبدوا الصدقات
فنعما ھی وان تخفوھا وتؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم لکن اسرار کی مدح کی ہے اسلئے
کہ اسمین سلامتی ہے اوس آفت عظیمہ سے جس سے کمتر لوگ سلامت رہتے ہین ہان
جس جگہہ اسرار متعذر ہے وہان اظہار ممدوح ہوتا ہے جیسے غزو و حج و جمعہ
و جماعات کہ یہان اظہار کرنا یہی مبادرت کرنا ہے طرف اوسکے اور اظہار رغبت
کرنا ہے اوسمین واسطے تحریض کے لکن اس شرط سے کہ شائبہ ریا کا نہو حاصل یہ
ہے کہ جب عمل ان شوائب سے خالص ہوگا اور اوسکے اظہار مین کسیکو ایذا نہوگی اور
اوسمین برانگیختہ کرنا لوگون کا اقتدار و تاسی پر اوس خیر کے کرنے مین اور مبادرت
کرنا طرف اوسکے ہوگا اسلئے کہ یہ شخص منجملہ علماء و صلحاء کے ہے جسکے اقتدا کے طرف
سب لوگ شتابی کرتے ہین تو اظہار افضل ہے کیونکہ یہ مقام انبیاء اور اون کے
وراث کا ہے اور یہ لوگ امر اکمل ہی کے ساتھ مخصوص ہوتے ہین اور اس اظہار
کا نفع متعدی ہے لقولہ صلعم من سن سنة حسنة فلہ اجرھا واجر من یعمل بھا
الی یوم القیامة اور اگر کوئی شرط ان مین سے مختل ہوگئی تو پھر اسرار افضل ہے اسی
تفصیل پر اطلاق افضلیت اسرار کا محمول ہے ہان مرتبہ اظہار فاضل کا مزلۂ قدم
عباد و علما ہے کیونکہ وہ اظہار مین متشبہ اقویاء ہوتے ہین اور انکے دل اخلاص پر

قوی نہین ہوتے اسلیئے اجر اونکے بسبب ریا کے حبط ہو جاتے ہین اور اوسکا تفطن کرنا
غامض ہے علامت حق کی اسجگہہ یہ ہے کہ جس منصب پر یہ ہے اگر کوئی دوسرا شخص
اسکے اقران مین سے اوس جگہہ پر قائم ہو تو یہ متاثر نہو بلکہ مخلص رہے اور اگر یہ بات
اپنے نفس سے نہین جانتا ہے تو ریاکار ہے کیونکہ اگر بلاحظ نظر خلق اسکو نہوتا تو ہرگز
اپنے نفس کو غیر پر باوجود اس علم کے کہ غیر کفایت کرسکتا ہے اختیار نکرتا فلیحذر العبد
خدع النفس فانها خدوع والشیطان مترصد وحب الجاہ علی القلب غالب یہہ
بات بہت کم ہوتی ہے کہ اعمال ظاہرہ آفات اظہار سے سلامت رہین اسلیئے سلامتی
اسی اخفا مین ہے **ف** منجملہ اظہار کے ایک تحدث بعمل ہے بعد فراغ کے عمل سے
بلکہ اسکا خطرہ سخت تر ہے اس جہت سے کہ کبھی زبان پر زیادتی یا مبالغہ جاری ہوجاتا
ہے اور نفس کو اظہار دعاوی مین لذت ملتی ہے اور اس جہت سے آسان بہی ہے
کہ یہ ریا عمل خالص ماضی کو حبط نہین کرتی ہے اکثر لوگ طاعات کا بجالانا بخوف ریا
ترک کردیتے ہین یہ کچہ مطلقاً محمود نہین ہے اسلیئے کہ اعمال دو طرحپر ہین ایک
لازم بدن جنکو کچہ تعلق غیر سے نہین ہے اور نہ کوئی لذت عین اون اعمال مین ہے
جیسے نماز روزہ حج سو اگر باعث ابتدا اوسمین نری رؤیت خلق ہو تو یہ معصیت محض
ہے اسکا ترک کرنا واجب ہے اس معصیت مین اس کیفیت پر رخصت نہین اور اگر
باعث اوس نیت تقرب الی اللہ ہے لکن ریا وقت عقد عبادت کے عارض ہوئی تو اسکو
شروع کردے اور دور کرنے مین اوس عارض کے مجاہدہ نفس بجالائے اسیطرح
اگر اثناء عمل مین عارض ہو تو نفس کو طرف اخلاص کے قہراً جبراً پہیرے یہان تک کہ
اوسکو تمام کرے کیونکہ شیطان پہلے تو طرف ترک عمل کے بلاتا ہے جب اوسکی بات
مانی نہین جاتی اور آدمی عزم بالجزم کرکے اوس کام کو شروع کردیتا ہے تو پہر
وہ طرف ریا کے بلاتا ہے جب اوس سے بہی اوسنے اعراض کیا اور مجاہدہ سے پیش
آیا یہانتک کہ اوس کام سے فارغ ہوا تو اب اوسکو ندامت دلاتا ہے کہ تو ریاکار ہے
اللہ تجکو اس عمل کا کچہہ نفع نددیگا جب تک کہ تو ایسا کام کرنا نچہوڑیگا اور پہر دوبارا اسکو کریگا

Marfat.com

الحاصل اس طرح شیطان اپنے غرض حاصل کرتا ہے فکن منه علی حذر فانه لا امکر منه
والزم قلبك الحیا من الله تعالی اللہ نے تیرے اندر ایک باعث دینی عمل پر پیدا کر دیا ہے
اب تو کیون عمل کو ترک کرے بلکہ مجاہدہ نفس اخلاص مین کر اور مکائد دشمن کے دہوکے
مین نآوہ تو تیرے باپ آدم علیہ السلام کا دشمن ہے دوسری قسم اعمال کی وہ ہے
جو کہ متعلق خلق ہے اس قسم مین آفات واخطار عظیمہ ہین اعظم بلایا خلافت ہے پہر
قضا پہر تذکیر وتدریس وافتا پہر انفاق مال سو جسکو دنیا اپنے طرف مائل نکرے اور
طمع جنبش ندے اور اللہ کی راہ مین اوسکو لوم لائم نہ پکڑے اور وہ دنیا واہل دنیا
سے اعراض کرے اور متحرک نہو مگر واسطے حق کے اور ساکن نہو مگر واسطے اللہ کے تو
وہ مستحق اسکا ہے کہ اہل ولایت دینویہ واخرویہ سے ہو اور جسمین کوئی شرط ان
مین سے مفقود ہو تو یہ ولایات باقتضا اوسکے حق مین سخت مضر ہین وہ انکے
اختیار کرنے سے باز رہے اور دہوکے مین نآئے اوسکا نفس اوسکو یہ فریب دیگا
کہ تو عدل کریگا اور قائم بحقوق ولایت ہوگا اور تجکو میل طرف شوائب ریا وطمع کے نہوگا
کیونکہ نفس اوسکا اس تسویل مین کاذب ہے اوس سے حذر کرنا چاہیئے نفس کے
نزدیک کوئی چیز لذیذتر جاہ وولایات سے نہین ہے کچہہ دور نہین ہے کہ محبت
ولایات کی حامل ہلاک پر ہو اسی جگہہ سے ایک شخص نے عمر بن خطاب سے اذن
چاہا تہا کہ مین بعد فراغ کے نماز صبح سے لوگونکو وعظ کیا کرون اوسکو منع کر دیا
اوسنے کہا تم مجکو نصح مردم سے منع کرتے ہو فرمایا اخشی ان تنتفخ حتی تبلغ الثریا
انسان کو لائق نہین ہے کہ فضائل تذکیر بالعلم اور علم پر دہوکا کہائے کیونکہ اس کا
خطرہ عظیم ہے ہم کسیکو حکم اسکے ترک کا نہین کرتے اسلئے کہ نفس تذکیر مین کوئی آفت
نہین ہے آفت تو اظہار تصدی مین ہے وعظ ہو یا اقرار یا افتا یا روایت سو جب
تک اپنے نفس مین باعث دینی پائے تب تک ترک تصدی نکرے اگرچہ کسیقدر
ریا سے ممزوج ہو بلکہ ہم تو یہ امر کرتے ہین کہ کام کرے اور مجاہدہ نفس اخلاص
وتنزہ مین خطرات ریا سے بجالائے شوائب ریا کا کیا ذکر ہے الحاصل امور تین طرح پر

ہین ایک ولایات انکا فتنہ اعظم فتن ہے ضعفا سرے سے اسکو ترک کردین دوسری صلوات ونحوہا اسکو ضعفاء ترک نہ کرین اور نہ اقویا مگر دفع شوائب ریا مین کوشش کرتے رہین تیسرے تصدی واسطے علوم کے یہ مرتبہ وسطے ہے درمیان ان دو مراتب کے لکن یہ مرتبہ اشبہ بولایات ہے اور آفات سے قریب تر ہے تو عذر کرنا اس سے حق مین ضعفاء کے اسلم ہے باقی رہا مرتبہ چہارم کہ وہ جمع مال وانفاق مال ہے سو بعض علما نے اسکو اشتغال ذکر و نوافل پر فضیلت دی ہے اور بعض نے بالعکس اسکے کہا ہے حق یہ ہے کہ اسمین بہی آفات عظیمہ ہین جیسے طلب ثنا و استجلاب قلوب و تمیز نفس باعطار پس جو شخص ان آفات سے رہائی پائی تو اوسکے لئے جمع و انفاق افضل ہے اسلئے کہ اسمین وصل منقطعین و کفایت مستحقین و تقرب بالبر طرف رب العالمین کے ہے اور جو شخص ان آفات سے خلاص نہو تو اوسکے لئے یہ ہے کہ ملازمت عبادات و استفراغ وسعی آداب و تکملات عبادات مین کرے **ف** ایک علامت اخلاص عالم کی علم مین یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بہتر و نیک تر اوس سے وعظ مین یا کثرت علم مین ظاہر ہو اور لوگ شدید القبول ہون واسطے اوسکے تو یہ اپنے جی مین خوش ہو اور اوسپر حسد نہ کرے ہان اگر اسکو رشک آئے تو کچھ ڈر نہین ہے یعنے اپنے نفس کے لئے یہ تمنا کرے کہ مجکو بہی اسیطرحکا علم ہوتا اور اگر اکابر اسکے مجلس مین آئین تو اسکے کلام مین تغیر نہ آئے بلکہ سارے خلق کو ایک ہی نظر سے دیکھے اور لوگون کا ہمراہ اپنے راہون مین چلنا دوست نرکہے **ف** آیات و احادیث و کلام ائمہ سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ ریا محبط اعمال ہوتی ہے اور سبب ہی مقت کا نزدیک خدا کے اور موجب ہے لعن و طرد کو اور منجملہ کبائر مہلکات کے ہے اور جس امر کا یہ وصف ہو تو وہ لائق اسکے ہے کہ ہر موفق ساق جد سے اوسکے ازالہ مین ساتہ مجاہدہ کے کمر باندہے اور مشاق شدیدہ کا تحمل کرے اور قوت شہوات کا مکابرہ کرے اسلئے کہ کوئی شخص اس کے طرف محتاج ہونے سے منفک نہین ہوسکتا ہے مگر جسکو اللہ تعالے نے قلب سلیم نقی خالص شوائب ملاحظہ اغراض و مخلوقین سے عطا کیا ہو اور وہ شہود رب العالمین مین دائما

Marfat.com

مستغرق رہتا ہو وہ قلیل ماہم ورنہ غالب خلق اسی حال پر مطبوع ہے ریا مین اگر اور کچھ
نہوتا مگر یہی احباط عبادت واحدہ تو اوسکے شوم وضرر کے لئے اتنا ہی کافی تہا لکن
آخرت مین ہر انسان ایسی ایک عبادت کا محتاج ہوگا جس سے کفہ اوسکے حسنات کا راجح
ہوجائے ورنہ اوسکو نار کی طرف لیجائین گے اور جو کوئی اللہ کے سخط مین طالب رضائے
خلق ہوتا ہے اللہ اوس سے بیزار ہوجاتا ہے اور خلق کو اوسپر خفا کر دیتا ہے حالانکہ
رضائے خلق ایک ایسی غایت ہے جو میسر نہین آسکتی جب ایک قوم کو یہ شخص راضی
کریگا تو دوسری قوم کو غصہ مین لائیگا پہر اسکی کیا غرض اونکی مدح مین ہے کہ اللہ
کے ذم وغضب پر اسنے اُنکی مدح کو اپنے حق مین اختیار کیا ہے حالانکہ لوگون کی
تعریف کرنے سے نہ کوئی نفع اسکو ملتا ہے اور نہ کوئی ضرر دور ہوتا ہے یہ بات تو
خاص اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے ہے کہ وہی اوسکا مستحق ہے کہ سب لوگ اُسیکا
قصد تنہا کرین کیونکہ مسخر قلوب بمنع واعطار وہی ہے فلا رازق ولا معطے ولا ضار
ولا نافع الا ھو عز وجل اور جسکو خلق مین طمع ہوتی ہے وہ ذل وخیبت یا منت و
مہانت سے ہرگز خالی نہین رہتا تو اب اس رجاء کاذب اور وہم فاسد پر اوس چیز
کا چہوڑنا جو اللہ کے پاس ہے کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ یہ رجاء ووہم کبہی مصیب اور
کبہی مخطی ہوتا ہے اور اگر ان لوگون کو اُس ریا پر اطلاع ہو جو انکے دل مین ہے تو
یہ خود اوسکو مطرود وممقوت مذموم ومحروم رکہین جو شخص اس امر کو بعین بصیرت
نظر کریگا اوسکی رغبت خلق مین سست پڑجائیگی اور وہ صدق پر متوجہ ہوگا یہ تو دوائے
علمی ہوئی رہی دوائے علمی سو وہ یہ ہے کہ اخفاء عبادات کی عادت ڈالے جس طرح کہ
فواحش کا اخفا کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوسکا دل اللہ کے علم واطلاع پر قانع ہوجائے
اور نفس طرف طلب علم غیر اللہ کے اس سے منازعت نہ کرے اور اس اخفاء مین تکلف
اختیار کرے اگرچہ ابتدا مین یہ بات شاق ہوگی لکن جو کوئی اسپر ایک مدت تک بتکلف
صبر کریگا اوس سے ثقل اس تکلف کا ساقط ہوجائے گا اور اللہ اپنے فضل سے اُسکی
مدد کریگا جس سے اوسکی ترقی ہوگی ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

Marfat.com

بندہ کے طرف سے مجاہدہ و قرع باب کریم ہے اور اللہ کے طرف سے ہدایت و فتح ان
اللہ لا یضیع اجر المحسنین وان تک حسنۃ یضاعفھا ویؤت من لدنہ اجرا
عظیما انتہی کلام الشیخ ابن حجر المکی فی کتابہ الزواجر ملخصا وقال رح لما تکلمنا
بحمد اللہ علی ھذہ الکبیرۃ العظیمۃ وما یتعلق بہا مما یحتاج الخلق الیہ وبسطنا
الکلام فی ذلک وان کان بالنسبۃ الی احیاء العلوم مختصرا احببنا ان نختم
الکلام فیہا بذکر شیء من الآیات والاحادیث الدالۃ علی مدح الاخلاص و
ثواب المخلصین وما اعد اللہ لہم لیکون ذلک باعثا للخلق علی تحری الاخلاص
ومباعدۃ الریاء اذ الاشیاء لا تعرف کما لا وضدہ الا باضدادھا انتہی لکن اسجگہہ
کچھہ ضرورت نقل کرنے کلام مذکور کی نہین ہے رسالہ لسان العرفان مین بحث ریا کی
اس مقام سے زیادہ تر لکھی گئی ہے اور رسالہ قواطع اور رسالہ قوارع مین بیان کبائر
ذنوب ظاہرہ و باطنہ کا ہوچکا ہے اس جگہہ فقط اتنا مقصود تہا کہ بیان عقائد صحیحہ
فرقہ ناجیہ کا مطابق کلمات ائمہ دین و فقہاء مسلمین و صوفیہ متبعین و زمرہ محدثین
محققین راسخین فی العلم کے کیا جائے کیونکہ دارمدار نجات کا عقائد پر ہے ہمراہ
درستی عقیدہ و اخلاص کے عمل قلیل کافی ہوجاتا ہے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے
اخلص دینک یکفک القلیل من العمل رواہ ابن ابی الدنیا والحاکم اور ہمراہ
فساد عقیدہ و اختلاط ریا کے کوئی عمل مقبول نہین ہوتا حضرت نے فرمایا ہے لایقبل
من العمل الا ما کان خالصا وابتغی بہ وجہہ رواہ الطبرانی الحاصل طالب نجات
وتاجر آخرت کو واجب ہے کہ تصحیح عقائد مین مجاہدہ کرے اور یہ بات قطعا جان لے
کہ شرک وکفر وریا کے ہوتے ہوئے ہرگز کوئی عبادت وحسنہ نفع نہین دیگا اگرچہ
دعوے اسلام کا اور ادعا ایمان کا کرے اکثر لوگ کلمہ گو ہین اور نماز و روزہ
وزکوۃ و حج ادا کرتے ہین لکن دقایق شرک وحقایق ریا کو نہین جانتے اور کلمات
کفر سے احتراز نہین کرتے اسلیے انکا اسلام ظاہر اور اقرار ایمان نفع نہین دیتا اور
کوئی اثر و برکت ایمان کا اونکے حال قال پر پایا نہین جاتا اکثر خلق یہی جانتی ہے

کہ شرک نام ہے عبادت غیر اللہ کا اور ہم تو کسی بت یا چاند یا سورج کو سجدہ نہین کرتے ہین اور نہ کوئی رسم
کفر کی ہماری گھر مین ہوتی ہے اور نہ ہم کسی کے دکہانے سنانے کو نماز و روزہ بجالاتے ہین پہر ہم کس
طرح نامسلمان یا غیر ناجی ہونگی سو یہ محض مغالطہ ہے ابلیس لعین کا اور غرور ہے نفس سرکش کا اسلئے کہ
شرک وریا و بدعات کا حال مثل کبائر ذنوب ظاہرہ کے نہین ہے کہ ہر شخص اونکو معلوم کر سکے جس طرح
ہر عالم جاہل مسلمان جانتا ہے کہ زنا کاری شراب خواری قتل نفس حرام ہے بلکہ شرک کے حق مین شارع
نے یہ فرمایا ہے کہ وہ رفتار مورچہ سے شب سیاہ مین سنگ سیاہ پر بہی زیادہ تر مخفی ہے اور شرک
کے ستر دروازے ہین اور بدعت کے بہتر دروازے ہین اور کلمات کفر بیحساب ہین تو پہر جب
تک کہ انسان بتمام عزم و ہمت کے ساتہ دریافت کرنے پر ان ابواب کثیرہ کے کمر نہ باندہیگا تب تک
ناجی ہونا اوسکا ان آفات سے نہایت مشکل ہے لکن بحمدہ تعالی اس زمانہ مین تنقیح امور مذکورہ کے
رسائل متعددہ مین بحوالہ نصوص و ادلہ بخوبی ہو گئی ہے اب فقط توجہ کرنا اہل دین کا طرف دریافت
کرنے اشیاء مذکورہ کے باقی ہے وہ دلائل و مسائل جنمین علما کو لغزش ہو جاتی ہے جہلا کا کیا ذکر ہے
وہ معادن کتاب و خزائن سنت سے بکشش و کوشش تمام رسائل اردو مین مع کلام ائمہ اسلام و تحقیقات
فحول محدثین و فقہا جا بجا یکجا جمع کر دئے گئے ہین ؎

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان ؛ مختار توئی خواہ رسی یا نرسی

اکثر تالیفات اس زمانہ کی جدال و مرا ہین اور اکثر اعمال خلق کے شرک وریا ہین حرف شناسون
کا سارا شغل اسمین منحصر ہے کہ باہم بحث مسائل فرعیہ کیا کرین پہر مواضع اختلاف مین ایک دوسرے
کی تضلیل تکفیر رسالون مین لکہا کرین یہ فکر کسی شخص کو نہین ہے کہ اپنے عبادات کے ارکان و آداب
و تکملات و تتمات کو اچہی طرح مطابق ماثورات سلف صلحاء کے سیکہہ کر عمل مین لائین جس سے اون کا
نماز روزہ زکوۃ حج صحیح ٹہرے پہر اوسکے اندر واسطے تحصیل اخلاص کے بقدر مقدور ساعی ہون
اور اوقات فرصت مین دقائق و حقایق ریا و شرک کو جو کہ محبط عمل و موجب ردت و قتل ہین دریافت
کر کے اون طرائق سے آپ کو دور رکہین اور ابواب بدعات سے اپنی جان کو بچاوین اسلئے کہ طریق
حق اور سبیل صدق ایک ہے اور سبل و طرق ضلالت بہت ہین جسطرح کہ اللہ تعالے نے
فرمایا ہے ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ اور اس

Marfat.com

باب مین ایک حدیث بہی آئی ہے کہ حضرت نے ایک سیدہی لکیر کہینچی پہر اوسکے دائین بائین
اور لکیرین بڑی کہینچکر فرمایا کہ یہ سب راہین شیطان کی ہین ہر راہ پر ایک شیطان بیٹہا ہے وہ
اوسکو طرف طریق کج کے بلاتا ہے اور یہ راہ ایک سیدہا رستہ ہے سو تم اسپر چلو ہر طرف بہک
کر نجاؤ الفاظ اس حدیث کے مشکوٰۃ وغیرہ مین لکہے ہین یہ حاصل مضمون حدیث مذکور کا ہے کہ یہ
زمانہ ہمارا اختلاف مذاہب واعتساف مشارب کا ہے حضرت نے اسکی خبر پہلے سے ہمکو دیدی ہے
اور ایسے زمانہ مین ہمکو یہ حکم فرمایا ہے کہ ہم سنت نبوی پر اور طریقہ خلفاء راشدین مہدیین پر جمی
رہین بہتر فرقے اسلام کے بعد زمانہ خیر کی حادث ہوے تہے اور ایک عجب ہنگامہ دین مین برپا
ہوا تہا کل نفس ودیہا لکن حجت بالغہ الہی نے اون سبکو منقرض کر دیا سواے دو تہ فرق
ضالہ کے جیسے روافض خوارج وغیرہما ہین اب کوئی فرقہ مثل معتزلہ وغیرہ کے اکثر بلاد اسلام مین
باقی نرہا اور فرقہ ناجیہ اہل سنت ہمیشہ اپنے اعداء ومخالفین مذہب پر غالب رہا لکن اس قرب
زمان مین بسبب قرب ساعت کے باہم فرق اہل سنت کے خانہ جنگی شروع ہوگئی ہے
جسکے سبب سے اکثر مسلمان متزلزل ہوگئی اور اونکو تمیز حق کا باطل سے نرہا ہر فرقہ نے عوام کو اپنے
طرف کہینچا جسکی تقدیر مین جو خرابی لکہی تہی وہ اوسکو پیش آئی اگرچہ خدا کا دین اور رسول کی
شرع واضح ہے اور درمیان غالی وجافی کے ہے انکا حال تو یہ ہوا انکے مقابل مین کچہ ایسے
لوگ بہی حادث ہوئے ہین جو کہ طریقہ اہل بدع وفرق ضالہ سابقہ مسالفہ پر چلتے ہین اور دین اسلام مین
طرح طرح کے شکوک نکالتے ہین اور الفاظ وعبارات قرآن وحدیث کے تکذیب وتحریف کرنا
چاہتے ہین ولکن یہ بات اونکو حسب دلخواہ اب تک میسر نہین آئی اور ان شاء اللہ تعالے بمقتضاے
حدیث لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لا یضرهم من خالفهم آیندہ بہی میسر نہوگی
گو کتنا ہی سر اپنا مارا کرین لکن اس حیص بیص مین اتنی خرابی ضرور لاحق حال عوام وجہال اور
اکثر خاص کالانعام کے ہوگئی ہے کہ دین وآخرت سے غافل یا اوسکی جاحد ہوکر بندہ دینار
ودرہم اور طالب مال وجاہ بنگئے ہین اور ایسے اعمال کرنے لگے ہین جیسے کہ یوم الحساب پر یقین
نرکہنے والے کرتے ہین وکان ذلک فی الکتاب مسطورا ایسے وقت مین کتمان علم سے عالم
ملعون ٹہرتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے اہل علم سے اس بات کا عہد وپیمان لیا ہے کہ وہ آیات

Marfat.com

کتاب واحادیث مستطاب کی تبلیغ وتبیین عباد اللہ کو کردین وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

فہرست

ص۱ دیباچہ کتاب
ص۵ مقدمہ بیان مین فضل علم سلف کے علم خلف پر
ص۲۷ فصل بیان مین مذاہب اہل امصار کے
ص۳۵ فصل بیان مین اُن فرقون کے جو راہ ہدی سے گمراہ ہوگئے ہین
ص۴۰ فصل بیان مین فقہ اکبر جو منسوب طرف امام اعظم رح کے ہے
ص۴۸ فصل بیان مین عقیدہ ابو الحسن اشعری رح کے مطابق کتاب المواعظ والاعتبار مقریزی رح کے
ص۵۰ فصل بیان مین عقائد امام احمد بن حسن بیہقی رح کے
ص۵۵ فصل بیان مین عقیدہ امام غزالی رح کے مطابق کتاب احیار الاحیار کے تالیف امام محمد تستری رح
ص۶۳ فصل بیان مین اعتقاد امام ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن صابونی رح کے
ص۶۷ فصل بیان مین عقائد نسفی کے موافق شرح عقائد سعد الدین تفتازانی کے
ص۷۱ فصل بیان مین عقائد حنابلہ کے مطابق کتاب حادی الارواح حافظ ابن القیم رح کے
ص۷۶ فصل بیان مین عقائد کتاب تعرف لمذہب التصوف تالیف امام ابی بکر بن اسحق کلاباذی بخاری رح کے
ص۸۸ فصل بیان مین عقیدہ شیخ محی الدین بن عربی صاحب کتاب فتوحات مکیہ کے مطابق کتاب الیواقیت والجواہر امام شعرانی رح کے
ص۹۵ فصل بیان مین عقائد کتاب غنیۃ الطالبین شیخ عبد القادر جیلانی رح کے
ص۱۱۱ فصل بیان مین عقائد شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح کے مطابق مکتوب ۲۶۶
ص۱۳۲ فصل بیان مین حسن عقیدہ شاہ ولی اللہ بن عبد الرحیم محدث دہلوی رح کے
ص۱۴۰ فصل بیان مین عقیدہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح کے مطابق کتاب مالابد منہ کے
ص۱۴۳ فصل بیان مین عقاید ضروریہ اسلام کے مطابق رسالہ نجاتیہ شیخ محمد فاخر زائر الہ آبادی ثم المکی رح کے

Marfat.com

فصل ۱۲۶ بیان مین عقائد صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالی کے مطابق کتاب سبع سنابل تالیف میر عبد الواحد بلگرامی رح کے

فصل ۱۶۱ بیان مین عقائد اہل حدیث کے مطابق کتاب قطف الثمر فی بیان عقیدۃ اہل الاثر کے

فصل ۱۸۳ بیان مین عقائد شیخ شہاب الدین سہروردی پیر طریقت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رح کے

فصل ۱۹۰ بیان مین اختلاف واتفاق بعض عقائد فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت کے

۲۰۶ خاتمۃ الرسالہ بیان مین شرک وکلمات کفر وانواع ریا وحکم ریا کے

صحتنامہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵	۶	ما	ما	۲۶	۲	مذہب	مذہب امام
〃	۱۶	الملائلۃ	الملائکۃ	۲۸	۲۳	اطلاق کیا ہے	اطلاق فرمایا ہے
۷	۴	زنبجی یہ	زنجانی یہ	۲۹	۲۱	سنہ ۳۳۷	سنہ ۳۷۴
۱۲	۱۳	وحیزہ	وجیزہ	۳۰	۱	مذاہب	مذہب
۱۳	۹	ہی۔	ہی کہ	〃	۶	واثبات	ونفی اثبات
۱۵	۸	محل	تحلیل	۳۲	۱۶	طبایع	طبائع
۱۶	۱۵	جاصہ	خاصہ	۳۳	۱۵	العلیم	البصیر
〃	۱۷	لان	لئن	۳۵	۹	النعل	النعل بالنعل
۱۷	۱۵	قربت	قریب	۳۶	۱۹	مشبہ	مشبہہ
۱۸	۱۰	والون	لوگون	۳۸	۱۳	اثنین	اثنتین
۱۹	۸	تواصعا	تواضعا	۴۱	۲۲	فنا ہوگی	فنا ہوگا
۲۰	۲۲	مع	ومع	۴۳	۲	کہ بگا	کریگا
〃	〃	برا	بُرَاء	۴۹	۱۴	نکوئی	نہ کوئی
۲۱	۵	ذکر سے	×	۵۰	۱۴	وبحت	بحت
۲۲	۱۵	مبادلۃ	مبادرۃ	۵۳	۷	میزان	نیران
۲۵	۲۰	کو	×	〃	۱۶	درود	وارده

Marfat.com

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۵	۱۸	ئۓ شیٔ	شیٔ	״	۱۶	لوزی	نوری
۵۶	۱۵	انسلال ہو	انسلال ہوا	۸۳	۱۹	عامہ	عامّہ
״	۲۲	ایجاد	ایجاد	۸۶	۲	۲۱	۲۲
۵۸	۱۸	الیمین	الیمن	۸۸	۲	مقبل	مقرب
۵۸	۱۹	تیسری	تیسرا	۸۹	۱۲	اور نہ	اور نہ کوئی
۵۸	۱۲	ظاہرو	ظاہر	״	۲۰	دن تک	دن تک کا
۶۰	۵	خبر	خیر	״	۲۱	احتراع	اختراع
״	۲۳	جزر	جزر	۹۰	۱۲	ہو	ہوکر
۶۱	۲	لذات	لذات کا	״	۱۴	ربخ	ربح
۶۳	۹	کی گئی	کئے گئے	״	۱۶	عذاۃ	غذاۃ
״	۱۵	العلیم	البصیر	۹۲	۲۰	امطامہ	امطار
۶۶	۱۱	تشبہ	مشبہ	״	۲۱	للہم	الہم
״	۱۲	وساون	وساوس	״	۲۳	شتہ	شبہ
״	۲۲	ثاثیر	تاثیر	۹۳	۱۴	عقیدہ	عقیدہ کو
۶۹	۱۸	بنی	نبی	۹۴	۲	تن	متن
۷۲	۴	پوچہ	پوچھہ	״	۳	ناقلہ	تأمّلہ
״	۱۴	کسی دوسری کا	کوئی دوسرا اوسکا	״	۲۰	نقف	یقفف
۷۳	۱۷	وری	پری	۹۶	۱۴	ہکی	پرکی
۷۹	۳	جاوی	حاوی	۹۷	״	حول	من حول
۸۰	۱۴	اتیسان	اتیان	۱۰۰	۹	خداہین	خداہے
۸۱	۲	لانذدکم	لانذرکم بہ	۱۰۲	۱۶	نعل	فعل و
״	۱۲	اسکا	اوسکا	۱۰۳	۵	جبزورہ	جن اساتہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۵	۱۹	رحجان	رجحان
۱۰۶	۲۳	قرن	قرون
۱۰۷	۸	صحابہ	صحابہ سے
"	۹	حیلی	جیلی
۱۰۸	۱۳	مساوی کا	مساوی سے
۱۱۱	۶	الاان	الا أن
۱۱۲	۲۰	اوسکے	اوسکو
۱۱۳	۲۲	ذات ے	ذات سے ہے
۱۱۴	۱۸	رکہتی	رکہتی ہین
"	۲۲	اثنات	اثبات
۱۱۵	۸	عجاب	عجائب
۱۱۶	۴	لمنہ	بمنہ
۱۱۷	۸	المؤمنون	المتوکلون
"	۱۸	"	"
۱۱۹	۱۴	بوغ	بلوغ
۱۲۰	۶	بعثث	بعثت
"	۱۰	معیت	بعثت
۱۲۱	۳	صفائے	صفائی
۱۲۲	۵	متنبہہ	متنبہ
۱۲۳	۱۶	وعید	وعید کے
۱۲۴	۱۳	لبشر سے	بشر پر
"	۱۷	قطرہ	قطری کو

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۲۵	۸	تری	تبری
"	۲۱	نوصفی	توصفوا
۱۲۶	۱۶	چاہے	چاہیئے
۱۲۸	۲	حبال	جبال
"	۱۳	عامہ	عامہ کے
۱۲۹	۲۱	مفتزی	مفتزٍ
۱۳۰	۲۰	عقائد	شرح عقائد
۱۳۱	۱۶	دور رہے	دورہے
۱۳۲	۱۱	لغت	نعت
۱۳۳	۹	اونیر	اونپر
"	۷	لقس	نفس
۱۳۴	۱۰	نمائی	نمای
۱۳۶	۱۹	اقصی	اقصٰی
۱۴۰	۱۸	حیوان سے	حیوان کے
"	۲۱	احاط	احاطہ
۱۴۱	۲	اوسکے	اوسکو
"	۱۰	"	"
"	۱۸	عق	جانا حق
۱۴۲	۱	مثل	مثل ساری
۱۴۳	۳	وایمان	ایمان
"	۴	گرویدہ	گرویدہ
۱۴۴	"	غضبان	غضبانا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۴	۴	لھاھا	لئاھا
؍؍	۲۳	تقدس	نقدس
۱۴۶	۱۱	جحش	جحش
۱۴۷	۷	ہرشیخ	شیخ
۱۴۹	۳۰	متوہم	موہم
۱۵۲	۱۳	نابغیر	بالغیر
؍؍	۱۶	اشتغال قلب	قلب اشتغال
؍؍	۱۸	ہدایت	بداہت
؍؍	۲۱	ورسالہ	رسالہ
۱۵۴	۱	کنہہ	کنہ
۱۵۶	۶	ضاعات	صناعات
؍؍	۱۷	کے اسی	سے اسی
۱۵۷	۷	سپر	سپہر
؍؍	۱۳	جواہر	جوامر
۱۵۸	۸	ہے مقابلہ	ہیں مقابلہ
؍؍	۱۹	دنیکم	دینکم
۱۶۰	۷	اکرمکم	ان اکرمکم
؍؍	۲۰	وخیریت	اورخیریت
۱۶۱	۲	السہ	الٰہیہ
؍؍	۲۲	جائے	جائی
۱۶۵	۱۰	تجاوز	تجاوز
۱۶۶	۱۳	مقت	ومقت
؍؍	۳۰	مشبہ	مشبہہ
۱۶۷	۱	ہی یہ	ہی یہ ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۶۷	۲۰	الادلۃ	الادلۃ
؍؍	۲۱	فرقان	فرقان
۱۶۸	۷	لکفود	لکفو رہیں
؍؍	۲۰	اگروہ	اگرچہ وہ
۱۶۹	۳	یاہر	باہر
؍؍	۷	جبکام	جبکام کے
؍؍	۱۳	کی ہی	کیا ہے
۱۷۰	۸	نبدہ	بندی
۱۷۱	۱۶	اعفر	اعفر
؍؍	۲۲	کے ہیں	کے ہے
۱۷۲	۳	زیاد	زیادہ
۱۷۴	۷	شئ	شئی کی
۱۷۵	۲	لاشریک	لاشریک لہ
؍؍	۲۰	ثبت	مثبت
؍؍	۲۲	رائی	رائی
۱۷۷	۱۳	اوکہیں	اونہیں
۱۷۹	۱۵	ہین	ہیں
؍؍	۲۲	صاصل	حاصل
۱۸۰	۲	ماصح	ناصح
؍؍	۱۰	اور	ابعد
۱۸۱	۳	زیادہ ہے	زیادہ نہیں ہے
۱۸۱	۱۶	سوۃ	اسوۃ
۱۸۲	۲۳	مصورہ	منصورہ
۱۸۳	۷	موید	مؤیّد

Marfat.com

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۸۴	۱	دالالمام	والمام
″	۵	رای	رائی
″	۱۱	ہم	نہ ہم
۱۸۷	۱۹	سنازغت	منازعت
″	۲۰	زمان	زمان کا
۱۸۸	۱۴	غلط	غلط
″	۱۵	تمثل	تمثیل
۱۸۹	۱۰	رتبہ ہے	رتبہ ہے واسطے
″	۱۵	تنوخ	تنوع
۱۹۱	۷	مرتبہ	رتبہ
″	۱۶	منقعر	مقعر
″	۱۵	تری	تیری
۱۹۲	۷	کوئیں	کنوین
″	۲۰	پر	پہر
۱۹۳	۹	ادفر	اوفر
″	۲۱	مرائی	مَرائی
۱۹۶	″	سوافقت	مواقف
۱۹۷	۵	جسکووہ	جسکو اوسنے
۱۹۸	۱۷	جنکو	جنکے
۲۰۲	۱۵	حیض بیض	حیص بیص
۲۰۱	۲۲	منتناہی	تناہی
۲۰۲	۲۳	بحث کے	بحث کے انشاء اللہ تعالیٰ
۲۰۳	۱۳	ثواب	صواب
۲۰۴	۵	حاوی	حادی
۲۰۵	۳۰	گریم	گریم ہین
۱۰۸	۲	نہین اوسکو	اوسکو نہین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۰۸	۱۱	اسباب	اس باب
۲۱۰	۴	اگرچہ	اگر
۲۱۳	۱	موئد	موئید
″	۴	کوئی	کنوین
″	۱۱	ہاوٴا	ہأدا
۲۱۴	۷	تتن	تن
۲۱۵	۱	ولا	فلا
″	۵	وعلہ	دَعَد
″	۸	انہ	ذاتہ
″	۱۸	رزلیق	زریق
۲۱۶	۱۱	چاہیے	چاہیئے
″	۱۸	کیونکہ	کیونکہ یہ
۲۱۷	۱	دوتون	دونون
″	۲	کہتے	کا کہتے
″	۲۰	سترکا	سَتْر کا
۲۱۸	۱۸	وبحوہما	وبحوہ
۲۲۴	۵	اوّل	اوائل
۲۲۸	۱	ہے ہے	یہی ہے
۲۳۱	۲۲	اتنا	اتنی
۲۳۲	۵	ماقیل	ماقبل
″	۸	خلوات	جلوات
۲۳۵	۱۹	دراث	وُرّاث
۲۳۶	۷	احظار	اخطار
۲۳۷	۴	نآ	نہ آ
″	۶	پہر	پہیر
۲۳۸	۱۴	رشک	رشتک

خاتمۃ الطبع

حمد و ثنائے بیکران خالق کون و مکان کو زیبا ہے جسنے سرگشتگان وادی ضلالت کو منہج قویم و صراط مستقیم کی طرف ہدایت فرمائی ؛ درود نامحدود ذات برگزیدہ صفات پیغمبر آخر الزمان پر جسکے ارشاد سراپا رشاد نے بندگان خدا کو مہلکۂ عقائد باطلہ و اوہام واہیہ سے نکالکر وصول الی اللہ کی سیدہی راہ بتائی ؛ صلوات اللہ و سلامہ علیہ وعلی آلہ و صحابہ وسلم اما بعد یہ صحیفہ لطیفہ جامع فوائد بجید و عد مسمی بہ المعتقد المنتقد ہدیۂ ارباب نظر ہے تفصیل علم عقائد میں کتاب لاجواب ہے دید کے قابل ہے تعریف کے لائق ہے فی الواقع زبان اردو مین آجتک ایسا مجموعۂ جامع نظر نہین آیا۔ ہاتھہ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ دیکھہ لیجئے پڑہ لیجئے سُن لیجئے۔ ہر حرف پر اثر ہے اہل حق کے لئے خضر رہبر ہی کیون نہو اسکے مصنف وہ علامہ روزگار مشہور دیار و امصار ہین جنکے علم کے چراغ سے آج ظلمتکدۂ ہندوستان روشن ہے یعنی حضرت رفیع المنزلت ماہر علوم دین ناصر شرع متین مرکز ہدایت و رشاد مجمع قابلیت خداداد مفسر لوذعی محدث یلمعی جناب نواب مولانا سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر دام لہ العز والتفاخر۔ چونکہ مد نظر تہا کہ اس مقالہ ہدایت گنجینۂ افادت کا فیض عام ہو بندگان خدا کو فائدہ تام ہو اسلیئے بحکم حضرت مؤلف والاتبار مطبع انصاری واقع دہلی مین باہتمام و افر وسعی بلیغ جناب مولوی عبد المجید صاحب طبع ہوکر نضارت بخش دیدہ ارباب اشتیاق ہوا

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جامع معقول حاوی منقول جناب مولانا مولوی حافظ محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازیپوری سلمہ اللہ تعالی

یہ رسالہ کیون نہو مرغوب دل
اہل حق سے پوچہئے اسکا مُفاد
ختم ہے جنپر اشاعت دین کی
ناصر دین سید عالی نژاد

صورت ہر حرف ہے نقش مراد
اونکی تصنیف گرانمایہ ہے یہ
ہے فضیلت جنکی مشہور بلاد
یا خدا الوح زمانہ پر رہے

ہین رقم اسمین عقائد دین کے
حامی سنت ہین جو وقت فساد
حضرت نواب صدیق الحسن
مرتسم یہ نام تا یوم المعاد

بینے سال طبع اسکا اے بقا
لکھدیا۔ علم شریف اعتقاد ۱۳۰۱ھ

Marfat.com

اعلان

واضح ہو کہ حق تالیف اس کتاب مستطاب کا جناب مؤلف ممدوح
نے بنام عاجز محفوظ فرما دیا ہے اور حسب منشاء قانون بستم
سنہ ۱۸۶۷ء داخل بہی گورنمنٹ ہو چکی ہے لہذا کوئی صاحب بلا اجازت
قصد طبع نہ فرماویں

المشتہر
محمد عبد المجید مالک و مہتمم مطبع انصاری
دہلی

Marfat.com

فہرست کتب موجودہ مطبع انصاری دہلی مع قیمت علاوہ محصول

نام کتاب	قیمت
قرآن شریف مترجم بامحاورہ مع موضح القرآن	عہعار ۱۲ار
قرآن مترجم جو صفحہ تحت لفظ مع موضح القرآن	عبھکر
قرآن مترجم ہشت پہل مع تفسیر حسینی	۱۲ےر
حمائل مترجم فارسی و اردو بامحاورہ مع	
فتح الرحمن و موضح القرآن -	عصر ۱۲ار
جلالین مطبوعہ مطبع رای بھوانی پرشاد	عہکار
تفسیر اتقان	۱۰ار
تفسیر عزیزی اردو پارہ عم	عہر
کتب حدیث	
صحیح بخاری مع شرح فتح الباری از پارہ اول تا نہم تیار قیمت فی پارہ۔ باقی زیر طبع	
مقدمہ فتح الباری .... عہر	۱۱ے
مسلم شریف مع نودی حنائی و سفید	عہر
ولایتی عہ ۔ زعفرانی للعہ ۔ سرخ و سبز عہ	
مشکوة شریف سفید و حنائی	۱۲ےر
؍؍ ولایتی اصلی	للعہ ۸ر
ترمذی شریف مجتبائی	عہر ۱۲ر
نسائی شریف نظامی	۸ےر

نام کتب	قیمت
دارمی شریف	عہعار ۱۲ار
نیل الاوطار مصری	عنعہ
شرح معانی الآثار	لعہر
تخریج ہدایہ للزیلعی	عہ
فضل الباری ترجمہ اردو صحیح بخاری تا سہ پارہ فی پارہ	۹ر
جزء القراءة للامام البخاری مع ترجمہ اردو	۱۴ر
جزء رفع الیدین للامام البخاری مع ترجمہ اردو	۲ر
طریق النجاة ترجمہ صحاح المشکوة حصہ اول	۹ر
دوم ۸ر ۔ سوم ۱ر ۔ چہارم عصر	
کتب فقہ	
شرح وقایہ جلدین اولین مولوی عبدالحی صاحب	للعہر
نور الہدایہ ترجمہ اردو شرح وقایہ نظامی	۱۲ے
شرح فقہ اکبر ملا علی قاری	۱۲ر
روضة الندیہ شرح درر بہیہ مصری در فقہ حدیث	عبکر
متفرقات	
شرح ملا جامی مصطفائی	عہعار ۸ر
کافیہ مترجم تقطیع کلان نظامی	عہر ۱۲ر

به عون صانع مکین و مکان فضل خلائق و امین انسان

مثنوی نایابی از معرفت	بحر وحدت گنج عرفان حقیقت	بسکه معنی او مفید هر فحول	زین سبب گردید عالم را قبول

مثنوی حضرت شیخ بهلول

بحر عرفان بود این مرد خدا	شیر یزدان بود شیخ بی‌بها	در ره معنی سعادت داشت بس	ترک تجرید حقیقت داشت بس

در مطبع نامی منشی نولکشور به طبع مزین مقبول جهان شد

بسم الله الرحمن الرحیم

ابتدا اول بنام کردگار / خالق هفت و شش و پنج و چهار
آنخداوندی که هستی ذات اوست / هر دو عالم مصحف آیات اوست

آنخداوندی که آدم را ز خاک / آفرید و داد او را جان پاک
آنخداوندی که اشیا را ربود / هر یکی را در لباسی وانمود

ماه را از شمس نوری داد باز / تا شود باهر ز نورش در گداز
شمس را همچون چراغی نور داد / تا شود روشن ز نورش در بلاد

خلق را بر آب بنیاد او نهاد / خاکیان را عمر بر باد او نهاد
آن یکی را جنبش مادام داد / وان دگر را او بجا آرام داد

آنکه فرمان داد قهرش باد را / تا نزالی داد قوم عاد را
آنخداوندی خود نقش اظهار کرد / بر خلیل آن نار را گلزار کرد

بی پدر فرزند پیدا او کند / طفل را در مهد گویا او کند
گه سگی را ره دهد تا پیشگاه / گه کند او گربه را مکشوف راه

این نجوم سبز برج آمد پدید / تا عبور تا عروج آمد پدید
انبیا را او دره گل سر نمود / اولیا را دامن بر در نمود

انبیا را داد حکم کن فکن / اولیا را داد سر لم یکن
انبیا را داد سر ذوق عشق / اولیا را داد راز شوق عشق

انبیا را داد سر لامکان / اولیا را داد سوز عاشقان
انبیا را داد هر دم رفعتی / اولیا را داد هر دم خلعتی

انبیا را داد هر دم صد عطا / اولیا را داد صدق با صفا
انبیا و اولیا را حق بدان / سر معنی کرده ام با تو عیان

اولیا و انبیا در حق ببین / این سخن تقلید تا او شد یقین
... انی گفت آخر مصطفی / چند باشی در حجب ای فتی

کشف گفته علی پاک دین / بشنوی این رمز با صدق و یقین
لی مع الله گفت احمد در بیان / لیک این رمزیست از راز نهان

از رموز سر عشق آگه نه / لاجرم کوری و یا دیوانه
مصطفی آمد درین ره پیشوا / پیشوای انبیا و اولیا

مصطفی آمد درین ره سرفراز / موج میزد در دلش بحر نیاز
مصطفی آمد درین ره بحر کل / قطره ها از بحر او دریا بدل
مصطفی آمد درین ره پیر راه / دامن او گیر تا گردد براه
مصطفی آمد درین ره رهنما / طالبان را اندرین ره جابجا
مصطفی آمد درین ره بحر نور / هر دو عالم یافته از وی حضور
مصطفی آمد درین ره پاکباز / سالکان را رهنما او کارساز
مصطفی آمد درین ره سر حق / از دو عالم برده در عالم سبق
مصطفی آمد درین ره غیب دان / سر معنی را بدیده او عیان
مصطفی آمد درین ره حال را / از برای عام گفتش قال را
مصطفی آمد درین ره شهریار / حکم او بر هر دو عالم پایدار
مصطفی را حق بدان حق بین / تا شوی تو مرد راه و مرد دین
مصطفی را نور حق بیدان یقین / تا رسی در قرب رب العالمین
مصطفی حق بود و حق بد مصطفی / بشنو این معنی که پاکی با صفا
سر احمد بود عثمان در جهان / احمدش گفته رفیقی در جهان
جمله در توحید حق یکتا بدند / نه در کثرت صد تا بده
عاشقان بینی بجان حیران شده / هر یکی نوعی دگر بریان شده
عاشقان بینی ز خود فانی شده / جمله در احوال یک بینی شده
عاشقان بینی بخود باقی شده / وانگهی در عشق حق کامل شده
عاشقان بینی بخود باقی شده / وانگهی در عشق حق ساقی شده
عاشقان بینی بری لامکان / هر نفس در باخته جان جهان
عاشقان بینی ز ذوق عشق خویش / سر برهنه پا برهنه دل ز ریش
عاشقان بینی تمامی جان شده / همچو اسمعیل جان قربان شده
عاشقان بینی بمصر جان شده / وانگهی در مصر جان سلطان شده
عاشقان بینی نیستی در معرفت / همچو داود نبی در تعزیت
عاشقان بینی برفته از جهان / همچو عیسی برفراز آسمان

مصطفی آمد درین ره پاسبان / سر زمان از راه و ماه و نشان
مصطفی آمد درین ره نور پاک / جمله ظلمات را بس کرده خاک
مصطفی آمد درین ره فخر جهان / تا جدا رو پادشاه جاودان
مصطفی آمد درین ره رازدان / دیده معنی درین ره باز دان
مصطفی آمد درین ره عقل کل / عقلهای جمله زو یابند پل
مصطفی آمد درین ره رازدان / سر معنی را از اینجا باز دان
مصطفی آمد درین ره پادشاه / زاهدان را از جمال او کمال
مصطفی آمد درین ره شاه دین / قطب عالم رحمة للعالمین
مصطفی آمد درین ره مرد عشق / این کسی داند که واند درد عشق
مصطفی آمد درین ره ذات حق / این کسی داند که دیدار حق
مصطفی را حق ببین و حق بدان / تا شوی در هر دو عالم بی نشان
مصطفی و مرتضی را یار دان / جمله را حق دان بجز او بیان
مصطفی و مرتضی هر دو یکیست / در ابوبکر و عمر خود کی شکست
سر جان مصطفی دم مرتضی / گشته ز هر و شهید کربلا
عاشقا یکدم درآ در سر جان / تا بیابی سر عشق لامکان
عاشقان بینی درین ره گشته غرق / از قدم در خون گشته تا بفرق
عاشقان بینی ز خود افضل شده / از خودی بگذشته و فانی شده
عاشقان بینی زبان قال آمده / وانگهی از عشق در حال آمده
عاشقان بینی بری از خود گذشتن / همچو ابراهیم آزر بت شکن
عاشقان بینی نه فرق خاکدان / در دوی بگذشته از هفت آسمان
عاشقان بینی ز عشق دوست مست / جمله اندر نیستی گشته مست
عاشقان بینی ز هجر و درد داغ / همچو داود نبی اندر فراغ
عاشقان بینی نبی او غرق نور / همچو موسی رفته اندر کوه طور
عاشقان بینی نبی شاه آمده / چون سلیمان شاه درگاه آمده
چون محمد عاشقی هرگز نبود / عاشقان [illegible]

عاشقان خود جمله در راهش روانند
جمله حاجتمند درگاه وی اند

از سر دل نگه کن این کتاب
تا که برخیزد ز پیشت صد حجاب

از سر روی نگه کن ای پسر
تا نشوی از سر معنی بی خبر

این کتاب مگر است ای مرد دین
رهروان را ره نماید در یقین

مغز قرآن این کتب های گر
جمله پوست اند این بدان ای بی خبر

یار قرآن معنی است ای پر کمال
تو چه دانی تا چه گفت ذوالجلال

من همه تفسیرها را خوانده ام
مغز قرآن را ازان برخوانده ام

باز بود از میشان مرا
تا بگویم اصل را و مغز را

هرچه گفته دیگران افسانه بود
عقلها با این سخن افسانه بود

یک نه مانده ترک کرد افسانه ها
گوش کن از من تو صلت نامه را

هر که خواند این بکام دل شود
زود باشد کاندرین واصل شود

نام این کردم تو صلت نامه بین
زانکه وصلت دیده ام از خویشتن

هر که بخواهد که او واصل شود
در دو بیلش همه حاصل شود

حکایت دیگر نیز در خلقت حضرت آدم علیه السلام و سر انجام مهام او

ای برادر قصه نو گوش دار
تا نشوی در دو عالم شرمسار

پوست لطف حق چو آدم آفرید
از غذای عشقش پرورید

چل صباحش از قضا تخمیر کرد
بعد از آنش بر کشید و سر گرد

بعد از ان فرمود که افلاکیان
سجده آری پیش آدم در زمان

پیش نهاده ذات هم در پیش آد
سر کشیده آن لعین از پیش آد

حق تعالی گفت ای ملعون براه
تو چرا سر میکشی از حکم شاه

ز آدمی معنی تو آگه نیستی
سخت مغروری و در ره نیستی

چونکه تو سر میکشی از راه دین
لعنت ما بر تو شد تا یوم دین

ای لعین گنج است آدم در صور
تو چه دانی زانکه هستی بی خبر

آن زمان آدم نشسته در بهشت
بود با روحانیان در باغ گشت

صد هزاران جوهر هر دم در برش
صد هزاران نور هر دم در سرش

صد هزاران لطف او دریافته
صد هزاران حلها سر ساخته

صد هزاران عز و شادی و طرب
نی در آنجا رنج دیدی نه تعب

سلسبیل و زنجبیل و شیر دان
شیر و شهد و میوه های جاودان

جمله از لطف خدا آدم بدید
هر زمان نو گفت او هل من مزید

حق تعالی خواست اسرار ترا
فاش گرداند سزای سر ترا

آدم از جنت چو بیرون آورید
صد هزاران دیگر کنون آورید

صورت ابلیس ابلیس دان
وسوسه کرده در آدم هر زمان

آدمی معنی تویی ای بی خبر
سر ببین و سر بدان هر راه بر

نفس شهوت هست ابلیس لعین
سر کشیده او ز روح نازنین

روح را فرمان برست و آن فضول
لاجرم نامش نهاده بوالفضول

باز گویی سر تو اسرار جان
گرچه آمد آدم اندر خاکدان

بود گنج بی نهایت در عدم
رو نمود این جایگاه او دمبدم

گاه آنجا آدم و حوا شده
شیث را اندر جهان شیدا شده

نوح گشته در جهان سالی هزار
دعوت حق کرده هر دم آشکار

باز ابراهیم بوده در جهان
بت شکسته پیش حق هر دم عیان

باز اسمعیل همچون جان شده
در ره حق هر زمان قربان شده

باز اسحاق نبی پیر آمده
در ره حق سر در سیر آمده

باز یعقوب نبی آمد بدرد
بوده در عشق خدا او دو فرد

باز یوسف بود اندر مصریان
پادشاهی کرد او اندر جهان

باز داود نبی بوده یقین
در لقب خلیفه رب العالمین

باز آمد چون سلیمان در جهان
تخت را بر باد کرده خوش روان

باز زکریا چو شد اندر درخت
اره کرده آن درختش تخت تخت

باز یحیی آمده اندر یقین
سر فدا کرده ز بهر راه دین

باز عیسی آمده از سر خلق / صد هزاران خلق را داده سبق
باز احمد آمده در لامکان / صد هزاران نور او اندر جهان
باز احمد آمده از عشق نور / خلق عالم یافته از وی حضور
باز احمد آمده از عشق کل / عاشقان جمله از او یابند مل
باز آمد مصطفی با صد یلان / از برای طالبان و عارفان
باز بوبکر آمده در صدق کل / صادقان جمله از او یابند گل
باز عمر آمد درین ره عدل ناک / عادلان را کرده اندر نور پاک
باز عثمان آمده اندر حیا / صد هزاران رهروان را پیشوا
باز حیدر آمده با صد کمال / آفتاب شرع نور ذوالجلال
از حسین و از حسن صد بار این / صد هزاران شرح حق را باز بین
باز آمد بایزید اندر فرید / هر دمان را جان اهل حق مزید
باز لقمان آمده آن قطب حق / در ره حق برده از مردم سبق
صد هزاران سرفرازان نیکنهان / آمدند از پشت آدم در جهان
کی توانم جمله را اظهار کرد / عشق پاکان در دل من کار کرد
گر صد است و گر هزار است او شکست / مرد حق را اندرین ره کی شکست
آدم از جنت برون آمد چو جان / تا جمال دوست را بیند عیان
آدم معنی بکرم آمده است / او ز نفخ روح خرم آمده است
آدم معنی ز جمله دوست دان / هر چه غیر آدم است آن پوست دان

حکایت آمدن مردی دانا بخدمت حضرت شاه

بیامد پیش حیدر مرد دانا / بگو شرحی باز گو ز اسرار با ما
که اندر خدمتت ما بود روزه / بود این شمس آنجا مجلس افروزه
علی گفتش نه زهره است و نه شمسم / نه شمس است و نه بدر است و کلم
همین آدم بود سالار افلاک / همین آدم بود معمار این کاخ
همین آدم درینجا سرفراز است / همین آدم درینجا شاهباز است
همین آدم بود کرسی یزدان / ازین آدم شده است این چرخ گردان
همین آدم بود عقل مصفا / ازین آدم شده است اسرار پیدا
همین آدم بود روح مطهر / ازین آدم شده است عالم منور
همین آدم بود عرش الهی / ازین آدم بدانی هر چه خواهی
همین آدم بود سر معانی / ازین آدم خدا را باز دانی
همین آدم بود جنات اکبر / ازین آدم شود جنات اصغر
همین آدم بود جبریل فتوا / نه فتوا گنجد آنجا و نه دعوا
ز بهر آدم است حوران و غلمان / ز بهر آدم است طوبی و رضوان
ز بهر آدم است انهار جنت / ز بهر آدم است الوان جنت
ز بهر آدم است این هر دو عالم / ز بهر آدم است هر بیش و هر کم
همین آدم بود معبود عالم / همین آدم بود مقصود عالم
همین آدم توئی گر باز دانی / همه عالم توئی گر راز دانی
کرمنا ترا تشریف داده / در معنی بروی تو گشاده
اگر تو اندران ره غلام باشی / بزیر بار کالانعام باشی
اگر تو اندران دم جام باشی / ازان در ناپروئی خام باشی
انسان تا اندران ره شاه باشی / یعنی چون ولی الله باشی
نهی توحید حق توحید دان کو / درین ره عاشقان اندر جهان کو
اگر از غیر حق بیزار باشی / یقین میدان که مرد کار باشی
ز غیر حق درین ره میل درکش / بداغ عشق خود را شاد درکش
بغیر حق مبین در هر دو عالم / اگر هستی ز ذریات آدم
که اندر هر دو عالم جز یکی نیست / درین معنی که میگفتم شکی نیست
یکی دان جمله در انجام و آغاز / یکی بین جمله را در گوش کن باز
یکی دان صورت عالم سراسر / یکی دان جمله اشیا ای برادر
اگر چه صد هزاران رنگ بنمود است / بهر جائی دو صد معنی که بنمود است
ولیکن اصل آن بیرنگ آمد / ازان هر دم درینجا تنگ آمد

تو ببینی بر رہا ہر دم برنگی / درختان گر دا او ہر دم برنگی
ہزاران رنگ گوناگون شیخ و شاب / گہی زرد و گہی سرخ و گہی ...

خاک را خود رنگہا افزون تر است / زانکه قرب تعدد کامل تر است
این ہمہ تقدیر زان کردیم ما / تا نہ بینی جز یکی را ای فتا...

این ہمہ برہان و آیات از یکیست / این ہمہ ذرات و ظلمات از یکیست
این ہمہ زندہ ہنوز از ذات دان / ای پسر این جملہ آیات دان...

حکایت در ظاہر رمز بلال

بشنو این رمز از بلال باوفا / خواجۂ ما یان غلام مصطفی
او فتادہ بود آن دو تین / در میان آن جہودان بی یقین

سر دین بود او طلبگار آمدہ / عشق احمد را خریدار آمدہ
روز از بہر جہودان کار کرد / شب ہمہ شب خدمت جبار ک...

روز و شب در دین حق بیدار بود / واقف سر بود مرد کار بود
آن جہودان لعین گمرہ شدند / از طریق عشق او آگہ شد...

چند تن زان گمرہان جمع آمدند / تا بلال پاک را چوبک زدند
تا کہ برگردد ز عشق مصطفی / ترک گیرد این طریق مصطفی

بعد از ان گفتند از نفس دنی / تو چرا تعظیم احمد میکنی
راہ او را تو چرا کردی قبول / گشتہ در راہ ما تو بو الفضول

گفت راہ او حقست و بہتر است / ماہ بی راہان تمامی ابتر است
پس بلال از شوق دل گفت ای احد / قادر فرد و خداوند صمـ...

صد ہزاران گر زنند از خشم من / من یکی دانم ترا بی ما و من
گر ہزاران پارہ گردد جسم من / من یکی دانم یقین بی ما و من

ما و من بگذار بگذر از دوئی / تا درین رہ صاحب نیکوئی
چون بلال از وفا بگذر ز خود / تا رہی از نام و ننگ و نیک و بد

تا دم آخر بباز ای محترم / بگذری از کفر و از اسلام ہم
تا دم آخر بیکتائی رسی / در کمال ذات یکتائی ر...

چون تو یکتا باشی ای مرد خدا / پس بقا باشد ترا بعد از فنا
چون تو یکتا باشی ای مرد یقین / ہم ز دنیا بگذری ہم ز دین

چون تو یکتا باشی ای مرد فقیر / بر ہمہ عالم توئی سلطان و میر
چون تو یکتائی درین دو ما ہیست / ہر دو عالم ذرہ تو قطرہ ...

چون تو یکتا باشی اندر لامکان / ساقیت باشند ہر دم قدسیان
چون تو یکتا باشی اندر بحر نور / وصلتی یابی تو نوی اندر حضو...

چون تو یکتا باشی در دین خدا / از خدا یابی تو صد گنج عطا
چون تو یکتا باشی اندر بحر جان / جان نماید خویشتن با دیدہ...

چون تو یکتا باشی اندر سر دل / سر دل را باز دانی ہم ز دل
چون تو یکتا باشی اندر معرفت / معرفت اندر ترا ہر دم صف...

چون تو یکتا باشی اندر راہ ما / مات سازی صد ہزاران شاہ را
چون تو یکتا باشی ہم یکتا بدان / سر معنی کردہ ام با تو بیا...

چون جہان از جملہ رنگ پیدا شدہ است / عقلہا را جملہ رنگ پیدا شدہ است
انبیا را جملہ رنگ گفتند باز / از یکی گشتند ایشان سرفر...

شرع و ترتیب از یکی شد آشکار / بشنو این معنی و یکدم ہوشیار
آسمان را از یکی گردان شدہ / ماہ و خورشید تو از تابان...

از یکی شد این جہان پر گفتگوی / از یکی شد عالمی پر جست و جوی
از یکی شد این نجوم بیشمار / از یکی شد عالم ہفت و چ...

از یکی پیدا شدہ آب و ہوا / این جہان دادہ ہر دم با صفا
از یکی پیدا شدہ اشجارہا / دادہ ہر دم لون لون اثما...

از یکی شد قطرہ باران پدید / بحر گشتہ منبع دل تن مزید
از یکی شد کوہ پیدا در جہان / از برای ساکنین این جہا...

از یکی پیدا شدہ علت روان / زین جہان را شیر کردہ رایگان
از یکی پیدا شدہ خیل و حشم / اشتر و گاو و خر و اسب...

Marfat.com

از یکی پیدا شده زر و گهر / دُر و لعل و سنگهای معتبر
از یکی پیدا شده صد ماهرو / سرو قد و تنگ چشم مشک بو

از یکی پیدا شده وحش و طیور / هر یکی را صد نوا و صد نفور
از یکی پیدا شده صد نازنین / هر یکی را در لباس خوش ببین

از یکی پیدا شده صد دل خراب / کرده با عشاق هردم صد عتاب
از یکی پیدا شده صد گلعذار / ابروان چاچی و چشمان پرخمار

از یکی پیدا شده خوبان چین / چشمها بادام لب‌ها شکرین
از یکی پیدا شده صد ماه وش / دست شان در گردن ما با دوش

از یکی پیدا شده جمله جهان / از یکی شد آشکار و هم نهان
از یکی پیدا شده صد مه لقا / عاشقان را گشت هردم از جفا

از یکی پیدا شده صد نامدار / عاشقان را کرده هردم جان هزار
از یکی پیدا شده این جسم و جان / سر این معنی بدانند عاشقان

از یکی پیدا شده علم انبیا / از یکی آمد حضور اولیا
از یکی آمد نبوت در جهان / از یکی آمد ولایت در جهان

از یکی آمد خلیل ذوفنون / در ره حق تاجدار و رهنمون
از یکی آمد شده سالار شاه / عقبها را بر گرفته او ز راه

از یکی موسی شده صاحبقران / حیرت آورده ز بهر انس و جان
از یکی عیسی شده بر آسمان / ترک کرده خطهٔ این خاکدان

از یکی دان هرچه بینی سربسر / چه بد و چه نیک چه گنگ و چه کر
این همه تفسیر از بهر یکیست / سر معنی را در آنجا کی شک است

این یکی با اندر یکی آمد مدام / تو یکی اندر یکی بین والسلام
خود یکی اندر یکی آمد یکی / اندرین معنی کجا باشد شکی

تو یکی اندر یکی توحید دان / بر دل تو آیت تحقیق دان
تو یکی اندر یکی دان ای بخبر / تا شوی در معرفت صاحب نظر

تو یک اندر یک تو عشق روح دان / این سخن را تو ره مفتوح دان
تو یک اندر یک خدا باشد خدا / بشنو این معنی پاک با صفا

ذات حق را در صفات حق ببین / بگذر از کفر و رها کن کیش دین
پس جمالش در جلالش باز بین / شک بسوزان و گذر کن از گمین

پس نهان اندر جهان پیدا مدام / پس نهان دان عین والسلام
هم زمین هم آسمان و هم فلک / هم نجوم و هم بروج و هم ملک

هم نبی و هم ولی و هم علی / در ببین تا تو نباشی احولی
این یکی آمد یکی آمد همه / عقل او فتاده است اندر دمدمه

و بیدم و رهبر و کار ره نمود / چون مکانش نیست هرجا گو نمود
این سخن از ترجمان دیگر است / مرد این ره را نشانی دیگر است

این سخن از لامکان آورده‌ام / سر مخفی را عیان آورده‌ام
این سخن از عقل و از جان برتر است / این کسی داند که عالی گوهر است

این سخن از عرش اعلی آمده است / از رموز حق تعالی آمده است
این سخن از بهر عشاق آمده است / از برای جان مشتاق آمده است

این سخن از بهر معنا آمده است / نه بدعوی و نه فتوا آمده است
این سخن از بهر وصلت آمده است / نه از ره تقلید و کثرت آمده است

این سخن برهان معنی آمده است / از طریق عشق مولی آمده است
این سخن از سر پنهان آمده است / صد هزاران گوهر جان آمده است

این سخن از عشق جانان آمده است / لاجرم از عقل پنهان آمده است
این سخن را ورد و باید بیشکی / تا بدانی از رموزش اندکی

گر ترا در دست بالی کار را / اندرین ره باز دان اسرار را
گر ترا در دست درمان هم بود / گر ترا شفقت جانان هم بود

درگذر از علم و صد قال و قیل / در در اگر بین شو چون سلسبیل
درگذر تو زین جهان و آن جهان / چند باشی آشکار و نهان

درگذر از خویشتن یکبارگی / تا رسی در عالم بیچارگی
بگذر از خود پاک کلی از فنا / تا رسی اندر فنا عین بقا

چون وجود خود کنی کلی خراب
گر یکی بینی تو جان ره بین شوی
در همه عالم دوتا همتای نیست
روز و شب در راه با او دوست
این حکیم است و جهان معمور از او
صد هزاران حکمت از حق یافته
ای بسا کس را که او آگاه کرد
ای بسا کس را که جام فقر داد
او حکیم صادق سرمند است
صد هزاران حکمت بی غش
اندران خانه یکی آئینه دان
جزو و کل گفت ای حکیم با خرد
حکمت او من ازین پیدا کنم
چون دو دیده احولک در آئینه
جهد کن تا گر نه بینی ای سوار
جهد کن تا گر نه بینی ای فتا
دو مبین هیچ در ره ای پسر
دو مبین ای مرد معنی در میان
دو مبین ای مرد بگذر از دوئی
دو مبین ای مرد در راه ذوالجلال
دو مبین در وحدت حق و رنگ
دو مبین بگذر از هر ننگ و نام
احولک دیده و اندر راه او فتاد
لاجرم از غافلی اندر فتاد
لاجرم در بند صورت مانده است

آن زمان محبوب بینی بی حجاب
در دو بینی احول کمترین شوی
همچو او در علم سر غوغای نیست
بی ولید و جفت فردی فرد هست
این حکیم است و دو عالم نور او
هر زمان نوعی دگر پرداخته
ای بسا کس را که شاهنشاه کرد
ای بسا کس را که خانه زر بداد
همچو او دیگر حکیمی خود کجاست
از خدا دریافت آن بحر صفا
هفت عالم او از آن آئینه دان
هر زمان در آئینه می بنگرد
دو جهان خود را چو او زیبا کنم
لاجرم کمترین شده در آئینه
تا نباشی همچو احول شرمسار
تا نگردی همچو احول مبتلا
تا شوی در راه معنی معتبر
تا شوی اسرار حق بینی عیان
تا رسی در عالمی که بوده
تا رسی در عالم وصل و وصال
تا یکی بینی جهان را سر بسر
تا رسی در راه وحدت والسلام
سرنگون اندر درون چاه اوفتاد
لاجرم از احولی در چه فتاد
پای تا سر در کدورت مانده است

عاشق معشوق تو خود خود شوی
هست استاد حکیم پاکباز
رازها با حق تعالی گفته است
هیچکس از راز او آگه نشد
همچو او دیگر حکیمی خود نبود
ای بسا کس را که از وی کشود
ای بسا کس را که درد عشق داد
ای بسا کس را که شاه و میر کرد
از خدای خویش حکمت یافته
هیچکس از علم او واقف نشد
هست آن آئینه در پیش حکیم
حکمت او پیشگی در آئینه است
وانگهی در آئینه کرد او نگاه
جهد کن تا گر نه بینی ای پسر
جهد کن تا گر نه بینی ای فقیر
هر که دو بیند نشان غفلت است
دو مبین و دو مگو و دو مجو
دو مبین ای پاکباز و راه رو
دو مبین ای خواجه باش از راستان
دو مبین در راه عشق راستان
دو مبین بگذر از هر نیک و بد
دو مبین در راه عشقش را بیان
احولک در آئینه چون بنگرید
لاجرم بدبخت سرگردان شده
وان حکیمی پر هنر در آئینه

جان و تن بگذار بگذر از دوئی
وا ائمه با حق تعالی گفته راز
سرها از رازها دانسته است
هیچکس با او دمی همره نشد
جمله عالم را از او حکمت کشود
ای بسا کس را که سیر حق نمود
ای بسا کس را که در صدق و وفا
ای بسا کس را که قطب پیر کرد
در سلوک خویشتن رفعت یافته
احولی با او کرم همخانه شد
روی خود را دید او در روی سقیم
لاجرم زیبا رخش چون آئینه است
دید او صورت که زشتست و تباه
تا نباشی همچو احول کژ نظر
تا نمانی همچو احول در سعیر
زانکه او اندر مقام احول است
تا ازین طاقت و طربت گفتگو
یکدم از گفتار من آگاه شو
تا شوی شهباز اندر لامکان
تا شوی در هر دو عالم بی نشان
تا یکی بینی ازل را تا ابد
تا شوی پنهان اندر لامکان
روی خود را دید آن از کار کرد
هر دم از نوع دگر حیران شده
جمله یکتا دید در آئینه

Marfat.com

جان حکیم پیر شهر ارواح دان — نفس شهوت لحو آمد در میان
روح اندر عالم وحدت فتاد — نفس اندر عالم کثرت فتاد
دل بدان آئینه اندر روی کمال — تا ببیند جمال ذو الجلال
اندران ره گرچه صاحبدل شوی — بی گمان بی یقین واصل شوی
روح نفس و عقل و دل جمله یکیست — مرد معنی خود درینجا بی شکست
چونکه ره بین شد تو ارواح دان — چونکه کثرت بین گشت نفس شوم دان
عقل از صورت کرده صواب — عشق صورتهای کل کرده خراب
عقل اندر هر دو عالم در فراق — عشق داده هر دو عالم را طلاق
عقل اندر کارسازی در جهان — عشق اندر بی نیازی دو جهان
عقل دائم طالب دفتر شده — عشق آتش در همه دفتر شده
عقل اندر نیستی هست آمده — عشق اندر هستی مست آمده
عقل نقاشی شده اندر جهان — عشق شهبازی شده در لامکان
عقل هر دم خانه آبادان کند — عشق هر دم خانها ویران کند
عقل باشد غافلان را رهنما — عشق باشد عاشقان را پیشوا
عقل آنجا برده داده شاد است — عشق آنجا راز داده شد است
عقل آنجا هر زمان اندر سجود — عشق غوطه خورده اندر وجود
عقل اندر کار خود درمانده است — عشق همه اسرار حق برخوانده است
عقل در تسبیح و تهلیل آمده است — عشق در تکبیر و توحید آمده است
عقل اندر نا تمامی باز ماند — عشق اندر کاردانی پیش راند
عقل اندر سرفرازی آمده است — عشق اندر بی نیازی آمده است
عقل اندر حسبت خود در قال و قیل — عشق اندر نسبت شد چون آن خلیل
عقل اندر پاکبازی جاودان — عشق وصل و فصل خواهد این جهان
عقل گشته هر زمان کوی دگر — عشق را کوی نبوده ای پسر
عقل هر دم دیده و رنگی آمده است — عشق اندر بی درنگی آمده است
عقل از تکلیف چون کامل شده — عشق از تشریف او واصل شده
جوهر عشق است بحر لامکان — جوهر عقل است فعل این جهان
جوهر عشقست پیدا و نهان — حالت عشقست این هر دو جهان
جوهر عشقست دریای عظیم — جوهر عقل است رحمان الرحیم
جوهر عشقست پاک ذات حق — این همه دانند که دید آیات حق
ایدل آخر یک زمان بیدار شو — یکزمان جویای وصل یار شو
ایدل آخر بگذر از پیوند جان — تا رسی اندر مقام لامکان
ایدل آخر بگذر از هر دو جهان — تا رسی در عالم عین عیان
ایدل آخر بگذر از قال و مقال — چند باشی در پی حال و محال
ایدل آخر بگذر از هر نیک و بد — چند باشی در عقول و در خرد
ایدل آخر بگذر از کون و مکان — تا نه بینی خویشتن را در میان
ایدل آخر بگذر از حرص و هوس — تا نمانی اندرین ره باز پس
ایدل آخر بگذر از کبر و نفاق — تا نمانی در عذاب و در فراق
ایدل آخر بگذر از پندار کین — تا رسی در قرب رب العالمین
ایدل آخر بگذر از جهل و گمان — تا ز نور عقل یابی صد بیان
ایدل آخر بگذر از سود و زیان — تا ز سودت بر فزاید این جهان
ایدل آخر بگذر از بخل و فساد — تا روی در روز محشر شاد شاد
ایدل آخر بگذر از بالا و پست — تا شوی از عشق جانان نیست و هست
ایدل آخر بگذر از خوف و رجا — تا نباشی بر طریق ناجرا
ایدل آخر بگذر از طامات خلق — چند باشی در پی حالات خلق
ایدل آخر بگذر از عقل فضول — چند باشی در پی رد و قبول
ایدل آخر بگذر از نقش صور — چند باشی بت تراش و بتگر
ایدل آخر بگذر از اسم و علم — سر بیا زو غوطه خور اندر عدم
ایدل آخر بگذر از راه گمان — چند باشی اندرین ره بیگمان
ایدل آخر بگذر از نشان — همچو مردان خدا شو بی نشان
ایدل آخر بگذر از لذاتها — تا بیابی عالم بی منتها

ایدل آخر ترک کن گفتار را　　تا بیابی عالم اسرار را
ایدل آخر جان را ایثار کن　　پس بیا نگر دیده و دیدار کن
ایدل آخر بگذر از غیر خدا　　بان و جان تا تو نه بینی غیر را
غیر حق اندر دو عالم خود مبین　　شک بسوزان و گذر کن از یقین
گر تو غیر حق به بینی ای پسر　　در فنا مست خسته گردی کور و کر
گر تو غیر حق نه بینی ای فقیر　　هر زمان از جان بر آید صد نفیر
گر تو غیر حق به بینی ای جوان　　خاک بر فرق تو نهی جاودان
چون صفات او احد آمد مدام　　غیر نبود جمله او دان والسلام
در همه اشیا در اظهار بین　　اولین و آخرین و ظاهرین
آسمانها و زمین ها و فلک　　جمله او را دان و بگذر تو ز شک
هر چه بینی ذات او میدان مدام　　ذره در کوی او بین والسلام
کوه ها در گلشن گلشن گشت خاک　　تا بگرد او فنا ده در مغاک
سر خود با انبیا گفته تمام　　بر محمد ختم کرده والسلام
سر وحدت از محمد شد پدید　　پس علی از وی بگوش جان شنید
چون علی بشنید دل آگاه کرد　　آن زمان برخاست و قصیده کرد
جان و تن وان گر توئی سر یقین　　تا شوی علم الیقین عین الیقین
چون علی اسرار در جاهت بگو　　تا تنت فانی شود از گفتگو
چون تنت فانی شود کل جان شوی　　آن زمان تو لا الفتی جانان شوی
چون تنت فانی شود ای مقتدا　　پس بیابی قرب وصل مصطفی
چون تنت فانی شود ای نیکبخت　　همچو موسی نور بینی بر درخت
چون تنت فانی شود از قیل و قال　　فارغ آئی شوی تو سر حال
چون تنت فانی شود از خویشتن　　وا رهی از گفت و گوی ما و من
چون تنت فانی شود اندر وجود　　بر تو گردد روز به کار وجود
چون تنت فانی شود از بهر آن　　راز ها یابی و گردی شاهباز
چون تنت فانی شود در بحر نور　　محو گردی و شوی اندر حضور

ایدل آخر یک زمان بیدار شو　　وانگهی جویای راه یار شو
ایدل آخر خویشتن را کن فنا　　تا بیابی در فنا عین بقا
غیر حق اندر جهان نی ای پسر　　باز دان اسرار و شو صاحب نظر
غیر حق اندر دو عالم ثبت کن　　در ره توحید این ارشاد کن
گر تو غیر حق به بینی در جهان　　منکری باشی بسان کافران
گر تو غیر حق نه بینی ای فتا　　در میان غیر گردی مبتلا
گر تو غیر حق بر بینی در جهان　　باز مانی از جمال جاودان
هر چه دیدن ذات پاک او بود　　اینچنین دیدن ترا نیکو بود
ظاهر و باطن و را میدان مدام　　آخر و اول و را دان والسلام
صورت و معنی بهم تو دان او دان　　جمله اشیا مصحف آیات دان
آفتاب از وی تو یک ذره بدان　　بحر ها از بحر او یک قطره دان
انبیا را داد سر خویشتن　　زانکه ایشان اند شاه انجمن
سر وحدت نور احمد باز دان　　تا شود جدا از پشت هر زمان
با علی اسرار خود احمد بگفت　　چونکه او بشنید ترک خود بگفت
پس علی سر حق بالجاه گفت　　سر وحدت از دل آگاه گفت
تن که پنج و چار و شش در مانده است　　لاجرم در راه حق وامانده است
چون تنت فانی شود باقی شوی　　آن زمان علی خدادانی شوی
چون تنت فانی شود ای سرو کار　　نی جهان و یار مانی و دیار
چون تنت فانی شود سر رز عشق　　چون خلیل الله رو در نار عشق
چون تنت فانی شود آگه شوی　　همچو عیسی پاک روح الله شوی
چون تنت فانی شود از ذکر فکر　　فارغ آئی شوی در راه بکر
چون تنت فانی شود از جسم و جان　　فارغ آئی و شوی در لامکان
چون تنت فانی شود از معرفت　　فارغ آئی و بمانی در صفت
چون تنت فانی شود لامرکان　　باز دانی سر از عاشقان
چون تنت فانی شود یکجا من　　این زمان بینی جمال ذوالمنن

Marfat.com

چون تنت فانی شود سلطان شوی / پس علیم و عالم و دیان شوی

حکایت آمدن سلطان محمود به هندوستان و شکستن اصنام

بود سلطانی ورا محمود نام / هر دو عالم با وجودش با نظام
عادل برحق بد و سلطان دین / بت شکن در ملک هندوستان زمین
عمر خود را در غزا بگذاشته / کام خود را از غذا برداشته
سالها در جنگ کفار لعین / بود آن کیخسروی روی زمین
از جهان آراسته از عدل و داد / آن فریدون زمانه کیقباد
صد هزاران جسم را اعیان شده / ملک هند از تیغ او ویران شده
بتکده از تیغ او زیر و زبر / چه بهند و چه بچین و چه بکم
غلغله افتاده از وی در جهان / قیصر از خویش بوده در امان
شهرهای منکران کرده خراب / کافران با دل شده از وی کباب
روز و شب در خدمت دلبر بود / دشمن کیش بد زنار بود
دیرها کرده خراب اندر جهان / از برای دین احمد هر زمان
در طریق دین احمد فرد بود / صادق دین بود و صاحب درد بود
روز و شب در خدمت دلبر بود / صاحب سر بود و سر کار بود
روز و شب در دین احمد کار کرد / شب همه شب خدمت جبار کرد
دائما در راه حق کوشنده بود / از شراب دین حق نوشنده بود
صوفی و صادق بدان شاه جهان / صادق عاشق بدان فخر زمان
جان او پر گوهر توحید بود / از ره اعیان و نه تقلید بود
دائما در فکر و راه معرفت / حاصل او بود در دین این صفت
شرع احمد را بجان کرده قبول / راه شرع او گرفته از وصول
دائما در عدل و در داد آمده / خلق عالم جمله زو شاد آمده
خلق عالم از سخای وی غنی / شاه را نی کبر بود و نی منی
دائما جویای مردان خدا / دشمن نفس خود و کبر و هوا
شب شدی از خانه بیرون آمدی / در طلب می‌هست و مجنون آمدی
یک شبی در دین احمد کار کرد / عشق آمد در دل وی کار کرد
سر برهنه پا برهنه شد برون / نی بر سم هر شبی آن ذوفنون
ناگهان افتاد در ویرانه / بود آنجا پیر بی دیوانه
پس سلامش کرد و گفت ای پیر / حاجتی دارم بدرگاه اکبر
حاجت خود را بخواه از کردگار / زانکه می‌بینم که هستی مرد کار
پس نهان بگشود پیر بیقرار / گفت ای محمود از حق شرم دار
ملک و مال و تخت خواهی در جهان / کی شنوی تو از گروه صوفیان
با غلامان لطیف و تخت زر / کی شوی از راه معنی با خبر
یا سپاه و لشکر و طبل و علم / کی رسی بر خوان آن فضل کرم
با خواتین لطایف و خانمان / کی رسی در زمرهٔ صاحبدلان
یا دواج و تاج و شمشیر و کمر / کی شوی در معرفت صاحب نظر
با سرای و باغ و راغ و کشتکار / کی شوی در راه عرفان مرد کار
یا سلاح و اسب با گنج و گهر / کی رسی در راه مردان ای پسر
با سواران و دلیران کرده دست / کی رسی در وصل حق ای بیخبر
یا حکیمان و ندیمان و جهان / کی رسی اندر طریق عاشقان
با مراد نفس خود خو کرده‌ای / لاجرم در صد هزاران پرده‌ای
صد هزاران پرده اندر پیش تست / کی رسد بوی ترا از هیچکس
پرده‌ها را اول از خود باز کن / وانگهی بر خود ره را ساز کن
روز نور عشق شمع بر فروز / پرده‌ها را سر بسر کلی بسوز
چون بسوزی پرده‌ها را ای قباد / آن زمان گردی ز وصل دوست شاد
چون ز نا پیدا شود آن بحر نور / هر دو عالم در دولت گردد نفور
پادشاهی بزرگی در جهان / مختصر کرده به پیش رهروان
این سپاه و کشور و ملک و حشم / در نیابد پیش همت یک درم

این غلامان ظریف و ماه رو / پیش تو گردند خشک و زشت خو
این سر و باغ تو زندان شود / هست این عالم همه خسران شود
این زر و املاک گنج بیشمار / جمله در پیش تو گردد همچو مار
این کلاه و این قبا و این کمر / جمله در چشم تو گردد مختصر
این کنیزان را تو می بینی نهان / جمله در چشم تو گردند چون نهان
از هوای این جهان بیرون شوی / در طریق عاشقان مجنون شوی
ترک گیری لذت دنیا کل / بس بگو دون آئی تو از پندار دل
در ره معشوق خود صادق شوی / آن زمان تو عشق را لایق شوی
سر بسر نو دره دگر دی جوان / پس نماند هیچ دولت درمیان
گردی فانی مطلق شوی / آگهی در عشق مستغرق شوی
حق نماند از وجود تو خبر / آن زمان از راه حق یابی خبر
چون تنت فانی شود باقی شوی / آن زمان علم خدادانی شوی
وارهی از ننگ و نام خویشتن / چند باشی بت پرست خویشتن
بت چو بشکستی شود گنج عیان / بر خوری از گنج وصل جاودان
بت چو بشکستی حجاب از پیش رفت / عشق آمد راه دین و کیش رفت
بت چو بشکستی سوی سر خدا / وارهی تو زین طراد و ماجرا
بت چو بشکستی برون شو زین جهان / سفر آئی در جهان جاودان
بت چو بشکستی برو زین خاکدان / سیر بگزین در فضای لامکان
بت چو نشکستی بمنزل کی رسی / در حرمگه حضرت الله رسی
بت شکن شو همچو ابراهیم حق / تا ز همراهان خود یابی سبق
چونکه ابراهیم یکتا گشت فرد / لاجرم بت ها شکست آن نیکمرد
این جهان را بتخانه دان روان / همچو ابراهیم بت بشکن عیان
چون علی بت نیز در کعبه شکن / تا ببینی تو جمال ذوالمنن
کعبه را تو دل بدان ای با بصر / تا بیابی از ره معنی خبر
این خیالات بدن تو بت بدان / بشکن این بتها در آ در لامکان
چونکه محمود این سخنهای بلند / بشنوید از پیر روشن هوشمند
آتشی در جاه او افتاد و بخت / وارهید از نام و ننگ تاج و تخت
گفت محمود ای شریف و پیشوا / ای حبیب مصطفی و مرتضی
ای تو سلطان همه عالم الیقین / ای تو برهان خدای عالمین
ای تو قطب اولیا و اصفیا / پیر عالم بندهٔ خاص خدا
ای تو پیر سالکان در هر طریق / رهنمای هوشمند هر فریق
ای تو سلطان همه عالم حشم / ای تو چوپان همه عالم غنم
ای تو سر خیل بزرگان جهان / خلق عالم از وجودت بی نشان
ای جنید وقت شبلی جهان / بایزید پر مرید خورد دان
ای تو پیر راه در معرفت / ذات تو پر نور و صفت او صفت
ای تو سر عشق وحدت آمده / از ره معنی بعزلت آمده
ای تو مرد پاک بازو پارسا / صادقان را رهنما و پیشوا
ای تو حکمت از خدا آموخته / حکمت هر دو جهان را سوخته
ای تو توحید خدا کرده بیان / از ره توحید داده صد نشان
ای ترا علم لدنی داد حق / در علوم مصطفی خوانده سبق
ای تو فخر پیشوایان زمان / ای تو گنج بی نهایت در جهان
ای تو سالار سالک عاشقان / ای تو غمخوار دل صاحبدلان
ای کمربسته درین ره سروار / همچو منصور آمدی در پایدار
ای چو ابراهیم ادهم کهنه پوش / ای چو بادهٔ بصری حق نوش
در ره حق وحدت کل یافته / عاشقان حق نور دل یافته
از خودی خود بکل فانی شده / در بقای حق بحق باقی شده
در مقام ترک تجرید آمده / در رموز علم توحید آمده
بی سر سلطنت سلطان شده / وانگهی در عالم عرفان شده
صوفیان را طالبان را باوفا / از تو می یابند صدق و صفا
گنج معنی و بصورت در فقیر / این بمعنی بس بزرگ و بی نظیر

Marfat.com

هر دو عالم در وجودت قطره‌ایست	عرش و کرسی پیش جودت ذره‌ایست	هشت جنت سوخته از هیبتت	هفت دوزخ یخ شده از غیرتت
این جهان و آن جهان خواهان تو	امشبست من آمدم مهمان تو	اکرموا الضیف است از فعل رسول	امشب ما را ز لطفت کن قبول
گفت امام جهان شاه آمدی	در ره عشاق آزاد آمدی	بعد از آن سلطان بگفتش ای امام	از کجائی تو مرا برگو تمام
گفت لقمان شیخ نام است	گنج معنی در دل ویران ماست	گفت سلطانش مرا معلوم بود	شیخ لقمان نام تست ای بحر جود
لیک پرسیدم ز وقت هر راه	زان نگفتم نام تو اینجایگاه	حمد لله را که دیدم روی شیخ	آمدم تا خوانده من در کوی شیخ
شیخ اینجا آمده سن بحر	از قدوم شیخ کارم شد چو زر	بعد از آن گفتش که چون بد ای امام	شیخ اینجا آمده گشتیم شاد
شیخ گفتش بود مردی بحر راز	لیکن عشق خدا لیک کامگار	اندر ره توحید برخوردار بود	محرم حق بود و سر راه بود
در طریق عشق در راه ادب	دائما بود آن محقق در طلب	صوفی صادق بدان اهل یقین	کان ناطق بدان پای دین
عاشقی پیدا از آن مرد خدا	واله و شیدا بدان سر صفا	ترک تجریدی بغایت داشت او	در ره معنی سعادت داشت او
در ره توحید حق پاک آمده	در ره تجرید چالاک آمده	بحر عرفان بود آن مرد خدا	قهر زدان بود گنج بی‌بها
سر الا الله را دریافته	لی مع الله با جهان بشناخته	کنت کنزا گفت او هر دم بخود	محو گشته پیش او هر یک دبد
لیس فی الجنت روایت کرده او	هر دم خود بر در او گشته نو	کوس سبحانی زده در دو جهان	آن محیط بیکران گنج روان
می برفت از دار دنیا آن فقیر	آن بمعنی بس بزرگ و بی نظیر	او انا الحق آشکارا گفته بود	در این اسرار را او سفته بود
آمدم از جیحون از آنجایگاه	از برای آن ولی مرد راه	اندرین ویرانه‌ای بود او مدام	وانما از فضل حق او شاد کام
من در اینجا آمدم شوریده حال	دیدم او را رسته از قال و مقال	سر بر آن خشتی نهاده بی کلاه	دو فرشته پیش استاده بپا
یک ملک ابریق لولو پر ز آب	بود در دستش با مشک و گلاب	وان دگر یک حله امید و ساز	از برای آن فقیر پاک باز
چون بدان آتش شد ای ...	در دران حله‌اش پیچیده نیز	بعد از آن روحانیان آسمان	جمع گشته اندر آنجا جمله جان
پس مراد خویش کرد از نیاز	تا که بگذاریم بر وی نماز	بعد از آن صندوق حجره ز سما	چون پدید آمد در آنجا اسعتا
آن بزرگی دین در آن شیخ وقت	در زمان صندوق پر عود گشت	ای پسر تو یک زمانی هوشدار	قصه مردان حق را گوش دار
هر که او در راه حق در کار بود	لاجرم در عشق برخوردار بود	هر که عمر خویش را ایثار کرد	هر دو عالم را فدای یار کرد
هر که او در راه معنی مرد بود	روز و شب در ناله و درد بود	هر که حال خویش را آگاه کرد	نفس خود را او فدای راه کرد
جمله ایشان ز خود فانی شده	در لقای حق بحق باقی شده	نفس خود را در ریاضت داشتند	از فدای خود سعادت خواستند
یگانه خواب کردندی نه خور	بود از خلق جهان آزاد او	ترک این و آن جهان کرد بکل	این جهان را دیده‌اند عین ذل
بر مراد نفس خود بر داشتند	هر دو عالم را بکل در باختند	در ریاضت نفس خود را سوختند	دیده و نفس و همه در بستند
در ره توحید حق پاک آمدند	در ره تجرید چالاک آمدند	سالها بودند اندر انتظار	تا یکی را وصل شد از صد هزار

Marfat.com

من شدم در راه حق پسپا گوی	زان ندیدم در جهان اسرار بوی	ای دریغا تیر اسرار نهان	من بگفتم هم ندیدم آن چنان
هر که او در بند نفس خویش ماند	کی تواند حرف این اسرار خواند	هر که او دیدم مراد خود نداد	صمد در رحمت بروی خود گشاد
	رستمان در راه رفتند ای پسر	این خران در پایگاه خر و شتر	

حکایت تاج اسراج منصور حلاج علیه المغفرة الی النهاج

بود منصور عجب شوریده حال	از ره تحقیق او را صد کمال	حال او حالی عجب بود ای پسر	ای چو حال این کسان بی خبر
او رموز سر حق بی پرده بود	نی که چون ما راه را گم کرده بود	او شراب وصل حق نوشیده بود	لاجرم از جسم کلی مرده بود
او یقین خویش حاصل کرده بود	در یقین خویش واصل گشته بود	راه در گنج معانی برده بود	نی که چون ما او تواند در پرده بود
عاشق صادق بدآن بحر صفا	عارف و صادق بدآن بحر وفا	در علوم دین قوی دانست او	هیچ علمی را فرو نگذاشت او
عالمان از علم او در مانده اند	عارفان از عرف او وا مانده اند	عاشقان از عشق او گریان شده	هر دم از نوعی دگر بریان شد
صادقان از صدق او خون جگر	سالها خوردند کس را نی خبر	زاهدان از زهد او رسوا شدند	بو زخیال زهد او شیدا شدند
حال و حال عجب بود ای فقیر	او بمعنی و بصورت بی نظیر	بود پنجه سال او اسرار پوش	ناگهان از وی برآمد صد خروش
زد انا الحق سر خود پیدا بکرد	ناگهان بغداد پر غوغا بکرد	اهل تقلید آن زمان بر خاستند	از برای کشتنش فتوا خواستند
سی صد و هفتاد تن از عالمان	جمله بر کاغذ نبشتند آن زمان	این زمان حلاج کافر گشته است	از طریق دین ما برگشته است
جمله بغداد پر غوغا شده است	او بکفر خویشتن رسوا شده است	تا که برگردد از این کفر چنان	ورنه خونش را بریزیم این زمان
بعد از آن نزد خلیفه آمدند	کام خود را از خلیفه خواستند	وانمودند حال آن منصور را	صاحب اسرار شه غیور را
چون خلیفه واقف این کار شد	در دل وی صد هزاران خار شد	زانکه دائم او محب او بدی	کام دل از گفته او بستدی
چند کتاب از گفته او خوانده بود	سر مخفی را بجان بر خوانده بود	لیک از ترس عوام و عالمان	منع نتوانست کردن آن زمان
پس بفرمودش که در زندان برند	تا که باز آید از این آن مستمند	من همیدانم که او مرد خداست	فارغ از کفر و نفاق و از هواست
بعد از آن منصور در زندان نشست	بود در زندان ز قومی پای بست	چار صد تن بود در زندان بند	چون در آنجا رفت شیخ هوشمند
شب در آمد گفت ای زندانیان	اندرین زندان چرائید این زمان	جمله بر گفتند درها بسته اند	گرچه افتادیم ما در این خطر
بعد از این منصور گفت ای مردمان	جمله ما آزاد گردیم این و آن	مردمان گفتند ما در بند سخت	کی توانم رفت زینجا تند لفت
شیخ آمد دست خود افشاند زود	جمله شان آزاد از هم بر گشود	بعد از آن گفتند درها بسته اند	ما در اینجا خوار زار و خستند
چون ز دیم ای پیشوای سالکان	چونکه رسته است ما کیم ما الکان	پس اشارت کرد آن مرد صفا	رخنها شد اندر آن دیوارها
چار صد رخنه بشد پیدا پدید	هر یکی از رخنها بیرون دوید	چونکه زندانبان بدید این ماجرا	پیش آمد وانگهی بگریست زار
دست و پای شیخ را بوسه بداد	پاها در کف پار د نهاد	گفت من آگه شدم از سر کار	بی نیار و رفت جز من پا بدار

تا که جمله سالکان آگه شوند از طریق عاشقان آگه شوند
بعد از آنش گفت برخیز و برو تا که یکدم با خود آییم از گرو
چونکه زندان بان نبت آمد درین در مناجات آمد آن مرد یقین
گفت ای دارنده کون و مکان غیر تو خود نیست و هر دو جهان
گفت ای دارنده عرش مجید عرش و کرسی هم ز نورت شد پدید
گفت ای پیدا و پنهان آمده خلق عالم از تو حیران آمده
گفت ای دارنده لوح و قلم این جهان و آن جهان از تو علم
گفت ای آرام جان عاشقان هم توئی درمان درد بیدلان
ای وصالت آتش افروخته عاشقان از هر چه غیرت سوخته
ای وصالت عاشقان دریافته جان خود را اندرین ره باخته
ای وصالت صادق و صادق شده در طریق صدق حق لاحق شده
ای وصالت سالکان را هر زمان جمله در راه اند و از ره گمشان
ای وصالت زاهدان را بهر خویش هر زمان تقریر زهد آرند پیش
ای وصالت عالمان را آرزوی در ره تقلید بشگافند موی
ای وصالت انبیا را دستدار هر یکی را داده صد علم آشکار
ای وصالت اولیا را در احال ذات ایشان را ولی قیل و قال
ای وصالت آسمان و هم زمین هست در تسبیح رب العالمین
ای وصالت شمس را دریافته نور او بر جمله عالم تافته
ای وصالت ماه را حال آمده گاه بدر و گاه هلال آمده
ای وصالت کوکبان حیران شده اندرین ره جمله سرگردان شده
ای وصالت باد و آتش را بهم داد وصلت از ره لطف و کرم
ای وصالت کرده آب و خاک را داشتگاه این چرخ قدس ملک را
ای وصالت بحر را بگداخته هر زمان در و گهر پرداخته
ای وصالت کوه را در دل زده صد هزاران عقبه اش بر دل زده
ای وصالت در درختان آمده صد هزاران میوه الوان آمده
ای وصالت تیر ور پای قدم صد هزاران در برآرد از عدم
ای وصالت انبیا و اولیا ای وصالت صوفیان با صفا
ای وصالت عاشقان عارفان ای وصالت صالحان صادقان
ای وصالت عالمان عاملان ای وصالت هست گشته در جهان
ای وصالت از جهان بیرون شده ای وصالت عالمی بیچون شده
ای وصالت هر دو عالم سوخته ای وصالت خانمان را کوفته
ای وصالت روشنائی در جهان ای وصالت حاصل صاحبدلان
ای وصالت غم گشای مفلسان ای وصالت شمع جان بیکسان
ای وصالت رهنمای سالکان ای وصالت در گشای طالبان
ای وصالت سوز مشتاقان شده ای وصالت وصل مشتاقان شده
ای وصالت صدق صدیق آمده ای وصالت عین تحقیق آمده
ای وصالت ترک تجرید آمده ای وصالت گنج توحید آمده
ای وصالت وصل جان در باخته ای وصالت عشق جانان یافته
ای وصالت کرد در زندان مرا ای وصالت فکر شد حیران شده
ای وصالت کرد بر من آشکار می برد فردا مرا در پای دار
یار و دیگر عالمان جمع آمدند جمله اندر قصد آن شمع آمدند
صد هزاران خلق در غوغا و شور بر در زندان دویدند از غرور
شبلی آمد در زمان پیش جنید گفت شیخا او فتاده ما بقید
خلق و عالم جملگی جمع آمدند بر در زندان آن شه آمدند
تا که بردارش کشند از چار سو خلق عالم می دوانند کو بکو
شیخ چون بشنید برخاست آن زمان با مریدان رفت تا زندان شتابان
چون رسید آنجا و خلق بیشمار دید شیخ آنجا بزرگ و نامدار
گفت ما را یک زمان مهلت دهید بعد از آن تا هر چه می باید کنید
این بگفت و شد در زندان دوید دید آن شه را از هیبت طپید
گفت ای منصور دیوانه شدی در حدیث شیخ بیگانه شدی

Marfat.com

تا که بودم بسته بی همدم شده — تا که سوی مانده محرم شده
وز خیال خویشتن دیوانه شدی — وز حدیث عشق بیگانه شدی
این حدیث تو همه دیوانگیست — عقل را با این سخن بیگانگیست
باز قرآن جمله را شرح و بیان — گر دهی شرحش نگفته اندران
پیشوای ما همه چون مصطفی است — لاجرم آنچه تو گفتی هست راست
آنچه تو گفتی پیمبر زان نگفت — این در اسرار هرگز او نسفت
آنچه گفتی کفر محض است ای فقیر — در گذر از کفر و هستی ای سعید
ابتدا زان منصور گفتش شو بدر — از رموز سر معنی بیخبر
تو پرستنده صورت وا مانده — ای تو هرگز حرف احمد خوانده
من رآنی گفت احمد در بیان — تو کجا دانی که هستی بی نشان
فی مع الله گفت احمد از صفا — تو کجا دانی که هستی بیوفا
نحن اقرب گفت خدا ذو الجلال — تو کجا دانی که هستی در ضلال
نور صورت همچو کافر مانده — اصل حق را تو کافر خوانده
خرقهٔ ناموس را پوشیدهٔ — تو الهی سالوس را کوشیدهٔ
بت پرستی میکنی در زیر دلق — مینمائی خویش را صوفی بخلق
تو نکو کی راه خود وا کردهٔ — لاجرم در صد هزاران پردهٔ
دستگاهی کردهٔ این خرقه را — میفریبی هر زمان این فرقه را
در خودی خود بند گرفتار آمدی — لاجرم در عین بند ار آمدی
راه تجرید و فنا راه تو نیست — وز سخن گم گوی آن راه تو نیست
رو که در تقلید ماندی مبتلا — سر توحید از کجا توان کجا
رو که راه بی نشان راه تو نیست — عقل تو از راه معنی در شکیست
چونکه بشنید این سخن از وی جنید — در دلش افتاد از صد گونه قید
پیش چون آمد از آنجا همچو باد — رفت اندر حلق سر خود بنهاد
عالمان آندم فغان برخاستند — از جنید پاک فتوی خواستند
شیخ او را گفت ظاهر گشته است — لیک باطن را ندانم من کیست
چون جنید از علم فتوی داد شان — عالمان و جاهلان کرد فغان
تا که بردار آورند منصور را — آن قتیل عشق و گنج نور را
شبلی آندم رفت پیش او نشست — گفت ای مرد حق یزدان پرست
سر اسرار است چرا کردی عیان — لاجرم سر را نهادی در میان
چونکه سر خویشتن را کردی عیان — آن زمان از تیغ خواهد شد روان
گر سرت باید تو ترک سر بگو — در سرت باید که ترک سر بگو
سر بگو دیگر عیان ای مرد کار — تا نباشی در میان خلق خوار
می بدید ندا این خیال بیقرار — تا کشند آن زمان بر دار زار
ابتدا زان منصور گفتش کای رفیق — من فتادم در یکی بحر عمیق
من نه منصورم تو منصورم ببین — اندر ره توحید حق دورم ببین
من خدایم من خدایم من خدا — فارغم از کبر و کین و از هوا
گنج پنهانم درین جسم آمده — سر اعیانم درین اسم آمده
اولین و آخرین من بوده‌ام — ظاهرین و باطنی من بوده‌ام
سر توحید این زمان پیدا کنم — در بقای حق بحق باقی کنم
بر سر دار آورم این جسم را — بی گفتار آورم این اسم را
تا بدانند عاشقان سوخته — اسم اعظم را از اسمی کوفته
من برای جمله عالم آمدم — لاجرم در نفس آدم آمدم
من نمودم اسم برای جمله‌شان — وا نمایم سر حق را من عیان
من برای سر توحید آمدم — لاجرم در ترک و تجرید آمدم
من برای راه تحقیق آمدم — لاجرم در عشق صدیق آمدم
انبیا در راه احمد تاختند — جان خود را راه احمد باختند
من شراب جام عشق خورده‌ام — گوی را از خلق عالم برده‌ام
مصطفی شیخ من است در راه دین — او مرا بنموده است راه یقین
من از این ره برنگردم شبلیا — شد هواداری با من آخر ماجرا
مصطفی خواه این زمان از این حشر — تا نمایندم یک امروز دیگر

وانکه باد اهست یار با صفا | گنج توحید است آن مرد خدا
کار است در راه حق مصطفی | هر دم از حق یافت او صد عطا
هست نام او درین عالم کبیر | آن بمعنی او بصورت بی نظیر
او برون آمد ز شیراز ناگهان | صورتش فردا ببینی در عیان
چون شود واقف حاکم آن کبار | بعد از آنکه گو برند در پای دار
پیر سید فرد آنکه شیخ کبیر | آن بمعنی او بصورت بی نظیر
تا چه فرماید ز شرع آن کبار | گر دهد فتوی کشیمش پای دار
بعد از آن چون سید بشنید این | آمد از شیراز آن شیخ کبیر
گفت ای مرد موحد از چه کار | از برای تو زدند این خلق دار
تو چرا اسرار خود با این خسان | گفتی و دیدی جفا از ناکسان
گنج مخفی بود ای مرد خدا | آشکارا کردی ای اینجا چرا
قرب پنجه سال بودی باده نوش | واجبا در راه حق اسرار پوش
بعد ازین منصور گفت ای پیر ما | من چه گویم آنکه تو دانی خبر
می توانی کرد پنهان بحر را | تو بزیر کاسه ای مرد ما
گشتن سو جوش انا الحق آمدست | حق چه حقیقت حق مطلق آمدست
گر تو فتوی بخواهند بود | مخفی هم این زمان چون نبود
چون دهم فتوی من از جهل و گمان | اینچنین گفت آن مرد خدا
بعد از آن آمد برون شیخ کبیر | آن بزرگ دین و آن بدر منیر
شیخ گفت ای مردمان منصور گفت | عقل بر من گشت این سلطنت درست
عاقلان آن دم فغان برداشتند | پس طناب اعدا آراستند
جمله شیخان با همه حاضر شدند | سالکان واصلان ناظر شدند
لیک عجب بود بدانی فر رای پیر | روز محشر بود گویی پیر
شیخ او را ترس نی و خوف نی | بحر می گردد ز بانگ شنیدنی
سالکان حق ز خود فانی شدند | واصلان در عین حق بینا شدند
زاهدان از ذهن بیزار آمدند | ترک خود کرده و در کار آمدند

جان خود را در ره حق باختست | سر معنی را بجان بشناختست
در حقیقت پیر عالم هم ولیست | زانکه آن دم قطب عالم هم ولیست
او ز حال من خبردار و خبیر | پیر سید فرد آید بر من جانب گر
چون بیاید آن بزرگ باکبار | سر خود با او بگویم من براز
شبلی آن دم گفت ای مردان دین | مصطفی میخواهد آن قطب یقین
شیخ عالم اوست اندر دو جهان | هست کرامت و معلامتش عیان
جمله گفتند آن زمان برخاستیم | تا که شیخ آید فغان برداشتیم
چون به بغداد آمد آن شیخ جهان | رفت پیش شیخ منصور آن زمان
سر حق را غیر کی بی سر برد | همچو کس شیدی که ناحق میخورد
تو چرا رمز انا الحق آشکار | گفتی در فتنه چنین برپای دار
راه توحیدی عیانی داشتی | گنج اسرار نهانی داشتی
این چه بودی کاین بیان بر گفتی ز هوش | هر دو عالم کرده پر از خروش
بحر معنی بی نهایت آمدست | لا شکی بی حد غایت آمدست
تو نمیدانی که آن بحر صفا | هر زمانی می بر آرد موجها
سر توحید آن زمان شد آشکار | گو برندم این خسان بر پای دار
شیخ گفتش اینچه گفتی نی رواست | من همیدانم که ذات تو خداست
کشتن من واجب آمد این زمان | ور شریعت زود ندانی عالمان
خلق و عالم جمله پیش او شدند | تا که فتوی را از و هم بستدند
در طریق اهل ظاهر گشتنی است | لیک باطن ندانم من که چیست
بعد از آنش او رسیدند پای دار | بر وی آنجا خلق عالم بیشمار
عالمان حاضر شدند و جاهلان | عامه بسیار بودند مردمان
در میان حلاج استاده به پا | همچو شیر آن در میان کشتها
زد انا الحق آن زمان شد نهان | خلق عالم را همه لرزید جان
صوفیان را تن از آن بگداخته | عاشقان را تن از آن شد کاسته
عالمان آن دم فغان برداشتند | عامه را بر صوفیان بگماشتند

کی زنهدای پنج گان نانفاق جمله در راه محمد گشت عاق
عامه آندم سنگها برداشتند بر مشایخ سنگها برداشتند
چونکه منصور نیز چنان دید آنچنان گفت اینک میروم پروا بان
دست زد اندر رسن آن مرد کار پایها را برزد و پس شد بدار
بر سر دار آمد آن سرو خدا بر زبان میزد اناالحق بر ملا
چون کسان او را همی نشناختند سنگها بر وی همین انداختند
بار دیگر از اناالحق بانگ داد جمله عالم با او آواز داد
خلق عالم آن زمان از خود شدند بی خبر اینجا اناالحق میزدند
سنگ و خشت و رشته دیگران نداد میزدند آنجا اناالحق آشکار
سفسدی آندم مگر دستش ... آن زمان اندر دست او خون ...
بر زمین شد اناالحق آشکار اینچه سر است این همه عشق آشکار
او فرو مالید دست خود برو گفت مردان از خونش آبرو
نیست عدو نیزه می مالید دست خوش نشاطی کرد و غم را ز ره بست
شبلیش گفت این زمان چه دیده دست و ساعد چرا مالیده
گفت ابلیسم سگید اسم من خار نه پس وضو سازم بخون ای پاکباز
کین نماز عشق را اینجا وضو راست ناید جز بخون ای خوبرو
بعد از آن شبلی بگفت ای مرد کامل از تصوف این زبان ای مرد بیان
گفت کشتر آنکه می بینی ببین تا ترا در راه حق باشد یقین
بعد دیگر گفت ای صاحب نظر از طریق عشق ده ما را خبر
گفت عشق اینجا بود گردن زدن بعد از آتش آتش اندر سوختن
بعد از آتش سر بریدند از جفا عالمان و جاهلان بیوف
این بگفت و اینچنین شد حال او منتشر شد در جهان احوال او
چون بریدند سر از آن سود کار خوش اناالحق میزدی سر آشکار
بعد از آتش سوختند آن مرد را خاک و بر باد دادند آن زمان
خاک در آب اندر شد پدید خاک و باد و آب و ...
در نگر ای عارف صاحب نظر تا که مردان را چرا آید لسب
جمله مردان فنای ره شدند در بقای حق بحق آگه شدند
گر تو مردی راه عشق راه رو همچو مردان از دل آگاه رو
جمله مردان ز خود بیرون شدند در ره عشاق غرق خون شدند
جسم و جان و دین و دل در باختند تا کمال او ره دریافتند
هستی خود را ز ره برداشتند خستگی را اندرین ره خواستند
مال و ملک و آب و جاه آنجهان جمله را اندرین پیش خسان
زهد را علم را و قال و قیل جمله را انداختند در رود نیل
صورت خود ز آب و گل کرده خراب زنجهان در پیش ایشان چون شرار
دیده از غیری خدا بر دوختند غیر حق را اندرین سوختند
ای براه غیر حق خود نیست کس اهل معنی را همین یکحرف بس
گر تو غیر حق نبینی در جهان پرتو روشن گردد از سمان
چون تو اندر راه یک معنی نخوری از وجود خویشتن فانی شوی
آن زمان و اسرار حق یابی خبر که از جسم و جان شوی تو جدا
عقل را این گفت سوداگر کند عشق هر دم خانه ویران میکند
پیر راه هست اندرین عشق ای جوان تا رسی اندر مکان لامکان
عقل را گم کرده ای راه ... تا نمانی اندرین ره کور و کر
عقل شیطان است ره زد ای دوست تا نسبت ... زده بر باف...
حق تعالی گفت ای ملعون شده از طریق حق ز خود بیرون شده
آدمی معنی بدیدی ای لعین روح پاکش رحمة للعالمین
از غصت و ... توی خبر لاجرم در راه ما ... کور د
گر ترا دیده بدی در راه ما آدم ما را بدیدی همچو ما
چون ندیدی آدم ما را یقین نام تو کردیم ابلیس لعین
ای ... به دو کمال خویش باش وحده توحید حق بینی باش
بلکه از کفر و نفاق گشتی ... تا رسی در قرب رب العالمین

Marfat.com

این نه راهست ای طفل تشنه‌مند — راه شیطانست مرد هوشمند
ذات این نه نیستی سلطان یقین — شک بسوزاند برآرد کبر و کین

خودپرستان اندرین ره گمرهند — از طریق نیستی آگه نیند
نفس ایشان صد را صدق شد — عاشقان را راه چنین از عشق شد

عشق را بگزین و نفست را بسوز — تا شب تاریک گردد چو روز
نفس را بت دان و بت را بشکن — تا رسی در بارگاه ذوالمنن

نفس هر آنجا حجاب راه دان — این سخن را از دل آگاه دان
هر که اندر بند نفس خویش ماند — اندر ره حق همچو کافرکیش ماند

این نه تقلیدست نه راه هوا — راه تحقیقست راه مصطفی
اندر ره توحید احمد ای پسر — ورنه در توحید حق شو با خبر

در ره توحید جان ایثار کن — دیده را در باز ره دیدار کن
در جلال او جمال عشق بین — در صفاتش ذات حق سلطان یقین

اندرین کاملی باید شگرف — تا کند غواصی این بحر ژرف
صدهزاران طالب اینجا سر نهاد — تا که یک کس ره بدان درگه نهاد

صدهزاران خلق حیران مانده‌اند — اندرین ره زار گریان مانده‌اند
صدهزاران عارفان در گفتگو — اندرین ره لوح دل از غیر شسته شو

عاشقانه آتشی زن در دو کون — تا رهی از نقشهای لون لون
نفسها را جمله در آتش بسوز — بعد از آن شمع وصالش بر فروز

چون نماند نفسها اندر میان — آشکارا نقشها بینی عیان
با تو گویم سر اسرار نهان — ای برادر نقش را نقاش دان

چون ترا باشد کمال بی حجب — خویش را هرگز نه بینی جز که حق
چون ترا معلوم گردد از عیان — غیر خود هرگز نه بینی در جهان

هر که بینی آن تو باشی بی‌شکی — چه ده و چه صدهزاران یکی
جمله اجزای تو اند ای بی‌خبر — ذات کلی این جهان را سربسر

عرش و فرش و لوح و کرسی و قلم — از تو شان شد اسم و عالم علم
هر چه تو اندر دو عالم برتر است — این جهان و آن جهان ساخته است

گر شود چشمت بنور خویش باز — قدسیان باب افتد اندر نیاز
جوهری تو جمله گرد میان — چون نه بیهده گردی آنجنان

جهد کن تا جوهرت آید بچنگ — تا رهی از کم ز صلح و جنگ
جوهر کان در هوس گم کرده‌ای — با سگی دو جلب هم خو کرده‌ای

داده بر باد عمر جاودان — یک زمان آگه نه‌ای از سر جان
گر شوی آگه بجان خویشتن — درک گیری آن حدیث ما و من

جمله را یک بینی ای مرد خدا — تا نباشی در مقام اوج لا
گر گداز عشق را مایل شوی — یک ره و یک کعبه و یکدل شوی

نگری از هیچ سوای مرد کار — دائما از عشق باشی بیقرار
عشق جانان جوهر جانی است — لاجرم از خلق پنهان آمدست

هست پیدا لیک پنهان از دو کون — کی بود خفاش را تاب ضیا
این جهان و آن جهان با هم ببین — بگذر از راه گمان تا از یقین

عشق با عشاق این آمیخته — روح انور خاک او آویخته
چند گویم ای پسر در من نگر — تا نه بینی خویشتن را در من نگر

گفت پیغمبر که ما اخوان شدیم — جهد کرد آئینه ور جان شسته پاک
گفت احمد خواند ما را ای امام — انبیا داد لباد ادرا سلام

وانمود سر اسرار قدم — آدمیان در هستی از عدم
صدهزاران سر ازو پیدا کنان — آمد ایمان شاه عالم عیان

مرحق پاره نمود از لطف حق — در ره حق داد مردان راه حق
راه را بنمود آن عجب شگفت — خواجه دنیا و دین خیر الوری

عارفان این معرفت دریافتند — سالها با سوختن در ساختند
عاشقان دیده نگر را دعیان — دستها شسته در صفات...

بهر عالم محمد آمدست — احمد و محمود احمد آمدست
تو مرد از خود نه ره گره زدی — تا تماشا در بلای کشته...

گرد دنیا و ز عقبی بگذری / بی ریا محمد تو هم در گذری
راه راه اوست هم دنیا و دین / سرّ حقیقت رحمة للعالمین
هر که در راه محمد راه یافت / سرّ حق را از دل آگاه یافت
احمد است اینجا احد ای مرد کار / سرّ حق را با تو گویم آشکار
میم را بردار احمد شد احد / فهم کن معنی الله الصمد
هست این اسرار از جای دگر / سرّ این را کی شناسد کور و کر
کور را خود از رخ زیبا چه سود / گرچه داند تا چه بانگ آید ز رود
کور و کر از راه حق وا مانده‌اند / روز و شب در بند دنیا مانده‌اند
راه مردان راه توحید آمده است / منزلش تجرید و تفرید آمده است
بگذر از هستی خود یکبارگی / تا رسی در عالم بیچارگی
بت پرستی راه شیطان آمده است / بت شکستن راه یزدان آمده است
بت شکن در راه حق ای مرد کار / تا نباشی در قیامت شرمسار
گر بخود نتوانی این بت را شکست / همت خواه از دل یزدان پرست

حکایت مردی پاکبازکه در راه بی نیازی سرافراخته بود

بود مردی پاکبازی سرفراز / در ره حق بود با سوز و نیاز
نام او محمود بود ای بالبصر / از ره و بخشش خدا بوده خبر
دائماً در جنگ کفار لعین / بود آن کفر در روی زمین
بود یک دیر مگر در سومنات / یک بت بود است آنجا نام لات
خلق او را خواستندی صد هزار / می پرستیدند آن بت آشکار
شاه چون آگاه شد ازکار شان / از خیال فاسد و پندار شان
لشکری کرد آن زمان آن شهریار / بود آن لشکر بقرب صد هزار
بود اندر لشکرش مردانه مرد / همچو سام و همچو رستم در نبرد
شیر مردان خدا در ره یقین / دائماً در جنگ کفار لعین
جمله در ساز و سلاح آراسته / در مصاف از جان خود برخاسته
شه سپاه خویش را بیرون کشید / دامن چرخ فلک خون کشید
شب حکیمان ندیمان را بخواند / مشورت کرد و سپه پیش راند
چون سواران برنشستند آن زمان / غلغله افتاد ز ایشان در جهان
بانگ بر ابر برخاست از سپاه / جز شه را سر رسیده تا بماه
چشم عالم آنچنان لشکر ندید / هیچ لشکر نیز زیور زنده ندید
بود هفتصد پیل با برگستوان / در خوری زد از برای دشمنان
آنچنین بیرفت آن لشکر روان / تا رسیده در بلاد مشرکان
مشرکان را شد خبر کامد سپاه / شاه محمود است بد عالم پناه
قلعه‌ها کردند دهها استوار / اندران قلعه بدون چندین هزار
بر فراز قلعه آن دم آمدند / دل پر آتش دیده پر نم آمدند
پس سپرها برکشیدند آن زمان / وز غبار سنگها کردند روان
لشکر محمود در پای حصار / بود استاده بقرب صد هزار
مشرکان چون سنگها انداختند / لشکر محمود جنگ آراستند
قلعه بود سخت پر از کافران / عاجز آمد لشکر محمود از آن
شه بیاورد آنچه جنگ بود / کس ندانست آن در قلعه گشود
شاه را آمد از آن حال ملال / گفت یا حی و قدیم ذوالجلال
قلعه را بود دگر اسپی نظیر / کار هم افتاد دست یا رب دستگیر
سر بسجده داشت آن شه دعا / ناگهی از دست رفت آن خشت شاه
دید سرهای نشسته غرق نور / گرد بر گردش ستاده کیل حور
بود خشتی در کف آن پیشوا / زد میان قلعه چون آن خشت را
قلعه بر هم ریخت در ساعت چو یک / گفت ای محمود کارت گشت تنگ
لشکر محمود عیان دیده بچشم / کار ند آمد از هوا خشتی بچشم
دلقلعه قلعه را ویران بکرد / کار دشوار آن زمان آسان بکرد
غلغله افتاد آن دم در سپاه / شاه از آن غلغل بجست از خواب چشم

پس آبا ز خاص گفت ای شهریار
شاد نشین این زمان اندر کنار

حق تعالی داد نصرت ای قباد
از هوا خشتی فرود آمد چو باد

زد به برج قلعه و قلعه شکست
از زمانی بایدت بت هم شکست

شاه گفتش خشت را آور برم
تا ببینم خشت را ای محترم

رفت خشت آورد پیش شهریار
بر رخ آن خشت بد خطی نگار

بر نوشته نام قطب اولیا
شیخ لقمان معدن صدق و صفا

شاه فرمود آنزمان کای سرکشان
بت بیارید و بسوزید این زمان

بت بسوزانید شهر کافران
حیله را ویران کنند دیگر زمان

همچنان کردند آن مردان مرد
آتش اندر بت زدند آن شهر گرد

نفس چون بت را بسوز ای مرد کار
تا ببینی سر حق را آشکار

هر دلی کانجای دو شیطان بود
شهر کفرستان شهر جان بود

شهر شیطان را بکلی کن خراب
شهر جان را این بود گو هست تاب

بت شکست آن بدر شهر غزنی
لاجرم نامش شده شاه ولی

بت شکن تو نیز مردم در حضور
تا بیابی بحر خانه شهر نور

جمله مردان شفیع تو شوند
در طریقت هم رفیقی تو شوند

شد شفیع شاه لقمان نامدار
عاقبت محمود شد آن شهریار

دید سلطان چون کرامات قوی
رفت زانجا پیش شیخ معنوی

بازرگان و حریفان و ندیم
میشدند در ره به پیش آن حکیم

چون بده فرسنگ شیخ آمدند
اسپ لاغران جمله در راه آمدند

جهد میکردند بهبودی نبود
بود نی چون بود بود اد بنود

پس حسن را گفت آندم شهریار
دو پیاده پیش شیخ نامدار

چون رسی آنجا بعزت باش تو
در ره عزت بجد ست باش تو

پس حسن در راه شد آندم روان
تا رسید آنجا که قطب عارفان

چون بدید از دور روی شیخ را
در تضرع آمد و اندر دعا

گفت ای شیخ جهان نامور
آمدست محمود خشیت از شکر

تا ببیند روی شیخ نامدار
از جهان تو هست آن شهریار

اسپهاشان جمله در ره مانده اند
یکقدم زان جایگه نه رانده اند

شاه را باری بده ای پاکباز
تا ببیند روی شیخ شاه باز

شیخ گفتش کانزمان کای عزو یار
شاه را با عاشقان حق چه کار

شاه را با عارفان راه حق
کی بود وصلت بکوی مرد حق

اهل دنیا را کجا باشد خبر
اندرون سالکان با خبر

عامه را طالبان دل کباب
کی بود وصلت درین دیر خراب

آنکه دائم بر سر جاه است برگ
کی خبر یابد بگو از ترک برگ

آنکه دارد هر دمی صد غرور ناز
کی نشان یابد بسوز و از نیاز

آنکه ماند با خداوند دو سرای
کی رسد در راه مردان خدای

با غلامان لطیف و ماه روی
کی بیابد اندرین ره رنگ و بوی

با کلاه و با قباد و با کمر
کی شود از حال ما او را خبر

بادشاه این جهان و تخت و زر
کی ببیند ظلمت اندر روی بدر

با سپاه و لشکر و طبل و علم
کی تواند غوطه خوردن در عدم

با سواران و دلیران جهان
کی رسد در زمره صاحبدلان

با حکیمان و ندیمان و ظریف
کی رسد در راه مردان شریف

با سرا و باغ و سلطان و غلام
کی رسد در راه مردان مسلم

بازرگان و جهان و طمطراق
کی خبر یابد ز درد و از فراق

در هوای خویشتن وا مانده است
لاجرم از راه معنی مانده است

آنکه او را باشدش صد رنگ و بو
اندرین ره کی بود جویای او

چونکه گفت این نکته های شد خموش
خود حسن آنجا فتاد و شد ز هوش

شیخ چون دیدش که بی طاقت شد است
پس بضعف آمد وان خود شکست

رحم کرد آن ساعتش شیخ کبار
باز نش آورد ندا ز ضعف و زار

بار دیگر چون بکار آمد حسن
گفت ای خاص خدای ذوالمنن

لطف کن تا شاه آید آن زمان
تا ببیند روی قطب عارفان

شیخ را رحم آمد و آه برکشید / شاه با لشکر ز راه آمد پدید
یک زمان چون مرده ماند پیش او / یک دلی میباش اندر کیش او
پیش چشمش هشت جنت سپرده است / هفت دوزخ همچو یخ افسرده است
همتی دارد بغایت با کمال / هست محو اندر جمال ذو الجلال
من نمانم آن زمان من گم شدم / همچنان چون قطره در قلزم شدم
دل بدست آور که دل هست آینه / تا ببینی خویشتن را معاینه
خیمه و خرگاه را درهم کشید / قبه و چتر و علم را برکشید
چون رسیدند نزد شیخ راهبر / هر سه افتادند گشته بیخبر
پس زبان بگشود محمود آن زمان / گفت ای خاص خدا قطب زمان
در بهشتی بعقبی در جهان / هر کجا خواهی همانجایی عیان
ردی آنطرف اریم کاینجا بنده ایم / روز و شب در خدمت افکنده ایم
بر میان بندیم اینجا با صفا / سفر با گردان کنم ای پیشوا
حق تعالی شاهیت داده خبر / خوار بگذر این شه را بیخبر
چون کمال خویشتن آبی قباد / داری از خسرو و از کیقباد
بعد از آنش گفت پیش کیقباد / رفت شاه و سر بر پایش نهاد
دید همچون شیخ نوحی بیشمار / جمله در خدمت ستاده سردار
شاه دید او را و از خود رفت زود / باز شیخ او را از این عالم ربود
اینچنین نوحی که دیدی در زمند / از سلوک اینجان و دل رو زند
شیخ ایشان باشد این پیر صفا / حق تعالی داد او را صد عطا

پس حسن رفت و بگفت ای شهریار / هست لقمان قطب عالم هوشیار
هیبتی دارد نیاید در فناک / صد هزاران جان کند در دم هلاک
این جهان و آنجهان یکقطره دان / پیش چشمش ای شه گردن کشان
من چه دیدم بروی آن مرد خدا / هوش از من رفت افتادم ز پا
بعد از آنم شیخ ما آگاه کرد / باخودم آورد و ره کوتاه کرد
پس بفرمود آن زمان شاه جهان / کی فرود آییم اینجا این زمان
پس ایاز خاص سلطان و حسن / هر سه رفتند پیش شیخ انجمن
شیخ ایشان با خویشتن آورد باز / دیدم آخر هم که شیخ شه پیاز
خشت از مهمی زدی در سومنات / قلعهٔ بتخانه را کردی خرات
بر امیدی آمدم از راه دور / تا بود ما را از این صحبت حضور
بگذرم از پادشاهی جهان / اختیار ماست خواری جهان
آن برادر گفت ای محمود شاه / لشکر اسلام را هستی پناه
در ره دین خدا مردانه باش / طالب در وصل دیوانه باش
آن زمان تو شاه باشی یا فقیر / از همه عالم تو باشی بی نظیر
گفت بنگر تا چه می‌بینی کنون / چون نگه کرد آن امیر ذوفنون
در میان جمع مرده همچو نور / جمله را ارشاد داده از حضور
گفت ای محمود پنجاه و دو صد / او ز ذات ما رود اندر عدد
جمله اندر خدمت مردان بوده‌اند / روز و شب در طاعت سبحان بوده‌اند
نام او باشد محمد ای امیر / او بمعنی و بصورت بی نظیر

حکایت امتداد حیات شیخ لقمان تا هنگام بعثت حضرت صاحب الزمان علیه السلام

بود لقمان چون محمد شد پدید / آن مدارا ریسمانی را کلید
مرشد بود او لباب با کمال / دائماً در قرب بود و در وصال
شهر الا الله بجان دریافته / مرکب معنی در این ره تاخته
من رآنی را بجان بخریده بود / سر احمد را در اینجا دیده بود
این سی جنت روایت کرده بود / سر او ما را سی برده بود
در انا الحق بود دایم آن تمام / عارفان عاشقان او را غلام
شربت جان راعیان میکرد او / جسمها را همچو جان میکرد او
سالکان را ره نمود آن پیشوا / طالبان را در گشود اندر لقا
عارفان جمله از او کامل شدند / عاشقان در صحبتش واصل شدند
زاهدان ترک نمود از ترک حرص / اختیار خویش کرده مرگ برگ

جسم خود را در ریاضت سوخته
دیده نفس و دلی را دوخته

از خودی خود برون زد بگل
هر دو عالم را فرو شسته ز دل

بر حق در پیش او فانی شده
دائما در عین حق دانی شده

در حقیقت سر پنهان یافته
در شریعت راه جانان یافته

در طریقت رهروی مردانه مرد
بود آن صاحب ولی بسیار ورد

روز و شب در خدمت دلدار بود
تا کمال خویش حاصل کرده بود

پس کرامات و مقالات قوی
داشت آن مرد خدای معنوی

یکزمان غائب نبود آن پاکباز
دائما در قرب بود و با نیاز

فاضل حق بود آن مرد خدا
صافی و عاشق بود آن مرد صفا

در ره معنی ریاضت برده بود
گوی از میدان بجد دست برده بود

سالها در راه حق بود پیشوا
آن ولی دلبر حق و کان سخا

صد هزاران دُرّ دل را بر کشود
صد هزاران خلق آور دیده بود

مرشد بود او بقرب خویشتن
شد او مرشد بُد در انجمن

بعد و بودش مریدان جهان
باکرامات و مقالات عیان

چار صد مرد مرید معتبر
بود اندر خدمت آن راهبر

هر یکی در راه دین مردانه
در طریق عاشقی فرزانه

در ریاضت نفسها را سوخته
دیده اغیار هم بر دوخته

جمله یکتا گشت اندر بحر جان
سیر کرده در فضای لامکان

از خودی خود بگل ببریده اند
در طریق عشق صاحب دیده اند

در شریعت سوی می اشتافتند
در طریقت سر دین بشناختند

بود پیری در میان شان عجیب
می نیاسود از ضاعت روز و شب

در ره توحید حق کوشیده اند
شربت معنی بجان نوشیده اند

در حقیقت جان خود بگداخته
سالها در سوختن در ساخته

شیخ را پیوسته با او بود کار
زانکه بود آن شیخ را اسرار یار

بود نام او ابوبکر و فقیه
او بمعنی دل ز صورت بی نظیر

یک شبی در پیش شیخ آمد پراز
گفت ای شیخ جهان پاکباز

من چه بینم ره سالها فهم بدرد
خود ندیدم اندرین ره هیچ گرد

هر زمان کین راه بی پایان تر است
هر زمان این رهروی دربان تر است

عقل من بی راه او دیوانه شد
از خودی خویشتن بیگانه شده

هر دمی حیرت فرو گیرد بتر
گرده ام گم اندرین ره پا و سر

من ندانم تا درین ره چون روم
هر نفس از عشق غرق خون شوم

چند باشد منزل این ره بگو
کی رسم در کام خویش ای خوبرو

لیک یار این پنج منزل در ره است
چار بگذر پنج بنشین درگه است

منزل اول بود کون و فساد
ای بسا کس اندرین ره سر نهاد

پس دوم منزل بود خوف و رجا
شد بسی جانها درین منزل فنا

سوی آتش است رحلت ای فقیر
چون گذشتی رستی از نار سعیر

جانش با طینت باشد انیس
اندرین منزل شود روح نفیس

منزل پنجم وصال با جلال
اندرین منزل بود عین وصال

چون فرود آئی تو در کون و فساد
صد هزاران خلق بینی کیقباد

هر یکی حکم دگر کرده ز خود
هر یکی را پیش آمد نیک و بد

هر یکی را گرفته اختیار
روز و شب با همه گرشان کارزار

این همیگوید که ره این است
وان همیگوید چه جا منت است

این همیگوید که اندر راه ماست
هر که ناید منت او مرد خداست

این همیگوید که رهبر آدم
وان همیگوید که بهتر آدم

اندرین منزل بسی وا مانده اند
هر یکی در کار خود در مانده اند

باز بعضی فال را کرده بیان
از ره تقلید داد دهقان

باز بعضی حکمت نو ساخته
وانکه در حکمت سخن پرداخته

باز بعضی در طبیعت مانده اند
همچو کوران در ره دیدت مانده اند

باز بعضی در نجوم و در بروج
باز مانده فارغ از شرع و عروج

باز بعضی در مناهج مانده اند
از خیال نفس خود در مانده اند

Marfat.com

باز بعضی کور و بیرو همچو خر
از ره توحید سنی بیخبر

باز بعضی ملحد راه آمدند
از ره حق کور و گمراه آمدند

باز بعضی زرق و سالوس آمدند
روز و شب در بند ناموس آمدند

باز بعضی در پی پندار خویش
روز و شب پابند اندر کار خویش

باز بعضی در پی صد نام و ننگ
باز پس ماندند اندر خاک و سنگ

باز بعضی در جهل بگذاشتند
نرد خست هر زمان می باختند

باز بعضی مکر و تلبیس آمدند
اندرین ره همچو ابلیس آمدند

باز بعضی در نفاق و کین شدند
در ره حق مرتد بی دین شدند

باز بعضی در پی جاه آمدند
در ره عشاق آزاد آمدند

باز بعضی در غرور این جهان
باز پس ماندند هم در خاکدان

باز بعضی در خیالات هوس
بر نجاست جمع گشته چون مگس

باز بعضی در تکبر مانده اند
پای تا سر در تحیر مانده اند

باز بعضی را بخیلی راه زد
صد سنان در سینه شان ناگاه زد

باز بعضی کبر و کافر شدند
در ره مردان حق هیچ آمدند

باز بعضی در تنعم مانده اند
تحفة الاطرب می خوانده اند

باز بعضی در عمارات جهان
عمر خود بر باد داده رایگان

باز بعضی بادشاه و ملکدار
بازمانده از طریق کردگار

باز بعضی چاکر و لشکری
از ره حق بازمانده از خری

باز بعضی قاضیان ره شدند
بجز از راه کی آگاه شدند

باز بعضی عامه مسکین شدند
باز بعضی جاهل بدکین شدند

باز بعضی عقل شان شد پای بند
بجز از عاشقان دردمند

باز بعضی عاشق زر و گهر
از ره حق بازمانده بیخبر

باز بعضی عاشق باغ و سرا
بی خبر از بارگاه کبریا

باز بعضی بند مشت خاکدان
کی کند پرواز اندر لامکان

باز بعضی در علوم و در بیان
عقل خود را کرده شان همعنان

باز بعضی در رکوع و در سجود
راه می جویند در دریای جود

باز بعضی واله و شیدا شدند
اندرین دریای بی پایان شدند

باز بعضی صادق ره آمدند
در ره عشق حق آگه شدند

باز بعضی صوفیانند در حضور
راه میرفتند در مکر و غرور

باز بعضی زاهدان از ترک خود
گفته اند فارغ اند از نیک و بد

باز بعضی عاشقان سوختند
جز بوصل حقیقی دوختند

صد هزاران آنچه در بین گل بود
هر ره را صد جهان حاصل بود

تو چه دانی تا کدامی ره روی
وز کدامی ره بدان درگه روی

آن نه زان تست مردانه در آ
عقل را هم تو ز دیوانه در آ

بگذر از کون و مکان ای مرد دین
تا رسی در قرب رب العالمین

گر بمانی اندرین کون و فساد
عمر خود ضایع کنی بر باد داد

همچو مردان بگذر از کون و فساد
تا که بنده باید صد کیقباد

آنکه ای زن همچو مردان دو کون
تا بسوزد در تگهای لون لون

چون تمام رنگها صادق شوی
آزمان این راه را لائق شوی

حکایت برنای ظریف و انجام احوال خیر مآل آن لطیف

بود برنای ظریف و مه رویی
پیش خلق عالم او را آبرویی

بود هم سیر کر خویشان او
دائما در عشق دل ریشان او

روز و شب خرمی‌ش بود و شاد
جمله همچون چاکر و چون کیقباد

ماهرویان خطای او سرای
بود اندر خدمت او خوبرای

ناگهان دردی و در آمد در دلش
از خجالت کار او شد مشکلش

عزم کعبه کرد آندم آن غلام
پس وداع کرد خویشان را تمام

زاد ره برداشت شد در قافله
قافله میرفت هر دم مرحله

آن جوان میرفت هر دم شاد شاد
تا رسید آن قافله در بغداد

Marfat.com

چون درآمد آن جوان در بغداد   در تفرج آمد و شد چو باد
هر یکی را گشته در کردار خویش   عاشق خود کرد در گفتار خویش
پس عجائب های گوناگون بدید   خویشتن را هر زمان مجنون بدید
تا که یک ملاح خواندش ای پسر   کرد او کشتی روان را سر بسر
اندر آ در کشتی ای مرد حزین   تا ببینی آنطرف صد آنچنین
اندر آ در کشتی ای مرد لطیف   تا ببینی حسن را ظرف ظریف
اندر آ در کشتی ای مرد جوان   تا ببینی آنطرف ابرو کمان
اندر آ در کشتی و میرو ز دست   تا ببینی آنطرف چشمان مست
اندر آ در کشتی و بنشین خموش   تا ببینی آنطرف صد باده نوش
شد ز گفت آن لعین او در غلط   رفت در کشتی و شد زانسو شط
بر سر آن قصر یک دختر چو ماه   دید به پشت جسم او خال سیاه
دل ز دست خود بداد آن بیوفا   گشت عاشق بر رخ آن کافرا
خاک بر سر کرد در خون اوفتاد   عشق او از پرده بیرون اوفتاد
زاد و راه هیچ نخورد آن هیچکس   مفلس و بیچاره درماند از نفس
گفت شمع و شاهدی می بایدت   بی زر این حاصل کجا می آیدت
چونکه عشق آید تو خود جانان شوی   آنزمان شایستهٔ جانان شوی
عشق آنجا ره نماید مر ترا   عشق آنجا در گشاید مر ترا
اندرین ره عشق باید ای پسر   تا شوی در راه معنی باخبر
درد شد درمان جان عاشقان   درد شد معشوق در بیدلان
هر که او را اندرین ره درد نیست   خاک بر فرقش که آنکس مرد نیست
درد را بگزین و بگذر از همه   درد باشد پیشوا اندر رهم
درگذر از ذکر و فکر و قال و قیل   درد را بگزین بر خود کش تو نیل
درد ما را رهنمون در وصل یار   سر نهان کرد بر من آشکار
درد ما را از خودی فانی بکرد   در بقای حق بحق باقی بکرد
درد ما را از جهان آزاد کرد   درد آمد جان ما را شاد کرد

هر زمان در هر دو سو سیری بداد   صد جهان و خلق را سیری بداد
هر طرف هنگامه استاده دید   بهر نظاره بهر سو صد دید
همچنان می‌رفت تا دجله رسید   در تعجب ماند چون کشتی بدید
اندر آ در کشتی ای مرد روان   تا ببینی آنطرف صد داستان
اندر آ در کشتی ام ای خوبروی   تا ببینی آنطرف صد ماهروی
اندر آ در کشتی ز بهر او خوش   تا ببینی آنطرف صد ماه وش
اندر آ در کشتی و بنشین براه   تا ببینی آنطرف زلف سیاه
اندر آ در کشتی ای مرد نزار   تا ببینی آنطرف روی نگار
وسوسه کردش نصیحت آن بوالفضول   تا فریب آرند او را همچو غول
بر کنارهٔ شط یکی قصری بدید   چشم او هرگز چنان قصری ندید
در زمان چون دید آن آزاده مرد   دل ز دست خود بداد و حال خود
در فغان آمد ز دست آن نگار   جامه را بر درید بر تن تار تار
زار و خود را پیش آن معشوق برد   گفت جانم از غم عشق تو سرد
دخترش گفت آنزمان که زر بیار   گفت با او زر نماند ای گلعذار
پند من بشنو خودی خود بباز   تا که عشق آمد درین ره پیش باز
پند من بشنو برو این راه را   تا ببینی حضرت الله را
گر تو اندر راه حق عاشق شوی   راه حق را آنزمان لائق شوی
عشق را دردی بباید ای فقیر   درد باشد درد عالم دستگیر
درگذر از زهد و تقلید و بیان   درد باید اندرین راه عیان
درد آمد اندرین ره پیر راه   هر که با او راست شد آگاه شاه
درد را بگزین و ترک قال کن   جسم خود را باز در ره پامال کن
درد درمان دل ما آمده است   درد مهمان دل ما آمده است
درد ما را برد اندر عز و جان   درد ما را بود اندر لامکان
درد ما را داد هر دم خلعتی   درد ما را داد هر دم رفعتی
درد ما را کرد بینا در جهان   تا بدیدی سر پنهانی عیان

Marfat.com

درد ما را داد راه مصطفی / درد ما را داد ستر اولیا
درد ما را داد حال صوفیان / درد ما را داد شور عاشقان

درد ما را برد اندر لامکان / خود همی گشتیم ما با قدسیان
درد ما را از خدا آگاه کرد / درد ما را با حق کوتاه کرد

درد ما را مسند قربت نشاند / بر سر بر مسند عزت نشاند
درد ما در صفحهٔ جان بار داد / وانگهی در جان جانان در گشاد

درد آمد بر در راه عیان / عاشق بیدرد کی باشد روان
یک صحابه بود در عهد رسول / درد سوزی داشت آن صاحب قبول

در خبر دیدم که یحیی دائما / بود در خوف از خدای با صفا
روز و شب در گریه و زاری بدی / دائما در ساز هشیاری بدی

دائما از حق بحق نالان بدی / هر زمان از کار خود حیران بدی
از میان خلق بیرون رفته بود / در یکی کهسار او بنشسته بود

دائما بود در تحیر آن امام / بر سر کوه هش بدی دائم مقام
ناگهان عیسی رسید آنجا پگاه / دید یحیی را میان سوز و آه

آه میکرد و بزاری میگریست / هر زمان از خوف حق می مرد و زیست
گفت عیسی رحمت حق بر امین / چند گریی ای نبی راستین

گفت یحیی هم تو در قهرش نگر / چند باشی ایمن ای صاحب نظر
یحییش گفتا که رحمت سابق است / مرد حق را این سخن خود لایق است

گفت یحیی گر بیاید جبرئیل / آن زمان گوید مرا باشد دلیل
در زمان جبرئیل آمد با کمال / گفت میگوید شما را ذو الجلال

بگذری از خویش و گردی بی نشان / بی رجا دانند بخوف این نشان
بی نشان شو بگذر از نام و نشان / تا ببینی ستر پنهانی عیان

بی نشان شو ای پسر در راه یار / تا تو باشی در دو عالم بختیار
بی نشان شو در ره مردانه مرد / تا تو باشی در جهان آزاد و فرد

بی نشان شو در میان عام و خاص / تا تو باشی پیش حق خاص خواص
بی نشان شو ای فقیر پاکباز / تا تو باشی در دو عالم شاهباز

بی نشان شو در ره توحید باش / دائما در ترک و در تجرید باش
بی نشان شو در ره حق ای پسر / تا ز اسرار خدا یابی خبر

بگذر از خوف و رجا ای مرد کار / تا جمال دوست بینی آشکار
بعد ازین آسایش است ای فقیر / سالکان و طالبان را دستگیر

انس چون با دوست باشد نور شوی / انس چون با دوست باشد آن دمی
انس چون با دوست باشد طالب شوی / انس چون با دوست باشد عاشق [illegible]

انس چون با دوست باشد قطره دریا شود / انس چون با دوست باشد ابر با صحرا شود
انس چون با دوست باشد چشم تو چون جان شود / انس چون با دوست باشد جان تو جانان شود

انس چون با دوست باشد دوزخ حق جنت است / انس چون با دوست باشد نعمت حق رحمت است
انس چون با دوست باشد خاکدان شد آسمان / انس چون با دوست باشد آسمان شد لامکان

انس چون با دوست باشد سر را تو نور دان / انس چون با دوست باشد سر پنهان شد عیان
انس چون با دوست باشد نار را تو نور دان / انس چون با دوست باشد نور را تو خود [illegible]

انس چون با دوست باشد طاعت تو روشن است / انس چون با دوست باشد گلخن تو گلشن است
انس چون با دوست باشد راه تو منزل شود / انس چون با دوست باشد کام تو حاصل شود

هیبت حق جمله را یکسان کند / جسم ما را بسر چون جان کند
هیبت حق کارگر اندر تمام / هیبت حق همچنین است والسلام

حکایت آمدن سائلی در ملازمت سلطان العارفین بایزید

سائلی بنشست پیش بایزید / گفت کز لطف خدای بی مزید
دائما در راه حق مردانه ای / در میان عارفان فرزانه ای

تو شراب وصل حق نوشیده ای / ستر اسرار خدا پوشیده ای
ستر سبحانی ز تو شد آشکار / در میان عاشقان نا[illegible]

جان و تن را در طلب بگذاشتی / تا کمال معرفت دریافتی
هر دو عالم را درین ره باختی / مرکب معنی درین ره تاختی

از وجودی خود ز خود فانی شدی
در بقای حق بحق باقی شدی

عشق و عاشق هر دو را محبوب دان
سالک و طالب همه مطلوب دان

بعد از ان بینی انیس با جلیس
اندرین منزل شوی روح نفیس

روح تو در خلوت جانان بود
در حریم وصل یار جانان بود

سر اسرار خدا حاصل کنے
جان و دل در معرفت کامل کنی

بود درویش غلامی ای غلام
سال و مه اندر سفر بودی مدام

عمر خود را در سفر بگداخته
بهرهٔ او از سفر نایافته

پس خجل شد آن پسر چون زنده داشت
عشق دختر رفت کارش گشت زشت

هر دو چشمش ازرق و دندان دراز
چون بدید آزاد دل شد در گداز

سر برهنه پا برهنه شد برون
از دلش بیرون رفت هر دم موج خون

هاتفی گفتش که ای جان پدر
قافله رفته تو ماندے بجا

قافله راه روان دین بدان
راه رفتند و رسیده در جنان

شهر بغداد است در انجا کعبه دان
در تعجب مانده در لون وان

ای پسر ملاح را تو دیو دان
گفته او را پسر تو ریو دان

در طلسم گشتی آن دیو پلید
صد هزاران خلق را دیده و در طلسم

در طلسم گشتی آن دیو پیر
زشت را بنمود پیشت چون شکر

در طلسم گشتی دلا به گرے
دیو را بنمود پیشت چون پری

دختر زیبا چو رخ او را نمود
بود در کشتی تو از زشتی چه سود

عاشق دنیا شدی رفتی ز دست
در بلا و رنج ماندی پابست

همرهان رفتند حج دریافتند
کام خود در راه حق برداشتند

سیر وی هر سود سے توہی خبر
قافله رفته بماندی کور دیم

هر که او در بند دنیا مانده است
بیشک او از راه عقبی مانده است

هر که وی اندرین عالم بود
او کالانعام است آدم کی بود

هر که از دنیای دون شادان بود
بیشک اندر آتش سوزان بود

هر که در دنیا بچیزے باز ماند
تو یقین میدان که از ره باز ماند

دیده و نفس بسم بر دوختن
این جهان و آنجهان را سوختن

یافتن آنجا بود تا تافتن
گم شدن اینجا بود پیدا شدن

دائما بنشسته باشی با خدا
فارغ از کبر و نفاق و از هوا

یک زمان غافل نباشی از خدا
دائما از نور حق گیری ضیا

در جلیسان با خدا و مصطفی
در جلیسان با صفا و با وفا

بارها در راه مکه رفته حج
بس ریاضت ها کرد او خود کز هجوم

بعد از انش گفت برخیز و برو
تا نگردد جامهٔ جانت گرو

چون پسر احوال خود آمد بدید
پیر زالی در برابر شد پدید

یادش آمد آن زمان از قافله
در دلش افتاد آندم ولوله

هر که امید بدل او از مردمان
می پرسید آن زمان از کاروان

بشنو این رمزی فقیر بالصفا
وصف حال گشت قصه سر بسر

در بهشت عدن ایندم با وصال
محو گشتند در جمال ذو الجلال

هست آن دجله از نجات عیان
چشم تو گشتی دختر دامان

بحر دنیا آب شیطان آمدست
لاجرم در بحر گشتیبان شده است

در طلسم گشتی آن دیو تزند
سالکان را گشته پاسبند

در طلسم گشتی آن دیو لعین
طالبان را باز داشت از راه دین

چون بود راه تو در کشتی جسم
قصر را بنمود آندم از طلسم

دل ز دست خود بداد ای الغلام
همرهان رفتند در سرے مدام

دختر بنمود دنیا لبس ظریف
در لقینت بود زالی پس ظریف

تو بماندی اندرین کون و فساد
هر دمے کعبه نمی آید بیاد

هر که او در کون ماند همچنین
کے رسد در قرب رب العالمین

هر که او در بند دنیا باز ماند
از نجات جاودانی باز ماند

هر که در دنیای دون در ماند است
از لقای حق بیچون مانده است

هر که را محبوب او دنیا بود
در جهنم دائما غوغا بود

هر که در دنیا کند لا به گرے
بیشکی است او ذوقی بهاخره

Marfat.com

هر که در دنیا بکام دل نشست / هست در راه خدا او زیردست
هر که را شد قبله دنیا امام / ماند اندر آتش سوزان مدام

هر که او دنیای دون را ترک کرد / گرد نفسش در دنیا هیچ مرد
هر که از دنیای دون آید خلاص / در ره توحید حق باشد خواص

هر که بندی را بهجان برشکست / در ره توحید حق باشد برست
هر که از دنیای دون آزاد گشت / از نعیم جاودانی شاد گشت

هر که از دنیای دون شغل او برست / بر سریر ترتیب المادی نشست
هر که ملک این جهان برباد داد / بر نعیم جاودانش شاد شاد

هر که در دنیا بچیزی ننگرد / از نعیم جاودانی برخورد
خانهٔ نفس است دنیا سربسر / بگذر از دنیا و شو صاحب نظر

هر که او در راه شیطانی بود / بیشک او کیش نفسانی بود
هر که رحمانی شد اندر جهان / خاک او بهتر ز خون دیگران

طالب راه خدا باش ای پسر / از ره شیطان ملعون کن حذر
در ره توحید حق مردانه باش / همچو مجنون بیدل و دیوانه باش

راه رو از جان و دل ای مرد کار / تا شوی در زمرهٔ عالم نامدار
بگذر از نفس بهیمی ای فقیر / عاشقانه دامن مردانه گیر

نفس سگ را اندرین ره خوار کن / جان خود در راه خود ایثار کن
پای اندر راه و در ره رو نشست / بگذر از کون و مکان راهست همینست

صبر کن تا درین منزل رسی / در حریم واصلان مسکن رسی
یا دلی و بانی باشی مدام / در بهشت عدن دائم شادکام

گریه‌ای اندرین ره ای جوان / در بلا و رنج‌های جاودان
دائما با درد بود آن مرد کار / درد دین را کرد آن شه بختیار

دائما در راه حق گریان بدی / وار ضعیفی چند گه نالان بدی
روز و شب بنشسته کو در دردمند / دائما اندوهگین و مستمند

گاه او ما در ره یاد در ره دوست / گاه در دو سینه پشت و کمر
درد معنی در دل او کار کرد / جان و دل در راه حق ایثار کرد

در ره دین بود او مردانه / در ره او بود بس فرزانه
آشکارا بود درد آن ولی / بود آن محبوب الله منتهی

بود باده آن ولی پاک دین / نام او کردند بوذر والدین
درد را بگزین تو در راه خدا / درد آمد رهبر راه صفا

همچو بوذر دل کن و در اختیار / تا شوی در راه معنی بختیار
همچو سلمان باش در ایمان بکوش / می بنوش و سر این اسرار پوش

بگذر از غیر خدا و مرد باش / در ره توحید حق با درد باش
راه مردان مرد آمد ای پسر / درد را بگزین و بگذار ای پسر

بگذر از کون و فساد و راه رو / در حریم حضرت الله رو
چون گذر کردی ز کونش پیش / بعده خوف و رجا آید به پیش

بعد ازین می آید خوف و رجا / شادیت با غم بود ای مصطفا
یکزمان با وصل باشی ای فقیر / یکزمان در هجر باشی در زحیر

گاه شاد و گه رعیت آمدی / گه بکام و گه بحسرت آمدی
گاه باقی گاه فانی آمدی / گه نهانی گه عیانی آمدی

گاه طالب گاه مطلوب آمدی / گه محب و گاه محبوب آمدی
گاه درد و گاه درمان آمدی / گاه شاه و گاه دربان آمدی

گاه صوفی گاه صادق آمدی / گاه عابد گاه فاسق آمدی
گاه عامل گاه کامل آمدی / گاه عاقل گاه جاهل آمدی

گاه از ترس خدا بگداختی / گاه اسپ شادیت می تاختی
اندرین خاره با خطرها بود / اندرین ره عشق با غوغا بود

اندرین ره نهر با نوش آمدست / اندرین مرد عاقل بیهوش آمدست
اندرین ره درد با درمان بود / اندرین ره وصل با هجران بود

اندرین ره خوف باشد یا رجا / اندرین ره امن باشد یا بلا
گر درین منزل بمانی ای فقیر / گاه باشی شاد گه باشی اسیر

گه جدا از خوف و رجای مرد کار / تا فنای مبتلا پایان کار
در کرامات مقالات عیان / بود آن مرد خدا خرده دان
در حقیقت واصل برحق بود او / دائمان در عشق مستغرق بود او
شیخ گفتش کی جوان خوبرو / آبله افتاد بر تن شد نکو
در جلیسان ای فقیر نوربین / صد هزاران عالم پر نور بین
در جلیسان داشتی یاد اگر / شاد بنشین و مرو تو در بدر
در جلیسان در خدا را یاد کن / جان دل را در ره حق شاد کن
بعد از آن بینی جمال ذوالجلال / اندرین منزل بود عین وصال
قطره اندر بحر ناپیدا شود / قطرهٔ مانده همه دریا شود
او نماید آفتاب باجمال / هر دو عالم محو گردد در جلال
سایه در خورشید گم گردد مدام / خود همه خورشید گردد والسلام
گفتهٔ بهلول از جانان بود / هرچه گوید آیت برهان بود
شیخ لقمان بود در عین وصال / محو گشته در جمال ذوالجلال
از خودی بگذشت آن مرد خدا / دائماً در وصل بود آن باصفا
ذکر و فکر و زهد و تقوی سوخته / جبهٔ وصل حقیقی دوخته
محو بود اندر جمال آن پاکباز / زان نکردی گاه بیگاه او نماز
شیخ با چون از خودی خود برست / در حریم حضرت سبحان هست
آنکه با سلطان نشیند در وصال / کاندر و خدمت بود عین وصال
در نماها بود دیری پاکباز / گفت لقمان هی نگذارد نماز
در زمان برخاست اندر ره فتاد / بود او با چل مرید پاکباز
هر یکی بر شیر نر گشته سوار / تازیانه ساخته از پیش مار (کوڑا ۱۲)
شیخ بر دیوار نشست آن زمان / رفت آن دیوار چون اسپ روان
برنشسته هر یکی دیوار شاد / سیر دو دیوار در ره همچو باد
با فقیرش نیکخیال آن جهاد / ما درین ره جا کریم و کیقباد
اندر آن صحرا که چه یافتند / بر سر آن چاه منزل ساختند
(کنواں ۱۲)

در خراسان بود قطب نامدار / شیخ عالم بوسعید آن شهریار
در شریعت پیشوای عالمان / در طریقت رهنمای صوفیان
آن مسافر آمد اندر پیش شیخ / آبله افتاده پا همچو میخ
در جلیسان همچو مردان ای پسر / تا ز اسرار نهان یابی خبر
در جلیسان تو ببین جان و جهان / سر نهانی شنو هر دم عیان
در جلیسان جمال حق ببین / در جلیسان او وصال حق ببین
همچو مردان تکیه زن در کبریا / آبله از تن ببر تو بیسر پا
قطره اندر قعر دریا او فتاد / ذرهٔ خورشید بالا او فتاد
محو گردد صورت آفاق کل / غرها کلی بدل گردد بدل
آنچنانکه گفت عطار امین / در کتاب منطق الطیر از یقین
گفتهٔ عطار خود از مغز بود / لیک اندر صد لباس فقر بود
گفتهٔ بهلول را توحید دان / دائمش در ترک در تجرید دان
از وجود خویشتن فانی شده / در بقای حق بحق باقی شده
وز سلوک و از طلب بگذشته بود / با جمال اندر طلب پیوسته بود
قال و قیل و علم و تقلید و بیان / ترک گردد آمده اندر عیان
هست خدمت بر وجود مرد کار / چون وجودت محو شد رستی ز کار
آنکه باشد دائماً اندر جمال / کی بود در ذکر و فکر و قیل و قال
شیخ دائم محو بود اندر جمال / ترک در پیش او بدی بیزوال
سیر دم او در الفقر یم نماز / بندگی باشد درین ره بی نماز
دست جنبانید پیر رهنمون / قیل شیطان از پیش آمد برون
همچنان بیشه براه آن ذوفنون / شیخ را اعلام دادند دو کس
از فقیران شیخ را دیدند دور / از قدم تا فرق گشته غرق نور
پیر گفت آندم فرود آمد ز شیر / من ندیدم آنچنان مرد دلیر
چون رسیدند آن همه یکدگر / در قدوم او نهادند جمله سر
اندر آمد آن زمان وقت نماز / پیر و اصحابش فتادند در نماز

Marfat.com

گفت لقمان صلاح آمد فراز / یا تو بگذار و درین موضع نماز
پیر و اصحابش لطیفت سوختند / دیده عقل از زبان بر دوختند

جمله آندم از خودی بیرون شدند / در مقام بیخودی مجنون شدند
سر نهادند آن همه خفتند خوب / خواب چون شد حاجتی شد بر آب

پیر با اصحاب قصد چاه کرد / تا که آب آرد ز چاه آن شیر مرد
دلو را در چاه افگند از جفا / دلو او در آب پر شد ای کبا

می نیاید دلو در آب ای عجب / در تعجب ماند پیر و در تعب
آمد آندم پیش شیخ انصاف دلو / روی خود در دست و پا او نهاد

شیخ لنگر چه افگند ز پی دهان / آب بیرون آمد و شد روان
پیر و اصحابش بگفتند ای همام / تو نکردی آن نماز اینجا تمام

شیخ دست از خرقه بیرون آورید / از تن هر موی او خون میچکید
چونکه اصحابت بدیدند آن فقیر / از حدیث عشق گشتند با خبر

آن زمان گفتند لقمان واصل است / هر که چون وصلش حاصل است
هر که واصل شد برو تکلیف نیست / درمیان جان و دل تکلیف نیست

هر که باشد در جلال ای نامدار / در مقام بندگی او را چه کار
هر که باشد در جمال و در کمال / از همه کاری بود او را ملال

هر که جان شد جسم را با او چه کار / هر که آن شد اسم را با او چه کار
هر که واصل شد جمال حق بدید / در جمال حق جلال حق بدید

هر که واصل شد همه خرمن بسوخت / هر دو عالم را بیک آذر فروخت
جهد کن آید بدست تو واصل شوی / یک دم و یک لحظه یکدل شوی

والذین جاهدوا فاقرو حق / جهد کن در راه تا گیری سبق
بادشاها رهنما این بنده را / آن فقیری بیکسی افگنده را

این گدای بینوای دردمند / دائما اندوهگین و مستمند
این فقیر با حقیر بیکس / دائما افسانه گفته چون مگس

رهنمای خسته و بادرد را / رهنما این بنده نامرد را
رهنمای بینوای راه را / رهنمای رهنمای راه را

هست بهلول از قدم تا سر گناه / رحمت کرده است پیشین رهنما
هست از سر تا بپا آلودگی / از خدا خواهم همه پالودگی

بادشاها رحم کن بر جان من / در گذر از کفر و از ایمان من
بادشاها دست این مسکین بگیر / تا شود از لطف تو بدر منیر

بادشاها نفس شد بر من سوار / نصرتم ده تا شود چشم خمار
ای خدای آشکار و نهان / رهنمای مومنان اندر جهان

ای خدای این جهان آن جهان / رهنمای بنده را اندر جهان
ای خدای عرش و کرسی و فلک / ای خدای روح قدسی و ملک

ای خدای بر و بحر و آفتاب / ای خدای کوکبان ماهتاب
ای خدای انبیا و اولیا / رحمت تو مصطفی و مرتضی

ای خدای انبیا و مرسلین / ای خدای مومنین و مسلمین
ای خدای عاقلان کاملان / ای خدای عابدان مخلصان

ای خدای عاشقان عارفان / ای خدای صوفیان زاهدان
ای خدای بی نهایت بی ز گشت / چون تو عشقی حد و غایت بر گذشت

ای خدای عالمان عاملان / ذات تو برتر ز فکر است و بیان
ای خدای جز و حیوان و طیور / بندگی داده تو او را ز نور

اولین و آخری ای کریم / ظاهری باطنی یا رحیم
محو گردان ای خدا بهلول را / وارهان از خویشتن این گول را

فاریا بر من مکن قهر و عتاب / گر خطای رفته باشد در کتاب
آن خطای رفته را تصحیح کن / از کرم والله اعلم بالصواب

بمقام لکهنو [illegible]

تمام شد

بار سوم [illegible] طبع پوشید

ذخیره [illegible] لاهور

Marfat.com